JAMES HADLEY CHASE
THIS IS FOR REAL
شہر میں صحرا
مترجم
مظہر الحق علوی

www.taemeernews.com

جملہ حقوق اشاعت دائمی طور پر بحق
نسیم بک ڈپو لکھنؤ
محفوظ ہیں

مصنف ○ مترجم
جیمس ہیڈلے چیز ○ مظہر الحق علوی

قیمت

چوبیس روپیہ

ناشر
نسیم بک ڈپو ● لاٹوش روڈ لکھنؤ
ٹیلیفون آفس: ۴۴۵۵۹
رہائش: ۴۵۳۳۴

ناشر: نسیم انہونوی (بار دوم فروری ۱۹۸۳ء) پرنٹر: نظامی پریس لکھنؤ

www.taemeernews.com

اپنے قارئین سے

یہ ناول ابھی پیش کرنے کا کوئی ارادہ نہ تھا لیکن "گناہ آدم" کی اشاعت کے بعد قبلہ نسیم صاحب اور میرے پاس بھی اتنے بہت سے خطوط آئے کہ نسیم صاحب اور میں بھی مجبور ہو گیا۔ قارئین نے ان خطوط میں ایک ہی تقاضہ کیا تھا کہ میں جلد از جلد ہیڈ لے چیز کا تازہ ترین ناول پیش کر دوں۔ مجھے خوشی ہے کہ میں اپنے قارئین کی فرمائش بہت جلد پوری کر رہا ہوں۔ لیکن ساتھ ہی ساتھ آپ سے یہ درخواست بھی ہے کہ فی الحال چیز کا تیسرا ناول ترجمہ کرنے پر مجھے مجبور نہ کریں۔ ابھی بہت سے معرکے کے ناول اردو داں قارئین کی خدمت میں حاضر ہونے کا انتظار کر رہے ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ یہ شاہکار ناول جلد از جلد آپ تک پہنچا دوں۔

میں اپنے قارئین کا تہ دل سے شکر گزار ہوں کہ وہ میرے ہر ناول کا بے تابی سے انتظار کرتے اور پھر اسے ہاتھوں ہاتھ لیتے ہیں۔

قبلہ نسیم صاحب کا شکریہ ادا کرنے کو تو الفاظ نہیں مل رہے۔ نہ صرف مجھے بلکہ آپ کو بھی ان کا مشکور ہونا چاہئے کہ گرانی کے اس دور میں جبکہ کاغذ نہ صرف سونے کی قیمت سے ملتا ہے بلکہ عنقا ہوتا جا رہا ہے، وہ عمدہ ناول اور دوسری

www.taemeernews.com

کتابیں شائع کر کے آپ کی اور ہماری ادبی بھوک کو مٹانے کے لئے غذا مہیا کر رہے ہیں۔ ورنہ اس زمانے میں اچھے اچھے پبلشروں نے کان پکڑ لیے ہیں۔
ایک بار پھر اپنے قارئین کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اُمید ہے بلکہ یقین ہے کہ یہ ناول آپ کو پسند آئے گا۔ کیونکہ آپ ہی کی پسند ہے۔

آپ سب کا

منظر الحق علوی

www.taemeernews.com

پہلا باب

پیرس کے کریلون بار میں، اخبار نویسوں کے ایک گروہ سے کافی دور ہٹ کر، دو امریکی بیٹھے ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک پرندے کی چونچ جیسی ناک والا، دبلا اور معمر شخص تھا اس نے بغیر کمانیوں کی عینک لگا رکھی تھی اور وہ جو سوٹ پہنے ہوئے تھا وہ قیمتی کپڑے کا اور نفاست سے سلا ہوا تھا۔ اس شخص کا نام جون ڈوری تھا۔ یہ شخص امریکی سفارت خانے کی ایک غیر اہم اور معمولی شخصیت سمجھا جاتا تھا۔

اس کا ساتھی ہیری روزلینڈ تھا جو جون ڈوری کی ضد تھا۔ بلند قامت اور ضرورت سے زیادہ موٹا۔ اس کی عمر سینتالیس سے تجاوز کر کے پچاس کے قریب پہونچ چکی تھی۔ اس نے ڈھیلا ڈھالا اسکاچستانی سوٹ اور اسکاچستانی موٹے چمڑے کے وزنی اور غیر پالش شدہ جوتے پہن رکھے تھے روزلینڈ اتنے عرصے سے پیرس میں مقیم تھا کہ اس کے پس منظر کا ایک جزو بن گیا تھا۔ بظاہر وہ جدید مصوری کے متعلق مضامین لکھ کر گزر بسر کر رہا تھا اور کم درجہ کا اور بے ضرر قسم کا آدمی سمجھا جاتا تھا۔

جون ڈوری اور روزلینڈ بے حد نیچی آواز میں، تقریباً سرگوشیوں میں باتیں کر رہے تھے۔ روزلینڈ وہسکی اور جون ڈوری ٹماٹر کے رس کا مشروب پی رہا تھا۔

اگر کوئی شخص اس وقت ان دونوں سے یا ان کی باتوں سے دلچسپی لے رہا اور

www.taemeernews.com

دور سے ان کی طرف دیکھ رہا ہوتا تو وہ باوجود کوشش کے یہ فیصلہ نہ کر پاتا کہ ہیری راونڈلینڈ اور جون ڈوری کسی اہم مسئلے کے متعلق باتیں کر رہے تھے یا محض گپ لڑا رہے۔

ڈوری نے کہا" تو یہ ہے معاملہ۔ ہو سکتا ہے کہ اہم ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ سائے کا تعاقب ثابت ہو۔ میں چاہتا ہوں ہیری کہ اس معاملے کو تم ہینڈل کرو جب تک مجھے یہ معلوم نہیں ہو جاتا کہ اس عورت کے پاس کام کا کوئی پیغام ہے اور یہ کہ وہ ہمیں بنا نہیں رہی ہے، تب تک یہ کام تم جانو غیر قانونی رہے گا۔"

روزلینڈ نے اپنے خالی جام میں برف کے دو ٹکڑے کھڑکھڑائے اور پھر بولا:۔

" تم تو جانتے ہی ہو ڈوری کہ کوئی بھی کام میں ذاتی طور پر نہیں کرتا۔ البتہ اپنے آدمیوں میں سے کسی ایک کو اس کام پر لگا دوں گا اور یہ بھی بتا دوں کہ وہ اپنی اجرت تیس ڈالر لے گا۔

" یہ کام اتنا اہم نہیں ہے کہ اس کی اجرت تیس ڈالر ہو" ڈوری نے کہا۔ وہ کنجوس تھا اور بے وجہ روپیہ خرچنے کے لئے تیار نہ تھا" تمھارے آدمی کو صرف یہ کرنا ہے کہ وہ اس عورت سے ملاقات کر کے معلوم کرے کہ وہ کون سی معلومات یا کیا چیز فروخت کرنا چاہتی ہے۔ اب اگر یہ معلومات، جو وہ فروخت کرنا چاہتی ہے، اہم اور ضروری ثابت ہوئیں تو بے شک تمھارے آدمی کو تیس ڈالر بلکہ شاید اس سے بھی کچھ زیادہ ہی رقم خوشی سے دے دی جائے گی۔"

روزلینڈ نے اپنا خالی جام چند قدم دور کھڑے ہوئے ویٹر کی طرف ہلایا۔ وہ جانتا تھا کہ بل ڈوری ادا کرے گا اس لئے اس کی پیاس کچھ بڑھ ہی گئی تھی جب تک ویٹر دوسری وہسکی نہ لے آیا تب تک خاموشی کا وقفہ رہا۔ ویٹر جب واپس بار کے پیچھے چلا گیا تو روزلینڈ نے کہا:۔

" دیکھو بھئی ڈوری۔ یا تو تم تیس ڈالر دو گے یا پھر میں اس کام میں ہاتھ نہ لگاؤں گا۔

www.taemeernews.com

ہو سکتا ہے کہ یہ معاملہ ایسا نہ ہو جیسا تم نے سمجھ رکھا ہے۔ تم نے کبھی غور کیا ہے اس بات پر کہ معاملہ ایک چال ہو یا ایک جال ہو جو پھانسنے کے لئے بچھایا گیا ہو؟ ممکن ہے کہ تم جس طرح ہر معاملے میں خود اپنی ہی ٹانگ اڑا دیتے ہو اس سے وارلی بھنّا گیا ہو۔ میں یہ فتویٰ نہیں دے رہا کہ وہ واقعی تم سے اکتا گیا ہے لیکن تم مسلسل اپنے طور پر ہی معاملات کو لے رہے ہو، اپنے طور پر انھیں ہینڈل کر رہے ہو جبکہ اصولاً تمھیں ہر معاملے کی رپورٹ اسے دینی اور اس کے احکامات کی تعمیل کرنی چاہئے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ عورت وارلی کے آدمیوں میں سے ایک ہو۔ بہت ممکن ہے کہ اس نے تمھیں پھانسنے اور بہ یک بینی و دو گوش گھر بھیج دینے کے لئے یہ جال بچھایا ہو۔"

ڈوری پہلے ہی سے اس امکان پر غور کر چکا تھا لیکن اسے یقین تھا کہ وارلی اس قسم کی کوئی حرکت نہ کرے گا۔ سچ تو یہ ہے کہ خود ڈوری اب یہ چاہتا تھا کہ وارلی اس کی طرف متوجہ ہو جائے اس میں اتنی دلچسپی لینے لگ جائے کہ اسے پھانسنے کی کوشش کرے۔

"اچھا بھئی۔ ٹھیک ہے" ڈوری نے کہا۔

"یعنی کیا ٹھیک ہے؟"

"تیس ڈالر ہی سہی۔ اور تم وارلی کی فکر نہ کرو۔ وہ اتنا زیادہ مصروف ہے کہ اسے میری فکر کرنے کا وقت ہی نہیں مل رہا" وہ چند ثانیوں تک خاموش رہا پھر بولا "مجھے زبانی جمع خرچ سے چڑ ہے۔ میں عمل چاہتا ہوں۔ اب اگر اس عورت کے پاس واقعی کوئی قابلِ فروخت اطلاع ہے ـــ جس کا مجھے شک ہے ـــ تو تم جانو وہ اسے دوسروں کے ہاتھ بھی فروخت کر سکتی ہے"

روزلینڈ مسکرایا۔ وہ جانتا تھا کہ ڈوری پر روسی بھوت سوار تھا۔

"مجھے روپیہ دو اور تمھیں پیٹ بھر کر عمل مل جائے گا" وہ بولا۔

ڈوری نے اپنے سامنے بیٹھے ہوئے روزلینڈ کے بڑے اور گوشت سے تھلتھلاتے

www.taemeernews.com

ہوئے چہرے کی طرف دیکھا اور کہا۔

"ہیری! بعض دفعہ میں یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہوں کہ جب تم میرے لئے کام کرتے ہو تو اس وقت تمھیں اپنی ذمہ داریوں کا احساس ہوتا بھی ہے یا نہیں!"

روزلینڈ ہنسا۔

"ڈوری! تم ہی کہو کہ اب تک میں نے تمھیں دھوکا دیا یا اپنے کام سے کبھی تمھیں مایوس کیا ہے؟"

"ہاں۔ لیکن تم جانو آدمی کبھی نہ کبھی تو پہلی دفعہ ٹھوکر کھاتا ہی ہے۔"

"فکر مت کرو۔ میں اپنے ایک آدمی کو اس عورت سے ملاقات کرنے کے لئے بھیجوں گا اور جب وہ مکمل معلومات لے کر واپس آجائے گا تو پھر میں خود تمھارے گھر آجاؤں گا۔"

"کس کو بھیجو گے تم؟"

اور ڈوری نے اپنی تقریباً بند آنکھوں سے، عینک کے شیشوں کے پیچھے جھانک کر روزلینڈ کی طرف دیکھا۔ "یار تمھیں آم کھانے سے مطلب ہے یا پیڑ گننے سے" روزلینڈ نے کہا "تمھارا کام ہو جائے گا۔ اب تم اس کی فکر کیوں کرو کہ یہ کون کرتا ہے اور کیسے کرتا ہے۔"

"ہم۔م۔م" ڈوری نے اپنے شانے اچکائے۔

پھر اس نے بارمین کو اشارہ کر کے قریب بلایا، شراب کا بل ادا کیا اور پھر وہ دونوں اٹھ کھڑے ہوئے۔ جب وہ دونوں سڑک پر آئے تو ڈوری نے نوٹوں کا ایک تڑا مڑا سا بنڈل روزلینڈ کے ہاتھ میں تھما دیا اور آگے بڑھ گیا۔

روزلینڈ جہاں تھا وہیں کھڑا ڈوری کو سڑک پر عبور کر کے امریکی سفارت خانے کی طرف جاتے دیکھتا رہا۔ جب وہ ایک موڑ مڑ کر نظروں سے اوجھل ہو گیا تو روزلینڈ بھی پلٹا اور روفابور ثر سینٹ ہونرے کی طرف چل دیا۔

www.taemeernews.com

وہ بہت خوش تھا اور وجد میں آ کر کسی فرانسیسی نغمے کی دھن گنگنا رہا تھا اور وقتاً فوقتاً جیب میں ہاتھ ڈال کر نوٹوں کے بنڈل کو چھو کر آپ ہی آپ مسکرا اٹھتا تھا۔

پیلس ویٹڈروم کی طرف جاتی ہوئی سڑک کے چوراہے پر پہونچ کر وہ ٹھہر گیا اور ٹرافک سگنل کی روشنی کے سرخ ہونے کا صبر وسکون سے انتظار کرنے لگا۔ اپریل کی ہوا میں قدرے سردی تھی لیکن وہسکی کے دو پیگوں نے اسے کم سے کم اندر سے تو گرمایا تھا چنانچہ جب سردی کی لہر اس کی ریڑھ کی موٹی ہڈی میں دوڑ گئی تو اس نے اس کی طرف کوئی دھیان نہ دیا۔

ٹرافک سگنل کی نیلی روشنی بجھ گئی اور سرخ سلگ گئی۔ کاروں اور بسوں کا ریلا تھم گیا تو روزلینڈ نے سڑک عبور کی اور اپنی ہی دھن میں اس وقت تک چلتا رہا جب تک نارمنڈی ہوٹل کے بار کے دروازے کے سامنے نہ پہنچ گیا۔ اندر داخل ہو کر اس نے بارمین سے، جسے وہ برسوں سے جانتا تھا، مصافحہ کیا اور ڈبل وہسکی کا آرڈر دے کر اس طرف چلا جس طرف ٹیلیفون بوتھ تھا۔ بوتھ میں گھس کر دروازہ بند کیا اور زفالمبو کا ایک نمبر ڈائل کیا۔ ریسیور کو اپنے کان اور شانے کے درمیان دبا کر جیب میں سے سگریٹ کا پیکٹ نکالا، ایک سگریٹ نکال کر منہ میں دبائی، پیکٹ واپس جیب میں رکھ کر لائٹر نکالا اور سگریٹ سلگائی۔

ریسیور میں ایک مرد کی آواز نے کہا "ہیلو؟"

"کون گرلینڈ؟ میں ہیری روزلینڈ بول رہا ہوں"

"لعنت ہے ہیری۔ دیکھو یار اس وقت میں بے حد مصروف ہوں۔ تم ایسا کرو کہ دو ایک گھنٹے بعد فون کرنا۔ ایں؟"

روزلینڈ مسکرایا۔ وہ جانتا تھا کہ گرلینڈ کی مصروفیت کیا ہو گی۔

"دیکھو بھائی گرلینڈ تمہاری قسمت آج یاور ہے" وہ بولا "ان نخروں سے، جو اس وقت

www.taemeernews.com

تمھارے ساتھ ہیں، گھر جانے کو کہو بشرطیکہ ان کا کوئی گھر ہو بھی۔ وہ گھوڑا سب کے آخر میں دوڑ رہا ہے میرے یار جس پر ہم نے اپنی قمیص تک کی بازی لگادی ہے۔ سمجھے بھائی۔ مار دیا" روزلینڈ نے گرلینڈ کو بڑبڑاتے سنا اور مسکرایا۔

"اچھا ایک گھنٹے کی مہلت تو دو۔ خدا کے لئے یار ....." گرلینڈ نے التجا کی۔

"پندرہ منٹ میں روڈینی میٹرو میں آجاؤ" روزلینڈ نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور کھٹک سے ریسیور رکھ دیا۔

وہ بوتھ سے باہر آکر اس جگہ پہنچا جہاں ڈبل وہسکی اس کا انتظار کر رہی تھی۔ اس نے اس صاف ستھرے اور خوش سلیقہ بار میں نظر دوڑائی۔ دو تین جوڑے مختلف میزوں پر بیٹھے پی رہے تھے اور باتیں کر رہے تھے۔ روزلینڈ کی نظریں ان جوڑوں کا سرسری سا جائزہ لینے کے بعد اس نوجوان پر جم گئیں جو اپنے سامنے پرنو اور پانی کا لبریز جام رکھے اخبار" فرانس سوئر" پڑھ رہا تھا۔ روزلینڈ نے فوراً ہی اس نوجوان پر سے نظریں ہٹالیں اور دوسری طرف دیکھنے لگا لیکن اتنے وقت میں بھی وہ اس نوجوان کے نقوش ذہن نشین کر چکا تھا۔ اس کی عمر بیس برس کے لگ بھگ رہی ہوگی۔ وہ گہرے سبز رنگ کا اور پرانا اور کوٹ پہنے ہوئے تھا جو کمر پر سے ڈریسنگ گون کی طرح پٹکے سے بندھا ہوا تھا۔ اس کے بال چھوٹے ترشے ہوئے تھے جو کالے تھے اور اس کی چھگی داڑھی اسے اس کی عمر سے کچھ کم عمر ہی ظاہر کر رہی تھی۔ اس کی آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے تھے اور رنگت بید مجنوں کی سی یعنی زرد۔ یہ نوجوان اس بار میں کچھ انمل بے جوڑ سا معلوم ہو رہا تھا چنانچہ دفعتہً روزلینڈ کے دل میں شکوک نے سر اٹھایا اور اس کا دماغ چوکنا ہو گیا۔

روزلینڈ نے جام اٹھا کر ہونٹوں سے لگایا اور نصف کے قریب خالی کر گیا اور پھر آگے کی طرف جھک کر اس نے بار مین سے پوچھا:۔

"وہ سامنے جو لڑکا بیٹھا ہوا ہے ــــ کب سے بیٹھا ہوا ہے یہاں؟"

www.taemeernews.com

"آپ کے پیچھے ہی پیچھے آیا ہے مسٹر روزنلینڈ" بارمین نے جواب دیا۔

روزنلینڈ نے اپنی سگریٹ کی گرد، ایش ٹرے میں نہ بازی کیا۔ برسوں کے تجربے نے اسے ان لوگوں سے کھٹکنا سکھا دیا تھا جو پس منظر میں ٹھیک سے سما تے نہ ہوں بلکہ اس سے الگ معلوم ہوتے ہوں اور یہ نوجوان اس بار کے پس منظر میں کسی طرف سے فٹ نہ ہو رہا تھا۔

روزنلینڈ نے اپنا جام خالی کر کے بل ادا کیا۔

اس نے بارمین سے مصافحہ کیا، سرد موسم اور سرد ہوا کے متعلق چند الفاظ کہے اور جیبوں میں ہاتھ ٹھونس کر ٹہلتا ہوا ہوٹل کے برآمدے میں آگیا۔ وہ پہلو کا دروازہ چھوڑ کر قصداً صدر دروازے سے باہر آیا۔ فٹ پاتھ کے کنارے پر کھڑا رہا۔ یکے بعد دیگرے تین کاریں گذر گئیں تو سڑک عبور کر کے پالیاس رائل سیٹرو کی طرف چل دیا۔ آگے جا کر اسلگ پر اسے ایک بار پھر رکنا پڑا کیونکہ ردوسی دیوالی کی طرف جاتی ہوئی کاروں کی قطار کسی صورت ختم ہونے ہی میں نہ آتی تھی۔ وہاں کھڑے کھڑے اس نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک چھوٹا سا آئینہ نکالا۔ اس نے یہ آئینہ اپنے بال درست کرنے کے بہانے ہاتھ میں آدھے سے زیادہ چھپا کر ذرا بلند کیا تو اس بے حد چھوٹے آئینے نے فوراً ہی بار والے نوجوان کو، جس کی چگی ڈاڑھی تھی، اپنی زد میں لے لیا۔ وہ بھی آگے کے کراسنگ پر کھڑا کاروں کے سیلاب کے گذر جانے کا انتظار کر رہا تھا۔

روزنلینڈ نے آئینہ واپس جیب میں رکھ لیا۔ اب اس کے پُر گوشت بشرے سے غور و فکر کے آثار عیاں تھے۔ ٹوری نے کہا تھا کہ یہ معاملہ ہو سکتا ہے کہ محض سائے کا تعاقب ثابت ہو۔ یعنی غیر اہم اور محض بکواس۔ اس نے یہ بھی کہا تھا کہ وہ عورت دوسروں سے بھی سودا کر سکتی ہے۔ چنانچہ یہ بھی ممکن تھا کہ یہ چگی ڈاڑھی والا نوجوان بس کچھ نہ ہو، لیکن روزنلینڈ گرگ باراں دیدہ تھا اور "دیکھا جائے گا" کہہ کر محض قسمت پر بھروسہ کرنے

www.taemeernews.com

والوں میں سے نہ تھا۔ برسوں کے تجربات نے اسے محتاط بنا سکھا دیا تھا۔

وہ سڑک عبور کر کے میٹرو کا زینہ اترنے لگا۔ اس نے ٹکٹ خریدا اور ٹہلتا ہوا نیشن لائن کی طرف بڑھا روڈین جانے کے لئے اسے شاتیلت میں ریل بدلنی تھی منٹ دو کے انتظار کے بعد ریل آگئی۔ روزلینڈ سوار ہو گیا۔ اس کا شدت سے جی چاہ رہا تھا کہ گردن گھما کر پلیٹ فارم پر ایک طائرانہ نظر ڈال لے۔ لیکن اس نے اپنے آپ کو ایسا کرنے سے روک لیا۔ وہ چگی ڈاڑھی والے پر یہ ظاہر نہ کرنا چاہتا تھا کہ وہ کھٹک گیا ہے ــــ کمپارٹمنٹ میں وہ دروازے کے قریب ہی کھڑا رہا۔ ریل شاتیلت کے اسٹیشن پر رکی تو وہ اس وقت تک پلیٹ فارم پر نہ آیا جب تک کہ کمپارٹمنٹ کے دروازے بند نہ ہونے لگے۔ جب وہ بند ہونے لگے تو روزلینڈ نے اپنی زبردست جسمانی قوت کو بروئے کار لا کر انھیں پیچھے ڈھکیل دیا اور جلدی سے پلیٹ فارم پر اتر آیا۔ کھٹاک سے دروازے بند ہو گئے اور ریل رینگنے لگی۔

پلیٹ فارم پر کھڑے ہوئے روزلینڈ نے دیکھا کہ ایک تیسرے درجے کے کمپارٹمنٹ کی کھڑکی میں سے چگی ڈاڑھی والا نوجوان کھا جانے والی نظروں سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔ روزلینڈ نے بڑی خوش دلی سے ہاتھ ہلا کر اسے سلام کیا۔

مارک گرلینڈ نے برا سا منھ بنا کر رسیور دھڑ سے کریڈل پر رکھ دیا اور اس کی طرف گھور کر دیکھتا اور نفرت اور غصّے سے بڑبڑاتا رہا۔

ٹیسا ـــ اس لڑکی نے اسے اپنا دوسرا نام نہ بتایا تھا ـــ نے سوالیہ نظروں سے گرلینڈ کی طرف دیکھا۔ وہ کینوس کی ایک آرام کرسی میں بیٹھی ہوئی تھی اور گرلینڈ ٹیسا کے لئے بھی ایک آرام دہ کرسی مہیا کر سکا تھا۔

ٹیسا سڈول جسم کی سنہری بالوں والی لڑکی تھی جس کی عمر چوبیس سال تھی۔ اس کا

www.taemeernews.com

چہرہ کتابی تھا، آنکھیں بڑی اور نیلی، ناک ستواں اور دہانہ قدرے تنگ تھا۔ اس نے نیلے رنگ کا سوئٹر پہن رکھا تھا جس پر سفید اون سے نیویارک ہیرالڈ ٹریبیون کڑھا ہوا تھا۔ اس کے کالے اونی موزے اس لانبی ٹانگوں اور گول گھٹنوں پر چسپت آئے ہوئے تھے۔

ٹیسا نے اپنا آخری اخبار بولوارڈ بورنے میں گرلینڈ کی طرف فروخت کرنے کے لئے بڑھا دیا تھا۔ اسی وقت وہ ٹیسا کی خوبصورت ٹانگوں اور نیلی آنکھوں سے اسکی طرف کھنچ گیا تھا اور اس نے ٹیسا پر اپنا سحر چلانا شروع کر دیا تھا۔ گرلینڈ خوبصورت لڑکیوں کو پھانسنے کے حیرت انگیز مگر آسان طریقوں سے واقف تھا۔ چونکہ وہ دونوں امریکی تھے اس لئے وہ رُک فوراً ہی ہٹ گئی جو عورت ومرد کو ایک دوسرے کی طرف فوراً ہی متوجہ ہونے نہیں دیتی۔ بہرحال انھوں نے ایک بار میں شراب پی۔ گرلینڈ کو یہ لڑکی بڑی دلچسپ اور جنسی طور پر پرکشش معلوم ہوئی۔ چنانچہ شراب کا بل ادا کرتے وقت اس نے کہا۔

"ہا۔ آ۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ ہم اتنے جلد ہی ایک دوسرے کو خدا حافظ کہہ رہے ہیں۔ ایسی شامیں بار بار نہیں آتیں چنانچہ کیوں نہ تم میرے گھر چلی چلو؟ ہماری شام مزے میں گزر جائے گی،" وہ ٹیسا کی طرف دیکھ کر مسکرایا" اس کے بعد اگر یہ انکشاف ہوا کہ ہم ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں تو پھر رات بھی ساتھ ہی گزار دیں گے۔ کیا خیال ہے"

ٹیسا ہنسی۔ گرلینڈ اس خیال سے خوش تھا کہ لڑکی نے اس کی پیش کش کا برا نہ منایا تھا۔

"بڑے بے دھڑک اور بے حیا ہو" وہ بولی۔ "بہت اچھا۔ میں چلوں گی تمہارے گھر لیکن یہ سمجھ لو کہ معاملہ اس سے آگے نہ بڑھے گا" اس نے غور سے گرلینڈ کی طرف

www.taemeernews.com

دیکھا اور پھر اضافہ کیا " کم سے کم فی الحال تو میرا یہی خیال ہے "۔

چنانچہ وہ ٹیلیا کو رود ی سڈسی کے اپنے اپارٹمنٹ میں لے آیا جو چھٹی منزل پر اور صرف ایک کمرے پر مشتمل تھا۔ جب وہ زینہ چڑھ رہے تھے تو گرلینڈ ٹیلا کے پیچھے تھا اور سوچ رہا تھا کہ ایسے خوبصورت اور پرکشش کولھے اس نے آج تک تو کسی عورت کے دیکھے نہیں۔ چھٹی منزل پر پہونچے تو دونوں قدرے ہانپ رہے تھے اور جب گرلینڈ اپنے کمرے کے دروازے کا تالا کھول رہا تھا تو ٹیلا اپنا دم درست کر رہی تھی۔

کمرہ خاصا بڑا تھا جس کی دونوں کھڑکیاں دوسری چھتوں پر کھلتی تھیں اور سوائے چمنیوں اور ٹیلیویژن کے ایریلوں کے سوا کچھ نظر نہ آتا تھا۔ کمرے میں صرف ضروری فرنیچر ہی تھا جو زیادہ آرام دہ نہ تھا۔ ایک دوہرا پلنگ تھا۔ کھانے کی میز کی دونوں طرف کپڑا لگی دو پرانی بنچیں رکھی ہوئی تھیں۔ کمرے کے انتہائی سرے پر اور کھڑکی کے نیچے نل اور سینک تھا۔ دوسری دیوار سے لگا ایک غیر معمولی طور پر بڑا ریڈیو اور گراموفون تھا۔ دو کینوس کی کرسیاں ہتھیوں والی کرسیوں کا بدل پیش کرنے کی کوشش کر رہی تھیں، ایک وارڈروب اور ایک الماری جس میں امریکی اور فرانسیسی پاکٹ بکس بھری ہوئی تھیں، کمرے کی سجاوٹ کو مکمل کر رہی تھی۔

جب گرلینڈ دروازہ بند کر کے اور اس سے پیٹھ لگا کر کھڑا ہو گیا تو لڑکی کمرے کا جائزہ لے رہی تھی۔

" تمھارا کمرہ تو خاصا ہے " وہ بولی " میں تو سینٹ جرمین المازی میں رہتی ہوں۔ تم خوش قسمت ہو کہ اتنا بڑا اور ہوا دار کمرہ تمھیں مل گیا۔"

گرلینڈ دروازے کے قریب سے ہٹ کر لڑکی کے قریب آیا اور اپنے ہاتھ آہستہ سے اس کے کولھوں سے ذرا اوپر رکھ دیئے۔ وہ دونوں ایک دوسرے کی

www.taemeernews.com

طرف دیکھنے لگے۔ دونوں ہی مسکرا رہے تھے گرلینڈ نے جرأت سے کام لے کر لڑکی کو اپنی طرف کھینچا اور اس کے ہونٹوں نے لڑکی کے نرم اور گرم ہونٹوں کو تلاش کر لیا۔ وہ دونوں چند ثانیوں تک اسی طرح کھڑے رہے، پھر لڑکی نے اپنے آپ کو گرلینڈ کی گرفت سے آزاد کیا اور پیچھے ہٹ کر ایک آرام کرسی میں بیٹھ گئی۔

"اپنے متعلق بتاؤ مجھے" وہ بولی "تم کون ہو اور کیا کرتے ہو وغیرہ وغیرہ۔ لیکن پہلے مجھے ایک سگریٹ دو۔"

اور جب گرلینڈ سگریٹ کی تلاش میں جیبیں ٹٹول رہا تھا کہ روزلینڈ کا فون آیا۔ ریسیور رکھنے کے بعد اس نے کہا "مجھے افسوس ہے پیاری۔ لیکن میرا جانا بہت ضروری ہے۔ کیا کروں۔ کمبخت عین وقت پر ایک نہ ایک ضروری کام نکل آتا ہے۔ میں کہہ نہیں سکتا کہ واپس کب آؤں گا لیکن واپس آؤں گا ضرور اور جلد از جلد آنے کی کوشش کروں گا۔ تب تک، اگر تم پسند کرو۔ یہیں ٹھہرو۔ اسے اپنا ہی گھر سمجھو۔ وقت گزاری کے لئے گراموفون اور کتابیں موجود ہی ہیں۔ ریفریجریٹر میں کھانا بھی رکھا ہوا ہے۔ تو کیا خیال ہے؟ کم سے کم میرے لئے تو یہ خیال بڑا تسلی بخش ہوگا کہ تم یہاں میرا انتظار کر رہی ہو۔"

"میرے خیال میں تو میرا یہاں ٹھہرنا مناسب نہیں" ٹیسا نے کہا لیکن اٹھنے اور وہاں سے جانے کی کوشش نہیں کی۔ وہ گرلینڈ کی طرف دیکھ رہی اور سوچ رہی تھی کہ یہ آدمی قبول صورت ہے۔

"نہیں بھئی۔ تم یہیں ٹھہرو" گرلینڈ نے کہا "میں جلد ہی واپس آجاؤں گا"

"بہت اچھا۔ تم کہتے ہو تو ٹھہر جاتی ہوں"

گرلینڈ نے سر ہلایا اور پھر کمرہ عبور کر کے غسل خانے میں چلا گیا۔ غسل خانے میں شاور نل کے دائیں جانب ایک الماری تھی جو تقریباً چھت سے لگی ہوئی تھی

www.taemeernews.com

اس نے الماری کے پٹ کھول کر اپنا ہاتھ اندر ڈال دیا اور اس کی ٹٹولتی ہوئی انگلیوں نے اسپرنگ کا وہ کھٹکا تلاش کر لیا جو ایک کونے میں اس طرح چھپا ہوا تھا کہ انجان آدمی اسے کبھی تلاش نہ کر سکتا تھا۔ اس نے کھٹکا دبایا۔ ذرا سی بھی آواز کئے بغیر الماری کا پچھلا حصہ ایک طرف ہٹ گیا۔ گرلینڈ نے اس چور خانے میں سے پستول کا چرمی خول باہر گھسیٹ لیا۔ خول میں ایک چھوٹا سا اور چپٹا پستول تھا۔ اپنی جاکٹ اتار کر اس نے خول اپنے چوڑے شانے سے لٹکا لیا اور پھر جاکٹ پہن لی۔ اس نے اپنا جائزہ لے کر یہ اطمینان کر لیا کہ پستول کی وجہ سے اس کے پہلو میں ابھار پیدا نہ ہوا تھا چنانچہ کوئی سمجھ نہ سکتا تھا کہ وہ پستول لئے ہوئے ہے۔ اب وہ آئینے کے سامنے جا کھڑا ہوا جو نل کے اوپر دیوار میں لگا ہوا تھا۔

گرلینڈ طویل القامت تھا اور اس کی رنگت تقریباً جھلسی ہوئی تھی۔ چہرے کے نقوش دُبلے تھے، آنکھیں کالی اور حلقوں میں ذرا اندر دھنسی ہوئی، ہونٹ پتلے اور بھنچے ہوئے اور جبڑا ذرا آگے کی طرف نکلا ہوا۔ اس کی عمر پینتیس برس کی تھی لیکن اس کی کنپٹیوں پر کے چند سفید بال اسے اس کی اصل عمر سے کچھ زیادہ ہی عمر کا ظاہر کر رہے تھے۔

اس نے اپنے بالوں میں کنگھی کی اور پھر یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ وہ منہ ہاتھ دھونے غسل خانے میں آیا تھا، اس نے نل کھول دیا، چند ثانیوں تک منتظر کھڑا رہا اور پھر نل بند کر کے دروازہ کھول دیا۔

ٹیسا کتابوں کی الماری کے سامنے گھٹنوں کے بل جھکی کتابیں دیکھ رہی تھی۔ گرلینڈ غسل خانے کا دروازہ کھول کر کمرے میں آیا تو ٹیسا نے گردن گھما کر اپنے شانے پر سے اس کی طرف دیکھا اور مسکرائی۔

"گراہم گرین، ریمنڈ شانڈلر، ارنیسٹ ہیمنگوے" وہ بولی "ہم دونوں کے پسندیدہ مصنف تقریباً یکساں ہیں۔"

گرلینڈ نے جھک کر اس کے رخسار چوم لئے۔

www.taemeernews.com

"جانِ من! میں نے کبھی قسمت پر بھروسہ کیا ہی نہیں" وہ بولا۔ "بلکہ جو کچھ حاصل کیا ہے اپنی کوشش سے حاصل کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں بلکہ محسوس کرتا ہوں کہ زندگی ہمیشہ مجھے دھوکا دے جانے کی کوشش کرتی ہے۔ ابتدا میں میں عورتوں کے متعلق سوچنے اور ان کے گرد منڈلانے میں اپنا وقت ضائع کیا کرتا تھا لیکن اب میں بلا جھجک اور براہ راست ان سے پوچھ لیتا ہوں اور اکثر دفعہ، بلکہ زیادہ تر میری یہ ترکیب کامیاب رہتی ہے۔"

ظاہر ہے کہ ٹیسا کے پاس اس کا کوئی جواب نہ تھا چنانچہ اس نے پوچھا۔

"تم کہاں جا رہے ہو اس وقت؟"

وہ مسکرایا۔ جب وہ مسکراتا تھا تو جوان اور بھولا معلوم ہوتا تھا۔

"ایک کتے کے سلسلے میں ایک شخص سے ملنے جا رہا ہوں۔"

"کتے کے ....؟"

"میرا انتظار کرنا۔ اگر ٹیلیفون کی گھنٹی بجنے لگے تو جواب نہ دینا۔ دروازہ بند کر کے اندر سے مقفل کر لینا اور یہاں کوئی تمہیں پریشان کرنے نہ آئے گا۔ ریفریجریٹر میں گوشت کا یہ بڑا تلا ہوا قتلہ رکھا ہوا ہے وہ سب کا سب تمہارا ہے۔ خوب ڈٹ کر کھاؤ۔ تو میں چلتا ہوں۔ آج ہی رات کو ہماری ملاقات پھر ہو گی۔ بائی۔ بائی۔"

وہ کمرے سے باہر آیا اور ریلنگ تک جاتا ہوا بلند اور طویل زینہ اترنے لگا۔

ٹیسا اپنے گھٹنوں پر بیٹھی خالی خالی نظروں سے کتابوں کی طرف دیکھتی رہی۔ وہ گرلینڈ کے قدموں کی دور ہوتی ہوئی چاپ سنتی رہی اور جب وہ مدھم ہو کر غائب ہو گئی تو ٹیسا اٹھی، پنجوں کے بل چل کر دروازے کے قریب پہونچی اور آہستہ سے دروازہ کھولا۔ وہ نیم تاریک اور خاک آلود گیلری میں آگئی اور گیلری کے جنگلے پر سے جھک کر نیچے دیکھنے لگی۔ نیچے، پچھے منزل نیچے اسے گرلینڈ کی ایک جھلک نظر آئی جو سڑک پر کا پھاٹک کھول کر باہر نکل رہا تھا۔ وہ جلدی سے پلٹ کر کمرے میں واپس آئی اور دروازہ بند کر کے

www.taemeernews.com

اندر سے مقفل کر لیا۔

اور پھر وہ بڑے اطمینان، سکون اور باقاعدگی سے کمرے کی تلاشی لینے میں مصروف ہوگئی

گرلینڈ سڑک پر پہونچ کر تیز تیز قدم اٹھاتا اس طرف چلا جہاں اس نے اپنی کار فیاٹ ۷۰۰، پارک کر رکھی تھی۔ یہ چھوٹی سی کار اپنی آخری عمر میں تھی۔ کار کے قریب پہنچ کر وہ رکا اور بائیں طرف کے ٹائر کی طرف غور سے دیکھنے لگا جس کا اوپری ربڑ پھٹ گیا تھا اور پورے ٹائر میں بے شمار خراشیں تھیں۔ وہ سوچنے لگا کہ یہ ٹائر مزید پچاس کیلو میٹر تک چل جائے گا یا نہیں؟ پھر وہ سر ہلا کر کار میں سوار ہو گیا اور انجن اسٹارٹ کر کے کار کو سڑک کے بیچ میں اور ٹرافک کے سیلاب میں لے آیا۔

آخر کار جب وہ اوڈین میٹرو پہونچا تو وہاں روزلینڈ کو بے چینی سے اپنا منتظر پایا۔ گرلینڈ نے اس کے قریب کار روک لی۔

روزلینڈ آگے بڑھا، کار کا دروازہ کھولا، اپنے موٹے جسم کو سمیٹا اور گھس بیٹھ کر پسینجر سیٹ میں سما گیا۔

"لعنت ہے یار۔ تم دیر کر کے آئے" روزلینڈ نے شکایت کی "چلو یار اب۔ بس ڈرائیو کرتے رہو"

گرلینڈ نے فیاٹ اسٹارٹ کی تو روزلینڈ نے چھوٹی سی سیٹ میں اپنا موٹا پہلو بدلا۔

"باپ رے" وہ بولا "کیا کار ہے۔ میں پوچھتا ہوں گرلینڈ تم اپنے اس خوفناک پائدان کو کب گھورے پر ڈال رہے ہو؟"

"بہر حال یہ پائدان مجھے ایک سے دوسری جگہ پہنچا ہی دیتا ہے" گرلینڈ نے جواب دیا۔ "اور تم تو جانتے ہی ہو کہ میں کوئی لکھ پتی تو ہوں نہیں" اس نے روزلینڈ کی طرف دیکھا "تمہیں تو میری کچھ پرواہ ظاہر ہے کہ نہیں ہے چنانچہ تم نے آج میری بہترین اور خوبصورت

www.taemeernews.com

شام بھی غارت کر دی۔"

"عورت۔ عورت۔ جب دیکھو تب عورت" روز لینڈ نے منہ بنا کر کہا۔ "میں پوچھتا ہوں تم عورتوں کے بغیر کیوں نہیں رہ سکتے۔ کبھی کبھی مجھے تمہاری سخت فکر ہو جاتی ہے کیا انجام ہوگا تمہارا؟ تم جانو کسی دن پچھتاؤ گے اور تب شاید توبہ کر دو گے لیکن...."

"تم اپنی کہو روز لینڈ کہ تمہاری جنسی زندگی کیسی ہے" گر لینڈ نے کہا اور ہنسا "یقیناً تم یہ نہیں کہہ سکتے کہ راہبوں کی سی زندگی گذار رہے ہو"

"تم میری فکر نہ کرو۔ میں کسی نہ کسی طرح انتظام کر لیتا ہوں۔ لیکن میرے اعصاب پر عورت سوار نہیں ہے۔ کوئی بھی عورت مجھ پر حاوی نہیں ہو سکتی اور یہ بڑی اہم بات ہے۔ اس کے برخلاف تم اپنے آپ کو پوری طرح جنس مخالف کے حوالے کر دیتے ہو اور پھر حواس گم اور قیاس گم والا معاملہ ہوتا ہے"

"خیر چھوڑو اس ذکر کو" گر لینڈ نے دفعتاً بے چین ہو کر کہا "یہ بتاؤ کہ کیا معاملہ ہے؟"

"کام ہے ایک۔ عجیب و غریب ہے۔ ممکن ہے اہم ہو اور یہ بھی ممکن ہے محض بکواس ہو" "اہم ہو یا بکواس لیکن ـــ اس میں کچھ روپیہ ملے گا کہ نہیں۔ تم جانو اس وقت مجھ پر بے حد بری وقت پڑا ہے"

"اور یہ وقت تم پر کب نہیں پڑتا؟ روپیہ اور عورت۔ بس انہی دو چیزوں کے متعلق سوچتے ہو تم"

"دنیا میں اور سوچنے کے لئے ہے ہی کیا؟ روپے اور عورت کی وجہ سے ہی دنیا حسین معلوم ہوتی ہے"

گر لینڈ نے ایک بار پھر آئینے میں دیکھا۔ ایک کالی سیٹرن کار ان کا پیچھا کر رہی تھی۔ یہ کار پچھلے تین منٹ سے ان کے پیچھے لگی ہوئی تھی۔ ڈرائیور نے اپنا چہرہ چھپانے کے لئے ہیٹ آنکھوں پر جھکا رکھی تھی اور وہ اسٹیرنگ وہیل کے پیچھے جھک کر بیٹھا ہوا تھا

www.taemeernews.com

یہ مزید احتیاط تھی۔

گرلینڈ نے اپنی چھوٹی سی فیاٹ ایک دم سے ایک چھوٹے اور تنگ راستے پر موڑ کر اس کی رفتار تیز کر دی۔ اس نے دیکھا کہ سٹیشن بھی شاہراہ چھوڑ کر تنگ راستے پر اور اس کے تعاقب میں آ رہی تھی روزلینڈ کچھ کہہ رہا تھا چنانچہ اس کی بات کاٹ کر گرلینڈ نے کہا:۔

"ہیری! شاید ہمارا تعاقب کیا جا رہا ہے"۔

روزلینڈ ایک دم سے چونکا۔ اس نے حیرت سے گرلینڈ کی طرف اور پھر گردن گھما کر پیچھے آتی ہوئی کالی سٹیشن کی طرف دیکھا:

"ہو سکتا ہے وہ ہمارا تعاقب نہ کر رہی ہو" گرلینڈ نے کہا" اسے جھٹک دینے کی کوشش کرتا ہوں"

گرلینڈ نے اگلے چوراہے پر پہنچ کر کار دائیں طرف موڑ دی اور یک طرفہ راستے پر لے آیا جسے وہاں پارک شدہ کاروں نے اور بھی تنگ کر دیا تھا۔ اس نے پھر کار دائیں طرف موڑ دی آگے ٹرافک سگنل تھا۔ سرخ بتی تھی چنانچہ اسے کار روکنی پڑی۔

اس نے آئینے میں دیکھا کہ کالی سٹیشن بھی اس کی کار کے پیچھے اور کوئی پندرہ فٹ دور آ کر رک گئی۔

"پیچھے مت دیکھو" گرلینڈ کی نظریں اب تک آئینے پر تھیں" وہ اُلو اب بھی ہمارے پیچھے ہے"

نیلی بتی روشن ہو گئی تو اس نے کار آگے بڑھاتے ہوئے کہا:۔

"میں کار روک کر ذرا اس کی مزاج پرسی کر لیتا ہوں"

"نہیں۔ اسے چھوڑ دو اس کے حال پر۔ کیا بگاڑے گا ہمارا؟ میں تم سے کچھ

www.taemeernews.com

کہنا چاہتا ہوں" روز لینڈ نے کہا۔ "تم ڈرائیو کرتے رہو۔ ظاہر ہے کہ وہ ہماری باتیں نہیں سُن سکتا"

گرلینڈ نے شانے اچکائے اور چند منٹ تک خاموشی سے کار ڈرائیو کرتا رہا۔ اس کی فیاٹ کار پونٹ سولی عبور کر کے کیو دی آنجو میں آگئی۔ وہ کیو کا نصف راستہ طے کر چکا تھا کہ ایک بار پھر اسے آئینے میں وہی کالی سیٹرن دکھائی دی۔ وہ اس کے فیاٹ کے پیچھے رینگ رہی تھی۔ سڑک کے کنارے پر کھڑی ہوئی کاروں کی قطار میں سے زن سے ایک کار نکلی اور زوں سے آگے بڑھ گئی۔ گرلینڈ نے اسٹیرنگ وہیل گھمایا اور اپنی فیاٹ کار کو اس کار کی چھوڑی ہوئی جگہ میں لے آیا، بریک لگائی اور پھر انجن بند کر دیا۔

"اب دیکھیں ہمارا تعاقب کرنے والا کیا کرتا ہے" گرلینڈ نے کہا۔

سیٹرن کے ڈرائیور نے ایک دم سے اپنی کار کی رفتار تیز کی اور دونوں کی طرف نظر کئے بغیر ان کے قریب سے بگولے کی طرح نکلا چلا گیا۔ کیو کے کنارے کے قریب پہونچ کر سیٹرن دائیں طرف مڑ کر ٹرافک کے سیلاب میں گم ہو گئی۔

"چلو۔ کچھ دیر کے لئے تو اس سے چھٹکارا مل گیا" گرلینڈ نے کہا اور سگریٹ جلائی "یہ سب کیا لفڑا ہے۔

ہیری؟ کیسے پھنس گئے تم؟ تم جانو وہ میرا نہیں تمھارا تعاقب کر رہا تھا"

روز لینڈ پریشان دکھائی دیتا تھا۔

"چگی ڈاڑھی والا ایک نوجوان میرا تعاقب کر رہا تھا۔ میٹرو پر میں اسے غچّہ دے گیا لیکن معلوم ایسا ہوتا ہے کہ دونوں طرف سے میرا پیچھا کیا جا رہا ہے"

گرلینڈ غرایا۔

"ہیری! تمھیں معلوم ہونا چاہئے کہ تعاقب دو طرف سے کیا جاتا ہے۔ آگے سے

www.taemeernews.com

اور پیچھے سے۔

"تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ اس ہیٹ والے نے ہی اسٹیشن میں میرا تعاقب کیا تھا؟"

"وہ دوسرا گھاٹرا گے والا آدمی تھا۔ اس نے تمھیں میرا انتظار کرتے دیکھا، اس نے اس اسٹیشن والے کو ٹیلیفون کر کے مطلع کر دیا اور جب میں پہونچا ہوں تو وہ ہمارے تعاقب کے لئے تیار تھا" گرلینڈ نے غصہ بھری آواز میں کہا" خیر۔ خاک ڈالو اس پر اور یہ بتاؤ کہ معاملہ کیا ہے؟"

"آج صبح ڈوری کو ایک عورت نے فون کیا۔ اس عورت نے اپنا نام مادام فوشر بتایا" روزلینڈ نے کہنا شروع کیا" مادام نے کہا کہ اس کے پاس ایک اطلاع برائے فروخت ہے۔ اب یہ ڈوری نہیں جانتا کہ یہ محض بکواس ہے یا اہم ہے۔ اس نے۔ یعنی مادام فوشر نے یہ بھی اشارہ کر دیا کہ وہ دوسروں سے بھی سودا کر سکتی ہے۔ اب ڈوری یہ اطمینان کرنا چاہتا ہے کہ یہ مادام فوشر اسے بنا تو نہیں رہی۔ یہ عورت کسی ایسے شخص سے ملاقات کرنا چاہتی ہے جو قیمت وغیرہ طے کر کے سودا کرے وغیرہ ڈوری نے یہ کام میری گود میں ڈال دیا ہے اور میں اسے تمھاری جھولی میں ڈال رہا ہوں۔ بس یہ ہے سارا معاملہ۔ مادام فوشر آج رات کو گیارہ بجے" ایلو پیرس میں پہونچ جائے گی۔ اب میں چاہتا ہوں کہ تم اس عورت سے ملاقات کر کے معلوم کرو کہ وہ کیا فروخت کرنا اور اس کے عوض کیا لینا چاہتی ہے۔"

"آگے کہو"

"آگے کہنے کو کچھ نہیں ہے۔ بس معاملہ یہیں تک ہے۔ یہ فیصلہ تمھیں کرنا ہے کہ کہ اس مادام فوشر کے پاس کوئی قابلِ خرید چیز ہے یا نہیں۔ ہمیں کسی طرف سے نہ تو پھنسانا اور نہ ہی خود کسی وعدے سے بندھ جانا۔ یہ پہلی ملاقات محض تفتیشی ہے:"

"لیکن مجھے بیچ میں لانے کی کیا ضرورت ہے؟ یہ کام تم خود کیوں نہیں کر لیتے

www.taemeernews.com

ہیری؟ کام آسان ہے اور پھر یہ تمہارا میدان بھی ہے۔"

روزلینڈ نے جواب دینے سے پہلے پہلو بدل کر اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا سگریٹ کا ایک تڑا مڑا پیکٹ برآمد کیا، اسے اوپر نیچے ہلا کر اس میں سے ایک پچکی ہوئی سگریٹ نکالی اور اسے سلگانے اور یکے بعد دیگرے دو تین کش لینے کے بعد بولا:۔

"میں ہمیشہ پس منظر میں رہتا ہوں اور اسی لئے ڈوری کے لئے بے حد کارآمد ثابت ہوتا ہوں"

"ایک بات جانتے ہو ہیری؟"

"کیا؟"

"اب تم ڈوری کے لئے کھوپڑی میں گولی کے سوراخ کی طرح کارآمد ہو۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ تم کب تک ایسے بدشعور رہو گے؟"

گیرلینڈ نے سنجیدگی سے کہا "میرے موٹے بیٹے! یہ معاملہ معمولی اور بکواس نہیں ہے بلکہ اس کی تہ میں کھچڑی کیا زبردست اور کھاتے منہ جلے اور بجتے دم جلے قسم کا کھچڑا ایک رہا ہے۔ ہیری! تمہاری وہ مادام فوشر دوسروں سے بھی اس قابل فروخت چیز کے متعلق گفتگو کر چکی ہے اور اب سب اپنی اپنی روٹی پر دال کھینچنا چاہتے ہیں وہ لوگ، جو پتہ نہیں کون ہیں، تمہارے پیچھے لگے ہوئے ہیں اور اب وہ میرے پیچھے بھی لگ گئے ہیں اور یہ نتیجہ ہے تمہارے گاؤدی پن کا۔ خود تم انھیں سیدھا میری طرف لے آئے ہو۔ یہ معلوم کرنے کے لئے کہ میں کون ہوں اور کہاں رہتا ہوں انھیں صرف یہ کرنا ہے کہ میری کار کا نمبر چیک کرنا ہے۔ یہ تم اتنے بیوقوف کیوں بن گئے ہو ہیری؟ تمہاری کھوپڑی میں موجود اس سفید چیز کو کیا ہوگیا ہے۔ جسے تم بھیجہ کہتے ہو؟"

روزلینڈ نے چھوٹی سی سیٹ میں اپنا زبردست پہلو بدلا۔

"دیکھو یار اس طرح بات نہ کرو مجھ سے" وہ بولا "یہ انداز مجھے پسند نہیں"

www.taemeernews.com

"تمھیں یہ انداز پسند کرنے کی کوئی ضرورت بھی نہیں" گر لینڈ نے غیر جذباتی اور تھکی ہوئی آواز میں کہا۔ "اس قسم کے معاملات اب تمھارے بس کا روگ نہیں رہے اور اس کے آثار ظاہر ہونے لگے ہیں۔ تم بہت زیادہ موٹے، نرم، سست اور ضرورت سے زیادہ خود اعتماد بن گئے ہو۔ روپے کی خاطر تم نے بڑی لمبی دوڑ لگائی ہے چنانچہ اب تمھارا اپنی ذات پر یقین ضرورت سے بہت زیادہ بڑھ گیا ہے۔ تمھارے نزدیک تو یہ ایک ایسا آسان کھیل ہے جسے تم اپنی گیلری میں بیٹھ کر کھیل سکتے ہو بیٹھے بیٹھے حکم چلایا، روپیہ پھینکا، اپنی چھوٹی سی چھڑی ہلائی اور واہیات اور خطرناک کام پر دوسروں کو لگا دیا۔ دو برس پہلے تم اتنے ہوشیار اور محتاط تھے کہ کم سے کم آگے کا آدمی تمھارا تعاقب نہ کر سکتا تھا۔ ہیری! یہ کوئی دلچسپ کھیل نہیں ہے بلکہ ایک ٹھوس اور خطرناک معاملہ ہے جس میں تم پھنسے ہو۔ ہمارے جیسے گدھے، جو اتنے پاگل ہیں کہ ڈوری جیسے الو کا کام کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں تو انھیں خطرات اور مشکلات کے لئے ہمیشہ تیار رہنا چاہیے۔ اور تم تو ایسے جگادری گدھے بن گئے ہو کہ خطرے کو اس وقت بھی نہیں پہچان سکتے جب وہ تمھاری موٹی اور گدگدی گود میں آ کر بیٹھ جاتا ہے۔"

"میرے خدا!" روزلینڈ نے کہا۔ اس کے ماتھے پر پیشانی کے قطرے نمودار ہو گئے تھے "تمھارے جیسا دو کوڑی کا آدمی مجھ سے ایسی باتیں کہہ کر مجھے ذلیل نہیں کر سکتا۔ تم نے سمجھ لیا ہے اپنے آپ کو؟ میرے ایجنٹ تنہا تم ہی نہیں ہو بلکہ میرے پاس بہت سے ایسے ایجنٹ ہیں جو اس معاملے کو سیدھا کر سکتے ہیں۔ تمھیں تو الٹا میرا شکور ہونا چاہیئے کہ میں تمھارے پاس آیا کیونکہ جانتا ہوں کہ ان دنوں تمھیں روپے کی ضرورت ہے اور۔۔۔۔۔"

"ہیری! تم میرے پاس آئے ہو تو یہ مجھ پر تمھارا کوئی احسان نہیں ہے اور یہ تم

www.taemeernews.com

خوب جانتے ہو" گرلینڈ نے دانت پیس کر کہا" اتفاقاً تمہارا غلیظ کام کرنے کے لئے میں ہی آخری احمق رہ گیا ہوں۔ جانسن چلا گیا۔ گرے، فاؤشیف اور پیرے نے خطرے کی سرخ روشنی دیکھ لی جیسی کہ اب میں دیکھ رہا ہوں تمہارے اصطبل کا آخری مریل گھوڑا میں ہی باقی رہ گیا ہوں چنانچہ اپنا احسان نہ جتاؤ اور مجھے دھمکانے کی کوشش نہ کرو۔"

روزلینڈ گہرے گہرے سانس لینے لگا۔ اس نے جیب سے رومال نکال کر اپنے ماتھے پر سے پسینہ پونچھا اور کار کے ونڈ اسکرین شیشے میں سے باہر دیکھنے لگا۔

"کتنی قیمت کا ہے یہ معاملہ؟" آخر کار گرلینڈ نے پوچھا" جب تک مجھے کچھ روپیہ نہیں مل جاتا تب تک میں اس میں ہاتھ ڈالنا تو ایک طرف رہا میں اس پر غور بھی نہ کروں گا"

روزلینڈ چند ثانیوں تک کچھ سوچتا رہا۔ پھر قدرے ہچکچاہٹ کے بعد اس نے اپنی جیب سے ایک سو فرانک کے دو نوٹ نکال کر گرلینڈ کو دے دیئے۔

"بقیہ رقم کہاں ہے؟" گرلینڈ نے پوچھا۔

"فی الحال تو یہی ہے۔ تم جانتے ہی ہو کہ ڈوری اجرت کس طرح دیتا ہے قسطوں میں"

گرلینڈ نے اپنے بٹوے میں رکھ لئے۔

"اتنی سی رقم کے لئے میں کام کر رہا ہوں چنانچہ سوچتا ہوں کہ کہیں میں پاگل تو نہیں ہو گیا؟ بہت جلد مجھے دماغی امراض کے ماہر کسی ڈاکٹر سے مشورہ کرنا ہو گا" گرلینڈ نے نفرت سے کہا۔

"مجھے عمل چاہیئے" روزلینڈ نے کہا" میں یہاں سے سیدھا اپنے گھر جا رہا ہوں اور وہیں تمہارا انتظار کروں گا۔ ذرا احتیاط سے کام لینا کہیں وہ تمہارا تعاقب نہ کریں۔

www.taemeernews.com

"حیرت ہے کہ یہ مشورہ تم مجھے دے رہے ہو۔ واہ" گرلینڈ نے طنزاً کہا۔

جارج پنجم ہوٹل کا بار کمرہ طعام سے الگ تھا اور اس بار میں چوبی پارٹیشن کے ذریعہ چھوٹے چھوٹے کمرے یا کیبنٹ سے بنائے گئے تھے جن میں لوگ اپنی بیویوں محبوباؤں یا دوستوں کے ساتھ بیٹھا کرتے تھے اور انھیں تخلیہ میسر ہو جاتا تھا اسی قسم کے ایک کمرے میں اس وقت رڈنیز بیٹھا ہوا تھا۔ وہ پست قامت اور موٹا تھا' اس کی گھنی بھوئیں آنکھوں پر جھکی ہوئی تھیں اور اس کی ناک موٹی اور چپٹی سی تھی اس نے قیمتی کپڑے کا سوٹ اور نوکدار جوتے پہن رکھے تھے اور کوٹ کے کاج میں ایک گہرے سرخ رنگ کا گلاب لگا رکھا تھا۔ وہ بار بار اس قیمتی سگار کے کش لے رہا تھا جو اس کی موٹی انگلیوں میں دبا ہوا تھا۔

وہ پچھلے آدھے گھنٹے سے بار میں بیٹھا ہوا تھا اور اس کے کرخت چہرے سے' جو اس کی سنگلاخی کا مظہر تھا' اس وقت کچھ غور و فکر کے جذبات عیاں تھے

رڈنیز نہ صرف بار میں بلکہ اس پورے ہوٹل میں مشہور تھا۔ ہوٹل کے پورے عملے اور روزانہ کے گاہکوں میں شاید ہی کوئی ایسا شخص ہو جو اس سے واقف نہ ہو۔ رڈنیز دنیا کے امیر ترین آدمیوں میں سے ایک سمجھا جاتا تھا اس کی مالی فتنہ پردازیاں آکٹوپس کی ٹانگوں کی طرح پوری دنیا میں پھیلی ہوئی تھیں۔

چگی ڈاڑھی والا نوجوان' جس نے پرانا اوورکوٹ پہن رکھا تھا جس کی کمر پر نائٹ گون کا سا پٹکا بندھا ہوا تھا' بڑے اطمینان اور بے پروائی سے بار میں داخل ہوا۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا' پھر رڈنیز کا اشارہ پا کر آگے بڑھا اور اس کے قریب ایک خالی کرسی میں بیٹھ گیا۔

چگی ڈاڑھی والے نوجوان کا نام مائیکل تھامس تھا۔ اس نے نیچی آواز میں کہا:۔

www.taemeernews.com

"بوس! ڈوری روزلینڈ سے کریلون بار میں ملا۔ دونوں میں بہت دیر تک کچھ باتیں ہوتی رہیں۔ اور جب وہ لوگ جانے لگے تو ڈوری نے روزلینڈ کے ہاتھ میں کوئی چیز سرکا دی۔ یہ روپیہ ہو سکتا ہے۔ میں چونکہ دور تھا اس لئے دیکھ نہ سکا کہ ڈوری نے روزلینڈ کو کیا دیا تھا البتہ میرا گویہی خیال ہے کہ وہ روپیہ ہی تھا۔ وہاں سے رخصت ہو کر روزلینڈ نارمنڈی ہوٹل کے بار میں پہونچا اور وہاں سے اُس نے کسی کو فون کیا۔ بورگ میرے ساتھ تھا۔ اس نے آگے سے روزلینڈ کا تعاقب کیا۔ یعنی یہ آگے والا آدمی ہمارا بورگ تھا۔ پیچھے والا آدمی میں تھا لیکن میٹرو میں روزلینڈ مجھے دھوکا دے کر نکل گیا لیکن بورگ اس کے ساتھ لگا رہا۔ ابھی ابھی بورگ کا فون آیا تھا۔ اس نے بتایا کہ روزلینڈ نے ایک امریکی سے ملاقات کی جس کی فیاٹ کار تھی۔ ہم نہیں جانتے کہ یہ امریکی شخص کون ہے لیکن اس کی کار کا نمبر لیا گیا اور بورگ اس سلسلے میں تحقیقات کر رہا ہے"

رڈنیز چند ثانیوں تک اپنے ہاتھ کے ناخنوں کی طرف دیکھتا رہا اور پھر بولا۔

"یہ کام بہت جلد کرنا ہے۔ روزلینڈ کی زبان کھلواؤ اور معلوم کرو اس سے کہ اس نے ڈوری سے کس مسئلے پر گفتگو کی ہے"

"اگر میں اس پر سختی کروں؟"

"جو جی چاہے کرو۔ میری طرف سے اجازت ہے۔ لیکن یہ معلوم کرنا ضروری ہے کہ اس کے اور ڈوری کے درمیان کیا طے ہوا ہے"

تھامس اثبات میں سر ہلا کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں یہیں انتظار کروں گا" رڈنیز نے کہا" اور خیال رہے میں زیادہ انتظار کرنے کا عادی نہیں ہوں"

تھامس نے ایک بار پھر سر ہلایا اور پہلے کے سے ہی سکون اور اطمینان سے دروازے کی طرف چلا۔ رڈنیز نے بوتل اٹھا کر اپنا جام بھرا۔

www.taemeernews.com

سڑک پر آکر تھامس اس طرف بڑھا جہاں کافی سیسٹرن کار پارک کی ہوئی تھی وہ کار رکا آگے کا دروازہ کھول کر اس میں سوار ہوا تو ڈرائیور نے سوالیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔ ڈرائیور دوہرے بدن کا اور پست قامت تھا۔ اس کا چہرہ گول اور موٹا تھا اور آنکھوں سے بے رحمی عیاں تھی۔

"بوس کا حکم ہے کہ روزلینڈ کی زبان کھلوائی جائے" تھامس نے کہا" اس کا اپارٹمنٹ رو کا سرنگون میں ہے"

ڈرائیور نے جس کا نام بورگ تھا، سر ہلایا اور کار اسٹارٹ کر دی۔

دس منٹ بعد وہ روزلینڈ کے اپارٹمنٹ کے سامنے تھے۔ تھامس اور ایک دوسرا شخص، جس کا نام شوارز تھا، کار سے باہر آئے اور بورگ پارکنگ کی جگہ کی تلاش میں، کار کو آگے بڑھا لے گیا۔

"بورگ کے بغیر بھی ہم یہ کام کر سکتے ہیں" تھامس نے کہا۔

"تمھارا مطلب ہے میں کر سکتا ہوں" شوارز نے غرا کر کہا

تھامس نے گھور کر اس کی طرف دیکھا۔ شوارز کی یہ صاف و صریح حقارت اسے پریشان کرنے لگی تھی۔ لیکن اس نے فیصلہ کیا کہ شوارز کو اپنی حیثیت سے آگاہ کرنے کا یہ وقت نہ تھا۔ وہ دونوں برآمدے میں پہونچے، دربان کی کوٹھی کی کھڑکی کے سامنے سے تیزی سے نکل کر لفٹ کے سامنے پہونچ گئے۔ لفٹ چھوٹی سی تھی۔ تاہم وہ دونوں اس میں سما گئے۔

لفٹ نے انھیں سب سے اوپری منزل پر پہونچا دیا۔ لفٹ سے باہر آکر انھوں نے اس کا دروازہ بند کر دیا۔

تھامس نے خاموشی سے اس سوراخ کی طرف اشارہ کیا جو سامنے والے دروازے کے کواڑ میں بنا ہوا تھا۔ چنانچہ دروازے کے دوسری طرف والا

www.taemeernews.com

اس سوراخ سے آنکھ چپکا کر اس سے ملنے آنے والے کو دیکھ سکتا تھا۔ یہ چور سوراخ تھا۔

شوارز سر ہلا کر ایک طرف ہٹ گیا۔ تھامس نے اپنی جیب سے پوائنٹ تھرٹی ایٹ کا پستول نکال لیا اور پھر اس کی نالی کے منہ پر چھوٹا سا آواز روک چڑھا کر فلیٹ کی گھنٹی کا بٹن دبا دیا۔ فوراً ہی شوارز نے آگے بڑھ کر کواڑ کے چور سوراخ پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔

فلیٹ میں گھنٹی بج کر خاموش ہوگئی۔ چند ثانیوں کے بعد بھاری قدموں کی آواز سنائی دی۔

روزلینڈ نے اتنی زیادہ پی رکھی تھی جو اسے بے پروا بنا دینے کے لئے کافی تھی۔ چنانچہ اسے چور سوراخ کو استعمال کرنے کا خیال بھی نہ آیا یا اس نے اس کی ضرورت نہ سمجھی۔ اس نے دروازے کا قفل کھول کر ایک جھٹکے کے ساتھ کواڑ کھول دیا فوراً ہی تھامس نے پستول کی آواز روک لگی نالی روزلینڈ کی توند پر رکھ دی۔

"خبردار جو ذرا بھی گڑبڑ کی ہے تو" تھامس نے آہستہ سے کہا "اپنے ہاتھ اوپر اٹھاؤ اور پیچھے ہٹو۔"

تھامس کے پیچھے شوارز نمودار ہوا تو روزلینڈ کا منہ لٹک گیا اور اس کا رنگ فق ہوگیا۔ وہ آہستہ آہستہ الٹے قدموں چلتا لیونگ روم میں آگیا۔ اس کے دونوں ہاتھ اوپر اٹھے ہوئے تھے اور تھامس کے پستول کی نالی ایک انچ تک اس کی توند میں غرق تھی۔

شوارز نے کمرے میں داخل ہو کر دروازہ بند کیا اور قفل لگا دیا۔

گرلینڈ اپنے اپارٹمنٹ کا زینہ بھاگ کر چڑھ رہا تھا اور سوچ رہا تھا اس لڑکی

www.taemeernews.com

کو، جو اس کے کمرے میں اس کی منتظر تھی، سڑک کے دوسری طرف ایک ہوٹل میں لے جانے کا اب بھی وقت تھا۔ وہاں رات کا کھانا کھانے کے بعد وہ اس لڑکی کو واپس اپنے کمرے میں لے آئے گا، کسی نہ کسی طرح وہ اسے ایک بار پھر گرلینڈ کا انتظار کرنے پر تیار کر لے گا، اسے اپنے کمرے میں چھوڑ کر وہ "ایلیو پریس" میں اس عورت سے ملاقات کرے گا جو کچھ فروخت کرنا چاہتی تھی پھر روزلینڈ سے ملے گا اور واپس اپنے کمرے میں آ جائے گا۔ اور پھر اس کی رات اس لڑکی کے ساتھ بڑی پرلطف اور یادگار گزرے گی۔ گرلینڈ کو اپنی ذات پر بہت زیادہ اعتبار تھا اور وہ یہ کسی خواب میں بھی نہ سوچ سکتا تھا کہ لڑکی انکار کر دے گی۔

اس نے اپنے اپارٹمنٹ کے دروازے کا تالا کھولا اور کمرے میں داخل ہو گیا۔ کمرے کی روشنیاں جل رہی تھیں لیکن لڑکی کا کہیں پتہ نہ تھا۔

"ٹیسا" اس نے آواز دی۔

کمرے کی خاموشی نے اس کا استقبال کیا۔

گرلینڈ چند ثانیوں تک جہاں تھا وہیں کھڑا رہا۔ پھر آگے بڑھا اور غسل خانے کا دروازہ کھول کر اندر دیکھا۔ جب اسے یقین ہو گیا کہ لڑکی جا چکی تھی تو وہ پلنگ پر بیٹھ گیا۔

لعنت ہے۔ اس نے سوچا ــــ کمبخت اُلّو بنا گئی۔ میرے جانے کے فوراً بعد ہی وہ بھی چلی گئی ہو گی۔ لیکن کمال ہے۔ مجھے تو یقین تھا کہ وہ نہ جائے گی۔ اپنے خیال میں معاملہ پکا تھا ــــ پھر اس کے ماتھے پر بل پڑ گئے ــــ لیکن کیوں؟ میں پوچھتا ہوں اگر وہ ایسی نہ تھی، اگر وہ کھیلنے کے لئے تیار نہ تھی تو پھر آئی ہی کیوں؟ اور اگر آ گئی تھی تو پھر ایسی لگاوٹ جتانے کی کیا ضرورت تھی؟

کسی خیال کے تحت چونک کر وہ ایک دم سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے کمرے میں نظریں دوڑائیں ہر چیز اپنی جگہ پہ آئی حلوم ہوتی تھی۔ کمرہ اسی حالت میں تھا جس

www.taemeernews.com

حالت میں وہ اسے چھوڑ گیا تھا۔

وہ کمرہ عبور کر کے وارڈ روب کے قریب پہونچا اور اس کے خانے، جو صرف تین تھے کھول کھول کر دیکھنے لگا۔ سب سے نچلا اور تیسرا خانہ اس کے لئے خطرے کی گھنٹی ثابت ہوا۔ اس نے یہ خانہ کبھی استعمال نہ کیا تھا البتہ اس کی دراز پر اس نے ایک بال چپکا دیا تھا کہ اگر کوئی اس کے کمرے کی تلاشی لے تو گرلینڈ کو پتہ چل جائے۔

یہ بال ٹوٹا ہوا تھا۔

وہ دوڑ کر غسل خانے میں پہونچا۔ اسپرنگ دبا کر الماری کا چور خانہ کھولا اور اندر ٹٹولنے لگا اس خانے میں وہ ان چیزوں کو رکھا کرتا تھا جو اس کے پیشے کے لئے ضروری تھیں۔ ایک کمرہ اپنے سارے لوازمات کے ساتھ، دو مائیکروفون، ایک ٹیپ ریکارڈر، نقب زنی کے اوزار، کئی پستول اور چند ضروری چیزیں جن کی اسے مختلف موقعوں پر ضرورت پڑتی تھی۔ ان چیزوں کے علاوہ اس خانے میں مختلف قسم کے لباس بھی تھے کیونکہ گرلینڈ کو کبھی کبھی بھیس بدلنا پڑتا تھا۔

الماری کی چھت میں ایک چھوٹا سا نیلا بلب روشن ہو گیا اور اس کی روشنی میں گرلینڈ نے دیکھا کہ لڑکی کو یہ چور خانہ نہ ملا تھا چنانچہ اس کی تلاشی نہ لی گئی تھی۔

اس نے چور خانہ بند کیا اور واپس لیونگ روم میں آگیا۔ چند ثانیوں تک وہ کمرے کے بیچ میں کھڑا سوچتا رہا۔ اس نے روزلینڈ کی کمزوریوں پر اسے سخت سست کہہ کر بڑی زیادتی کی تھی۔ اس نے سوچا ___ یہ لوگ کوئی بھی ہوں بہرحال یہ حقیقت ہے کہ وہ اس سے پہلے سے واقف تھے۔ یعنی اس کی روزلینڈ کی ملاقات سے پہلے جانتے تھے ___ اسے اپنے آپ پر غصہ آرہا تھا۔ وہ لوگ جانتے تھے کہ عورت گرلینڈ کی سب سے بڑی کمزوری تھی۔ چنانچہ اس کے کمرے کی تلاشی لینے کے لئے لڑکی

www.taemeernews.com

کو بھیج کر انھوں نے بڑی ہوشیاری کا اور خود اس نے لڑکی کو اپنے کمرے میں لاکر بڑی حماقت کا ثبوت دیا تھا۔

وہ کمرہ عبور کر کے اس جگہ پہونچا جہاں ٹیلیفون رکھا ہوا تھا اور بروزلینڈ کے گھر کا نمبر ملایا۔ وہ ریسیور کان سے لگائے لائن کے دوسری طرف فون کی گھنٹی بجتے سنتا رہا تھا۔ اور جب اسے یقین ہو گیا کہ دوسری طرف سے فون کوئی نہ اٹھائے گا تو اس نے ریسیور رکھ دیا۔ وہ ایک سوچ کے عالم میں اپنا ایک ہاتھ اپنی گردن پر اوپر نیچے پھیرتا رہا۔

روزلینڈ نے کہا تھا کہ وہ اپنے گھر جا رہا ہے۔ اس نے کہا تھا کہ وہاں وہ گرلینڈ کا انتظار کرے گا تو پھر کیا بات ہوئی کہ وہ گرلینڈ کے فون کا جواب نہ دے رہا تھا گرلینڈ واپس غسل خانے میں پہونچا، الماری کا چور خانہ کھول کر اپنا چھوٹا پستول اس میں رکھا اور اس میں سے پوائنٹ فارٹی فایو کا آٹومیٹک پستول نکال لیا۔ وہ اپنے اپارٹمنٹ سے باہر آیا، زینہ اتر کر سڑک پر پہونچا اور چوکنے بلّے کی طرح بڑی احتیاط سے اس طرف بڑھا جہاں اس نے اپنی کار پارک کی تھی۔

فیاٹ نے اسے بیس منٹ میں اس جگہ پہونچا دیا جہاں روزلینڈ کا اپارٹمنٹ تھا۔ اس نے سڑک کے نکڑ پر کار پارک کی اور وہاں سے پیدل ہی عمارت کے پھاٹک کی طرف چل دیا۔

پانچویں منزل پر وہ لفٹ میں سے باہر آیا اور آگے بڑھ کر روزلینڈ کے اپارٹمنٹ کی گھنٹی بجائی۔ اسے جواب کی توقع نہ تھی۔ چنانچہ ایک منٹ کے انتظار کے بعد اس نے اپنی جیب میں سے ایک موٹا سا تار نکالا اسے تالے کے سوراخ میں داخل کیا اور پھر کسی ماہر چور کی طرح آسانی سے قفل کھول لیا۔

پستول ہاتھ میں لے کر وہ بڑی احتیاط سے چھوٹے سے ہٹس کمرے میں داخل ہوا

www.taemeernews.com

اور پھر اسے عبور کر کے لیونگ روم میں پہونچا۔

روزلینڈ پر نظر پڑتے ہی اس کے قدم تھم گئے۔ وہ ایک مخملیں صوفے پر پڑا ہوا تھا۔ موٹے روزلینڈ کو یوں پڑا دیکھ کر کہ اس کے مردہ چہرے پر سخت تکلیف و کرب کے آثار منجمد ہو کر رہ گئے تھے، گرلینڈ کے چہرے کے پٹھے تن گئے۔

روزلینڈ کا بڑی بے دردی سے گلا گھونٹ دیا گیا تھا۔ اس کے دائیں ہاتھ کی پانچوں انگلیوں کے ناخن اکھاڑ دیئے گئے تھے۔ اس کی بے ناخن کی انگلیوں سے بہے ہوئے خون نے قالین پر خون کا کالا تالاب سا بنا دیا تھا۔

روزلینڈ کے مسخ شدہ ہاتھ نے اپنی خاموش زبان میں گرلینڈ کو وہ ساری باتیں بتا دیں جو وہ معلوم کرنا چاہتا تھا۔ گرلینڈ جانتا تھا کہ روزلینڈ اس قسم کی اذیت برداشت نہیں کر سکتا تھا۔ چنانچہ جس کسی نے بھی روزلینڈ کو قتل کیا تھا اب وہ اس بات سے واقف ہو چکا تھا کہ ایک عورت، جو اپنے آپ کو مادام فوسٹر کہتی تھی، آج رات کے ٹھیک گیارہ بجے ایلو پیرس میں گرلینڈ سے ملاقات کرنے والی تھی۔

گرلینڈ نے اپنا ہاتھ بڑھا کر آہستہ سے روزلینڈ کے سرد اور بے جان شانے پر رکھ دیا۔ وہ پچھلے پانچ برس سے روزلینڈ کے لئے کام کر رہا تھا۔ اس نے روزلینڈ کو عمر اور جسم میں بڑھتے اور نرم پڑتے دیکھا تھا۔ دوسرے لوگ، جو روزلینڈ کے لئے کام کر رہے تھے، ایک ایک کر کے چھوڑ گئے تھے۔ گرلینڈ اس کے ساتھ اب تک محض اس لئے رہا تھا کہ وہ اتنا بے پرواہ تھا کہ اس نے روزلینڈ کو چھوڑنے اور دوسری جگہ کام تلاش کرنے کا خیال ہی نہ کیا تھا۔ روزلینڈ اسے اتنا روپیہ بہر حال دے دیتا تھا کہ گرلینڈ کے شب و روز اس طرح گزر جاتے تھے جس طرح کہ وہ گزارنا چاہتا تھا اور اس سے زیادہ وہ اسے اور کچھ نہ چاہتا تھا۔

گرلینڈ نے روزلینڈ کے مردہ چہرہ کی طرف دیکھا آنکھیں پھٹ کر بٹنوں کی طرح

www.taemeernews.com

ابل آئی تھیں، کھلے ہوئے منہ اور زرد دانتوں کے درمیان سے سُرخ زبان باہر کو نکلی ہوئی تھی اور ہونٹ اودے ہو گئے تھے۔ گرلینڈ کو رونر لینڈ کی موت پر خصوصاً اس قسم کی تکلیف دہ موت پر افسوس ہوا۔ اور وہ کر بھی کیا سکتا تھا۔ بہر حال اس نے رونر لینڈ کو خبردار کر دیا تھا کہ یہ معاملہ معمولی اور بکواس نہیں ہے بلکہ اس کی تہہ میں کوئی زبردست قسم کی کھچڑی پک رہی ہے۔ لیکن رونر لینڈ اس وقت اتنے نشے میں تھا اور ساتھ ہی ساتھ وہ اتنا بے وقوف بھی تھا کہ اس نے گرلینڈ کی اس بات پر کوئی دھیان نہ دیا نتیجہ یہ ہوا کہ اپنی جان سے گیا۔

دوسرا باب

"بوس۔ میں اس نیاٹ کاروالے امریکی کو شناخت کرنے میں کامیاب ہو گیا ہوں" تھامسن نے کہا۔

وہ رڈنیر کے سامنے مودّب کھڑا ہوا تھا اور خود رڈنیر ایک بے حد آرام دہ کرسی میں بیٹھا اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اس وقت وہ دونوں، رڈنیر کے پُرتکلف سُوٹ کی نشست گاہ میں تھے اور آتشدان کے اوپر دیوار سے ٹنگی ہوئی سونے کی منقش گھڑی کی سوئیاں دس بجا کر اوپر پچیس منٹ بتا رہی تھی۔

تھامسن نے سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا:۔

"اس کا نام مارک گرلینڈ ہے اور وہ لندن کی سوسی کے ایک ایک کمرے والے اپارٹمنٹ میں رہتا اور اپنے آپ کو فری لانس جرنلسٹ کہتا ہے۔ لیکن معلوم ایسا ہوتا ہے کہ اس کے پاس ...نہ پیسہ نہیں ہے۔ رونر لینڈ کو اذیت دی گئی تو اس نے آخر کار

www.taemeernews.com

بتادیا کہ یہ مارک گرلینڈ اس کے ایجنٹوں میں سے ایک ہے۔ گرلینڈ کا معاملہ براہ راست
ڈوری سے نہیں ہے۔ روزلینڈ نے اس سے کہا تھا کہ وہ آج رات گیارہ بجے ایلو پرا
میں اس عورت مادام خوشرسے ملاقات کرے۔ نہ ڈوری اور نہ روزلینڈ جانتا ہے کہ
یہ عورت کیا فروخت کرنا چاہتی ہے۔ بوس۔ میں گرلینڈ کے اپارٹمنٹ میں گیا تھا
لیکن افسوس ہے کہ ہمیں وہاں پہونچنے میں دیر ہوگئی کیونکہ ہمارے وہاں پہونچنے سے
پہلے ہی وہ جاچکا تھا ورنہ ہم روزلینڈ کی طرح گرلینڈ کو بھی ٹھکانے لگادیتے"

رڈ نیر نے اپنے سگار کا ایک لمبا کش لیا۔

"تم بہت اچھا کام کر رہے ہو تھامس" وہ بولا" لیکن یہ سمجھ لو کہ کچھ بھی ہو جائے
گرلینڈ اس عورت سے ملاقات کرنے نہ پائے۔ ایسا انتظام کرو کہ وہ کلب کے قریب
بھی پھٹکنے نہ پائے۔ کلب کو چاروں طرف سے بند کر دو۔ گرلینڈ کو ٹھکانے لگادو
اور اس عورت کو پکڑ کر لے آؤ۔ میں اس سے گفتگو کروں گا۔ یہ بہت ضروری ہے خیال
رہے تمھیں اس عورت پر نہ سختی کرنی ہے اور نہ ابھی اس کی جان لینی ہے۔ اسے پکڑ
کر شوارز کے گھر لے جاؤ۔ جب تک تمھارا فون نہ آجائے گا میں یہیں انتظار کروں گا
میں پھر کہتا ہوں گرلینڈ اس عورت سے ملنے اور گفتگو کرنے نہ پائے۔ اس سے پہ
کہ کوئی اس عورت سے ملاقات کرے میرا اس سے ملنا اور بات چیت کرنا بہ
ضروری ہے۔ سمجھ گئے ؟"

تم بہت اچھا کام کر رہے ہو —

کسی کی ایسی تعریف رڈ نیر بہت کم کیا کرتا تھا۔ چنانچہ تھامس خوشی سے پھول
گیا اور اس کا چہرہ دمکنے لگا۔ وہ رڈ نیر کا غلام تھا اور جنون اور تعصب کی حد تک اس کی
خوشامد کیا کرتا تھا۔ رڈ نیر تھامس کا دیوتا تھا جس کے ایک اشارے پر وہ جلتی آگ
میں کود پڑ سکتا تھا۔

www.taemeernews.com

"بہت اچھا بوس" تھامس نے کہا۔ "میں سارا انتظام کر لوں گا۔"

رڈنیر نے ہاتھ ہلا کر تھامس کو رخصت کیا۔ اپنے میلے اور سلوٹوں والے لباس اور گچی داڑھی کی وجہ سے وہ رڈنیز کو بڑا مضحکہ خیز اور بے وقوف سا معلوم ہوتا تھا لیکن وہ تھامس کو اس وقت تک بہرحال استعمال کرنا چاہتا تھا جب تک وہ خلوص سے اور جی جان سے اس کی حفاظت کرتا اور اسے بچاتا رہے۔

تھامس ہوٹل سے باہر آیا تو گویا زمین سے کئی فٹ اوپر ہوا میں چل رہا تھا۔ وہ اس جگہ پہونچا جہاں اس کی سیٹرن پارک تھی۔ وہ اور بورگ بوس کے حکم پر بحث و غور کرتے رہے۔ کار کی پچھلی سیٹ میں سوارز بے حرکت اور خاموش بیٹھا رہا۔ عمل کا نقشہ بنانے میں وہ کبھی حصہ نہ لیتا تھا۔ اس کا کام تو صرف عمل کرنا تھا، توڑ پھوڑ کرنا اور آدمیوں کو اذیت دے کر ان کی زبان کھلوانا اور پھر ان کی گردن مروڑنا تھا۔ تھامس اور بورگ اسے بالکل ہی نہ جنسی سمجھتے اور دل ہی دل میں اس سے ڈرتے تھے۔

تھامس نے کہا "ہمیں زیادہ آدمیوں کی ضرورت ہو گی۔ تم یہیں ٹھہرو میں جا کر ٹیلیفون کرتا ہوں۔ اگر ہمیں کلب کو چاروں طرف سے بند کرنا ہے تو پھر مجھے مزید چار آدمیوں کی ضرورت ہو گی۔"

بورگ تھامس کو واپس ہوٹل میں جاتے دیکھتا رہا اور پھر ایک سگریٹ نکال کر اپنے پتلے ہونٹوں میں دبائی۔ اس نے کار کے آئینے میں سوارز کو دیکھا جو تقریباً خالی نظروں سے اپنے سامنے خلا میں گھور رہا تھا۔ تھامس نے اسے بتا دیا تھا کہ سوارز نے روز لینڈ کے ساتھ کیا سلوک کیا تھا۔ بورگ کو پھریری آ گئی۔ کبھی ایسا ہی وقت آئے گا — بورگ نے سوچا — جب سوارز سوچے گا کہ اس کے کاموں کی جو اجرت اسے رڈنیز دیتا ہے کیا وہ کافی ہے؟ اور جب سوارز یہ سوچنے بیٹھے گا تب خدا جانے کیا ہو گا۔ یقیناً بہت برا ہو گا۔

www.taemeernews.com

بھورے بالوں والی ایک لڑکی، جس کے سوئیٹر پر نیویارک ہیرالڈ ٹربیون کڑھا ہوا تھا، کہیں سے نکل کر کار کے قریب آئی اور ہاتھ بڑھا کر کار کا دروازہ کھول دیا۔

"ٹربیون لو گے؟" لڑکی نے اخبار آگے بڑھا کر کہا۔ اس کی نیلی آنکھیں بورگ کا جائزہ لینے کے بعد پچھلی سیٹ میں بیٹھے ہوئے شوارز پر منتقل ہو گئی تھیں۔

بورگ لڑکی کی طرف دیکھ کر مسکرا دیا۔ اسے بھورے بالوں والی لڑکیاں پسند تھیں خصوصاً ایسی لڑکیاں جن کا جسم اس لڑکی کا سا ہو۔

"بے بی! تم اخبار کے علاوہ کچھ اور نہیں بیچتیں؟" بورگ نے پوچھا اور لڑکی کی طرف جھک گیا۔ لڑکی نے دھڑ سے کار کا دروازہ بند کیا اور کولہے ہلاتی چل دی۔ بورگ اسے جاتے دیکھتا رہا۔

"ہائے ہائے۔ کیا پٹھا ہے۔ میں کہتا ہوں جنت کے مزے لے گا وہ خوش نصیب جو اس بچی کو حاصل کرے گا" بورگ نے کہا "اخبار بیچ رہی ہے۔ دماغ خراب ہو گا اس کا ورنہ ایسی لڑکی کے گھر میں تو دھن برس سکتا ہے۔ ہائے قیامت ہے سالی"

شوارز خاموش رہا۔ عورتیں اس کے لئے کچھ نہ تھیں۔ اسے اس صنفِ نازک سے قطعی دلچسپی نہ تھی۔ اور بورگ کو شوارز سے اسی لئے نفرت تھی۔ پتھر تھا کمبخت۔

ایک منٹ بعد تھامس ہوٹل سے باہر آیا۔ بھورے بالوں والی لڑکی اخبار ہاتھ میں لئے اندھیرے میں کھڑی تھی۔ تھامس نے اسے نہ دیکھا۔ تھامس سیٹرن میں سوار ہوا تو لڑکی نے جلدی سے پنسل نکال کر اخبار کے اوپری صفحے پر کار کا نمبر لکھ لیا۔

تھامس نے کار میں داخل ہوتے اور دروازہ بند کرنے کے بعد کہا:۔

"آدھے گھنٹے میں ہمارے پانچ آدمی وہاں پہونچ جائیں گے۔ چلو۔ ہمیں گریلینڈ سے پہلے وہاں پہونچنا ہے۔"

بورگ نے سر ہلا کر کار کا انجن چلا دیا۔ کار کو نٹ پاتھ کے قریب سے ہٹا کر

www.taemeernews.com

ٹرافک کی قطار میں لے آیا اور اس کا رخ لارنٹیو لے کی طرف کر دیا۔

طعام خانے کے ایک بڑے اور پر غصور کمرے کے انتہائی سرے کی ایک میز پر گرلینڈ بیٹھا بلا رغبت آملیٹ کھا رہا تھا اور اس کا دماغ اپنا کام کرنے میں معروف تھا۔

دو گھنٹے بعد اسے اس پر اسرار عورت سے ملنا تھا۔ اسے یقین تھا کہ وہ لوگ اس کے منتظر ہوں گے جنہوں نے ایسی بے دردی سے روزلینڈ کا خون کیا تھا۔ اگر وہ ایسے ہی کارگزار تھے جیسے کہ روزلینڈ کے واقعہ سے معلوم ہوتے تھے تو وہ یقیناً اسے، یعنی گرلینڈ کو اس کلب ہر کسی صورت نہ جانے دیں گے اب تک ان لوگوں نے کلب کو چاروں طرف سے گھیر لیا ہوگا اور اگر گرلینڈ نے بہت زیادہ احتیاط سے کام نہ لیا تو وہ سخت مصیبت میں پھنس جائے گا۔

وہ سوچنے لگا کہ ڈوری کو فون کرنا کہاں تک مناسب ہوگا۔ وہ آج تک ڈوری سے نہ ملا تھا صرف روزلینڈ کے ذریعہ اس سے غائبانہ تعارف حاصل کر چکا تھا۔ لمحے بھر کے لئے گرلینڈ نے فیصلہ کیا کہ وہ اس معاملے کو ذاتی طور پر ہی طے کرے گا چنانچہ پہلا کام اس پر اسرار عورت سے ملنا تھا جس کا نام اسے مادام نوشر بتایا گیا تھا۔ اور اس سے مل کر یہ معلوم کرنا تھا کہ وہ کیا فروخت کرنا چاہتی تھی اس کے بعد ہی وہ یہ فیصلہ کرے گا کہ وہ تنہا اور اپنے طور پر اس کام کو انجام تک پہونچائے یا ڈوری کے ساتھ مل کر یہ کام کرنا مناسب ہوگا۔

اس نے آملیٹ کی پلیٹ ایک طرف سرکا دی اور سگریٹ سلگائی۔

اس نے اپنے آپ سے کہا کہ اس کے سامنے عمل کے دو راستے تھے۔ ایک تو یہ کہ وہ ان خونیوں کے ہاتھوں میں پھنسنے کا خطرہ مول لے کر سیدھا اس تہہ خانہ کلب میں پہونچ جائے اور دوسرا یہ کہ وہ اس عورت کو فون کر کے اسے کسی اور جگہ آنے اور گرلینڈ

www.taemeernews.com

سے ملاقات کرنے پر رضامند کرے۔

ایک لمحے تک غور کرنے کے بعد اسے احساس ہوا کہ اب حریف اس عورت کے نہ صرف نام سے واقف ہو چکا تھا بلکہ یہ بھی جانتا تھا کہ اسے کہاں پایا جا سکتا ہے چنانچہ ممکن تھا کہ یہ لوگ اس کا اغوا کرنے کی کوشش کریں اور یہ تو صاف بات تھی کہ کوئی بھی عورت اس اذیت کو نہ برداشت کر سکتی تھی جو روز لینڈ کو دی گئی تھی۔ ایک دفعہ وہ ان لوگوں کے ہتھے چڑھ گئی تو پھر وہ اس مادام نوشر کی زبان کھلوا لیں گے اور اس کے بعد گرلینڈ اس معاملے سے باہر رہے گا اور پھر نتیجہ معلوم۔

گرلینڈ نے کلب میں جانے کا فیصلہ کر لیا۔ وہ بالا ہی بالا اور ضمنی طور پر کوئی کام نہ کر سکتا تھا۔ یہ اس کی فطرت کے خلاف تھا۔

اس نے ایک کپ کافی کا آرڈر دیا اور غور کرنے کا سلسلہ جاری رکھا۔ وہ اس بھورے بالوں والی لڑکی ٹیسا کی طرف سے پریشان تھا جس کے سوئیٹر پر "نیویارک ہیرالڈ ٹریبیون" کڑھا ہوا تھا۔ کون تھی یہ لڑکی؟ وہ اس معاملے میں کہاں آن کودی تھی؟ اس نے ٹیسا کے سڈول جسم، لمبی ٹانگوں اور بھری بھری گول رانوں کے متعلق سوچا۔ بہت اچھا اللہ۔ اس نے اپنے آپ سے کہا۔ ہر دفعہ قسمت تمہارا ساتھ نہیں دے سکتی۔ اس دفعہ بڑا دھوکا کھا گئے ورنہ اس وقت تم اور ٹیسا بستر میں لوٹیں لگا رہے ہوتے،

اس نے کافی ختم کی، بل ادا کیا اور طعام خانے سے نکل کر سٹرک پر آ گیا۔ ایک لمحہ تک وہ ششں و پنج کے عالم میں کھڑا رہا اور پھر اس نے اپنی کار کو وہیں چھوڑنے کا فیصلہ کیا جہاں اس نے پارک کی تھی۔ وہ فٹ پاتھ کے کنارے پر صبر و سکون سے کھڑا دس منٹ تک انتظار کرتا رہا یہاں تک کہ ایک خالی ٹیکسی اسکے سامنے سے گزرنے لگی۔ وہ ٹیکسی رکوا کر اس میں سوار ہو گیا اور ڈرائیور سے کہا کہ وہ اسے سینٹ لازارے اسٹیشن

www.taemeernews.com

پتہ پہونچا دے۔

اسٹیشن پہونچ کر اس نے ٹیکسی کا کرایہ ادا کیا اور بلیو رڈ وی کلینچی کے طویل راستے پر پیدل ہی چل پڑا۔ وہ آہستہ آہستہ، بڑی فرصت سے چل رہا تھا اور فٹ پاتھ پر چلتی ہوئی بھیڑ میں سے اپنا راستہ بنا رہا تھا لیکن وہ چوکنا تھا اس کی ساری حسیں بیدار تھیں اور آنکھیں چوکنے پن سے چاروں طرف دیکھ رہی تھیں۔

اس وقت دس بج کر دس منٹ ہو رہے تھے اور گرلینڈ ان عقبی سڑکوں پر چل رہا تھا جو بلیورڈ کے متوازی چلی جاتی تھیں۔ وہ سوچ رہا تھا کہ حریف نے کیا انتظام کیا ہوگا ظاہر ہے کہ وہ سڑک پر اور بھرے بازار میں تو اسے قتل کرنے کی کوشش نہ کریں گے کیونکہ اس کے چاروں طرف لوگ ہوں گے جو آ رہے ہوں گے جا رہے ہوں گے یا کھڑے گپ لڑا رہے ہوں گے۔ اس کا ایک ہاتھ خود بخود اس کے کوٹ کی تہوں میں داخل ہو گیا اور اس کی انگلیوں نے پوائنٹ ثارٹی ثاو پستول کے دستے کو اپنی گرفت میں لے لیا۔ پستول کے لمس سے اسے ایک گونہ اطمینان حاصل ہوا اور اس کی پریشانی بہت حد تک دور ہو گئی۔

دفعتاً اسے ایک عجیب سی اور خطرے کی گھنٹی کی قسم کی سی سنسنی کا احساس ہوا۔ اس نے کنکھیوں سے اس گٹھے ہوئے جسم کے اس شخص کی طرف دیکھا جو ایک فوٹو گرافر کے روشن شوکیس کے سامنے کھڑا ہوا تھا اور بے وجہ ہی اس میں لگے ہوئے فوٹو گرافس کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اس نے دھاریوں والا اونی کوٹ اور نیلے رنگ کی سوئیس ہیٹ جس میں ایک پر اڑسا ہوا تھا، پہن رکھی تھی۔ گرلینڈ اس کے قریب سے گذر گیا تو وہ شخص جیسے اتفاقاً گھوم کر گرلینڈ کے پیچھے چلنے لگا۔

اس کی یہ حرکت ایسی اتفاقی اور بظاہر نادیدہ وہ البتہ تھی کہ کسی کو ذرا بھی شک نہ ہو سکتا تھا لیکن گرلینڈ کے چہرے کے پٹھے کھنچ اور اس کے ہونٹ بھنچ گئے۔ حریف نے

www.taemeernews.com

یقیناً بڑا وسیع جال پھیلایا تھا۔ بہت اچھا۔ وہ انھیں بتا دے گا کہ ان کا واسطہ کسی اناڑی اور نو آموز سے نہ تھا۔ وہ چلتا رہا۔ وہ گٹھے ہوئے بدن والا بھی اس کے پیچھے آ رہا تھا کیونکہ گرلینڈ اس کے قدموں کی مدھم چاپ سُن رہا تھا۔

وہ دفعتہً ایک اپارٹمنٹ کے پھاٹک میں داخل ہو گیا۔ وہ چند قدم اندھیرے میں چلنے کے بعد صحن میں آ گیا جسے چاند کی کرنوں نے نیم روشن کر رکھا تھا۔ وہ آگے بڑھ کر اپارٹمنٹ کی دیوار کے سائے میں آ گیا اور اندھیرے میں پہونچکر وہ دوسروں کی نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ وہ منتظر کھڑا رہا۔ کچھ نہ ہوا۔ وہ وہاں کھڑا گھر جاتے ہوئے لوگوں کے قدموں کی چاپ اور کاروں کے ٹائروں اور بریکوں کی آوازیں سنتا رہا۔ اس کے پاس کافی وقت تھا اور وہ جلد باز بھی نہ تھا۔

وہ دس منٹ سے زیادہ وہاں کھڑا رہا۔ گرلینڈ کی یہ امتیازی خصوصیت تھی کہ وہ اپنے وقت میں جب دوسروں کے اعصاب تن کر انھیں بے چین کرنے لگیں، بڑے صبر و سکون کا مظاہرہ کر سکتا تھا۔ انتظار اس کے پیشے کا ایک بہت ہی عمدہ حربہ تھا۔

اور پھر اس نے اس گٹھے ہوئے جسم والے کو بڑی احتیاط سے اور پھونک پھونک کر قدم رکھتے ہوئے اندھیری گذرگاہ میں آتے دیکھا۔ گزرگاہ کے کنارے پہ پہونچکر جب اس نے دیکھا کہ اسے نیم روشن صحن عبور کرنا ہوگا تو وہ رک گیا۔ وہ گھبرایا ہوا دکھائی دیتا تھا۔

گرلینڈ منتظر رہا۔

آخر کار اس شخص نے ایک آخری فیصلہ کر لیا۔ گرلینڈ نے دیکھا کہ اس شخص نے اپنے کوٹ کی اندر کی جیب میں ہاتھ ڈال کر کوئی چیز نکالی جو چاندنی میں گھڑی بھر کے لیے بجلی کی طرح چمک گئی۔

"ہُم۔ تو یہ حضرت چاقو باز ہیں" گرلینڈ نے سوچا۔

www.taemeernews.com

وہ گٹھے ہوئے جسم والا نیم روشن صحن میں آگے بڑھا اور اس وقت تک گرلینڈ کو نہ دیکھ سکا جب تک کہ اس کے اور گرلینڈ کے درمیان تین گز کا فاصلہ نہ رہ گیا اور وہ بڑا پھرتیلا اور ماہر خونی تھا لیکن گرلینڈ اس سے زیادہ پھرتیلا ثابت ہوا۔

ادھر اس کا چاقو چاندنی میں چمکا ہی تھا کہ گرلینڈ نے ایک چھلانگ لگائی اور غوطہ مار کر اس کے دونوں گھٹنے پکڑ لئے دونوں دھڑام سے کنکریٹ شدہ صحن کے فرش پر گرے۔

اس شخص نے اپنا چاقو گرلینڈ کے حلق میں اتارنے کی کوشش کی تو اس کوشش میں اس کی ہیٹ گر گئی۔ گرلینڈ نے اس کے چاقو والے ہاتھ کی کلائی پکڑ لی۔ اب وہ دونوں زور آزمائی کر رہے تھے۔ گٹھے ہوئے جسم والا چاقو چھکانے کے لئے اور گرلینڈ اس کا چاقو والا ہاتھ پیچھے ہٹانے کے لئے۔ آخر کار چاقو گرلینڈ کے قریب آگیا.. اس قدر قریب کہ گرلینڈ نے اس کی استرے کی سی دھار کی خراش اپنی جلد پر محسوس کی۔

گرلینڈ نے دیوانہ وار کوشش کی، اس کوشش نے اس کے دل کی دھڑکن تیز کر دی لیکن وہ بہر حال اس خوفناک چاقو کو اپنے حلق سے دور ہٹانے میں کامیاب ہو گیا اور پھر بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کے کنارے سے اس نے گٹھے ہوئے جسم والے کے حلق پر خالص جوڈو کے داؤ کی ایک ضرب لگائی۔ چاقو اس شخص کے ہاتھ سے چھوٹ گیا۔ اس کے حلق سے "غرر" کی سی آواز نکلی اور پھر وہ پیچھے کی طرف ڈھے گیا۔ تیز تیز سانس لیتا ہوا گرلینڈ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

اس نے وہاں ڈھیر ہو کر پڑے ہوئے شخص پر ایک نظر ڈالنا بھی ضروری نہ سمجھا۔ اس نے اپنے لباس پر سے دھول جھاڑی، تیز تیز قدموں سے صحن عبور کیا اور پھاٹک میں سے نکل کر سڑک پر بہتے ہوئے انسانوں کے سیلاب کا ایک حصہ ہو گیا

www.taemeernews.com

اب وہ بہت زیادہ چوکنا تھا کیونکہ وہ کلب، جہاں اسے جانا تھا صرف دو منٹ کے فاصلے پر رہ گیا تھا۔ اس نے اپنی گھڑی کی طرف دیکھا ساڑھے دس بج رہے تھے۔

سڑک کے سرے پر ایک کیفے بار تھا جو نوجوانوں سے بھرا ہوا تھا۔ ان نوجوانوں کے بال کروکٹ تھے اور تقریباً سبھی کی بچگی داڑھیاں تھیں۔ لڑکیوں نے پنڈلیوں تک کے جوتے پہن رکھے تھے اور ان کے بال ان کی چند یا پر دھیلے جوڑے کی شکل میں بندھے ہوئے تھے۔ یہ فلم ایکٹریس بارڈوٹ کا انداز تھا

گرلینڈ کیفے میں داخل ہوا۔ وہاں عجیب شور بدتمیزی بپا تھا۔ لڑکے قہقہے لگا رہے تھے، لڑکیاں چیخ رہی تھیں اور پوری آواز میں بجتے ہوئے ریڈیوگرامو فون کی آواز اس شور سے بالا تھی۔ گرلینڈ ان شور مچاتے ہوئے نوجوانوں اور میزوں اور کرسیوں سے بچتا ہوا وہ زینہ چڑھنے لگا جو باتھ روم اور ٹیلیفون کیبنٹ کی طرف جاتا تھا۔ اس نے کیبنٹ میں گھس کر دروازہ اندر سے بند کر لیا اور "ایلوپرس" کا نمبر ملایا۔

کافی طویل وقفہ رہا جس میں گرلینڈ دوسری طرف ٹیلیفون کی گھنٹی کی آواز سنتا رہا۔ وہ بوتھ کی دیوار سے پیٹھ لگائے کھڑا تھا اور اس کی نگاہیں نیم تاریک برآمدے میں کسی نئے دشمن کی متلاشی تھیں۔

دوسری طرف سے ایک بے چین مردانہ آواز نے کہا: "ہیلو؟"

"اگر مادام نوشرو ہاں آگئی ہیں تو وہ میری منتظر ہوں گی"

"فون بند نہ کیجئے۔"

گرلینڈ منتظر کھڑا بار میں سے آتی ہوئی موسیقی کی آوازیں سنتا رہا۔ پھر اس نے ایک لڑکی کی بے تحاشہ ہنسی کی آواز سنی۔

"عورتیں۔ عورتیں" وہ دل میں بولا: جہاں عورت ہوتی ہے وہاں ہمیشہ

www.taemeernews.com

الجھاؤ ہوتے ہیں یا پیدا ہو جاتے ہیں:

اور اسے وہ لمبی ٹانگوں اور بھورے بالوں والی لڑکی یاد آگئی جسے وہ اپنے کمرے میں لے آیا۔ اسے اپنے ساتھ بستر میں سلا کر ہر الجھن کو دور کر سکتا تھا لیکن یاد آیا کہ مرحوم روزلینڈ نے کیا کہا تھا؟

"میں پوچھتا ہوں تم عورتوں کے بغیر کیوں نہیں رہ سکتے" روزلینڈ نے جو اب مر چکا تھا، کہا تھا "کبھی کبھی مجھے تمہاری سخت فکر ہو جاتی ہے کہ کیا انجام ہوگا تمہارا؟ تم جانو کسی دن پچھتاؤ گے۔۔۔"

گرلینڈ نے رومال نکال کر اپنی گردن پر سے پسینہ پونچھا۔ بوتھ میں سخت گھٹن اور گرمی تھی اس نے شانے اچکائے۔ روزلینڈ مر چکا تھا۔ اب وہ قبر کی آواز بن کر رہ گیا تھا۔ صرف ایک یاد۔ شاید اس نے غلط نہ کہا تھا۔ گرلینڈ نے سوچا لیکن عورت ہمیشہ سے میری کمزوری رہی ہے۔ اور اس نے ٹیبا کے متعلق سوچا جس کے سوئٹر پر اور اس کی ابھری ہوئی چھاتیوں کے عین اوپر تیار کی ہیرالڈ ٹریبیون کرڈ ھا ہوا تھا۔

دوسری طرف سے فون میں ایک مرد کی آواز نے کہا:۔

"مادام نوشر یہاں موجود ہیں اور آپ کا انتظار کر رہی ہیں"۔

گرلینڈ طنز سے مسکرایا۔ صرف مادام نوشر ہی نہیں دوسرے خونی لوگ بھی اس کا انتظار کر رہے تھے

"میں مادام سے گفتگو کرنا چاہتا ہوں" اس نے کہا "آپ مہربانی کر کے ...."

وہ ایک دم سے خاموش ہو گیا کیونکہ اس کی نظر ایک انسانی سائے پر پڑی جو مقابل کی دیوار کے قریب رینگ رہا تھا۔ گرلینڈ نے جلدی سے ریسیور رکھ دیا اور خود گھٹنوں کے بل بیٹھ کر بوتھ کے دروازے کے چوبی تختے کے پیچھے دبک گیا

www.taemeernews.com

اس کا بایاں ہاتھ دروازے کے ہینڈل کی طرف اور دایاں پستول کی طرف بڑھا۔ وہ بے حرکت اور منتظر رہا۔ اسے محسوس ہوا کہ وہ پھنس گیا تھا وہ جو بھی تھا باہر تھا چنانچہ وہ دبے پاؤں آگے بڑھ کر بوتھ کا دروازہ کھول سکتا اور اس سے پہلے کہ گرلینڈ کچھ کر سکتا، اسے گولی مار سکتا یا چاقو سے قتل کر سکتا تھا۔

پھر اسے احساس ہوا کہ پستول کا دھماکا بار میں شور مچاتے ہوئے بیس تیس نوجوانوں کو تنگ زینے پر لے آئے گا اور پھر کوئی بھی پستول باز اس بھیڑ میں سے گذر نہ سکے گا۔

اس نے دروازہ بند ہونے کی آواز سنی۔ دروازہ زور سے بند کیا گیا تھا۔ اس کے بعد خاموشی طاری ہو گئی۔ اس کی انگلیاں، جنھوں نے پستول کے دستے کو گرفت میں لے رکھا تھا، درد کرنے لگیں۔ وہ منتظر بیٹھا رہا۔ پھر اس نے باتھ روم میں پانی کے بہنے کی آواز سنی، پھر دروازہ کھلا اور بند ہو گیا۔ اس کے بعد پھر خاموشی طاری ہو گئی۔

وہ اپنے گھٹنوں پر بیٹھا سنتا رہا۔ اتنے غور سے کہ اسے محسوس ہوا کہ اس کے کان لمبے ہو چلے ہیں۔ وہ بار میں سے آتی ہوئی موسیقی کی آوازوں کے علاوہ اور کوئی آواز نہ سن رہا تھا۔ اس نے بڑی احتیاط سے بوتھ کا دروازہ سا کھولا۔ اس کے دوسرے ہاتھ میں پستول تیار تھا۔ اس نے خالی اور نیم روشن دالان میں نظریں دوڑائیں۔ وہ آہستہ آہستہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا اسے احساس تھا کہ اسکے چہرے پر پسینے کے قطرے ابھر آئے تھے۔ وہ بوتھ میں سے گذر کر دالان میں آ گیا اس نے چاروں طرف دیکھا اور پھر اطمینان کا لمبا سانس لیا۔

"میرے دوست! تم بھی روز لینڈ کی طرح بزدل بننے لگے ہو" اس نے اپنے آپ سے کہا، "تم اس ڈرپوک کی طرح ہو جو اپنے لحاف میں سے اس خیال سے سر نہیں

www.taemeernews.com

نکالتا کہ اس کے پلنگ کے نیچے کوئی چھپا ہوا ہے۔

اس نے پھر روزلینڈ کے متعلق اور ان اذیتوں کے متعلق سوچا جو ان لوگوں نے روزلینڈ کو دی تھیں اور اس کے ہونٹ دانتوں پر کھنچ گئے۔

"وہ میرے ساتھ ایسا سلوک نہ کریں گے بشرطیکہ میں اپنے آپ کو اس سے بچا سکا" اس نے سوچا۔

وہ شش و پنج کے عالم میں کھڑا رہا۔ پھر اسے باتھ روم کے قریب ایک دروازہ نظر آیا۔ وہ اس کی طرف بڑھا اس نے دروازہ کھولا۔ دوسری طرف ایک عمودی زینہ تھا۔ قریب ہی ایک سوئچ تھی جسے دبانے سے بلب تین منٹ کے لئے روشن ہو کر اپنے آپ بجھ جاتا تھا۔ اس نے سوئچ دبائی اور تقریباً بھاگ بھاگ کر زینہ چڑھنے لگا۔ چار حصے چڑھنے کے بعد اس نے اپنی رفتار کم کر دی۔ وہ اوپر دیکھنے کے لئے رک گیا۔ چکر دار عمودی زینے کے مزید تین حصے باقی تھے۔ وہ پھر چڑھنے لگا۔ پانچویں پلیٹ فارم پر پہونچا تو بلب بجھ گیا۔ گرلینڈ کے منہ سے گالی نکل گئی۔ وہ سوئچ ٹٹول رہا تھا کہ بلب پھر روشن ہو گیا اور ساتھ ہی اس نے کسی کے زینہ اترنے کی آواز سنی۔ فوراً ہی اس کے ہاتھ نے کوٹ کے گریبان میں داخل ہو کر پستول کا دستہ پکڑ لیا۔ ایک ادھیڑ اور موٹی عورت اوپر کے پلیٹ فارم پر نمودار ہوئی۔ اس نے اپنے شانوں پر اونی شال ڈال رکھی تھی اور اپنے سر کے چکنے اور ریچھ کے سے بالوں پر جالی چڑھا رکھی تھی۔ گرلینڈ نے ایک طرف دبک کر اسے راستہ دیا۔ عورت نے سر ہلا کر کہا:۔

"بون سوئر۔ موسیو"

اور وہ گرلینڈ کے قریب سے گزر کر زینہ اترنے لگی۔

گرلینڈ زینہ چڑھنے لگا۔ ساتویں اور آخری منزل پر اس نے اپنے آپ

www.taemeernews.com

کو ایک لمبے دالان میں پایا۔ گبر لینڈ ہانپ رہا تھا۔ دالان میں ایک قطار میں چار دروازے تھے اور اس کے انتہائی سرے پر آہنی کواڑ تھا جس میں بولٹ لگا ہوا تھا
گبر لینڈ نے بولٹ گھما کر کواڑ کھولا تو نظر کے سامنے تاروں بھرا آسمان تھا۔ وہ دروازے میں سے گزر کر چپٹی چھت پر آ گیا اور دروازہ بند کر دیا۔ چھت کے چاروں طرف آہنی جنگلا لگا ہوا تھا۔ جنگلے پر جھک کر نیچے دیکھا۔ بہت نیچے دشمن بلمرٹڈ تھا جہاں شب بیدار لوگوں کی بھیڑ تھی۔ اسے کاسینو تھیٹر کی روشنیاں صاف دکھائی دے رہی تھیں۔ دائیں طرف ایک نیون سائن روشن تھی "ایلو پیرس"

اس نے اپنے سامنے والی چھتوں کا جائزہ لیا۔ تین چھتیں تو چپٹی تھیں چنانچہ انھیں عبور کرنا آسان تھا لیکن چوتھی نوکدار تھی اور وہ ذرا مشکل ثابت ہو سکتی تھی۔ پانچویں چھت، جو اس عمارت کو ڈھکے ہوئے تھی جس میں قمار خانہ کلب "ایلو پیرس" تھا، آدھی چپٹی اور آدھی ڈھلوان تھی۔ اس نے فیصلہ کیا کہ چھتوں کی راہ کلب میں جانا ٹھیک رہے گا کیونکہ محفوظ ترین راستہ یہی تھا۔

چند سیکنڈ بعد ہی وہ نوکدار چھت کے قریب پہنچ چکا تھا۔ وہاں پہنچ کر وہ رک گیا۔ نوکدار چھت کا جائزہ لینے اور اس کی مشکلات پر غور کرنے کے بعد فیصلہ کیا اس عمودی چھت پر چڑھنا بہت مشکل بلکہ تقریباً ناممکن تھا۔ البتہ وہ پرنالے میں دونوں پاؤں رکھ کر اور چھت کے کناروں پر کے ٹائیلوں کا سہارا لے کر چھت کے دوسری طرف پہونچ سکتا تھا۔ یہ کام بھی خطرناک ضرور تھا کیونکہ ٹین کے پرنالے کی مضبوطی پر ذرا سا اعتبار نہ تھا اور وہ چاہتا تھا کہ اپنے جسم کا پورا بوجھ پرنالے پر نہ ڈال سکے گا اور دوسری طرف کی چپٹی چھت تک پہونچنے کے لئے اسے دس گز کا فاصلہ طے کرنا تھا۔

اس نے خول میں سے پستول نکال کر سیفٹی کیچ چڑھا لیا۔ پھر پستول کو نالی کی

www.taemeernews.com

طرف سے پکڑ کر وہ آگے کی طرف جھکا اور اس کے دستے کی ضربوں سے چھت کا
ایک قریبی ٹائل توڑ دیا۔ ٹوٹے ہوئے ٹائل کو اس کے چوکھٹے میں سے نکال
کر پرنالے میں لڑھکا دیا۔ ٹائل کے ہٹنے سے جو سوراخ پیدا ہو گیا تھا گرلینڈ
نے اس میں ہاتھ ڈال کر وہ چوبی پٹی پکڑ لی جو اس ٹائیل کو سہارا دیئے ہوئے تھی
اس نے بڑی آہستگی سے اپنا ایک پیر پرنالے میں رکھ دیا لیکن اپنے جسم کا زیادہ
تر بوجھ اس ہاتھ پر لئے رہا جس سے اس نے چوبی پٹی پکڑ رکھی تھی۔ پرنالہ چرچرایا
لیکن ٹوٹا نہیں۔

اس نے ایک بار پھر آگے کی طرف جھک کر دوسرا ٹائل توڑ دیا۔ اس نئے
سوراخ کی چوبی پٹی پکڑنے کے لئے اسے اپنا سارا بوجھ پرنالے پر ڈالنا پڑا۔ جو
خطرناک آواز میں چرچرا کر جھول گیا۔ گرلینڈ کو اب پسینے چھوٹ گئے تھے اور وہ اس
جان لیوا بلندی کے متعلق سوچ رہا تھا جو بہت نیچے بلوارڈ میں جا کر ختم ہوتی تھی
وہ چند ثانیوں تک بے حرکت کھڑا اپنا دم درست کرتا رہا اور پھر اس نے آگے کا
ٹائل توڑ کر تیسرا سوراخ بنایا۔ اس نے پستول واپس اس کے خول میں رکھا اور
دائیں ہاتھ سے دوسرے سوراخ کی چوبی پٹی پکڑ کر بایاں ہاتھ تیسرے سوراخ
کی پٹی کی طرف بڑھایا۔ وہ آگے بڑھا ہی تھا کہ جھولتا ہوا پرنالہ ٹوٹ گیا اور
گرلینڈ کی ٹانگیں خلا میں لٹکنے لگیں۔ گرلینڈ کا دل اچھل کر حلق میں پھنس گیا
اس کا بایاں ہاتھ تیسرے سوراخ کی پٹی پکڑنے کی دیوانہ وار کوشش کرنے لگا
ایک دفعہ پٹی اس کے ہاتھ میں آ کر چھوٹ گئی۔ پھر ہاتھ میں آئی پھر چھوٹ گئی لیکن
پھر ہاتھ میں آ گئی اور وہ اب اس طرح لٹک رہا تھا کہ اس کے ہاتھ ٹوٹنے
کی حد تک کھنچے ہوئے ہوں۔ اور وہ کسی سہارے کی تلاش میں اپنی ٹانگیں چلا رہا تھا
دفعتہً اس کی ایک ٹانگ پرنالے کے دوسرے حصے میں ٹک گئی۔ گرلینڈ نے

www.taemeernews.com

آہستہ آہستہ اپنا کچھ بوجھ اس ٹانگ پر منتقل کر دیا۔ پرنالہ چرچرا کر خاموش ہو گیا۔ آہستہ آہستہ اور اپنا سانس روک کر اس نے اپنے آپ کو اوپر اٹھایا اور پھر وہ دونوں ہاتھوں سے پٹی پکڑے اور پرنالے میں کھڑا بہت دیر تک اپنا دم درست کرتا رہا پھر وہ چند انچ آگے بڑھا اپنا پستول نکالا اور چھت میں چوتھا اور آخری سوراخ بنایا۔ اس نے پستول واپس خول میں رکھ لیا۔ گرلنڈ کے بھنچے ہوئے دانتوں کے درمیان سے نفس سیٹی بجاتا ہوا نکل رہا تھا۔ وہ بڑی احتیاط سے آگے بڑھا، سوراخ میں ہاتھ ڈال کر پٹی پکڑی اور پھر ایک جھونکا لے کر پٹی چھوڑ دی اور تین فٹ نیچے چپٹی چھت پر آ گیا۔

وہ چھت پر گرتے ہی ہاتھوں اور گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔ اس کی آنکھیں چھت کا جائزہ لے رہی تھیں۔ وہاں کوئی خطرے کی بات نظر نہ آئی۔ اس سے ایک آدھ گز دور چھت میں لمبوترا روشندان تھا۔ یہ اطمینان کر کے کہ چھت پر اس کے علاوہ اور کوئی نہ تھا وہ اٹھ کر روشندان کی طرف چلا۔ روشندان کے گندے شیشے میں سے جھانک کر اس نے اندھیری گزرگاہ میں دیکھا۔ شیشے کی فریم اٹھانے اور چوکھٹے سے الگ کرنے میں اسے چند منٹ لگ گئے۔ پھر اس نے اپنی پتلون کی جیب میں سے، جو اس کے کولھے پر تھی، چھوٹی سی ٹارچ نکال کر اس کی روشنی گزرگاہ میں ڈالی۔ وہاں زینے کا ایک سلسلہ نظر آیا۔ وہ روشندان میں گھس کر لٹک گیا، شیشے کا فریم بند کیا اور پھر گزرگاہ میں اور زینے کے پلیٹ فارم پر کود پڑا۔

تھامس نے کہا: "کلب کو بند کر دیا گیا چاروں طرف سے۔ اب گرلنڈ ہمیں نظر آئے بغیر اس کے قریب نہیں آسکتا" اس نے اپنی کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی

www.taemeernews.com

کی طرف دیکھا "اب وہ کوئی دم میں آیا چاہتا ہے" تھامس اپنی جیب میں چھپے ہوئے پستول پر اس کی نالی پر چڑھے ہوئے آواز روک پر انگلیاں پھیرنے لگا۔

وہ اور بورگ تہ خانہ کلب کے سامنے ایک دکان کے اندھیرے دروازے میں کھڑے ہوئے تھے۔ بورگ نہ صرف بیزار ہو رہا تھا بلکہ اسے سردی لگ رہی تھی

"اور جب وہ تمھیں نظر آئے گا تو تم کیا کرو گے؟" اس نے پوچھا "تم جانو یہ گرلینڈ بڑا ہوشیار ہے۔ روزلینڈ کی طرح وہ لقمۂ تر ثابت نہ ہوگا۔

تھامس نے ایک بار پھر اپنی جیب میں پستول کی آواز روک پر انگلیاں پھیریں۔
"گولی مار دوں گا اسے" وہ بولا "اور اس سے پہلے کہ کسی کو پتہ چلے کہ کیا ہوا ہم یہاں سے جا چکے ہوں گے۔"

"لیکن خیال رہے تم اس کا خاتمہ کر دو۔ یعنی وہ زخمی ہو کر بھاگ نہ جائے بورگ نے کہا" مارشل کہاں ہے؟"

"سڑک پر ہے آگے کی طرف" تھامس نے کہا "وہ گرلینڈ کو پہچانتا ہے۔ چنانچہ جب مارشل اسے کلب کی طرف آتے دیکھے گا تو ہمیں خبردار کر دے گا"

بورگ نے بے چینی سے اپنے بدن کا بوجھ ایک سے دوسری ٹانگ پر منتقل کر دیا
"ٹھیک ہے ـــــ میرا مطلب ہے اگر تم اپنے انتظام سے مطمئن ہو تو ٹھیک ہے" اس نے کہا "تم نے کسی کو چھت پر بھی چڑھا دیا ہے؟"

"چھت پر؟" تھامس نے اپنی چھوٹی چھوٹی آنکھوں سے بورگ کو گھورا" چھت پر کیوں؟"

بورگ نے شانے اچکائے۔
"تم نے کہا ہے کہ تم کلب کو بند کر چکے ہو۔ یہ شخص گرلینڈ بے وقوف نہیں ہے چنانچہ وہ براہ چھت کلب میں جا سکتا ہے۔"

www.taemeernews.com

اس خیال سے تھامس کے دل کو ایک دھکا سا لگا کہ بورگ جیسے احمق کو یہ خیال آیا حالانکہ یہ خیال خود اسے آنا چاہئے تھا۔ حالانکہ تھامس نوجوان تھا لیکن چونکہ بہت زیادہ ہوشیار تھا اور دوسروں کے مقابلے میں بڑی عقلمندی کا ثبوت دیتا تھا اس لئے وہ رڈینبر کی پسندیدگی حاصل کر چکا تھا۔ اب اس خیال سے اس کے ماتھے پر پسینہ کے قطرے نمودار ہو گئے کہ اس کی یہ غلطی اسے رڈینبر کی نظروں سے گرا سکتی تھی۔

"تم جاؤ" تھامس نے جلدی سے کہا "یہ مجھے پہلے سے سوچنا چاہئے تھا خیر۔ اب بھی وقت ہے۔ کلب میں جاکر لفٹ میں اوپری منزل پر پہونچ جاؤ۔ جلدی کرو"

بورگ نے حقارت سے گھور کر اس کی طرف دیکھا۔

"میں کیوں جاؤں؟ بوس کی ناک کا بال تو تم بنے ہوئے ہو چنانچہ تم ہی جاؤ۔ میں خواہ مخواہ اپنی گردن نہ تڑواؤں گا"

"بورگ! یہ میرا حکم ہے" تھامس کا لہجہ تحکمانہ اور سخت تھا "جاؤ"

بورگ چند ثانیوں تک شش و پنج میں رہا۔ وہ جانتا تھا کہ تھامس رڈینبر کا منظورِ نظر تھا۔ چنانچہ اس سے بحث کرنا یا اس کا حکم نہ ماننا برے نتائج پیدا کر سکتا تھا بورگ نے شانے اچکائے۔

"اچھا۔ تم کہتے ہو تو جاتا ہوں" وہ بولا۔

بورگ نے دروازے کے محفوظ اندھیرے میں سے نکل کر سڑک عبور کی اور اس عمارت میں داخل ہو گیا جس میں کلب تھا۔ وہ برآمدے میں پہونچا تو تہ خانے میں سے، جہاں کلب تھا، آتی ہوئی موسیقی اور شور کی آوازیں سن رہا تھا۔

گرلینڈز زینے کا آخری سلسلہ اترنے ہی والا تھا کہ اس نے بورگ کو اندر آتے دیکھا۔ اس نے اپنا اٹھا ہوا قدم روک دیا اور خود دیوار سے لگ کر بلکہ چپک کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے بورگ کو لفٹ میں گھستے اور اس کا دروازہ بند کرتے دیکھا۔ دوسرے

www.taemeernews.com

ہی لمحے لفٹ اوپر کی طرف رینگنے لگی۔

گرلینڈ اس وقت تک بے حرکت کھڑا رہا جب تک کہ لفٹ پہلی منزل تک نہ پہنچ گئی۔ پھر وہ برآمدے تک جاتا ہوا زینہ اترنے لگا۔

ایک نیون سائن نے جس پر بنا ہوا سرخ روشن تیر نیچے کی طرف اشارہ کر رہا تھا، اسے بتادیا کہ "ایلو پیرس" کلب نیچے تہ خانے میں تھا۔ وہ نیون سائن کی روشنی میں آگیا اور وہاں پہنچ کر اس نے اپنے لباس کا جائزہ لیا۔

اس کے کالے رنگ کے سوٹ پر اس دھول کے دھبے تھے جو چھت پر چڑھتے وقت لگ گئے تھے لیکن اس کے ہاتھ پرنالے کی کالکھ سے کالے ہو رہے تھے اور جوتوں پر سفید خراشیں پڑ گئی تھیں۔ اس نے اپنی جیب میں سے بٹوہ اور اس میں سے پچاس فرانک کا ایک نوٹ نکال کر اپنی مٹھی میں لیا اور زینہ اتر کر تہ خانے میں پہنچ گیا جہاں وہ بھڑکیلا کلب تھا۔

کلب کے دروازے پر کھڑے ہوئے سرخ وردی میں ملبوس دربان نے ایک نظر گرلینڈ کی طرف دیکھا اور پھر اس کا راستہ روک کر کھڑا ہو گیا۔

"صرف ممبروں کے لئے ہے" اس نے سپاٹ آواز میں حقارت سے کہا۔

گرلینڈ اس کی طرف دیکھ کر مسکرایا۔

"جانتا ہوں بھائی" وہ بولا "آؤ یار ہم دوست بن جائیں۔ راستے میں سالا ایک حادثہ ہو گیا میرے ساتھ" وہ یوں جھوما جیسے اب تک اس کا دماغ بھنایا ہوا ہو اور ساتھ ہی پچاس فرانک کا نوٹ دربان کے ہاتھ میں تھما دیا "میں ذرا جاکر اپنا لباس جھاڑ لوں، منھ ہاتھ دھولوں اور پھر ہم دونوں کا وقت بڑے مزے میں گذرے گا۔ یاد کرو گے مجھے دوست"

دربان نے نوٹ کی طرف دیکھا اور پھر مسکرایا۔ اس نے گرلینڈ کا ہاتھ پکڑا اور کلب

www.taemeernews.com

کی حد سے زیادہ روشن نشست گاہ میں لے آیا اور وہاں سے اس کمرے میں جس کے ماتھے پر "مردوں کے لئے" کی تختی لگی ہوئی تھی۔

"مونشیور!" دربان نے کہا "اگر کسی چیز کی ضرورت ہو تو بلا تکلف کہہ دینا"

سوٹ پر سے ڈھول کے داغ صاف کرنے اور ہاتھوں پر سے کالکھ چھڑانے میں گرلینڈ کو دس منٹ لگ گئے وہ "مردوں کے کمرے" سے باہر آیا اور رقص خانے میں جانے کے دروازے کے سامنے پہنچ کر رک گیا۔

نیم روشن اور دھواں دھار فضا والے کلب میں سے آتی ہوئی آوازوں نے گرلینڈ کے بدن پر کپکپی طاری کر دی۔ سیکسوفون اپنی بھاری آواز میں چیخ رہا تھا، ڈھول دھما دھم کر رہے تھے اور لوگ بے تحاشہ چیخ چلا رہے تھے۔

ایک پست قامت شخص، جس نے نیلے چمکدار رنگ کی جاکٹ پہن رکھی تھی، اس کے سامنے آکھڑا ہوا۔

"مونشیور! آپ نے اپنی میز رزرو کرائی ہے؟" اس نے پوچھا "رزرویشن کے بغیر ــــ معاف کیجئے......."

"مادام فوشر میری منتظر ہیں" گرلینڈ نے کہا۔

پست قامت چونکا، اس نے سر سے پیر تک گرلینڈ کو دیکھا اور پھر سر ہلایا۔

"میرے ساتھ آئیے"

وہ گرلینڈ کو کلب کے بڑے کمرے کے کنارے کنارے لے چلا۔ سامنے اسٹیج پر ایک رقاصہ آہستہ آہستہ اپنا لباس اتار رہی تھی۔ یہ رقاصہ، جو کچھ ہی دیر بعد تماشائیوں کے سامنے بالکل برہنہ ہو جانے والی تھی، خاصی خوبصورت تھی اور اس کی حرکتیں اور اشارے کسی نامرد کے دل میں بھی ہیجان پیدا کر سکتے تھے۔

گرلینڈ جب کمرے کے سرے پر ایک دروازے کے سامنے پہونچا تو رقاصہ

www.taemeernews.com

اپنے سڈول بدن کا اوپری حصہ عریاں کر چکی تھی اور اب اپنی ننگی چھاتیوں کو عجیب انداز سے تھر تھرا کر پتلون اتار رہی تھی۔ گرلینڈ رک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

جب بھی کوئی عورت پتلون اتارتی تو گرلینڈ اس کی طرف دیکھے بغیر نہ رہ سکتا۔ رقاصہ نے تماشائیوں کی طرف پشت کر کے پتلون اتار کر الگ پھینک دی اور اپنے ننگے کولھے ہلانے لگی۔ اسکے بائیں کولھے پر ایک پھوڑا تھا جس پہ مرہم کی پٹی چپکی ہوئی تھی۔ یقیناً پھوڑا تکلیف دہ تھا۔

گرلینڈ نے بُرا سا منھ بنایا۔ عورتیں ہمیشہ نظر فریب ہوتی ہیں۔ اس نے سوچا "بشرطیکہ ان کے جسم پر پھوڑے اور کیل مہاسے نہ ہوں۔ پتہ نہیں خدا نے یہ لعنت صنفِ نازک کے کیوں لگادی ہے۔

نیلی جاکٹ والا دروازہ کھول کر منتظر کھڑا ہوا تھا۔ گرلینڈ گھوم کر نیلی جاکٹ والے کے پیچھے دروازے میں داخل ہو گیا۔ اسپرنگ دار کنواڑ آپ ہی آپ بند ہو گیا۔ کلب کا شور وغل دوسری طرف ہی رہ گیا۔

گرلینڈ اب ایک تنگ کوریڈور میں تھا جس کی دونوں طرف دروازوں کی قطاریں تھیں۔

نیلی جاکٹ والے نے کوریڈور کے انتہائی سرے کی طرف اشارہ کیا۔

"مادام فوشر کمرہ نمبر چھ میں آپ کا انتظار کر رہی ہیں مونشیور" اس نے کہا اور پھر وہ مزید کچھ کہے بغیر پلٹا اور باہر جانے کے لئے دروازہ کھولا تو کلب کا شور وغل اور تالیوں کی آوازیں کوریڈور میں ہوا کے تیز جھونکے کی طرح دھنس آئیں۔ نیلی جاکٹ والے نے باہر نکل کر دروازہ بند کر دیا۔ تو کوریڈور میں ایک بار پھر خاموشی تھی۔

گرلینڈ نے اطمینان کا لمبا سانس لیا۔

www.taemeernews.com

وہ ادھر ادھر دیکھتا ہوا کوری ڈور میں آگے بڑھا اور کمرہ چھے کے سامنے پہنچ گیا۔ اس نے خول میں سے پوائنٹ فارٹی فائیو کا پستول نکال کر دروازے پر دستک دی۔

اندر سے کسی نے اسے اندر آنے کو نہ کہا۔

اس نے پھر دستک دی۔ کوئی جواب نہ آیا۔ اس نے دروازہ کھولا اور جھانک کر چوکور کمرے میں دیکھا۔ اس کے عین سامنے ایک بہت بڑا آئینہ تھا جو چھت تک بلند تھا۔ کمرے کے بیچ میں ایک دہرا دیوان پلنگ تھا۔ فرش پر قیمتی قالین بچھا ہوا تھا۔ کمرہ آرام دہ اور روشن تھا۔

یہ اطمینان کر کے کہ وہاں کوئی نہ تھا گرلینڈ نے پستول واپس خول میں رکھ لیا ایک عورت کی آواز نے کہا:-

"براہ کرم آئینے کی طرف رخ کر کے پلنگ پر بیٹھ جائیے"

اس کی آواز کچھ بگڑی ہوئی سی تھی اور تلفظ ایسا تھا کہ گرلینڈ چکرا گیا اور یہ فیصلہ نہ کر سکا کہ بولنے والی دنیا کے کس حصے سے تعلق رکھتی تھی۔ البتہ یہ اس نے فوراً سمجھ لیا کہ وہ مائیکروفون میں بول رہی تھی۔

اور پھر وہ مسکرایا۔ مادام نوشر نے اس ملاقات کے لئے ایسی جگہ کا انتخاب کیا تھا جو خود اس کے لئے بڑی مفید و محفوظ تھی۔ گرلینڈ کلب کے ان کمروں میں سے ایک میں تھا جہاں کلب کی رنڈیاں نشے میں دھت آدمیوں کو لے آتی ہیں، انھیں بے لباس کرتی ہیں، خود برہنہ ہوتی ہیں اور پھر ان کے ساتھ عجیب عجیب اور نئے نئے ڈھنگ سے جنسی اختلاط کرتی ہیں اور تماشائی، جو محض یہ کھیل دیکھنے کے لئے بڑی بھاری رقم دیتے ہیں دیوار میں لگے ہوئے آئینے کے دوسری طرف سے ان کی یہ حرکتیں دیکھتے اور محظوظ ہوتے ہیں کیونکہ یہ آئینہ وہ تھا جسے ٹرک میرر

www.taemeernews.com

کہتے ہیں۔ مادام نوشیرا آئینے کے دوسری طرف تھی اور اس طرف سے یہ آئینہ ایک سیشہ لگی کھڑکی کی طرح تھا اور وہ اس کے آر پار، اس کمرے میں صاف طور سے ہر چیز اور ہر ایک کو دیکھ سکتی تھی اس کے برخلاف گرلینڈ کی طرف والا پہلو صرف آئینہ تھا اور وہ اس کے آر پار نہیں بلکہ اس میں صرف اپنا ہی عکس دیکھ سکتا تھا۔

گرلینڈ آئینے کی طرف منھ کر کے پلنگ پر بیٹھ گیا۔ وہ اس آئینے میں اپنے آپ کو سر سے پیر تک دیکھ اور سوچ رہا تھا کہ وہ اتنا نظر نہیں آتا جتنا کہ اپنے آپ کو سمجھ رہا تھا۔

"کون ہو تم؟" عورت کی آواز نے پوچھا

حالانکہ گرلینڈ اس عورت کو دیکھ نہ سکتا تھا لیکن اسے احساس ہوا کہ وہ بے چین کر دینے والے غور سے گرلینڈ کا جائزہ لے رہی تھی۔

"میں پوچھتا ہوں محترمہ آپ کا یوں پراسرار بننا کیا ضروری ہے؟"

"کون ہو تم؟" اس نے دہرایا۔

گرلینڈ نے شانے اچکائے۔ یہ صورت حال اسے بیزار کرنے لگی تھی۔

"میرا نام مارک گرلینڈ ہے۔ آپ نے ڈوری کو فون کیا، ڈوری نے روزلینڈ سے گفتگو کی اور میں روزلینڈ کا آدمی ہوں۔ روزلینڈ نے یہ کام میرے سپرد کیا ہے۔ میں ایک ایسا آلہ ہوں جو دواہیات لوگوں کے لئے واہیات کام کرتا ہے۔ اسی قسم کی معلومات حاصل کرنا چاہتی ہیں نا آپ؟"

عورت نے چند ثانیوں تک کوئی جواب نہ دیا۔ خاموشی کے اس وقفے میں گرلینڈ نے ایک عجیب طرح کی بدحواس کر دینے والی بے چینی محسوس کی۔ وہ آئینے کے سامنے بیٹھا ہوا تھا، اس میں اپنا عکس دیکھ رہا تھا اور بول رہا تھا۔

www.taemeernews.com

چنانچہ یوں محسوس کر رہا تھا جیسے پاگل ہو گیا ہو اور اپنے آپ سے باتیں کر رہا ہو

" کہے جاؤ " عارت نے کہا۔ اس کی آواز میں بے چینی تھی

" کہے جاؤں ؟ کیا کہے جاؤں ؟ آپ کیا کہنا چاہتی ہیں ؟ میں یہاں آپ سے کچھ سننے آیا ہوں اپنی کہنے نہیں اور خیال رہے قصور میرا نہیں کیونکہ یہ چکر آپ ہی نے چلایا ہے "

" میں یہ کیسے یقین کر لوں کہ تم ڈوری کے فرستادہ ہو ؟ "

" اگر نہ ہوتا تو یہاں کیوں آتا ؟ " گرلینڈ نے کہا "مجھ سے کہا گیا ہے کہ آپ کچھ فروخت کرنا چاہتی ہیں۔ مجھ سے کہا گیا ہے کہ میں آپ سے مل کر معلوم کروں کہ یہ قابل فروخت چیز کیا ہے اور آپ اس کے عوض کتنی رقم چاہتی ہیں۔ غالباً اب آپ کو یقین آ گیا ہو گا کہ میں ڈوری کا فرستادہ ہوں "

" یہ شخص روزلینڈ کون ہے جس کا ذکر تم نے ابھی ابھی کیا تھا ؟ "

گرلینڈ نے اپنا جبڑا کھجایا۔ اب وہ آئینے میں اپنے عکس سے باتیں کرنے سے مانوس ہو چلا تھا۔

" آپ روزلینڈ کی فکر نہ کریں۔ اب وہ اس دنیا میں نہیں رہا۔ آخری دفعہ میں نے اسے دیکھا تو وہ بستر پر اس طرح پڑا ہوا تھا کہ اس کے ہاتھ کی انگلیوں کے ناخن اکھاڑ لئے گئے اور اس کا گلا بڑی بے دردی سے گھونٹ دیا گیا تھا "

گرلینڈ نے مائیکروفون میں مادام فوشر کو خوف سے لمبا سانس لیتے سنا۔

" روزلینڈ مر چکا ؟ تمہارا مطلب ہے اس کا خون کر دیا گیا ؟ " مادام فوشر کی آواز چیخ کی حد تک بلند تھی۔

" اس کا گلا گھونٹ دیا گیا " گرلینڈ نے کہا " چنانچہ یہ خون ہی ہوا "

" کس ۔۔۔ کس نے کیا ؟ "

www.taemeernews.com

"اس کی فکر آپ کیوں کریں؟" گرلینڈ نے آگے کی طرف جھک کر کہنیاں اپنے گھٹنوں پر لگا دیں اور گھور گھور کر آئینے کی طرف دیکھنے لگا اور سوچا کہ وہ اس پراسرار عورت کو گھور رہا تھا جو اس کی نظر سے پوشیدہ تھی۔ "روزلینڈ کا خیال تھا کہ آپ نہ مذاق تھیں اور نہ لطیفہ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ میں اس وقت آپ کے سامنے زندہ بیٹھا ہوں۔ اور میں سمجھتا ہوں آپ نے اپنی زبان ضرورت سے زیادہ ہی کھول دی ہے چنانچہ اب ہمارے رقیب پیدا ہو گئے ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ یہ کون لوگ ہیں لیکن آپ ان سے واقف ہوں گی کیونکہ ظاہر ہے کہ جس طرح آپ نے ڈوری سے گفتگو کی ہے اپنے قابل فروخت مال کے سلسلے میں ان سے بھی کی ہو گی۔ غالباً آپ کو معلوم نہ ہو اس لئے اطلاعاً عرض کئے دیتا ہوں کہ ایسا کر کے آپ نے ایک خطرناک کھیل کھیلا ہے۔ ان لوگوں نے سخت اذیت دینے کے بعد روزلینڈ کا گلا گھونٹ دیا۔ میں روزلینڈ سے واقف ہوں چنانچہ یقین سے کہتا ہوں کہ اس نے ساری باتیں ان لوگوں کو بتا دی ہوں گی جن سے وہ خود واقف تھا۔ اس نے انھیں یہ بھی بتا دیا ہے کہ ہم دونوں یہاں، اس کلب میں مل رہے ہیں چنانچہ میں شریفوں کی طرح یہاں آنے کے بجائے گھروں کے پچھتیں پھلانگتا چوروں کی طرح یہاں آیا ہوں اگر تم ان کے ہاتھوں میں پڑ گئیں تو وہ تمھارے ساتھ بھی ویسا ہی سلوک کریں گے جیسا کہ روزلینڈ کے ساتھ کر چکے ہیں اور مجھے یقین ہے کہ آپ بھی روزلینڈ کی طرح اذیت برداشت نہ کر سکیں گے اور ان لوگوں کو وہ بتا دیں گی جو وہ معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ آپ جانئے جب انگلیوں کے ناخن اکھاڑے جاتے ہیں تو بڑی تکلیف ہوتی ہے اور پھر۔ پھر آپ کے پاس فروخت کرنے کو کچھ نہ ہو گا۔"

خاموشی کا طویل وقفہ رہا پھر مادام نوشر نے کہا۔

"یہ معاملہ میری سمجھ میں تو آیا نہیں۔ میں نے ڈوری کے علاوہ کسی اور سے ایک لفظ تک نہیں کہا۔"

www.taemeernews.com

گرلینڈ نے شانے اچکائے۔

"آپ کہتی ہیں تو یونہی سہی۔ میں تسلیم کئے لیتا ہوں کہ آپ نے ڈوری کے علاوہ کسی اور سے کچھ نہیں کہا۔ لیکن اگر آپ نے نہیں تو کسی اور نے ضرور کہا ہے اور اسی صورت میں آپ کے مال کی قیمت کچھ کم ہو جاتی ہے۔ اب مناسب ہوگا کہ ہم معاملے کی بات کریں کیا چیز قابلِ فروخت ہے آپ کے پاس جس کے لئے اتنی رازداری برتی جا رہی ہے؟"

خاموشی کا ایک اور طویل وقفہ رہا اور پھر مادام فوشر نے کہا:۔

"میں جانتی ہوں کہ رابرٹ ہنری کیری کہاں ہے"

گرلینڈ کا سر خود بخود ایک طرف جھک گیا اور اس کی آنکھیں پھٹ گئیں۔

"آپ کا مطلب ہے وہ امریکی ایجنٹ جو چار سال پہلے روس گیا تھا؟ اسنے پوچھا

"ہاں۔ میرا مطلب اسی رابرٹ ہنری کیری سے ہے"

"وہ روس میں ہے۔ ہے نا؟"

"دس دن پہلے وہ روس سے روانہ ہو گیا ہے"

"تو اب وہ کہاں ہے؟"

"بس یہی اطلاع ہے جو میں فروخت کرنا چاہتی ہوں"

گرلینڈ نے ایک سگریٹ نکال کر سلگائی اسے رابرٹ کیری اچھی طرح سے یاد تھا۔ طویل القامت اور بھورے بالوں والا جس کے متعلق رونڈ لینڈ نے کہا تھا کہ وہ ایک بہترین ایجنٹ ہے۔ یہ پانچ سال پہلے کا واقعہ ہے لیکن گرلینڈ کو رابرٹ ہنری کے چہرے کے نقوش اب تک یاد تھے جن سے زندہ دلی اور مستقل مزاجی عیاں تھی اور اس کی بڑی بڑی نیلی آنکھیں اس کے چہرے کو بے حد رعب کن بنا رہی تھیں جب کیری کو ایجنٹوں سے الگ کر دیا گیا تو ایجنٹوں کے گروہ نے خوب شور مچایا تھا لیکن یہ عام افواہ تھی، اور لوگ بہت حد تک اس پر یقین بھی کرتے تھے کہ اب کیری کو ایک

www.taemeernews.com

"اتالیق" یا "ہد ایت کار" کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے۔ اور وہ ان نوآموز ایجنٹوں کو اس میدان کی تعلیم دے رہا اور انھیں داؤ پیچ سکھا رہا ہے جو مغربی ممالک" میں کام کریں گے کبھی کبھی "آہنی پردے" کے اُس طرف سے کچھ اڑتی اڑتی خبریں آجاتی تھیں جن سے پتہ چلتا تھا کہ وہاں ایجنٹوں کا ایک بے حد عمدہ اسکول قائم ہے لیکن یہ کوئی نہ جانتا تھا کہ ایجنٹوں کا یہ اسکول کہاں ہے اور اسے کون چلا رہا ہے لیکن لوگوں کا خیال ہے کہ یہ اسکول چلانے والا کیری کے علاوہ اور کوئی نہیں ہوسکتا۔

"آپ کا مطلب ہے اسے دوبارہ وہاں سے نکال دیا گیا؟" گیرلنیڈ نے پوچھا

"ہاں"

"تو پھر وہ سیدھا یہاں کیوں نہ آگیا اور یہ بات خود اس نے کیوں نہ بتا دی؟"

"اس لئے کہ اس کے پاس بہت سے راز ہیں۔ وہ بہت سی باتوں سے واقف ہے چنانچہ اسے کسی بھی مغربی ملک کے قریب تک آنے کی اجازت نہیں۔ اس کے علاوہ ـــــ" مادام نوشر خاموش ہوگئی۔

"اس کے علاوہ کیا؟"

"وہ بیمار ہے اور ــــ زیادہ دنوں تک زندہ نہ رہے گا"

"تو؟"

"میں یہ بتا سکتی ہوں کہ وہ کہاں ہے پھر تم اس کے پاس چلے جانا اور اس کی قیمت ـــــ"

"کتنی"

"دس ہزار ڈالر۔ کیری نے کہا ہے کہ اگر میں نے اس کی مدد کی تو تم مجھے یہ رقم دے دو گے"

www.taemeernews.com

"اتفاقاً چند خاص فائل اس کے ہاتھ لگ گئے تھے یا ممکن ہے اس نے قصداً یہ فائل حاصل کئے ہوں۔ بہرحال یہ فائل اب اس کے پاس ہیں۔ وہ کہتا ہے کہ یہ فائل امریکہ کی سلامتی۔۔۔ میرا مطلب ہے سکیورٹی کے لئے بہت ضروری ہے۔" مادام فوشر نے کہا:۔

گرلینڈ کو دفعتہً احساس ہوا کہ مادام فوشر بڑے غرور سے رٹا ہوا سبق دہرا رہی تھی۔ ایک بار پھر اس عورت کی فرانسیسی زبان نے گرلینڈ کو الجھن میں ڈال دیا۔ اس کا تلفظ ایسا تھا کہ گرلینڈ نے پہلے کبھی نہ سنا تھا۔

دیکھئے محترمہ! میرے آدمی اس قسم کے دعوے پر شاید اتنی رقم نہ دیں گے" گرلینڈ نے کہا۔ وہ اب چوکنا تھا اور اپنے مخصوص "ایجنٹی داؤ پیچ" میدان میں لا رہا تھا۔

"کیری کے پاس اور کیا ہے؟"

"روس میں اپنے قیام کے دوران اس نے روسی جاسوسی طریقوں کی نئے سرے سے تنظیم کی چنانچہ وہاں کے جاسوسوں اور ان کے طریقِ عمل کی تفصیلات اس کے پاس ہیں۔"

"ہاں۔ اب آئی راہ پر۔" گرلینڈ نے سوچا اور پھر بولا" بہت اچھا میں ڈوری سے گفتگو کروں گا لیکن شاید ہی اسے اس معاملے سے دلچسپی ہو کیونکہ آپ جانتے ڈبل ایجنٹ قابلِ اعتبار نہیں ہوتے۔"

"دیکھو۔ میں بہت جلدی میں ہوں" مادام فوشر کی آواز میں دہشت تھی "کل رات میں مسٹر ڈوری کو فون کروں گی۔ اب ان سے کہہ دیجئے کہ وہ صرف ہاں یا نہ کہہ دیں۔ دوسرے لوگ ہیں جنھیں کیری سے دلچسپی ہو سکتی ہے۔"

"ایسی غلطی نہ کرنا" گرلینڈ نے جلدی سے کہا" اب ہمارے رقیب مقابل ہیں اگر آپ نے نہیں تو کسی اور نے انھیں اشارہ کر دیا ہے چنانچہ ممکن ہے کہ ڈوری کے

www.taemeernews.com

دفتر میں بھی ان کا کوئی نمائندہ ہو۔ وہاں سے بات پھوٹ سکتی ہے۔ آپ مجھے فون کیجئے۔ یہ محفوظ طریقہ ہے۔ کل شام شام میں یاسمین اٹھ ۰۰۰ پر آپ کے فون کا انتظار کروں گا۔ ٹھیک ہے؟"

"روپیہ لے کر آؤ گے؟"

"اگر ڈوری کو اس معاملے سے دلچسپی ہوئی تو بے شک روپیہ لے کر آؤں گا"

"تو پھر میں آپ ہی کو فون کروں گی"

"ایک منٹ" گرلینڈ نے جلدی سے کہا "کیری کیا پیرس میں ہے کیا؟"

"شب بخیر" مادام نوشر نے کہا۔

اور پھر گرلینڈ نے آئینے کے دوسری طرف دروازہ بند ہونے کی آواز سنی۔

گرلینڈ نے سگریٹ سلگائی۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کیا وہ ڈوری کو اس بات پر رضامند کر سکے گا کہ وہ گرلینڈ کو یہ معاملہ "ہینڈل" کرنے دے۔ اسے یقین تھا کہ ڈوری اس کے لئے تیار نہ ہوگا۔ اسے یہ بھی یقین تھا کہ کیری کو اپنے دفتر میں لانے اور اس کی زبان کھلوانے کے لئے ڈوری دس ہزار سے زیادہ ایک پھوٹی کوڑی نہ دے گا۔

"اس مسئلہ پر غور کرنے کی ضرورت ہے" گرلینڈ نے اپنے آپ سے کہا "اگر میں نے ذرا ہوشیاری کا ثبوت دیا تو اس معاملے کے ذریعہ میں خاصی دولت حاصل کر سکتا ہوں۔ اب وقت آ گیا ہے کہ امریکی حکومت سے میں بھی کچھ روپیہ جھاڑ لوں۔"

وہ ابھی بیٹھا سوچ ہی رہا تھا اور اب تک کوئی فیصلہ نہ کر پایا تھا کہ اسے اپنے پیچھے سے ایک ہلکی سی آواز سنائی دی۔ گرلینڈ نے سر اٹھا کر اپنے سامنے آئینے میں دیکھا۔

آئینے میں چگی ڈاڑھی والا تھامس نظر آیا۔ وہ ہاتھ میں بھرا ہوا پستول لئے

www.taemeernews.com

کھڑا تھا۔ اس کے پیچھے، جیسے اس کا سایہ ہو، ایک دوسرا شخص تھا۔ یہ شوارز تھا۔

تیسرا باب

وہ دونوں، یعنی تھامس اور شوارز، بھوتوں کی طرح خاموشی سے کمرے میں داخل ہوئے اور اندر آکر انھوں نے دروازہ بند کر لیا۔

گرلینڈ کا دایاں ہاتھ پستول کی طرف بڑھنے اور اسے کھینچنے کے لئے کھجلا رہا تھا لیکن صورت حال مایوس کن تھی۔ ان دونوں کی طرف اس کی پشت تھی اور اس نے بڑے آئینے میں دیکھا کہ تھامس کے پستول پر آواز روک چڑھا ہوا تھا۔ وہ بے حرکت بیٹھا رہا اور اس خیال سے اس کی ریڑھ کی ہڈی میں ٹھنڈک کی لہر دوڑ گئی کہ یہی دونوں وہ ظالم ہو سکتے ہیں جنھوں نے روزلینڈ کو اذیت دینے کے بعد اس کا گلا گھونٹ دیا تھا۔

"کہاں ہے وہ عورت؟" تھامس نے پوچھا۔

اس کی آواز کچھ بیٹھی ہوئی سی تھی اور کانپ رہی تھی۔ گرلینڈ نے آئینے میں اس کی طرف دیکھا۔ تھامس کے چہرے پر پسینہ چمک رہا تھا۔

تھامس اس قدر خوفزدہ تھا کہ وہ اپنی آواز کو کانپنے سے نہ روک سکتا تھا۔ وہ ناکام رہا تھا۔ ڈونیر نے کہا تھا کہ گرلینڈ اس عورت سے ملنے اور گفتگو کرنے نہ پائے۔ لیکن تھامس کی غلطی یا حماقت سے گرلینڈ کسی نہ کسی طرح نہ صرف کلب میں آگیا تھا بلکہ وہ اس عورت سے مل چکا بلکہ گفتگو بھی کر چکا تھا۔ یہ پہلا موقع تھا کہ وہ ڈونیر کے حکم کی تعمیل کرنے میں ناکام رہا تھا۔

www.taemeernews.com

گرلینڈ کا دماغ تیزی سے سوچنے لگا۔ اسے محسوس ہو رہا تھا کہ اس کے اور موت کے درمیان صرف چند سکنڈ کا فاصلہ رہ گیا ہے۔

"وہ چلی گئی" اس نے جواب دیا

"کب؟"

"کوئی دس منٹ ہوئے"

تھامس نے شوارز کی طرف دیکھنے کے لیے لمحہ بھر کے لئے اپنا سر گھمایا۔

"میں اس کا خاتمہ کئے دیتا ہوں تم جا کر اگر ممکن ہو تو اس عورت کو روک لو" وہ بولا۔

گرلینڈ نے جلدی سے کہا "تم جانتے ہو اس عورت کو؟ پہچان سکتے ہو اسے؟ میں تو نہیں پہچان سکتا۔ وہ ٹرک میرے کے پیچھے بیٹھی ہوئی تھی۔ وہ مجھے دیکھ سکتی تھی لیکن میں اسے نہ دیکھ سکتا تھا۔ ہم دونوں میں اسی طرح گفتگو ہوئی ہے۔ اور میری جان لینے سے کیا فائدہ ہوگا؟ ہم ایک سودا کر سکتے ہیں۔"

گرلینڈ نے یہ دیکھ کر اطمینان کا سانس لیا کہ شوارز اب تک دروازے سے ٹیک لگائے کھڑا تھا اور اس کا ارادہ وہاں سے ہٹنے کا نہ تھا کم سے کم فی الحال نہ تھا۔

"تلاش کرو اس عورت کو" تھامس غرایا اور اپنا پستول ذرا اوپر اٹھایا اب اس کی نالی گرلینڈ کے سر کے عین پیچھے تھی۔

"تو یہ معاملہ ہے" گرلینڈ نے سوچا

اور دفعتہ وہ خوفزدہ ہو گیا۔ یہ خوف موت تھا وہ اپنے شانے اوپر اٹھا کر کمر سے جھک گیا۔ وہ تھامس کے پستول کی گولی سے بچنے کی بچکانہ اور ناکام کوشش تھی۔ وہ آئینے میں پستول کی طرف دیکھنے لگا۔ پھر اس نے ایک دم

www.taemeernews.com

سے تھامس کا پستول والا بازو نیچے جھکا دیا۔

عین اسی وقت تھامس نے لبلبی دبا دی۔ "ٹھپ" کی ہلکی سی آواز سنائی دی اور گرلینڈ نے دیکھا کہ عین اس کے قدموں میں قالین پر دھواں اگلتا سوراخ پیدا ہو گیا۔

اگر موت کا ایسا شدید خوف اس پر طاری نہ ہو گیا ہوتا۔ گرلینڈ نے بعد میں سوچا تھا۔ تو اس وقت وہ تیزی سے ان دونوں کی طرف گیا ہوتا اور اپنا پستول گھسیٹ کر ان دونوں کو گولی مار دیتا لیکن خوف نے اسے مفلوج کر دیا تھا چنانچہ وہ کچھ نہ کر سکا۔

وقت نکل گیا اور اب اس نے دیکھا کہ شوارز کے ہاتھ میں پستول تھا اور وہ بہ یک وقت تھامس اور گرلینڈ کو کور کر رہا تھا۔ شوارز کی آنکھوں میں ایسی سرد اور پیشہ ورانہ چمک تھی جس نے گرلینڈ پر یہ حقیقت ظاہر کر دی کہ یہ شخص جگی داڑھی والے تھامس سے زیادہ خطرناک ہے۔

تھامس نے شوارز کے کھردرے، سرد اور نم ہاتھ کو اپنی کلائی پر محسوس کیا۔ اس کی گرفت آہنی تھی۔ دوسرے ہی لمحے وہ تھامس کے ہاتھ سے پستول چھڑا چکا تھا۔ اس نے گھوم کر شوارز کی طرف دیکھا لیکن موخرالذکر گرلینڈ کی طرف دیکھ رہا تھا۔

خاموشی کا ایک طویل وقفہ رہا گرلینڈ جہاں اور جس حالت میں تھا اسی جگہ اور اسی حالت میں بیٹھا رہا کیونکہ اسی میں اسے اپنی خیریت نظر آ رہی تھی۔ ہانپتا ہوا تھامس شوارز سے چند قدم دور ہٹ گیا۔

"شوارز! اس زیادتی پر تم پچھتاؤ گے" تھامس کی آواز چیخ تک بلند تھی۔ "میں بوس سے تمہاری شکایت کر دوں گا۔ بوس کا حکم ہے کہ ہم گرلینڈ کا خاتمہ کر دیں۔ تم۔"

"وہ سامنے فون موجود ہے" شوارز نے اس کی بات کاٹ دی۔ "بوس کو فون کرو اور انھیں بتاؤ کہ کیا ہو گیا۔"

"انھیں فون کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ یہ معاملہ بوس نے میرے سپرد کیا ہے

www.taemeernews.com

چنانچہ ان سے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں، تھامس نے اپنی آواز نیچی رکھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ "بیوقوف! تم بھگتو گے اس کا خمیازہ۔ دیکھ نہیں رہے کہ ہم ایک غلطی کر چکے ہیں؟ اگر ہم نے اسی وقت گرلینڈ کا خاتمہ کر دیا تو کسی کو پتہ نہ چلے گا۔ گولی مار دو اسے۔"

گرلینڈ ان دونوں کی یہ باتیں سن رہا تھا اور اسے ٹھنڈے پسینے چھوٹ رہے تھے۔

"غلطی تم نے کی ہے۔" شوارز نے کہا۔ "اپنی پہلی غلطی۔ جاؤ۔ فون کر کے بوس کو اپنی غلطی سے آگاہ کر دو ورنہ میں تمہیں گولی مار دوں گا۔"

تھامس پیچھے ہٹ کر دیوار سے جا لگا۔ اس کا رنگ فق تھا۔

"جاؤ۔" شوارز نے کہا۔ "بوس سے کہو کہ ان کے لاڈلے نے اپنی پہلی غلطی کی ہے۔"

چند سیکنڈ تک پھر خاموشی کا وقفہ رہا اور پھر تھامس اس ٹیلیفون کی طرف بڑھا جو گرلینڈ کے قریب میز پر رکھا ہوا تھا۔ گرلینڈ آئینے میں سب کچھ دیکھ رہا تھا اور اسے احساس تھا کہ اگر اس نے ذرا بھی حرکت کی تو یہ طویل القامت اور وحشی نظر آتا ہوا شوارز اسے گولی مار دے گا۔

"جلدی کرو" شوارز نے کہا۔

تھامس نے فون کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ گرلینڈ نے کہا۔

"اس فون کی لائن کلب کے سوئچ بورڈ سے جاتی ہے۔ یہ معاملہ تمہارا ہے لیکن یہ سمجھ لو کہ آپریٹر لڑکی تمہاری اور بوس کی گفتگو سن سکتی ہے۔"

گرلینڈ کو احساس تھا کہ شوارز اس کی طرف دیکھ رہا تھا اب تھامس بھی گھوم کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

"میں پوچھتا ہوں ایسا سخت اور ضدی بننے کی کیا ضرورت ہے؟" گرلینڈ نے کہا۔ "میں ایک سودا کرنے کے لئے تیار ہوں لیکن تم دونوں سے نہیں بلکہ تمہارے باس

www.taemeernews.com

ہے ۔ اس معاملے کے ذریعہ میں کچھ روپیہ حاصل کرسکتا ہوں اور ان دنوں مجھے روپے کی سخت ضرورت ہے۔ میں تمہارے باس کو یہ بتا سکتا ہوں کہ کلب میں کس طرح آیا اور اس طرح تم دونوں کو بچا سکتا ہوں ۔ چنانچہ آزما کم سے کم اس معاملے کی خاطر ہی ہم تینوں ایک ہو جائیں ورنہ تم جانو اپنی غلطی پر تم فرگ بھنس جاؤ گے میں تو نہیں جانتا البتہ تم اپنے بوس سے بخوبی واقف ہو گے "

تھامس نے اطمینان کا سانس لیا اور اس کے چہرے کا اڑا ہوا رنگ ذرا واپس آگیا اس نے شوارنز کی طرف دیکھا اور ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے گرلینڈ نے سوچا کہ تیر نشانے پر تو نہ بیٹھا تھا لیکن اس کے بہت قریب ضرور پہنچ گیا تھا۔

" دیکھو یار ۔ تم دونوں بھی اسی ڈگر پر ہو جس پر میں" گرلینڈ نے کہا" چنانچہ کیوں نہ ہم مل کر کام کریں ؟ میں تمہارے ساتھ اس جگہ چلا چلوں گا جہاں سے تم فون کر سکتے ہو ۔ کوئی گڑبڑ نہیں ۔ کوئی لفڑا نہیں ۔ میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ اپنے بوس کو فون کر کے اسے کہو کہ میں ان سے ایک سودا کرنا چاہتا ہوں ۔ کل میں پھر اس بڈھی عورت سے ملنے والا ہوں اور یہ سمجھ لو کہ وہ میرے علاوہ کسی اور سے ملاقات نہ کرے گی یہ اپنے بوس سے کہہ دینا "

اب بھی وہ دونوں خاموش رہے ۔ دونوں ہی گرلینڈ کی طرف دیکھ رہے تھے ۔

" میرا پستول خول میں ہے" گرلینڈ نے کہا" نکال لو "

اور اب ان دونوں بتوں نے حرکت کی ۔ تھامس بڑی احتیاط سے آگے بڑھ کر گرلینڈ کے قریب آیا ۔ موخر الذکر پتھر کی طرح بے حرکت بیٹھا رہا ۔ تھامس نے گرلینڈ کے کوٹ کے گریبان میں ہاتھ ڈال کر خول میں سے پستول گھسیٹ لیا ۔ گرلینڈ نے اپنے دونوں ہاتھ اوپر اٹھا کر ہتھیلیاں اپنے سر پر رکھ لیں اور آہستہ آہستہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا ۔ تھامس نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اس کی سر سے پیر تک تلاشی لی اور جب اسے یقین

www.taemeernews.com

ہو گیا کہ گرلینڈ کے پاس اور کوئی ہتھیار نہ تھا تو وہ اس کے قریب سے ہٹ گیا۔

تھامس نے شوارزر کی طرف دیکھا۔ اس نے سر ہلادیا۔

"چلو پھر" وہ بولا اور پھر گرلینڈ سے کہا "اس پستول پر آواز روک چڑھا ہوا ہے اگر تم نے ذرا بھی شرارت کی تو مارے جاؤ گے۔"

"اب ایسی بے اعتباری بھی کیا؟" گرلینڈ مسکرا کے اپنے ہاتھ ہٹا کر جھکتے لئے "میں کہہ چکا ہوں کہ سودا کرنا چاہتا ہوں"

وہ آہستہ آہستہ چلتا ہوا دروازے تک پہونچا، اس نے دروازہ کھولا اور بڑے اطمینان سے کوریڈور میں آگیا۔

وہ دونوں بھی باہر آگئے۔ شوارز اس کے آگے تھا اور تھامس پیچھے۔ تھامس نے اپنا پستول جیب میں رکھ لیا تھا لیکن گرلینڈ اس چھپے ہوئے پستول کی نالی کا ہلکا سا دباؤ اپنی ریڑھ کی ہڈی پر محسوس کر رہا تھا۔

کوریڈور کے سرے کا دروازہ کھولا گیا تو موسیقی کی چیخیں اندر در آئیں وہ تینوں نیم روشن اور دھواں دھار کلب کے کمرے میں آگئے۔ اسٹیج پر وہی سرخ بالوں والی لڑکی ایک چھوٹے سے ٹب میں برہنہ کھڑی تھی۔ اس کے ہاتھوں میں غیر معمولی طور پر بڑے اسفنج تھے جن سے اس نے اپنے جسم کے مخصوص حصوں کو چھپا رکھا تھا۔ اس کے جسم پر پانی کی پھوار پڑ رہی تھی اور وہ خود اپنے جسم کے مختلف حصوں کو تھوڑا کر اور کبھی اپنے بدن کے ہیجان انگیز حصوں پر سے گھڑی بھر کے لئے اسفنج ہٹا کر نہانے کی ایکٹنگ کر رہی تھی۔

چھوٹی چھوٹی میزوں پر بیٹھے ہوئے سیاح آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر برہنہ رقاصہ کی طرف دیکھ اور آپس میں فحش اشارے کر رہے تھے۔

گو کہ گرلینڈ کے عین آگے اور پیچھے تھی اس کے باوجود وہ رک کر رقاصہ کی طرف

www.taemeernews.com

دیکھے بغیر نہ رہ سکا۔ وہ سوچ رہی بنا تھا کہ تھامسن کا بدن بے حد سڈول اور قابل تعریف تھا کہ پیچھے سے تھامسن کے ایک دھکے نے اسے ایک جھٹکے کے ساتھ آگے بڑھا دیا۔ وہ برآمدے میں نکل آیا۔

"امید ہے یونیورسٹی کی شام پرلطف گزری ہوگی" دربان نے مسکرا کر کہا۔

"ہاں۔ یادگار شام" گرلینڈ نے کہا

شوارز نے گھور کر اس کی طرف دیکھا چنانچہ وہ آگے بڑھ کر زینہ چڑھنے لگا۔

"ٹھہرو" شوارز نے کہا۔

تھامسن گرلینڈ کے پیچھے سے نکل کر سڑک پر چلا گیا۔ چند ثانیوں کے بعد شوارز نے اشارہ کیا اور گرلینڈ پھر چل پڑا۔ شوارز اسے وہاں لے آیا جہاں کالی سیڈن کار غلط جگہ پارک کی ہوئی تھی۔ سیڈن کے پیچھے والی کاروں کے ڈرائیور بے تحاشا ہارن بجا رہے تھے۔ گرلینڈ تیزی سے پچھلی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ شوارز اس کے پہلو میں آ بیٹھا۔ تھامسن اگلی سیٹ پر پہلے ہی سے بیٹھا ہوا تھا اور اسٹیرنگ وہیل وحشت زدہ بورگ کے ہاتھ میں تھا۔

گرلینڈ نے کہا: "اس سڑک کے انتہائی سرے پر ایک کیفے میں آٹومیٹک ٹیلیفون ہے۔"

شوارز ایک دم سے اس کی طرف گھوم گیا اور اس سے پہلے کہ گرلینڈ اپنے آپ کو بچانے کی تدبیر کرتا ایک زوردار گھونسہ اس کے جبڑے پر پڑا۔ وہ آگے کی طرف جھک گیا فوراً ہی شوارز نے اپنے پستول کے دستے سے اس کے سر کے پچھلے حصے پر ضرب لگائی۔

"اب ٹھیک ہے۔" شوارز نے کہا "اب یہ سور گڑبڑ نہ مچائے گا۔ اسے میرے یہاں لے چلو۔"

"میں پوچھتا ہوں یہ سب کیا تماشا ہے؟" بورگ نے اسٹیرنگ وہیل سے کشتی

www.taemeernews.com

لڑتے ہوئے پوچھا
"جلو اس بند کر دو۔" تھامس گرجا۔
بورگ نے چونک کر خوفزدہ نظروں سے تھامس کی طرف دیکھا اور پھر سر ہلا کر ڈرائیونگ کی طرف متوجہ ہو گیا۔

تھامس اپنی سیٹ پر بیٹھا کار کے ونڈ شیلڈ میں سے سامنے کی طرف دیکھ رہا تھا۔ کار کالی سڑک کو رینگتی چلی جا رہی تھی۔ تھامس کو ایک عرصے سے شک تھا کہ شوارز اس سے نفرت کرتا ہے اور اب وہ اپنی اس نفرت کا اظہار کر چکا تھا۔ آج اس کی یہ چھپی ہوئی نفرت اپنی ردک توڑ کر میدان میں نکل آئی تھی چنانچہ آج سے تھامس کو بہت سوچ سمجھ کر قدم اٹھانا تھا۔ اس نے رڈ نیئر کے متعلق سوچا اور اس کا حلق خشک ہو گیا۔ جب رڈ نیئر کو معلوم ہو گا کہ تھامس کی حماقت سے گرلینڈ اس عورت سے ملنے اور اس سے گفتگو کرنے میں کامیاب ہو گیا تو اس کا، تھامس کا کیا ہو گا؟

بورگ نے اسٹیرنگ گھما کر کار ایک تنگ راستے پر ڈال دی۔ ایک بیکری کے نیچے شوارز کا تین کمروں والا اپارٹمنٹ تھا۔ یہ بے حد مناسب جگہ تھی۔ رات کے آٹھ بجے بعد بیکری بند ہو جاتی اور سڑک ویران ہو جاتی تھی۔

تھامس اور شوارز نے بے ہوش گرلینڈ کو کار میں سے باہر گھسیٹا اور شوارز کے کمروں تک جاتا ہوا زینہ اتر کر اپنے کمرے کے دروازے تک لے آئے۔ انھوں نے گرلینڈ کو فرش پر ڈال دیا۔ شوارز نے جیب سے کنجی نکال کر دروازہ کھولا اور کمرے کا بلب روشن کر دیا۔ پھر وہ گرلینڈ کو بڑے کمرے میں لے آیا جس میں فرنیچر زیادہ نہ تھا تھامس شوارز کے پیچھے تھا۔ اس نے اندر آ کر دروازہ بند کر دیا۔

بورگ پہلی دفعہ شوارز کے کمرے میں آیا تھا۔ وہ بڑی دلچسپی سے چاروں طرف دیکھنے لگا۔

www.taemeernews.com

"باپ رے! کیا واہیات جگہ ہے۔ چوہے کا بل ہے بالکل" اس نے سوچا اور اپنی موٹی ناک اچکائی۔

دیواروں پر نمی کے داغ تھے۔ فرش پر ایک پھٹا ہوا اور بے رنگ اور غلیظ قالین بچھا ہوا تھا ایک دیوار سے لگا پلنگ بچھا تھا جس پر کی چادر اور تکیوں کے غلاف اتنے گندے تھے کہ معلوم ہوتا تھا اس پر کتے لوٹیں لگا کر گئے ہوں۔ کمرے میں اونچی پشت والی چار کرسیاں تھیں جن کی بیٹھک پر بھورے رنگ کے غلاف چڑھے ہوئے تھے۔ کمرے کے عین بیچ میں میز تھی جس پر سگریٹوں کے ترڑے مڑے ٹکڑے پڑے تھے۔ کمرے کی چھت سے ایک ننگا بلب لٹک رہا تھا جس کی سرخ، تیز روشنی آنکھوں میں چبھ رہی تھی۔

گرلینڈ کو میز کے قریب ڈال کر شوارز پلنگ کے قریب پہونچا۔ جہاں دیوار میں لگے ہوئے ایک دھول آلود تختے پر فون رکھا ہوا تھا اس نے ایک نمبر ڈائل کیا اور ریسیور کان سے لگا کر منتظر کھڑا رہا۔ تھامس اور بورگ خاموش کھڑے اس کی طرف دیکھتے رہے۔

"مسٹر ڈینز؟" جب کنکشن مل گیا تو شوارز نے کہا۔

شوارز نے ریسیور تھامس کی طرف بڑھایا تو بوخرالڈ کر نے اپنے معدے کی تہہ میں سرد اور سخت اینٹھن محسوس کی؟

"بات کرو بوس سے" شوارز نے کہا

تھامس نے ریسیور لیں ہاتھ میں لیا جس طرح کہ سانپ سے نفرت کرتا ہوا آدمی سانپ کو چھوتا ہے۔

ایک سکنڈ تک خاموشی رہی پھر ڈینز نے کہا۔

"کون؟"

www.taemeernews.com

"میں تھامس بول رہا ہوں صاحب" اس کی آواز کانپ رہی تھی
"کہو۔"

"صاحب! کام اس طرح نہیں ہوا جس طرح کہ ہم نے سوچا تھا۔ ذرا گڑبڑ ہو گئی"۔

"اچھا!" رڈنیئر کی آواز خوفناک حد تک سرد تھی۔

"ہم اس آدمی کو یہاں، رڈنیئر کے کمرے میں لے آئے ہیں۔ وہ اس عورت سے مل کر اس عورت سے بات چیت کر چکا ہے"

تھامس کے معدے میں ایک وزنی سی چٹان گردش بدل رہی تھی اور اس کے ماتھے سے پسینہ ٹپک رہا تھا۔

"تمھارا مطلب ہے تم عورت کو شوارز کے یہاں لے آئے ہو" رڈنیئر کی آواز میں اور بھی زیادہ سردی آ گئی۔

"جی نہیں صاحب۔ وہ تو نکل گئی۔ ہم گرلینڈ کو یہاں لے آئے ہیں"

خاموشی کا طویل وقفہ رہا پھر رڈنیئر نے کہا:۔

"اوہ! یہ بات ہے۔ بہت اچھا میں وہاں آرہا ہوں"

رڈنیئر نے ریسیور رکھ دیا تو ہلکی سی "کلک" کی آواز سنائی دی۔

تھامس نے بھی ریسیور رکھ دیا۔

"بگ باس یہاں آ رہا ہے" اس نے اپنا کھویا ہوا اقتدار دوبارہ حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا" اسے اٹھا کر پلنگ پر ڈال دو"

اس کے حکم کی تعمیل میں نہ شوارز آگے بڑھا اور نہ بورگ۔ شوارز بڑے اطمینان سے ایک کرسی میں بیٹھ گیا۔ بورگ نے اپنی جیب میں سے سگریٹ کا پیکٹ نکال کر ایک سگریٹ سلگائی اور بے پرواہی سے دھواں اڑانے لگا۔

"میں نے کہا ہے اسے اٹھا کر پلنگ پر ڈال دو" تھامس کی آواز بلند تھی۔

www.taemeernews.com

"اگر تم اسے پلنگ پر چاہتے ہو تو تم ہی اسے اٹھا کر پلنگ پر ڈال دو" شواند نے کہا۔
عین اسی وقت گرلینڈ کے بدن میں جنبش ہوئی اور اس نے کراہ کر آنکھیں کھول دیں اور کمرے کی چھت کی طرف دیکھنے لگا جس پر مکی کے بڑے بڑے دھبے تھے۔ وہ تینوں اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔ گرلینڈ اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا تو شوارز نے اٹھ کر اس کی پسلیوں میں ایک ٹھوکر رسید کر دی۔
اس خلاف توقع ٹھوکر کے صدمے نے گرلینڈ کا دماغ دفعتہ صاف کر دیا۔ اس نے ایک دم سے لڑھک کر اپنے دونوں ہاتھ چلائے اور شوارز کے ٹخنے پکڑ کر ایک جھٹکا دیا۔ وہ پھڑ پھڑا کر چت گرا۔ گرلینڈ نے ایک دم سے اٹھ کر اس کے سینے پر سوار ہونے کی کوشش کی لیکن بورگ نے ایک دم سے آگے بڑھ کر اس کے بال پکڑ لئے اور اسے پیچھے گھسیٹ لیا۔
شوارز اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے سفید ہو رہا تھا۔ اس کے ہاتھ میں پستول تھا۔ اس نے پستول گھما کر اسے نالی کی طرف سے پکڑ لیا اور اس کا دستہ گرلینڈ کی کھوپڑی میں مارنے کے لئے آگے بڑھا لیکن تھامس نے کہا "بوس اس سے گفتگو کرنا چاہتا ہے"
بورگ فرش پر بیٹھے ہوئے گرلینڈ کے قریب سے ہٹ کر شواند کی طرف دیکھنے لگا
"بڑے بہادر ہو تم" گرلینڈ نے کہا "لیکن بہت جلد ہم دونوں کا مقابلہ برابر کا ہوگا اور تب ہوشیار رہنا میرے دوست۔"
شوارز نے تھامس کو ایک طرف دھکیل دیا اور کھا جانے والی نظروں سے گرلینڈ کی طرف دیکھا اور پیچھے ہٹ کر کرسی میں بیٹھ گیا۔
گرلینڈ بڑی کوششوں کے بعد اٹھ کر کھڑا ہونے میں کامیاب ہو گیا۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنے سر کا پچھلا حصہ تھام رکھا تھا۔ گرلینڈ ڈگمگاتے قدموں سے

www.taemeernews.com

چل کر پلنگ پر بیٹھ گیا۔ وہ تینوں اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔

بورگ نے اپنی پتلون کی اس جیب میں سے، جو اس کے کولہے پر تھی، برانڈی کی ایک چھوٹی اور چپٹی بوتل نکالی، ایک طویل گھونٹ لیا اور پھر بوتل گرلینڈ کی طرف بڑھادی

"لو۔ ایک آدھ گھونٹ لے لو" اس نے کہا "معلوم ایسا ہوتا ہے کہ تمہیں شراب کی سخت ضرورت ہے اس وقت"

گرلینڈ نے بوتل منہ سے لگا کر ہونٹوں سے لگائی اور پیچھے ڈھلکا کر چند چسکیاں لیں برانڈی سستی قسم کی تھی جو اس کے حلق سے معدے تک آگ کی ایک لکیر سی کھینچتی چلی گئی۔ اس نے کاک لگا کر بوتل بورگ کو لوٹا دی۔

"تم بڑے مہربان ہو" گرلینڈ نے کہا "چنانچہ ایک سگریٹ بھی پلا دو"

بورگ نے اس کی طرف سگریٹ کا پیکٹ اچھال دیا جسے گرلینڈ نے ہوا میں ہی دبوچ لیا۔ اس نے ایک سگریٹ نکال کر سلگائی اور وہ پیکٹ واپس پھینکنے ہی والا تھا کہ بورگ نے کہا:

"نہیں۔ رکھ لو"

تھاسں خاموش بیٹھا یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا۔ اب وہ بورگ سے بھی ڈرنے لگا تھا۔ بجلی کی سی تیزی سے اس کے دماغ میں ایک خیال کوند گیا۔ بورگ کو یقین ہو گیا تھا کہ تھاسں کی حکومت کے دن ختم ہوئے تبھی وہ گرلینڈ سے ایسا دوستانہ سلوک کر رہا تھا۔

غلیظ کمرے میں خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ گرلینڈ سگریٹ پھونک رہا تھا۔ اس کی کھوپڑی اور گردن کا درد آہستہ آہستہ کم ہونے لگا تھا۔ ہر چند سکنڈ کے بعد بورگ وہسکی کی بوتل نکال کر ایک دو چسکیاں لے لیتا تھا۔ شوارز بے حرکت بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی چمکتی ہوئی آنکھیں گرلینڈ پر جمی ہوئی تھیں۔ دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑا

www.taemeernews.com

ہوا تھامس تھک گیا اس نے ایک کرسی سنبھالی اور بورگ کے قریب سے گیسٹ لی اور ان دونوں سے دور بیٹھ گیا۔

منٹ بڑی سست رفتاری سے گزرتے رہے اور پھر انھوں نے دروازہ بند ہونے کی آواز سنی۔ تھامس ایک دم سے اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھا۔ وہ دروازہ کھول کر ایک طرف کھڑا ہو گیا۔ اپنی موٹی انگلیوں میں سگار دبائے رڈنیز کمرے میں داخل ہوا۔

رڈنیز نے سیاہ چغہ پہن رکھا تھا جو اس کے شانوں سے ایڑیوں تک لٹک رہا تھا چغے پر سرخ موٹی دھاریاں تھیں اور اس چغے میں وہ بہ یک وقت رعونت اور اداکار بدن کا سا معلوم ہو رہا تھا۔ وہ کمرے میں یوں داخل ہوا جیسے کوئی شخص کوڑھی کی جھونپڑی میں داخل ہوتا ہے۔"

تھامس نے کہا "صاحب! یہی ہے گرلنیڈ"

رڈنیز نے ایک اچٹتی ہوئی نظر گرلنیڈ پر ڈالنے کے بعد اپنے تینوں آدمیوں کی طرف دیکھ کر کہا۔

"تم لوگ باہر ٹھہرو۔"

جب ان تینوں نے باہر نکل کر دروازہ بند کر دیا تو رڈنیز نے اپنا چغہ اتار کر بڑی احتیاط سے کرسی پر رکھ دیا۔ اس نے کمرے میں نظریں دوڑائیں۔ اس کے بشرے سے حقارت اور گھن کے آثار عیاں تھے۔ بہر حال وہ ایک نسبتاً صاف کرسی منتخب کر کے اس میں بیٹھ گیا۔

اور پھر اس نے جیسے اپنے آپ سے کہا:

"سور خانہ ہے بالکل لیکن اس میں سور بھی رہنا پسند نہ کریں۔"

گرلنیڈ اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔

www.taemeernews.com

رڈ نیز کمرے میں مضطرب دوڑتا رہا اور آخر کار اس کی چھوٹی اور برف کی ڈلی کی سی سرد آنکھیں گرلینڈ پر جم گئیں۔

"میرا نام ہرمن رڈ نیز ہے" اس نے کہا "یقیناً تم نے میرا نام تو سنا ہی ہوگا"

گرلینڈ نے کوئی جواب نہ دیا۔

رڈ نیز نے سلسلۂ کلام جاری رکھا "مسٹر گرلینڈ! ہم نے تمہارے متعلق چند باتیں سنی ہیں۔ تم پیشہ ور ایجنٹ ہو اور امریکیوں کے لئے کام کر رہے ہو۔ تم بہت کم روپیہ لے کر بہت کٹھن کام کا بیڑا اٹھا لیتے ہو۔ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ تم ایک خطرناک کھیل میں ایک بے حد چھوٹے آدمی ہو۔ تم میں چند خاص جوہر ہیں اور تم میں کچھ خوبیاں بھی ہے لیکن تم اپنی خصوصیات کو ضائع کر رہے ہو، تم کئی برسوں سے ایجنٹ جو کئی برسوں سے کام کر رہے ہو لیکن اس کا پورا صلہ تمہیں نہیں ملا ہے نہ دولت ملی ہے اور نہ شہرت۔ میں پھر کہتا ہوں مسٹر گرلینڈ کہ تم ایک خطرناک کھیل میں ایک بیحد چھوٹے آدمی ہو"

گرلینڈ نے اپنی درد کرتی ہوئی گردن سہلائی اور ہلکی سی سسکی لی۔

"چھوٹے چھوٹے بیج میں سے عظیم الشان شاہ بلوط اگتے ہیں" وہ بولا "اب میں بڑا بننے لگا ہوں"

رڈ نیز نے سگار اپنے منہ میں سے نکال کر اس کی طرف دیکھا اور پھر دوسرے ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے اس کی راکھ جھاڑ دی۔ راکھ قالین پر ٹپک پڑتی لیکن رڈ نیز نے اس کی پروا نہ کی۔

"تم بڑے آدمی بن سکتے ہو مسٹر گرلینڈ" اس نے کہا "لیکن دوسری طرف تم ایک لاش بھی بن سکتے ہو۔ میرا مطلب ہے جان سے جا سکتے ہو"

گرلینڈ نے جیب میں سے بو رگ کا دیا ہوا سگریٹ کا پیکٹ نکال کر سگریٹ سلگائی۔

www.taemeernews.com

"مسٹر رڈنیز! کیا یہ مناسب نہ ہوگا کہ ہم معاملے کی بات کریں؟" اس نے کہا "اگر تم نے میرا خون کر دیا تو خود تم کہاں ہوگے؟ خیال رہے میری زبان کھلوانا آسان نہیں۔ تم اور میں اپنے درمیان ایک سودا کر سکتے ہیں۔"

"امید تو ہے" رڈنیز نے کہا "لیکن یہ سمجھ لو مسٹر گرلینڈ کہ یا تو ہمارے درمیان سودا ہوگا یا پھر تم اس کمرے سے باہر زندہ نہ جاسکو گے۔"

"ٹھیک ہے۔ مجھے ابھی مرنا نہیں ہے چنانچہ سودا ہو جائے۔"

رڈنیز نے بے آرام کرسی میں پہلو بدلا اور پھر اس نے ایک دم سے پوچھا۔

"تم نے مادام فرنشر سے ملاقات کی؟"

"ہاں"

"میں نے اپنے آدمیوں سے کہا تھا کہ کچھ بھی ہو جائے لیکن وہ تمہیں اس عورت تک نہ پہونچنے دیں۔"

"تمہارے لوگوں کے وہاں آنے اور رکلب کو بلند کرنے سے بہت پہلے میں وہاں پہونچ چکا تھا" گرلینڈ نے جھوٹ بولا۔ رڈنیز نے گھور کر اس کی طرف دیکھا۔ جواب میں گرلینڈ بھی اسے گھورنے لگا پھر رڈنیز نے شانے اچکائے۔

"وہ جانتی ہے کہ کیری کہاں ہے؟"

"ہاں"

"اس نے بتایا تمہیں کہ کیری کہاں ہے؟"

گرلینڈ نے نفی میں اپنا سر ہلایا تو اس کے منہ سے سسکی نکل گئی اور آنکھوں کے سامنے گھڑی بھر کے لئے لال پیلے دھبے ناچ گئے۔ گردن میں درد کی ایک ٹیس اٹھی جس کی وجہ سے اس کے ماتھے پر پسینہ آگیا۔ اس نے دل ہی دل میں شوارز کو ایک گالی دی جس نے کار میں اس کے سر کے پچھلے حصے پر پستول کا

www.taemeernews.com

دستہ مار کر اسے بے ہوش کر دیا تھا۔

اس نے اپنی گردن مسلنے کے بعد کہا:۔

"یہ بتانے سے پہلے وہ روپیہ چاہتی ہے۔ کل رات کو میں اس سے پھر ملنے والا ہوں۔"

"کتنا روپیہ چاہتی ہے؟"

گرلینڈ نے بلا جھجک جواب دیا۔ پندرہ ہزار ڈالر نقد"

رڈنیز نے اسے گھور کر دیکھا۔

"ہم۔ میں دیکھ رہا ہوں مسٹر گرلینڈ کہ تم بڑے بننے لگے ہو" وہ بولا

"بہرحال میں نے تو تمھیں پہلے ہی خبردار کر دیا تھا۔"

"تو پندرہ ہزار ڈالر کے عوض یہ عورت تمھیں بتا دے گی کہ ہم رابرٹ ہیری کا کو کہاں پا سکتے ہیں۔ ٹھیک سمجھا ہے نا میں نے؟"

"بالکل" گرلینڈ نے جواب دیا" کل رات وہ ایک خاص نمبر پر مجھے فون کرے گی۔ مجھے اسے یقین دلانا ہوگا کہ روپیہ میرے پاس ہے پھر وہ مجھے کیری کا پتہ بتا دے گی۔"

"اور یہ پندرہ ہزار ڈالر تم کس سے حاصل کرو گے؟" رڈنیز نے پوچھا اور ایک بار پھر اپنے سگار کی راکھ قالین پر ٹپکا دی

"ڈوری سے" گرلینڈ نے جواب دیا" غالباً ڈوری کے متعلق تمھیں کچھ بتانے کی ضرورت نہیں"

"میں جانتا ہوں ڈوری کو" رڈنیز کا چہرہ جذبات سے عاری تھا" مجھے تو ایسا معلوم ہوتا ہے مسٹر گرلینڈ تم غلط آدمیوں کے لئے کام کر رہے ہو۔ میں کیری کو تلاش کرنا چاہتا ہوں۔ کتنے کہے تم نے؟ پندرہ ہزار ڈالر؟

www.taemeernews.com

تم خود اس سے کیا منافع حاصل کرو گے ؟"

" میں کچھ نہ کچھ انتظام کر لوں گا" گرلینڈ نے کہا اور سوچا کہ دس ہزار ادا اوم ونشر کو دینے کے بعد پانچ ہزار وہ رکھ لے گا اور دھڑکتی ہوئی گردن کے عوض یہ رقم بری نہیں ۔

" میں پوچھتا ہوں مسٹر گرلینڈ کہ اگر تم خود اپنی جیب میں پچاس ہزار ڈالر رکھ لو تو کیا حرج ہے ؟"

گرلینڈ نے رڈنیئر کی طرف دیکھا اور اس کا دل زور زور دھڑکنے لگا۔ پچاس ہزار ڈالر ؟۔ ایسی ہی خطیر رقم کے اس نے خواب دیکھے تھے۔

" ہاں ۔ واقعی کوئی حرج نہیں" اس نے بڑی احتیاط سے اپنا پہلو بچا کر جواب دیا " میں ہوں گا تمھیں پچاس ہزار"

" کل رات میں اس عورت سے گفتگو کرنے والا ہوں ۔ مجھے پندرہ ہزار دے دو اور پھر میں تمھیں بتا سکوں گا کہ کیری کہاں ہے" گرلینڈ نے کہا " یہ پندرہ ہزار میں اس عورت کے لئے لے رہا ہوں ۔ جب میں اس سے مل لوں گا تو پھر اس کے بعد ہم اپنی اجرت کے متعلق گفتگو کریں گے ۔"

رڈنیئر نے اپنے سگار کا ایک لمبا کش لیا تو اس کا سرا " وارننگ سگنل کی طرح سُرخ ہو گیا ۔

" مسٹر گرلینڈ " اس نے دھوئیں کا بادل اڑاتے ہوئے کہا " اگر ہر معاملہ اتنا ہی آسان ہوتا جتنا کہ بظاہر نظر آتا ہے تو زندگی میں ذہنی الجھنیں نہ ہوتیں صرف یہی معلوم کرنا کافی نہیں ہے کہ کیری کہاں ہے ۔ میں اس سے آگے بھی کچھ چاہتا ہوں میں چاہتا ہوں کہ کیری کو اس دنیا سے چلتا کر دیا جائے ۔ بے شک میں تمھیں پندرہ ہزار ڈالر دے دوں گا ۔ لیکن اپنی اجرت حاصل کرنے سے پہلے تمھیں مجھے یہ یقین دلانا ہوگا

www.taemeernews.com

کہ تم کیری کو تلاش کر سکتے ہو، تلاش کرنے کے بعد اس کا خاتمہ کر سکتے ہو اور خاتمہ کرنے کے بعد انہی کے وہ تمام کاغذات میرے حوالے کر سکتے ہو جنھیں وہ روس سے اپنے ساتھ لایا ہے۔"

گرلینڈ نے ایک بار پھر اپنی گردن رگڑی۔

"پہلے میں اس عورت سے مل لوں اس کے بعد ہم اس دوسرے مسئلے پر بات چیت کریں گے" اس نے فیصلہ کن انداز میں کہا۔

گرلینڈ نے اپنی ایک چھوٹی اور بھدی ٹانگ دوسری چھوٹی اور موٹی ٹانگ پر چڑھا لی اور گرلینڈ کی طرف دیکھنے لگا۔

"مسٹر گرلینڈ! تم پچھلے پانچ سال سے ایجنٹ ہو" اس نے کہا "اور یہاں وہاں سے سو ڈیڑھ سو ڈالر لے کر مطمئن ہو جاتے ہو لیکن اب اس مقام پر کھڑے ہو کہ ایک ہی جھٹکے میں ڈھیر روپیہ کما سکتے ہو لیکن میں سمجھتا ہوں تمھارا دماغ اتنا چھوٹا ہے کہ تم سمجھ ہی نہیں سکتا کہ پچاس ہزار ڈالر کتنے ہوتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ تم مجھے دھوکا دینے کا پلان بنا رہے ہو۔ ہو سکتا ہے کہ تم یہ پندرہ ہزار ڈالر اپنی جیب میں رکھنے کے بعد پیرس سے غائب ہو جانے کے متعلق سوچ رہے ہو لیکن میں تمھیں یقین دلاتا ہوں مسٹر گرلینڈ کہ اگر تم اسی لائن پر سوچ رہے ہو تو پھر یہ تمھاری انتہائی بے وقوفی ہے کیونکہ پھر تم زیادہ عرصے تک زندہ نہ رہ سکو گے۔

گرلینڈ نے ڈورنیر کے چہرے پر نظریں گاڑ دیں۔

"میں اس عورت سے ملوں گا، رقم اسے دوں گا اور جو کچھ وہ کہے گی تم سے کہہ دوں گا" گرلینڈ نے بڑے سکون سے کہا "اب یہ تمھیں اختیار ہے کہ مجھ پر اعتبار کرو یا نہ کرو۔"

"میں نے کبھی کسی پر اعتبار نہیں کیا" ڈورنیر نے کہا لیکن جب میں کوئی چیز حاصل

www.taemeernews.com

کرنا چاہتا ہوں تو ایسا انتظام کر لیتا ہوں کہ وہ چیز مجھے مل جاتی ہے ۔ میں کیری کو تلاش کرنا چاہتا ہوں اور میرے خیال میں تم میرا یہ کام کر سکتے ہو ۔ یعنی میرے لئے اسے تلاش کر سکتے ہو ۔ اور میرا یہ بھی خیال ہے کہ ایک دفعہ تم اسے تلاش کر لو تو پھر اس کا خاتمہ کرنے کے لئے بھی تم ہی سب سے زیادہ مناسب آدمی ہو ۔ اس کام کے لئے میں تمھیں پورے پچاس ہزار ڈالر دوں گا ۔ اب بتاؤ کہ تم یہ کام کرو گے؟ بیڑا اٹھاتے ہو اس کا ؟"

گرلینڈ نے رابرٹ ہنیری کے کیری کے متعلق سوچا ۔ بڑی سے بڑی رقم کی خاطر وہ کسی کی بھی جان نہ لے سکتا تھا اور یہاں تو کوئی اور نہیں کیری تھا جس کی جان لینے کا خیال بھی گرلینڈ نہ کر سکتا تھا لیکن ساتھ ہی ساتھ اسے پچاس ہزار ڈالر کا خیال بھی آیا ۔ اتنی بڑی رقم اسے آج تک نہ ملی تھی ۔ بس وہ ایسی رقم کے خواب ہی دیکھتا رہا تھا ۔ گرلینڈ کو اپنے آپ پر بہت زیادہ اعتبار تھا ۔ چنانچہ وہ اس پست قامت اور موٹے رڈنیر کو الو بنا سکتا تھا ۔ اس نے رڈنیر سے پنجہ لڑانے کا فیصلہ کر لیا ۔ بہر حال اس کے پاس کافی وقت تھا اور ایک کمرہ بھی تھا جہاں تنہائی میں بیٹھ کر وہ ہر بات کے ہر پہلو پر سکون اور اطمینان سے غور کر سکتا تھا ۔

"بس تو ٹھیک ہے" اس نے کہا ۔

"کیا ٹھیک ہے ؟" رڈنیر نے پوچھا ۔

"یعنی مجھے منظور ہے اتنی بڑی رقم کے لئے میں جہنم میں بھی چھلانگ لگا سکتا ہوں"

رڈنیر نے کمرے میں نظریں دوڑائیں جیسے کچھ سوچ رہا ہو ۔ پھر پوچھا ۔

"یہ تم یقین سے کہہ رہے ہو مسٹر گرلینڈ ؟"

گرلینڈ کو اس کے لہجے میں دھمکی کی جھلک نظر آگئی ۔

"ہاں" اس نے جواب دیا ۔

www.taemeernews.com

"یہ سمجھ لو کہ اب تمھارا واسطہ مجھ سے ہوگا چنانچہ تمھاری بہتری اسی میں ہوگی کہ اپنے چھوٹے سے دماغ کو کام میں لاکر مجھے دھوکا دینے کے لئے اپنی پرانی اور سطحی چالیں نہ آزماؤ۔ رڈنیر کی آواز بے حد نرم تھی" میں تمھارے متعلق بہت سی باتیں جانتا ہوں تمھیں اچھی طرح پہچانتا ہوں۔ ایک دفعہ تم نے اپنے آپ کو میرے حوالے کر دیا تو پھر خیال رہے تم میرے ہی رہو گے۔"

"میں نے کہا نا کہ بس ٹھیک ہے چنانچہ ٹھیک ہے" گرلینڈ نے کہا۔

رڈنیر نے سر ہلایا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"کل سہ پہر کے وقت روپیہ تمھارے اپارٹمنٹ میں پہنچا دیا جائے گا۔ تم اس عورت سے ملاقات کرو گے اور روپیہ اسے دے کر معلوم کر لو گے کہ کیری کہاں روپوش ہے۔ اس کے بعد تم ہوٹل جارج پنجم میں آکر مجھے بتاؤ گے کہ کیری کہاں ہے۔ اس کے بعد ہم کیری کو ٹھکانے لگانے کی بہترین اور محفوظ ترکیب سوچ لیں گے۔

"ٹھیک ہے" گرلینڈ نے کہا۔

رڈنیر نے چشمہ اپنے شانوں پر ڈالا اور دروازے کے قریب پہونچ کر گرلینڈ کی طرف گھوم گیا۔

"تو کل شام کو کسی وقت ہوٹل جارج پنجم میں ہم مل رہے ہیں۔ تم اب میرے آدمی ہو۔ خیال رہے تم نے اپنے آپ کو میرے سپرد کر دیا ہے" رڈنیر نے کہا اور میں تمھیں یقین دلاتا ہوں مسٹر گرلینڈ کہ اب اگر تم نے اپنا ارادہ تبدیل کیا تو پھر تمھاری زندگی کے بہت کم دن باقی رہ جائیں گے"

اور وہ کمرے سے باہر نکل گیا۔ دروازہ بند ہو گیا اور گرلینڈ اکیلا رہ گیا۔

جون ڈوری امریکی سفارت خانے کی سیڑھیاں اتر رہا تھا۔ سر نہوڑا پھینک

www.taemeernews.com

رہی تھی اور اس سے بچنے کے لئے ڈوری نے اپنے شانے ذرا آگے کی طرف جھکا رکھے تھے۔ دروازے پر کھڑے ہوئے گارڈ نے اسے سلام کیا تو اس نے سر کے اشارے سے جواب دیا۔ وہ سڑک عبور کر کے اس جگہ آیا جہاں اس کی کار، پی گوٹ چار سو چار، پارک تھی وہاں گشت کرتے ہوئے سپاہی نے اسے پہچان کر سلام کیا تو اس نے پھر سر کے اشارے سے جواب دیا۔

ڈوری نے کار کا دروازہ کھولا اور اندر بیٹھنے کے بعد اپنی کلائی پر بندھی ہوئی بے حد قیمتی گھڑی اومیگا کی طرف دیکھا جو اس نے چند برسوں پہلے جینوا میں خریدی تھی۔ دس بج کر بیس منٹ ہو رہے تھے۔

رات گئے تک دفتر کا کام کرنے کی اس کی عادت تھی۔ کام کرتے وقت اس نے ایک سینڈوچ کھا لیا اور دودھ کا گلاس پی لیا تھا۔ یہ بھی اس کی عادت تھی کہ اپنے اپارٹمنٹ میں جانے سے پہلے وہ اس قسم کا ہلکا سا ناشتہ کر لیا کرتا تھا وہ اپارٹمنٹ میں اکیلا رہتا تھا۔ اس نے اپنی بیوی کو اتنے عرصے پہلے طلاق دی تھی کہ اب وہ اسے یاد تک نہ تھی۔ اسے اکیلا رہنا پسند تھا۔

جون ڈوری پچھلے بتیس برس سے امریکی سفارت خانے میں کام کر رہا تھا۔ بہت سے مختلف قسم کے کام کرنے کے بعد آخر کار وہ انٹیلیجنس ایجنسی کے فرنچ ڈویژن کا ہیڈ بن گیا تھا اور اسی پر جما ہوا تھا۔ یہ خاص کام اسے بے حد پسند آیا تھا چنانچہ کئی برسوں تک وہ اس شعبہ کو بڑی کامیابی سے چلاتا رہا۔ لیکن اب یہ خیال اسے متفکر اور خوفزدہ کئے ہوئے تھا تین برسوں میں وہ ریٹائر ہو جائے گا۔

جب دو ماہ پہلے واشنگٹن سے کھارٹن وارنی اس شعبہ کا چارج لینے پیرس آ گیا تو ڈوری کے دل کو ایک دھکا لگا۔ کہا گیا کہ ڈوری خود اپنے ایجنٹوں اور اپنے حلقے سے رابطہ قائم رکھے گا اور ان سے کام لیتا رہے گا لیکن وارنی اس کی نگرانی

www.taemeernews.com

اور شعبے کی نئے سرے سے تنظیم کرے گا۔

حالانکہ ڈوری نے یہ بات کسی سے نہ کہی تھی لیکن وہ خود دل ہی دل میں کئی دفعہ اس کا اعتراف کر چکا تھا کہ اب واشنگٹن کا شعبہ اس کے کام سے مطمئن نہ تھا اور یہ کہ وہاں سے وارلی کو اسی لئے پیرس بھیجا گیا تھا کہ وہ کوئی بہانہ تلاش کر کے تین سال پورے ہونے سے پہلے ہی ڈوری کو چلتا کر دے۔ ڈوری کئی دفعہ اپنے آپ کو یقین دلا چکا تھا کہ کم سے کم وہ خود اپنی طرف سے وارلی کو اس کا موقع نہ دے گا اور یہ کہ اگر وارلی اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا تو پھر یہ ڈوری کے کسی قصور یا لغزش کے سہارے پر نہ ہو گا۔

چنانچہ رودرلینڈ نے اسے جو مشورہ دیا تھا وہ بے حد مناسب تھا جب بھی کوئی اہم اور امید افزا بات اسے فون یا ڈاک کے ذریعہ معلوم ہوتی تو وہ اسے اپنے ہی تک رکھتا۔ چنانچہ اب وہ اسی امید کے سہارے جی رہا تھا کہ جلد ہی وہ ایک ایسا کارنامہ انجام دے گا کہ واشنگٹن نہ صرف اسے رکھنے پر مجبور ہو گا بلکہ اس کے ریٹائر ہونے کی تین سال کی مدت کو بڑھا کر پانچ سال کر دے گا اور وارلی کو بھی واپس واشنگٹن بلا لیا جائے گا۔

وارلی کے متعلق سوچتا ہوا ڈوری پونٹ دی لاکونکرڈ عبور کر کے اپنی کار "کوئید دی اندراسی" میں لے آیا اور آخر کار ایونیو باسکویت پہونچ گیا۔ اس ایونیو کے ایک چھوٹے راستے پر اس کا اپارٹمنٹ تھا۔ اس کے پانچ دس منٹ بڑے پریشان گزرے کیونکہ اسے اپنی کار پارک کرنے کے لئے کہیں جگہ نہ مل رہی تھی۔ آخر کار وہ کار کو سڑک کے انتہائی سرے پر چھوڑ کر وہاں سے پیدل آیا۔ حالانکہ اس صورت حال سے اسے ہر رات واسطہ پڑتا تھا لیکن پہلے کبھی اسے اس پر غصہ نہ آیا تھا۔

www.taemeernews.com

عمارت کے دالان میں وہ پہونچا تو اپنی کوٹھی کی کھڑکی میں بیٹھی ہوئی خادمہ نے، جیسے ڈوڈری کا بلا ناغہ بطور ٹپ کچھ نہ کچھ دیتا رہتا تھا، اسے سلام کیا اور فراغت سے مسکرائی۔ وہ اس کا سلام لیتا ہوا الفٹ میں گھس پڑا جس نے اسے چوتھی منزل پر پہنچا دیا۔

اپنے اپارٹمنٹ میں داخل ہو کر اس نے دروازہ بند کر دیا اپنا ہلکا اوور کوٹ اتار کر کھونٹی سے لٹکایا اور عمدہ فرنیچر سے آراستہ لیونگ روم میں داخل ہو کر روشنیاں جلا دیں۔

وہ سیدھا اپنی میز کی طرف چلا اس کے پیچھے رکھی ہوئی نرم اور آرام دہ کرسی میں بیٹھ گیا اور جیب میں سے کنجیاں نکال کر میز کی ایک دراز کھول لی وہ اس دراز میں سے کاغذات کی ایک فائل نکال ہی رہا تھا کہ میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بجنے لگی۔

ڈوڈری کے ابرو پر بل پڑ گئے۔ قدرے شش و پنج کے بعد اس نے ریسیور اٹھایا۔

"ہیلو — جون؟" دوسری طرف سے ایک عورت کی آواز سنائی دی۔

"ہاں — کون؟"

"میں جینی — میں معلوم کرنا چاہتی تھی کہ تم گھر پہونچ گئے ہو یا نہیں میں آدھے گھنٹے میں آرہی ہوں"

"ضرور آؤ" ڈوڈری نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔

چند منٹ تک وہ بے حرکت بیٹھا میز پر رکھے ہوئے برف کے سے سفید جاذب کی طرف دیکھتا رہا پھر اس نے میز کی دراز بند کر کے اسے مقفل کر دیا وہ اٹھ کر ایک بڑی سی آرام کرسی کے قریب پہونچا۔ اس کے دبلے اور پرندے

www.taemeernews.com

کے سے چہرے پر غور و خوض کے آثار نمایاں ہو گئے۔ عینک کے چمکتے ہوئے شیشوں کے پیچھے اس کی آنکھیں بے چینی سے حلقوں میں گردش کرنے لگیں۔ اس نے چھوٹی میز پر سے نیویارکر اٹھایا اور اس کے جہازی صفحے الٹنے لگا۔ وہ اس کی ایک بھی خبر پڑھے بغیر اس کے صفحات چوتھی دفعہ الٹ رہا تھا کہ باہر کے دروازے کی گھنٹی چیخ اٹھی۔

دروازہ کھولنے سے پہلے اس نے کواڑ میں بنے ہوئے چور سوراخ میں جھانک کر باہر دیکھا۔ جینی تھی۔

جینی ڈرلانی اس کے قریب سے گذرتی ہوئی ہال میں آگئی۔ ڈوری نے دروازہ بند کر دیا۔ جینی اپنے دستانے اتارنے میں مصروف تھی اور ڈوری کی طرف دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔

جینی کی عمر تیس اور پینتیس کے درمیان تھی۔ وہ درمیانے قد کی سنوری ہوئی عورت تھی جس نے خاصا قیمتی سمور کا کوٹ پہن رکھا تھا۔ اس کی بڑی بڑی، کالی آنکھوں نے اس کے چہرے کو ایک عجیب، خوابناک اور سوفسطائی سا اثر دے دیا تھا جو اکثر لوگوں کے لئے ناقابل برداشت حد تک پرکشش تھا لیکن ڈوری کے لئے نہیں بہت عرصہ پہلے ڈوری یہ فیصلہ کر چکا تھا کہ عورت ذات نہ صرف خطرناک بلکہ جان کی جنجال بھی ہوتی ہے۔ اسے عورتوں سے معاملہ کرنا یا تعلقات پیدا کرنا پسند نہ تھا حالانکہ اس کا اسے اعتراف تھا کہ عورت مرد کے لئے بہر حال ایک ضروری چیز ہے۔

"آؤ۔ اندر آکر بیٹھ جاؤ" ڈوری نے جینی کو سیونگ روم میں لاتے ہوئے کہا "ابھی بہت کام پڑا ہے میرے لئے چنانچہ مجھے افسوس ہے کہ میں تمہیں زیادہ دیر تک یہاں ٹھہرنے کی اجازت نہیں دے سکتا۔ ہاں تو کہو کیا بات ہے؟"

جینی نے اپنا کوٹ اتار کر کرسی کی پشت پر رکھا اور ڈوری کے پیچھے ہی پیچھے

www.taemeernews.com

لیونگ روم میں آکر ایک کرسی میں بیٹھ گئی اور اسکرٹ کا دامن پورا نیچے گھسیٹ کر اپنے خوبصورت گھٹنے چھپا لئے۔

"تم نے روزلینڈ کے سپرد کوئی کام کیا تھا؟" اس نے پوچھا۔

اس غیر متوقع سوال نے ڈوری کو اتنا چونکا دیا کہ اس کے بشرے سے پریشانی کے آثار ہویدا ہو گئے۔ جینی کی تیز نظروں نے اس کے بشرے پر کی یہ تبدیلی دیکھ لی جینی کردہ ہر مرد کے چہرے کا اتار چڑھاؤ دیکھ کر ان کی دلی کیفیت بھانپ لیا کرتی تھی۔

"یہ تم کیوں پوچھ رہی ہو؟" ڈوری نے پوچھا۔

"دیکھو جون۔ سیدھی سی بات ہے کہ یا تو میں تمہارے ساتھ کر رہی ہوں یا پھر میرا آخری سلام" جینی نے بڑے سکون اور یقین سے کہا "میں ایک سیدھا اور آسان سا سوال پوچھ رہی ہوں جس کا آسان اور سیدھا سا جواب تم سے چاہتی ہوں آج رات روزلینڈ تمہاری طرف سے کام کر رہا ہے؟"

ڈوری نے اس عورت کے بے داغ اور غیر جذباتی سے چہرے کی طرف دیکھا اور اسے وہ کام یاد آ گئے جو جینی نے ڈوری کے لئے کئے تھے اور اب اس نے سوچا کہ مناسب ہوتا کہ روزدلینڈ سے گفتگو کرنے سے پہلے اس نے جینی سے مشورہ کر لیا ہوتا۔

"روزلینڈ آج رات میرا کام کر رہا ہے" اس نے اعتراف کیا۔

"بہت اہم کام ہے؟"

"ہو سکتا ہے۔ اب تک یقین سے کچھ معلوم نہیں ہوا"

جینی نے اپنا بے حد خوبصورت اور خاصا قیمتی ہینڈ بیگ کھول کر اس میں سے سنہرا سگریٹ کیس نکالا۔ سگریٹ کیس میں سے ایک سگریٹ سلگائی۔

"اس کام کے متعلق مجھے بتانا پسند کرو گے جون؟" اس نے پوچھا۔

www.taemeernews.com

"میں پوچھتا ہوں یہ سب کیا ہے جینی؟ حقیقت میں اس کام کا تعلق تم سے نہیں ہے۔" ڈوری نے قدرے ہچکچاہٹ کے بعد کہا

وہ اپنے ننھے ننھے نتھنوں میں سے دھواں چھوڑ کر مسکرائی۔

"بہت اچھا۔ اگر تم یونہی چاہتے ہو تو یونہی سہی" اپنے اسکرٹ کو گھٹنوں پر دبا کر اس نے کہا۔ "تو پھر میں جا رہی ہوں تا کہ تم اپنا کام کرسکو اپنے طور پر"

لیکن اس نے اٹھنے کی کوشش نہ کی۔ ڈوری نے کہا۔

"تم جانتی ہو جینی کہ میں تم پر بھروسہ کرتا ہوں تمھاری باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ تم کچھ جانتی ہو۔ کیا جانتی ہو تم؟"

جینی نے ایک طویل کش لینے کے بعد سگریٹ کی راکھ قیمتی ایرانی قالین پر گرا دی

"بہت اچھا۔ ایک اتفاق تھا یہ۔ آج رات میں نے روزلینڈ کو دیکھا تھا۔ ایک جنگلی ڈاڑھی والا نوجوان اس کا تعاقب کر رہا تھا۔ روزلینڈ کے آگے ایک دوسرا شخص تھا۔ روزلینڈ نے یہ تو سمجھ لیا کہ جنگلی ڈاڑھی والا اس کا تعاقب کر رہا ہے لیکن یہ نہ معلوم ہوا کہ آگے سے بھی کوئی اس پر نظر رکھے ہوئے ہے۔ بیٹر دمیں اس نے جنگلی داڑھی والے کو غچہ دے دیا لیکن آگے والے کو نہیں۔ اور تب مجھے یاد آیا کہ اس ڈاڑھی والے کو میں نے پہلے بھی دیکھا تھا۔" وہ خاموش ہو گئی۔

"کون تھا وہ؟"

"وہ ہرمن رڈ نیز کا آدمی ہے"

ڈوری آگے کی طرف جھک گیا۔

"یقین سے کہہ رہی ہو؟" اس نے پوچھا

جینی نے بے چینی سے ہاتھ ہلایا۔

"جون! میں ایک عرصے سے تمھارے ساتھ کام کر رہی ہوں چنانچہ اب تک تھیں

www.taemeernews.com

معلوم ہو جانا چاہئے تھا کہ میں نے کبھی کوئی بات اندازاً نہیں کہی"

"اچھا پھر؟"

"میں جانتی ہوں کہ روزلینڈ تمہارے لئے کام کیا کرتا ہے۔ آج رات مجھے کسی سے ملنا تھا لیکن میں نے اپنی وہ ڈیٹ ملتوی کر دی اور ہوٹل جارج پنجم میں پہونچی۔ اس کے بار میں رڈنیر منتظر بیٹھا تھا۔ وہ چگی ڈاڑھی والا وہاں نازل ہوا۔ اس نے رڈنیر سے باتیں کیں اور چلا گیا۔ پانچ منٹ بعد وہ واپس آیا اور اس نے کسی کو فون کیا۔ اس عرصے میں میرا شوقِ تجسس بڑھ کر بے چینی میں تبدیل ہو چکا تھا چنانچہ میں نے روزلینڈ کو فون کیا۔ وہاں سے کوئی جواب نہ ملا۔ اس لئے میں نے تمہیں فون کیا اور یہاں آگئی۔"

ڈوری نے اپنی عینک اتاری اور رومال سے اس کے شیشے صاف کرنے لگا۔ وہ کچھ بے چین دکھائی دیتا تھا۔ بہت دیر تک وہ کچھ سوچتا رہا۔ اس کے ماتھے پر بل پڑ گئے تھے۔ جینی اس کی طرف دیکھتی رہی۔

"یہ معاملہ بڑی جلدی میں ہوا" آخرکار ڈوری نے کہا "مجھے تم سے مشورہ کر لینا چاہئے تھا لیکن اس کا وقت نہ تھا۔ ابتدا میں میں نے اس معاملہ کو اس قدر اہم اور مشکل نہ سمجھا تھا۔ میرا خیال تھا کہ روزلینڈ اس سے نپٹ لے گا"

"جب لوگ اپنے آپ پر ضرورت سے زیادہ اعتبار کرنے لگتے ہیں تو وہ کھیر کا دلیہ بنا دیتے ہیں" جینی نے کہا "جون! تم اپنے آپ پر بہت زیادہ اعتبار کرنے لگے ہو۔ تم جانتے ہو کہ روزلینڈ اب کسی کام کا نہیں رہا ــــ یہ بات میں نے پہلے بھی تم سے کہی تھی ــــ لیکن خدا جانے اس نے تمہیں اُلّو کی زبان کھلا دی ہے کیا کہ تم ہمیشہ اسی کے سپرد ہر کام کر دیتے ہو۔ خیر ــــ یہ بتاؤ کہ یہ سب کیوں ہے اور کیا ہے۔

www.taemeernews.com

"آج صبح ایک عورت نے مجھے فون کیا۔ اس نے اپنا نام مادام نوشر بتایا۔ اس نے کہا کہ اس کے پاس ایک قابلِ فروخت اطلاع ہے" ڈوری نے بے چینی سے اپنی کرسی میں پہلو بدلا" بات یہ ہے کہ اکثر دفعہ ہمیں بہت سے روپے کے عوض محض بیکار اور غیر ضروری اطلاعات دی جاتی ہیں۔ میں نے سوچا کہ یہ عورت بھی اسی قسم کی اطلاع لے کر مارکیٹ میں آئی ہوگی' اس نے کہا کہ یہ اطلاع وہ مجھے فون پر نہیں دے سکتی اس لئے کیا میں اس سے مل سکتی ہوں؟ اس نے کہا کہ آج رات وہ ایک تیسرے درجے کے ایک تہ خانہ کلب میں ہوگی۔ اس کے بعد اس نے کہا کہ اس کی اطلاع کا تعلق امریکی سکورٹی سے ہے اور پھر اس نے فون رکھ دیا۔ چنانچہ میں نے اس کے پاس روزلینڈ کو بھیجنے کا فیصلہ کیا۔"

جینی نے سگریٹ کی گردن ایش ٹرے میں دبا دی۔

"روزلینڈ کی رپورٹ کیا ہے؟" اس نے پوچھا۔

"میں اسی کا انتظار کر رہا ہوں" ڈوری نے جواب دیا" وہ خود اس عورت سے نہیں مل رہا بلکہ اس نے یہ کام اپنے ایک ایجنٹ کے سپرد کر دیا ہے"

"کیوں؟"

"تم تو روزلینڈ سے واقف ہی ہو اور جانتی ہو کہ وہ پس منظر میں اور الگ رہنا پسند کرتا ہے"

"تو پھر کون مل رہا ہے اس عورت سے؟"

"میں نے کہا نا ـــــ اس کا ایک ایجنٹ"

"تم نہیں جانتے کہ اس کا یہ ایجنٹ کون ہے؟"

ڈوری نے ایک بار پھر اپنی عینک اتاری اور ایک بار پھر رومال سے اس کے شیشے گھسنے لگا۔

www.taemeernews.com

"نہیں" اس نے جواب دیا

"تمھارے اندازے کے مطابق روز لینڈ رپورٹ کب دے رہا ہے؟"

"گیارہ بجے سے پہلے ان کی ملاقات نہ ہوگی"

جینی نے اپنی کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی کی طرف دیکھا۔ گیارہ بج کر پندرہ منٹ ہو چکے تھے۔

"میرے خیال میں اب تمھیں زیادہ انتظار نہ کرنا چاہئے" وہ بولی" اگر ڈینیز اس معاملے میں دلچسپی لے رہا ہے تو پھر یہ کھیل خطرناک ثابت ہو سکتا ہے"

خود ڈوری یہی سوچ رہا تھا۔ وہ اٹھ کر وہاں پہونچا جہاں ٹیلیفون رکھا ہوا تھا اس نے روز لینڈ کا نمبر ڈائل کیا۔ بہت دیر تک رسیور کان سے لگا رکھنے کے بعد اس نے اسے رکھ دیا۔

"کوئی فون اٹھا نہیں رہا چنانچہ روز لینڈ گھر پر نہیں ہے" اس نے کہا۔

وہ دونوں ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔

"وہ گھر پر ہو بھی ہو سکتا ہے" جینی نے کہا اور اٹھ کھڑی ہوئی" میرے خیال میں ہمیں وہاں جانا چاہئے۔ یہ معاملہ میرے اعصاب پر سوار ہونے لگا ہے"

ڈوری نے اثبات میں سر ہلایا' اپنی میز کے قریب پہونچا اور اس کی دراز کھول کر اس میں سے پوائنٹ ستھرٹی ایٹ کا پستول چیک کر کے اپنے ہپ پاکٹ میں رکھ لیا اور اپنا کوٹ لینے کے لئے الماری کی طرف چلا۔

بیس منٹ بعد وہ اور جینی اس لفٹ میں تھے جو انھیں روز لینڈ کے اپارٹمنٹ کی طرف لے جا رہی تھی۔

ڈوری اپارٹمنٹ کی گھنٹی بجانے ہی والا تھا کہ اس نے دیکھا کہ دروازہ بند نہ تھا اس نے ہپ پاکٹ میں سے پستول نکال کر اپنے اوور کوٹ کی جیب میں رکھ

www.taemeernews.com

اور آہستہ سے کواڑ کھول کر ہال میں آگیا۔ جینی اس کے پیچھے تھی نشست گاہ کی لائٹس جل رہی تھیں۔ بھوت کی طرح دبے پاؤں آگے بڑھنے کے بعد اس نے دوسرے کمرے میں جھانک کر دیکھا اور اسے روزلینڈ نظر آگیا۔

"جینی! دروازہ بند کر دو" اس نے بے حد بھیجی آواز میں کہا "روزلینڈ اندر ہے — لیکن مر چکا ہے"۔

جینی نہ تو چونکی اور نہ ہی اس کے بشرے سے کسی قسم کے جذبات کا اظہار ہوا اس نے گھوم کر دروازہ بند کر دیا اور ڈوری کے پاس آکھڑی ہوئی اور مقتول روزلینڈ کی طرف دیکھنے لگی۔ دفعتہً اس نے کانپ کر دوسری طرف منہ پھیر لیا۔

"میرے خدا! جون — اس کے ہاتھوں کی انگلیاں...... — جینی کی آواز کانپ رہی تھی۔

وہ واپس نشست گاہ میں آگئی۔ ایک سکنڈ بعد ڈوری بھی وہاں آگیا۔ اس نے چاروں طرف دیکھنے کے بعد کہا:۔

"یہاں تلاشی وغیرہ تو نہیں لی گئی" وہ دروازہ کی طرف چلا "آؤ جینی۔ اگر ہم یہاں ٹھہرے رہے تو نئی مصیبت میں پھنس جائیں گے"۔

وہ اتنے ہی چپکے سے اپارٹمنٹ میں سے نکل آئے جتنے چپکے سے آئے تھے۔ ڈوری کی کار میں بیٹھنے کے بعد جینی نے کہا:۔

"جون! یہ معاملہ تو بہت زیادہ اہم معلوم ہوتا ہے۔ یہ کام تمہیں روزلینڈ کے سپرد نہ کرنا چاہئے تھا بلکہ خود تمہیں اس عورت سے ملنا چاہئے تھا"۔

"اب یہ مجھے کیا پتہ تھا" ڈوری نے بے چینی سے کہا "تم جانو الو کے پٹھے قسم کے لوگ مجھے فون کیا کرتے ہیں کہ ان کے پاس یہ اہم اطلاع ہے اور وہ اہم اطلاع ہے لیکن ہوتا کچھ نہیں"۔

www.taemeernews.com

"یہ تہہ خانہ کلب کہاں ہے؟"

"باؤنڈی کلیچی میں"

"بس تو ہم وہیں جائیں گے"

ڈوری نے اس کی طرف دیکھا۔

"لیکن اب تو وقت گزر چکا۔ ساڑھے گیارہ بج گئے" وہ بولا۔

"ہم وہاں جائیں گے" جینی نے دہرایا "اور جلدی کرو"

ڈوری کار اسٹارٹ کر کے سڑک پر لے آیا تو جینی نے سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا:۔

"یہ رڈینیر کے علاوہ اور کسی کا کام ہو ہی نہیں سکتا۔ میں یقین سے کہتی ہوں کہ یہ اسی کا کام ہے اور اگر یہ معاملہ اہم نہ ہوتا تو وہ روزلینڈ کو قتل نہ کرواتا تم نہیں جانتے کہ روزلینڈ نے کس کو اس عورت کے پاس بھیجا تھا؟ اس کے کسی ایجنٹ سے تم واقف نہیں ہو؟ اندازہ نہیں لگا سکتے کچھ؟"

"نہیں۔ روزلینڈ نے اپنے ایجنٹوں کے نام مجھے کبھی بتائے ہی نہیں"

"کیوں؟"

"اسے خوف تھا کہ میں انھیں اس سے چھین لوں گا"

"جون! تمھارا یہ کارنامہ ڈارلی کو کچھ زیادہ پسند نہ آئے گا" جینی نے بڑے سکون سے کہا "تمھیں ٹپ ملی اور تم نے وارلی کو رپورٹ دیئے بغیر روزلینڈ کو کام پر لگا دیا ـــــ یعنی کمال ہے کہ روزلینڈ کے علاوہ تمھیں اور کوئی نظر ہی نہ آیا۔ ادھر روزلینڈ نے بالا ہی بالا یہ کام ایک انجانے شخص کے سپرد کر دیا اور پھر بیچ میں رڈینیر ٹپک پڑا۔ اب تک رڈینیر روزلینڈ کے اس ایجنٹ کو پکڑ چکا ہوگا اور اسے معلوم ہو چکا ہوگا کہ یہ عورت کون سی اطلاع فروخت کرنا چاہتی ہے ـــــ کیا کہا تھا تم نے

www.taemeernews.com

کہ ایسی اطلاع جو امریکی سکیورٹی کے لئے بہت ضروری ہے؟ تم نے ہوشیاری کا ثبوت نہیں دیا جون۔"

ڈوری کی ہتھیلیاں نم ہوگئیں۔ اکثر دفعہ ڈوری جینی کے لئے کچھ بے چین سا ہوجاتا تھا۔ چنانچہ اس وقت یہ اس نے پہلی دفعہ سوچا کہ کاش اس نے جینی کو اپنی داشتہ بنا لیا ہوتا تو پھر یہ عورت اس کے اختیار میں ہوتی۔

"جینی! ہر انسان سے غلطی ہو ہی جاتی ہے۔" اس نے کہا۔ "پھر سمجھ میں نہیں آتا کہ تم مجھے ہی الزام کیوں دے رہی ہو۔ سبھی غلطیاں کرتے ہیں اور اس دفعہ اگر میں نے غلطی کی ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ میں ایسی سخت اور طنزیہ سرزنش کا مستحق بن گیا۔"

جینی نے سگریٹ سلگائی۔

ڈوری نے کنکھیوں سے اس کی طرف دیکھا اور اس کے چہرے پر کے جذبات دیکھ کر فیصلہ کیا کہ اپنی صفائی میں مزید کچھ کہنا مناسب نہ تھا۔

بارہ بج کر کچھ منٹ ہو رہے تھے جب وہ قمار خانہ کلب میں پہنچ گئے۔ اس عرصے میں ڈوری کا دماغ ویزرلینڈ کے قتل کے دھکے سے آزاد ہو کر سوچنے لگا تھا۔

"جینی! مناسب ہوگا کہ تم کار میں ہی بیٹھو" اس نے کہا۔ "یہ معاملہ میں نپٹاتا ہوں جاکر۔"

جینی نے سر ہلایا۔ ڈوری کلب میں داخل ہوگیا۔

نیلی جاکٹ پہنے ہوئے موٹے آدمی نے، جس کا نام ہوسون تھا، اس کا استقبال کیا۔

"میں آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں" ڈوری نے کہا اور ہوسون کا اپنا تعارفی کارڈ دکھایا۔ "یہ پولیس کا معاملہ نہ سکتا ہے۔"

www.taemeernews.com

ہوسون چونکا۔ ڈودری کے تحکمانہ لہجے نے اسے گھبرا دیا تھا۔ اگر پولیس یہاں آگئی اور اس نے اس پر اسرار آئینے کا راز معلوم کر لیا تو پھر خود ہوسون اور کلب کا خدا ہی حافظ ہوگا۔

وہ ڈودری کو بار کے پیچھے والے چھوٹے سے دفتر میں لے آیا۔

"اب فرمائیے مونشیور کیا خدمت کر سکتا ہوں آپ کی؟" ہوسون نے کہا اور ایک کرسی کی طرف اشارہ کیا

ڈودری اس کرسی میں اور ہوسون میز کے پیچھے بیٹھ گیا۔

"مجھے معلوم ہوا ہے کہ ایک عورت یہاں آئی تھی" ڈودری نے کہا۔

"یہاں تو بہت سی عورتیں آتی ہیں"

"وہ اپنے کو مادام فوشر کہتی تھی"

اس نے دیکھا کہ ہوسون گڑبڑا گیا اور پھر اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

"جی ہاں۔ وہ آئی تھی یہاں" اس نے جواب دیا۔

"وہ اب بھی یہیں ہے؟"

"جی نہیں۔ کچھ دیر پہلے وہ چلی گئی یہاں سے"

"اس نے ملاقات کی تھی کسی سے؟"

"ایک امریکی اس سے ملنے آیا تھا"

"اس مادام فوشر کے متعلق آپ کچھ بتا سکتے ہیں مجھے؟"

ہوسون نے اپنے شانے اچکائے۔

"وہ گزشتہ کل یہاں آئی تھی اور کہا تھا کہ وہ ایک ایسا پرائیویٹ کمرہ چاہتی ہے جہاں وہ آج رات گیارہ بجے اپنے ایک دوست سے اکیلے میں مل سکے۔ اس نے منھ مانگا کرایہ ادا کیا تھا چنانچہ جناب اسے ایک کمرہ دینے میں مجھے کوئی

www.taemeernews.com

حرج نظر نہ آیا:

"آپ اس کا حلیہ بیان کر سکتے ہیں؟"

"وہ حبشن تھی۔ غیر معمولی طور پر طویل القامت، قبول صورت، جوان اور عمدہ لباس میں ملبوس۔"

حبشن نوٹر ڈوری آگے کی طرف جھک کر غور سے ہوسون کی طرف دیکھنے لگا۔

"مغربی افریقہ کی ۔۔۔ اور میرے اندازے کے مطابق سینے گال کی باشندہ تھی"

"سینے گالینز ۔۔۔ ہُم" ڈوری بڑبڑایا۔

اور تب اسے یاد آیا کہ فون پر اس عورت کی انگریزی اور تلفظ اسے واقعی عجیب معلوم ہوا۔ اسی وقت اسے معلوم ہو جانا چاہئے تھا کہ مادام نوشر گالینز تھی۔ اس نے دل ہی دل میں اپنے آپ کو ہزاروں صلواتیں سنا ڈالیں کہ اس عورت کے لہجے اور تلفظ سے اس نے اسے فوراً ہی کیوں نہ پہچان لیا۔

"مادام نوشر کا وہ دوست اس سے ملنے آیا تھا؟" ڈوری نے پوچھا۔

"جی ہاں ۔ یہ وہی امریکی تھا جس کا ذکر میں کر چکا ہوں"

"وہ کلب میں موجود ہے؟"

"جی نہیں ۔ ابھی دس منٹ پہلے وہ دو دوسرے آدمیوں کے ساتھ چلا گیا۔"

"یہ دوسرے دو آدمی کون تھے؟"

"یہ میں نہیں جانتا جناب ۔ وہ کلب میں آئے، ایک ایک پیگ وسکی کا پیا اور پھر جب میں نے انھیں دیکھا تو وہ اس امریکی کے ساتھ، جس نے مادام نوشر سے ملاقات کی تھی، کلب سے جا رہے تھے۔"

"ان کا حلیہ بیان کر سکتے ہیں آپ؟"

ہوسون چند ثانیوں تک سوچتا رہا۔

www.taemeernews.com

"بات یہ ہے جناب کہ میں نے ان کی طرف کچھ دھیان نہ دیا تھا۔ ویسے بھی کلب میں ہر آنے والے ہر گاہک پر دھیان دینا قریب قریب ناممکن ہے۔ البتہ کچھ دھندلا سا خیال ہے کہ ان میں سے ایک کی ڈاڑھی تھی۔ دوسرے کی طرف میں نے دیکھا ہی نہیں"

"اور امریکی ؟"

ہوسون نے گرلینڈ کا حلیہ تفصیل سے بیان کر دیا لیکن ڈوری کے لئے اس کا کچھ مطلب نہ تھا۔

"پہلے بھی آپ نے مادام نوشر کو دیکھا تھا کبھی ؟" ڈوری نے پوچھا۔

"جی نہیں"

"کار تھی اس کے پاس ؟"

"یہ میں نہیں جانتا۔ وہ کلب میں آئی اور میں سیدھا اسے اس کے کمرے میں لے گیا"

"مادام نوشر نے اس امریکی کا نام آپ کو نہیں بتایا جو اس سے ملنے آیا تھا ؟"

"جی نہیں"

ظاہر ہے کہ وہ سون اس سے زیادہ کچھ بتا نہ سکتا تھا۔ چنانچہ اس سے مزید کچھ پوچھنا وقت ضائع کرنا تھا۔ بہر حال اسے چند باتیں تو معلوم ہو گئی تھیں لیکن سوال یہ تھا کہ یہ اطلاعات اس کے لئے کار آمد ثابت ہو سکتی تھیں یا نہیں رزلینڈ کا ایجنٹ اس عورت سے مل چکا تھا' وہ چلی گئی تھی اور پھر رڈینبر کے آدمی اس امریکی کو لے گئے تھے۔

وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"بہت بہت شکریہ۔ میرے خیال میں آپ وہ اطلاعات بہم پہنچا چکے ہیں

www.taemeernews.com

جو میں معلوم کرنا چاہتا تھا" اس نے کہا

ہوسون نے عجیب نظروں سے ڈوری کی طرف دیکھ کر پوچھا:۔

"کلب پر پولیس وغیرہ کی بلا تو نازل نہ ہوگی؟"

"نہیں۔ آپ اطمینان رکھیں"

ادھر ڈوری کلب میں سے نکل کر کار میں جینی کے قریب جا بیٹھا۔

اس نے ہوسون سے جتنی باتیں معلوم کی تھیں جینی کو بتادیں۔

جینی نے کہا" جون! تمھارے خیال میں کیا اب یہ مناسب نہ ہوگا کہ پوری رپورٹ وارلی کو دی جائے؟"

"قطعی نہیں"۔۔۔۔ ڈوری نے بلا جھجک کہا" میں اس معاملہ کو ہینڈل کر سکتا ہوں۔ میں اس سینے گالیز عورت کو تلاش کرلوں گا میں ایر پورٹ پر اپنے آدمی متعین کردوں گا۔ میں ہر ایرپورٹ کو چیک کردوں گا یہ عورت دو چار دن پہلے ہی افریقہ سے یہاں آئی ہوگی۔ اس کا پتہ چلانا مشکل نہ ہوگا اس کا پورا حلیہ میں معلوم کرچکا ہوں۔ ایرپورٹ کے عملے میں سے کسی نہ کسی نے اسے ضرور دیکھا ہوگا"

"لیکن جون۔ اس وقت رڈنیر اور اس کے آدمی روزلینڈ کے ایجنٹ کی زبان کھلوانے کی کوشش کر رہے ہوں گے" جینی نے کہا" کچھ ہی دیر بعد انھیں معلوم ہو جائے گا کہ یہ افریقی عورت کون ہے اور یہ کہ اسے کہاں پایا جا سکتا ہے۔ میرے خیال میں تو جون تمھارے بنائے اب کچھ نہ بنے گا"

"بہرحال قسمت آزمائی کرنے میں کیا حرج ہے۔ اگر اس سلسلے میں میں کچھ نہیں کر سکتا تو پھر ظاہر ہے کہ وارلی بھی کچھ نہ کر سکے گا۔ اگر وقت میرے لئے گزر چکا ہے تو اس کے لئے بھی گزر چکا ہے"

www.taemeernews.com

اودسا اپنی آنکھوں میں عجیب طرح کی چمک اور دل میں ایک ضدی ارادہ لئے ڈوری نے کار اپنے اپارٹمنٹ کی طرف بھگا دی۔

چوتھا باب

رڈنیبر کے چلے جانے کے کچھ سکنڈ بعد تھامس کمرے میں آیا ایک منٹ تک ادھر ادھر دیکھنے کے بعد ایسی نظروں سے گرلینڈ کی طرف دیکھا جن میں امید بھی تھی اور خوف بھی۔

"بوس نے کچھ کہا میرے متعلق ؟" تھامس نے پوچھا

گرلینڈ اپنی درد کرتی ہوئی گردن مسلنے اور تھامس کے خوف سے سفید چہرے کی طرف دیکھنے لگا۔

"میں نے ان سے کہہ دیا کہ تمھارے کلب کے راستے بند کرنے سے ایک گھنٹہ پہلے میں وہاں پہونچ گیا تھا" اس نے کہا۔

"میرے اس جواب سے انھیں کچھ خوشی حاصل ہوئی اور یقیناً تم بھی خوش ہوگے"

بودگ اور شوارز کمرے میں آگئے۔ بودگ گرلینڈ کی طرف دیکھ کر مسکرایا۔

"بہت ہوشیار ہو یار" وہ بولا "میں تو تمھاری قبر کھودنے کی تیاری کر رہا تھا"

"یہ تم نے کوئی نئی بات نہیں کہی ہے۔ میں واقعی ہوشیار ہوں" گرلینڈ نے تھامس کی طرف دیکھا "میرے سونے کا وقت ہو چکا ہے۔ اب مجھے میرا پستول دیدیا جائے"

تھامس نے جلدی سے گرلینڈ کا پوائنٹ ٹارٹی فائیو پستول اسے دیدیا۔ اس نے پستول اپنے خول میں رکھ لیا۔

www.taemeernews.com

"یہ ہماری بے حد خوبصورت دوستی کی ابتدا ہو سکتی ہے" گرلینڈ نے کہا اور دروازے کی طرف بڑھا۔ وہاں پہونچ کر اس نے براہ راست شوارز کی طرف دیکھا "پتھر کے سے چہرے والے! پہلے کام اور پھر دوسری باتیں۔ تمھارے ساتھ میرا ایک سودا چکانا باقی ہے۔ پہلے اس کام سے نپٹ لوں پھر تمھارا قرض اتار دوں گا"

بورگ نے ایک زبردست قہقہہ لگایا لیکن گرلینڈ کمرے سے باہر نکل گیا۔

اس وقت ایک بج چکا تھا لیکن اپنے بستر میں دبکنے اور نیند کو لبیک کہنے سے پہلے گرلینڈ ایک کام اور کر لینا چاہتا تھا۔ ذرا وقت کے بعد اسے ایک ٹیکسی مل گئی۔ گرلینڈ نے ڈرائیور سے کہا کہ وہ اسے جیپ ایلاسنز میں "لا مینگارڈ" کی عمارت تک پہنچا دے۔

ٹیکسی اخبار کے محرابی پھاٹک کے سامنے پہونچ کر رک گئی تو گرلینڈ نے کرایہ ادا کیا، ٹیکسی سے باہر آیا اور اخبار کے ریسپشن کمرے میں پہونچا۔

"مسٹر ورنی موجود ہیں کیا؟" اس نے میز کے پیچھے بیٹھی ہوئی معمر اور تھکی ہوئی آنکھوں والی عورت سے پوچھا۔

"جی ہاں۔ اپنے دفتر میں ہیں۔ کیا نام بتاؤں آپ کا؟"

گرلینڈ نے اپنا نام بتایا۔

عورت نے ٹیلیفون اٹھا کر بات کی، اور پھر نیلی جرسی میں ملبوس ایک لڑکی کو اشارے سے قریب بلا کر کہا:-

"ان صاحب کو موسیو ورنی کے دفتر میں لے جاؤ"

لڑکی کا جسم پرکشش تھا لیکن ـــــ گرلینڈ نے سوچا۔ یہ بڑے افسوس کی بات تھی کہ اس کی ناک ضرورت سے زیادہ تیکھی اور دہانہ تنگ تھا جو اس کی بدمزاجی کی علامت تھا۔ وہ لڑکی کے پیچھے چلتا ہوا لفٹ میں آ گیا۔ تیسری منزل

www.taemeernews.com

پھر لفٹ سے باہر آیا اور لڑکی کے مٹکتے ہوئے کولھوں پر نظریں جا کر اس کے پیچھے چلنے لگا اور آخر کار کوری ڈور کے انتہائی سرے پر واقع جاکوس درنی کے چھوٹے سے دفتر میں تھا۔ درنی اپنی میز کے پیچھے بیٹھا فون پر کسی سے باتیں کر رہا تھا۔

درنی اخبار کے "گاسپ" کالم کا اڈیٹر تھا۔ وہ دبلا پتلا تھا اور رنگت جھلسی ہوئی سی تھی۔ اس کے بال چھوٹے ترشے ہوئے تھے اور ٹھوڑی پر چھوٹی سی داڑھی لہرا رہی تھی۔ وہ ہمیشہ چیختے ہوئے رنگوں کا لباس پہنا کرتا تھا چنانچہ اس وقت بھی ایسے ہی کپڑے پہنے ہوئے تھا۔

گرلینڈ کو دیکھ کر وہ مسکرایا، سر کے اشارے سے اندر آنے کو کہا، اشارہ کر کے اسے ایک کرسی میں بیٹھنے کو کہا اور مزید چند سکنڈ تک فون میں بولنے کے بعد ریسیور رکھ دیا۔

"ہیلو مارک" درنی نے کہا" بہت دنوں میں آئے اس دفعہ تو۔ کیا خدمت کرسکتا ہوں؟"

وہ اور گرلینڈ کافی طویل عرصے سے ایک دوسرے کو جانتے تھے۔ درنی کو شک تھا کہ گرلینڈ کسی قسم کا ایجنٹ ہے۔ لیکن کوئی تین برس پہلے وہ ایک مشکل میں پھنس گیا تھا جس سے نکلنے کے لئے گرلینڈ نے اسے روپیہ دیا تھا۔ درنی جانتا تھا کہ گرلینڈ خود دولت مند نہ تھا۔ جتنا کماتا تھا اتنا ہی کھا لیتا تھا چنانچہ وہ کسی کو معمولی سی رقم بھی نہ دے سکتا تھا لیکن گرلینڈ نے اسے روپیہ دیا تھا اور یہ اس کا وہ احسان تھا جسے درنی بھولا نہ تھا۔ چنانچہ وہ گرلینڈ کو ہر وہ اطلاع بہم پہنچا دیتا تھا جو گرلینڈ معلوم کرنا چاہتا تھا اور یہ اس کی شرافت تھی کہ وہ گرلینڈ سے کوئی سوال نہ پوچھتا تھا۔

گرلینڈ بیٹھ گیا، اپنی جیب میں سے سگریٹ کا وہ پیکٹ نکالا جو بورگ نے

www.taemeernews.com

دیا تھا اور ایک سگریٹ ورنی کو پیش کی۔ جب وہ دونوں اپنی اپنی سگریٹ سلگا چکے تو گرلینڈ نے پوچھا :-

"یار ورنی! ہوٹل جارج پنجم میں مقیم ہرمن رڈنیز کے متعلق تم کیا جانتے ہو؟"

ورنی نے دھوئیں کے بادل میں سے گرلینڈ کی طرف دیکھا۔

"رڈنیز؟ کون نہیں جانتا اسے؟" وہ بولا

"کم سے کم میں نہیں جانتا" گرلینڈ نے کہا۔ اگر جانتا ہوتا تو ظاہر ہے کہ یہاں نہ آتا"

"معافی چاہتا ہوں" مارک۔ میرا خیال تھا کہ اس سے سبھی واقف ہیں۔"

"کون اور کیا ہے یہ رڈنیز؟"

"ہم۔ م۔ م۔ فرض کرو کہ تم ہانگ کانگ میں ایک بند بنوانا چاہتے ہو۔ فرض کرو کہ تمھیں بمبئی میں ایک پاور پلانٹ بنانا ہے۔ فرض کرو کہ تم انگلستان اور ڈنمارک کے درمیان کار اور فیری سروس شروع کرنا چاہتے ہو۔ ان باتوں اور ایسے ہی عظیم الشان پراجکٹ کے متعلق تمھیں خیال بھی آیا تو تم رڈنیز سے مشورہ کرو گے اور وہ فوراً تمھیں فنانس کر دے گا۔ رڈنیز ہر وہ عظیم الشان کام ہینڈل کرتا ہے جس میں ڈھیروں روپیہ لگتا ہے۔"

ورنی نے اپنی سگریٹ کی راکھ جھاڑ دی" وہ ہر چیز میں ہے اور ہر جگہ ہے۔ مثلاً جہاز کمپنیاں، تیل کمپنیاں، مکانات کی تعمیر اور ایئر سروس۔ غرض ہر شعبے اور ہر پراجکٹ میں اس کا روپیہ لگا ہوا ہے۔ تم پوچھتے ہو کہ وہ کون ہے؟ تو جواب یہ ہے رڈنیز۔ بگ بزنس یعنی مسٹر بگ بزنس"

گرلینڈ کے ماتھے پر بل پڑ گئے۔ اس کی گردن پھر درد کرنے لگی تھی۔

"اگر وہ اتنا ہی عظیم ہے تو پھر یہ کیا بات ہوئی کہ میں نے اب تک اس کے

www.taemeernews.com

متعلق کچھ سنا نہیں؟"
وہ رنی مسکرایا۔
"اسے پبلسٹی سے نفرت ہے۔ وہ ہر اخبار کے بڑوں سے واقف ہے اور انہیں ہمیشہ وہ یاد دلاتا رہتا ہے چنانچہ اخبار اس کی طرف سے خاموش ہیں یوں سمجھو یار کہ یہ رڈنیر فنانس کا راسپوٹین ہے۔ غالباً دنیا کا سب سے بڑا متفاطیس"
"کچھ اندازا ہے کہ کتنا روپیہ ہے اس کے پاس؟"
"بالکل بھی نہیں۔ البتہ یہ میں یقین سے کہتا ہوں کہ وہ دس لاکھ پونڈ بلا جھجک میز پر رکھ سکتا ہے اور ان دس لاکھ کی وجہ سے اس کی دولت میں اتنی ہی کمی واقع ہو گی جتنی کہ سمندر میں سے ایک گھڑا پانی نکال لینے سے اس کے پانی میں ہو سکتی ہے۔ سچ کہتا ہوں مارک یہ رڈنیر بے حد چگادری ہے۔ حیرت انگیز حد تک بڑا۔"
گریلینڈ نے اپنی کرسی میں پہلو بدلا۔
"جارج پنجم میں اس کا قیام مستقل ہے؟"
"کسی بھی جگہ اس کا قیام مستقل نہیں ہے۔ لوئرے کے علاقے میں اس کا ایک شاتو ہے۔ پیرس میں اس کا ایک ذاتی مکان ہے۔ ساری دنیا میں اس کے مکانات ہیں لیکن رڈنیر ان میں کم بہت کم قیام کرتا ہے۔ وہ اچھے شاندار ہوٹلوں میں رہنا پسند کرتا ہے۔ دو تین سال ہوئے اس کی بیوی کا انتقال ہو گیا چنانچہ اب اسے ظاہر ہے کہ مستقل مکان کی اور کسی جگہ مستقل طور پر رہنے کی ضرورت نہیں۔ وہ گھومتا رہتا ہے۔ کبھی یہاں اور کبھی وہاں۔ آج اس ملک میں ہے تو کل اس ملک میں۔ حال ہی میں وہ ماسکو سے واپس آیا ہے اب اگر وہ ہفتے کی شام گزارنے کے لئے کریلین چلا جاتا ہے تو اس پر مجھے ذرا حیرت

www.taemeernews.com

نہ ہوگی۔ تو اس قسم کا آدمی ہے یہ رڈنیز؟“
گرلینڈ چونکا۔
”وہ ماسکو میں کیا کر رہا تھا؟“ اس نے پوچھا
”یہ تو میں نہیں جانتا“ درنی نے شانے اچکائے ”کوئی بڑا کاروبار کر رہا ہوگا“ اس نے غور سے گرلینڈ کی طرف دیکھا ”تم وقتاً فوقتاً میرے پاس آتے اور مختلف قسم کے سوالات پوچھتے ہو لیکن اس دفعہ جو پوچھ رہے ہو وہ سب سے زیادہ حیرت انگیز ہے۔ یہ تو میرے خواب و خیال میں بھی نہ تھا کہ تمھیں رڈنیز سے دلچسپی پیدا ہو جائے گی“
”یہ تو یونہی پوچھ رہا تھا کوئی خاص بات نہیں ہے“ گرلینڈ نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا ”بہرحال شکریہ۔ اچھا تو میں چلتا ہوں۔ میری فکر نہ کرو، امید ہے کہ جلد ہی تم سے پھر ملاقات کروں گا“
”تم جانتے ہو گرلینڈ کہ میں سوالات نہیں پوچھتا“ درنی نے بڑی سنجیدگی سے کہا ”لیکن چونکہ تم میرے دوست ہو اس لئے تمھیں خبردار کئے دیتا ہوں کہ رڈنیز سے کوئی معاملہ نہ کرنا۔ وہ بے حد خطرناک آدمی ہے“
”شکریہ درنی“ گرلینڈ مسکرایا ”جب میرے پاس کچھ زیادہ روپیہ بچ جائے گا تو تمھیں کسی شاندار ہوٹل میں شاندار ڈنر کھلاؤں گا“
اور وہ درنی کی طرف ہاتھ ہلا کر دفتر سے باہر آگیا۔ لفٹ کے ذریعہ نیچے پہنچا اور جب سڑک پر آیا ہے تو کپکپا دینے والی سرد ہوا چل رہی تھی۔
ایک ٹیکسی حاصل کر کے وہ اپنے اپارٹمنٹ میں پہونچ گیا۔ وہ آہستہ آہستہ زینہ چڑھ رہا تھا اور سوچ رہا تھا کہ اس کی یہ رات بڑی یادگار تھی۔
”آخر کار میں آزاد ہو گیا“ وہ دل میں بولا ”روزلینڈ نہیں رہا میں آپ اپنی

www.taemeernews.com

مرضی کا مالک ہوں اور زندگی میں پہلی دفعہ ایک ہی وقت میں ڈھیروں روپیہ حاصل کرنے کی امید بندھی ہے ؟

اپنے اپارٹمنٹ میں پہونچ کر اس نے ادھر ادھر دیکھا۔ اس کی غیر موجودگی میں وہاں کوئی نہ آیا تھا۔ اس نے اپنے کپڑے اتارے، غسل خانے پہونچ گرم پانی کا نل کھولا، بہت دیر تک نہاتا رہا، کمرے میں آکر شب خوابی کا لباس پہنا اور بستر میں دبک گیا

وہ اندھیرے میں لیٹا اس پر اسرار عورت مادام نوتنبر، ڈڈنیز اور رابرٹ ہنری کیری کے متعلق سوچنے لگا۔ اس نے رنز لینڈ کے متعلق بھی سوچا جو اپنے کمرے میں مردہ پڑا تھا اور اس کے ہاتھوں کی انگلیوں کے ناخن اکھاڑ لئے گئے تھے۔

سونے سے پہلے اسے آخری خیال اس لڑکی کا آیا جسے وہ اپنے کمرے میں لے آیا تھا اور جس نے اپنا نام ٹیسا بتایا تھا۔ اس نے ٹیسا کی لانبی ٹانگوں بھورے بالوں اور خوبصورت جسم کے متعلق سوچا۔

نیند اس پر حاوی ہوگئی اور اس نے ٹیسا کو اس کے دماغ میں سے کہیں باہر دھکیل دیا۔

ٹیلیفون کی گھنٹی نے ڈدری کو ہڑبڑا یا۔ وہ اپنی میز کے پیچھے بیٹھا دونوں ہاتھوں میں سر دئے اونگھ رہا تھا۔ اس نے سر جھٹک کر اپنے دماغ پر سے نیند کا اثر دور کیا اور میز پر رکھے ہوئے ٹائم پیس کی طرف دیکھا تین بجکر بیس منٹ ہو رہے تھے۔

صوفے پر گٹھری بن کر سوئی ہوئی جینی کی بھی آنکھ کھل گئی۔ وہ کہنی کے

www.taemeernews.com

سہارے نیم دراز ہو کر ڈوڈری کی طرف دیکھنے لگی۔ ڈوڈری نے ریسیور اٹھایا۔
"ہیلو ——؟ میں ڈوڈری بول رہا ہوں۔"
"میں روڈ ہالورن بول رہا ہوں اور اورلی ایرپورٹ سے فون کر رہا ہوں"
دوسری طرف سے کھردری آواز سنائی دی۔ رابرٹ روڈ ہالورن امریکی سکوریٹی برانچ کا بہترین افسر تھا" صاحب! یہاں سے تو کچھ معلوم نہ ہو سکا۔ میں نے عملے کے ہر ایک شخص سے چیک کیا۔ پچھلے ایک ہفتے میں سیکڑوں سینے گالی لوگ اس ہوائی اڈے پر اترے ہیں۔ چنانچہ ان لوگوں میں وہ عورت بھی ہو سکتی ہے لیکن مجھے اس میں شک ہے۔ ہم نے مسافروں کے کارڈوں کی فہرست بھی دیکھی۔ زیادہ تر عورتیں اپنے شوہروں کے ساتھ تھیں اور جو اپنے شوہروں کے ساتھ نہ تھیں نہ معمر تھیں۔ بوڑھی تھیں بالکل۔ آپ کے خیال میں وہ عورت کسی آدمی کے ساتھ تو سفر نہیں کر رہی تھی؟"
"یہ تو میں نہیں جانتا ممکن ہے وہ اپنے آدمی کے ساتھ ہو"
"بہت اچھا۔ میں اپنے چند آدمیوں کو شادی شدہ مسافروں کو چیک کرنے کے کام پر لگا دیتا ہوں۔ یہ کام مشکل ضرور ہے لیکن ناممکن نہیں ہے۔ آپ فکر نہ کریں مسٹر ڈوڈری۔ لیکن ہو سکتا ہے وہ جہاز سے آئی ہو۔ یعنی بحری راستے سے۔ ایس۔ ایس افسر دے دو تین دن پہلے یہاں آیا ہے میں مارسیلز کی پولیس کو مطلع کر کے چیک کرنے کی ہدایت کر دی ہے۔ اس کے علاوہ ڈاکر سے آیا ہوا ایک تجارتی جہاز بھی ڈنکرک میں لنگر انداز ہے۔ یہ ممکن ہے کہ وہ عورت اس جہاز سے آئی ہو۔"
"یہ سب کام کتنے دن میں ہو جائیں گے؟" ڈوڈری نے پوچھا۔
"مکمل چیکنگ کم سے کم پانچ دنوں میں"

www.taemeernews.com

"اتنے دنوں میں تو ہو سکتا ہے کہ وہ عورت یہاں سے چلی جائے" ڈوری نے کہا
"میرے خیال میں تو ایسی بات نہ ہوگی کیونکہ اب ہم اس کے لئے تیار ہیں۔ وہ ہم سے بچ کر نکل نہیں سکتی۔ ہم نے ریل کے اسٹیشنوں، ایئرپورٹ اور بندرگاہوں کی ناکا بندی کر رکھی ہے۔ اسے تلاش کرنے میں بے شک وقت لگ جائے گا۔ لیکن اگر اس نے یہاں سے نکلنے کی کوشش کی تو پھر وہ ہمارے ہاتھوں میں ہوگی"

ڈوری نے تلخی سے سوچا کہ تب تک یہ عورت مر چکی ہوگی۔

"بہت اچھا کیپٹن" وہ بولا "جو کچھ کر سکتے ہو کر گزرو اور ذرا جلدی۔ معاملہ سخت اہم ہے"

"آپ فکر نہ کریں ہم کوئی کسر نہ اٹھا رکھیں گے" روہالورن نے کہا اور فون بند کر دیا
جینی نے سوالیہ نظروں سے ڈوری کی طرف دیکھا۔ موخرالذکر نے شانے اچکائے۔

"جینی! تمہارا خیال غلط نہ تھا۔ وقت شاید نکل چکا ہے۔ پولیس پانچ دنوں سے پہلے اس کا سراغ نہیں لگا سکتی" اس نے ایک ہاتھ اٹھایا اسکی ہتھیلی سے اپنا ماتھا رگڑنے لگا "حیران ہوں کہ سینے گال کی اس عورت کے پاس ایسی تو کون سی قابل فروخت چیز ہوگی جو اتنی اہم ہے کہ رُڈ نیز ایک شخص کی جان لینے پر مجبور ہو گیا؟"

"میں کہتی ہوں تم اپنا کوئی آدمی روزلینڈ کے کمرے میں کیوں نہیں بھیج دیتے؟" جینی نے کہا۔

"کس لئے؟"

"تلاشی لینے کے لئے۔ ممکن ہے وہاں اسے کوئی کام کی چیز مل جائے۔ روزلینڈ نے اپنے آدمیوں کا ریکارڈ تو رکھا ہوگا۔ خود ہمیں تلاشی لے لینی چاہئے تھی"

www.taemeernews.com

"اور اگر اس وقت کوئی وہاں آجاتا تو ہم رنگے ہاتھوں پکڑے جاتے"۔

ڈوری نے کہا۔ چند ثانیوں تک وہ کچھ سوچتا رہا اور پھر فون کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے بولا "جیک کا زمن یہ کام کر سکتا ہے"

اس نے نمبر ڈائل کیا اور ریسیور کان سے لگا کر منتظر رہا۔ دوسری طرف سے خواب میں لتھڑی ہوئی آواز نے پوچھا کہ کون ہے۔ ڈوری نے جلدی سے اسے بتایا کہ وہ کیا چاہتا ہے اور پھر کہا۔

"جیک! یہ بہت اہم معاملہ ہے۔ مجھے روزلینڈ کے ایجنٹوں کی فہرست چاہیئے اور جلد از جلد۔ تم اس کے کمرے میں جاؤ اور اس کے کونے کونے کی تلاشی لے ڈالو"

لائن کے دوسری طرف سے جیک کی آواز سنائی دی جس میں اب نیند نہ تھی چنانچہ معلوم ہوا کہ وہ مستعد ہو گیا تھا۔

"ٹھیک ہے — ہو جائے گا" جیک نے فون بند کر دیا۔

ڈوری نے جینی کی طرف دیکھ کر سر ہلایا۔

"ممکن ہے جیک کو کچھ مل جائے"

"لیکن ہم نے اپنا کام بہت دیر سے شروع کیا ہے" وہ بولی "روزلینڈ کا یہ آدمی ہو سکتا ہے کہ اب تک مر چکا ہو"

ڈوری نے کہا "میں دو آدمیوں کو رڈنیز کے ہوٹل پر نظر رکھنے کے لئے متعین کئے دیتا ہوں۔ اگر انھیں یہ جنگلی داڑھی والا نوجوان نظر آگیا تو وہ اسے پکڑ کر یہاں لے آئیں گے اور تب ہم اس سے اسی زبان میں گفتگو کریں گے جس زبان میں اس نے روزلینڈ سے گفتگو کی تھی"

"یہ اب تم گرم ہونے لگے ہو جون"

جینی نے صوفے پر سے اٹھ کر انگڑائی لی۔

www.taemeernews.com

"میں تو اب گھر جا رہی ہوں۔ نیند جھوم کر آ رہی ہے۔"

ڈوری نے ذرا ہچکچاہٹ کے بعد ایک دروازے کی طرف ہاتھ ہلایا۔

"یہ زائد کمرہ جو ہے۔ اب یہاں سے گھر جانے کی کیا ضرورت ہے" وہ بولا "اس کمرے میں جاکر سو جاؤ۔"

جینی نے مسکرا کر نفی میں سر ہلایا۔

"جی نہیں۔ مجھے اپنے ہی بستر میں سونا پسند ہے حالانکہ میں ہمیشہ اکیلی نہیں سوتی۔ میں اپنے ہی شب خوابی کے لباس میں سونا اور صبح اٹھ کر اپنے ہی ٹوتھ برش سے دانت مانجھنا پسند کرتی ہوں۔ شب بخیر"

"اگر کوئی اہم خبر آئی تو تمہیں فون کر دوں گا" ڈوری نے کرسی پر سے اٹھے بغیر کہا۔ وہ فون کی طرف ہاتھ بڑھا رہا تھا۔

"لیکن اگر ارجنٹ نہ ہو تو دس بجے سے پہلے فون نہ کرنا" جینی نے کہا اور اپنا سموری کوٹ پہننے لگی۔

"اگر ارجنٹ نہ ہو تو میں سرے سے تمہیں فون ہی نہ کروں گا" ڈوری نے کہا اور ایک نمبر ڈائل کر کے ماؤتھ پیس میں بولنے لگا۔

جینی ڈوری کی طرف مزید متوجہ ہوئے بغیر اپارٹمنٹ سے باہر اور لفٹ میں سوار ہو کر نیچے سڑک پر آ گئی۔ اور اس طرف چلی جہاں اس نے اپنی کار پارک کی تھی۔

وہ سرے دن صبح گیارہ بجے گرلینڈ انڈے اور نمکین گوشت تل رہا تھا اور سر کی ہر جنبش کے ساتھ اس کی گردن میں درد کی لہریں دوڑ جاتی تھیں اور اس کے منہ سے ہر دفعہ سسکی نکل جاتی تھی۔

www.taemeernews.com

"کسی نے بیرونی دروازے پر دستک دی۔ گرلینڈ نے ایک گالی دے کر گیس چولھے کا شعلہ نیچا کیا، اپنے کوٹ کی جیب پر ہاتھ رکھ کر اطمینان کر لیا کہ پستول وہاں موجود تھا، وہ دبے پاؤں دروازے کے قریب پہونچا اور چور سوراخ میں سے جھانک کر دیکھا۔

زینے کے ماتھے پر بورگ منتظر کھڑا تھا۔ اس نے چرمی کوٹ پہن رکھا تھا اور اس کے سر پر جو ہیٹ تھی وہ بھی چرمی ہی تھی۔

گرلینڈ نے دروازہ کھولا۔

"لو بھئی۔ ہم آ گئے یار" بورگ نے کہا۔ اس کے موٹے ہونٹوں پر دوستانہ مسکراہٹ پھیل گئی "گردن کا کیا حال ہے؟"

"برا حال ہے" گرلینڈ نے کہا اور ایک طرف ہٹ گیا۔

بورگ اندر آ گیا۔ اس کے ہاتھ میں کالے رنگ کا بریف کیس تھا۔

"اسے میں ابھی ٹھیک کئے دیتا ہوں" بورگ نے کہا اور نتھنے پھیلا کر سوں سوں کرنے لگا۔ "ہم م م۔ اشتہا انگیز بو ہے۔"

"کھاؤ گے کچھ؟ انڈے اور نمکین گوشت کے قتلے ہیں تلے ہوئے" گرلینڈ نے دروازہ بند کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ کھا کر آیا ہوں" بورگ نے اپنی توند بڑے پیار سے سہلائی "یہ سالی دن دونی رات چوگنی ترقی کر رہی ہے جیسے اندر جڑواں بچے ہوں لیکن تم کھاؤ۔ تم میری فکر نہ کرو۔"

گرلینڈ چولھے کے قریب پہونچا، بڑی مہارت سے انڈے اور گوشت کے قتلے پلیٹوں میں نکالے اور میز پر آ بیٹھا۔

بورگ نے کمرے کا جائزہ لیا۔

www.taemeernews.com

"تمہارا گھونسا تو خاصا اچھا ہے یار" وہ بولا "لیکن زینہ بڑا واہیات ہے"
"کافی پیو گے؟ گرلینڈ نے اپنا کپ بھرتے ہوئے پوچھا۔
کافی کے لیے تو میں ہر دم تیار رہتا ہوں"
بورگ نے اپنی ہیٹ اور کوٹ اتار کر ایک طرف رکھا اور گرلینڈ کے سامنے والی کرسی میں بیٹھ گیا اس نے خود اپنے لئے کپ بھرا۔ اس میں اس نے شکر اینڈ کریم ڈالی۔ کافی کی چند چسکیاں لینے کے بعد سگریٹ جلائی اور گرلینڈ کی طرف دیکھنے لگا جو کھانا ٹھونس رہا تھا۔
جب تک گرلینڈ کھاتا رہا تب تک وہ دونوں خاموش رہے۔ کھانے سے فارغ ہو کر گرلینڈ نے اطمینان سے سر ہلایا اٹھ کر پلیٹیں سنک میں رکھ آیا، سگریٹ سلگائی اور واپس آکر بیٹھ گیا۔
"کڈ ہوگن کو جانتے ہو؟" بورگ نے پوچھا "وہی جو کئی برسوں تک باکسنگ کا بہترین کھلاڑی رہا ہے؟ اس کا نام تو تم نے یقیناً سنا ہوگا ایک زمانے میں میں اس کا ٹرینر تھا۔ وہ چلا گیا تو میں بھی ادھر ادھر ٹاپتا رہ گیا۔ تو کہنے کا مطلب یہ کہ اگر تمہاری گردن تکلیف دے رہی ہے تو میں اسے ٹھیک کر سکتا ہوں"
"اچھا۔ ٹھیک کر دو" گرلینڈ ایک ہی گھونٹ میں اپنا کپ خالی کر گیا۔
بورگ نے اپنی جیب میں سے ایک سفید بوتل نکالی۔
"یہ ریچھ کی چربی ہے کیا؟" اس نے کہا "بستر پر لیٹ جاؤ اوندھے منہ۔ ذرا جلن تو ہوگی لیکن درد جاتا رہے گا"
دس منٹ بعد گرلینڈ اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس نے اپنی گردن کئی دفعہ دائیں بائیں گھمائی، اسے ایک دو جھٹکے دیئے اور اچھل کر کھڑا ہو گیا۔
"تم تو یار جادوگر ہو" وہ بولا

www.taemeernews.com

بورگ فتحمندی سے مسکرایا اور نل کے قریب جاکر ہاتھ دھونے لگا۔

"نہیں کہا تھا میں نے کہ یہ ریچھ کی چربی سب ٹھیک کردے گی؟" بورگ نے کہا اور بستر پر رکھے ہوئے بریف کیس کی طرف سر ہلاکر بولا: "روپیہ لے آیا ہوں تمھارے لیے۔ آج صبح بوس نے مجھے دیا تھا کہ یہاں پہونچا دوں۔"

گرلینڈ نے سر ہلایا اور بے اختیار بریف کیس کی طرف بڑھا لیکن بورگ ایکدم سے اس کا راستہ روک کر کھڑا ہو گیا۔ وہ بدستور مسکرا رہا تھا۔

"ٹھہر دیار" وہ بولا "ایک شرط ہے۔ اس بریف کیس میں پورے سات ہزار ڈالر ہیں۔ بقیہ روپیہ اس عورت کو دینے سے پہلے تمھیں یہ یقین کرلینا ہے کہ کیری کہاں ہے۔ سمجھ گئے؟"

گرلینڈ نے سوچا کہ شرط مناسب تھی۔ کیا پتہ یہ عورت انھیں اُلّو بنا رہی ہو۔

"ٹھیک ہے" وہ بولا۔

اس نے بریف کیس کھولا اور نوٹ گننے لگا۔ یہ اطمینان کرکے کہ رقم پوری تھی اس نے بریف کیس بند کر دیا۔

"مجھے واقعی خوشی ہوئی یار" بورگ نے کہا۔

"کس بات کی؟"

"اسی کی کہ تم ہمارے ٹولے میں آگئے" بورگ نے اپنے لئے کپ میں کافی انڈیلی "وہ سالا تھامس ایک مدت سے ہمارا سردار بنا پھر رہا تھا۔ گو یا وہی تھا سب کچھ کیا؟ مان لیا کہ بہت ہوشیار ہے اور کئی کام کئے ہیں اس نے، لیکن بڑی عمدگی سے، لیکن جو بات مجھے کھاجاتی ہے وہ یہ ہے کہ وہ لونڈا سالا حکم چلاتا ہے مجھ پر۔"

"وہ پتھر کے سے چہرے والا خطرناک آدمی معلوم ہوتا ہے؟"

"کون؟"

www.taemeernews.com

"وہی جسے میں اسٹون فیس کہتا ہوں۔ کب سے ہے وہ تمہارے گروہ میں؟"

"وہ شوارز؟ وہ تو ایک مدت سے ہے۔ وحشی ہے نرا۔ کیا؟ لیکن کام کا آدمی ہے۔ ظاہر ہے کہ ہمیں ایک بے درد اور پتھر قسم کے آدمی کی ضرورت پڑتی ہے اور شوارز بس ایسا ہی ہے۔ اس ظالم نے ایسے ایسے کام کیے ہیں کہ میں ان کے متعلق سوچتا بھی ہوں تو مجھے قے ہونے لگتی ہے۔ رڈنیز منھ مانگا روپیہ دیتا ہے اس کے باوجود شوارز سالا غلیظ اور خصی سور کی طرح رہتا ہے۔"

"رڈنیز کو تمھاری ضرورت کیوں پڑی؟" گرلینڈ نے بظاہر بے تعلقی سے پوچھا "تم کیا کرتے ہو؟"

"بس — میں بھی کام ہی کرتا ہوں"۔ بورگ نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ "اب مجھے چلنا چاہیئے۔ سنہری بالوں والی ایک بیٹھی سے ملنا ہے جو رات کو کام کرتی ہے اور دن کو سو رہتی ہے۔ یہ روپیہ سنبھالنا۔ کہیں کوئی جیل جھپٹ نہ کر جائے۔ اچھا۔ میں چلا۔

اور دوسرے ہی لمحے میں وہ جا چکا تھا۔

گرلینڈ دروازہ اندر سے مقفل کر کے بریف کیس کے قریب آیا۔ اسے کھولا اور نوٹوں کے بنڈل بستر پر بکھیر ڈالے۔ اتنا بہت سا روپیہ ایک ہی وقت میں پہلے کبھی اس کے ہاتھ میں آنا تو ایک طرف رہا اس نے دیکھا تک نہ تھا اور ابھی تو یہ سات ہزار ڈالر ہی تھے چنانچہ پندرہ ہزار کتنے ہو سکتے تھے یہ وہ سوچ بھی نہ سکتا تھا۔

وہ کئی منٹ تک نوٹوں کی گڈیوں کی طرف دیکھتا رہا اور پھر ایک بار انھیں شمار کیا۔ اس نے پانچ ہزار ڈالر نکال کر ایک طرف رکھے اور بقیہ دو ہزار واپس بریف کیس میں رکھ دیے۔ اس نے فیصلہ کیا کہ یہ دو ہزار تو وہ مادام نوشر کو دیگا

www.taemeernews.com

جب وہ اسے بتا دے گی کہ کیری کہاں ہے تو وہ بقیہ رقم رڈ نیز سے لے کر مادام فوشر کو دے دے گا۔ اس طرح سے، اسے یقین تھا، وہ اپنا منافع اپنے پاس ہی رکھنے میں کامیاب ہو جائے گا۔

اس نے سگریٹ سلگائی اور صورت حال پر غور کرنے لگا۔

اسے گناہ کا ذرا سا احساس ہوا۔ روزلینڈ نے ایک کام اس کے سپرد کیا تھا اور اس کے عوض اسے روپیہ دیا تھا اور گرلینڈ جانتا تھا کہ یہ روپیہ ڈوری کی طرف سے آیا تھا۔ اگر رڈ نیز پندرہ ہزار کی پیش کش کے ساتھ اسٹیج پر نہ آگیا ہوتا تو گرلینڈ اب تک ڈوری سے رابطہ قائم کر چکا ہوتا۔

اس نے بے چینی سے پہلو بدلا۔ اور پھر اسے خیال آیا کہ تہ خانے کلب کی چھتیں عبور کرتے وقت اس نے کس طرح اپنی جان ہتھیلی پر لے لی تھی اور مرتے مرتے بچا تھا اور یہ کہ کس طرح شوارز نے اس کی گردن تقریباً توڑ دی تھی اور ان خطرات کے مقابلے میں اس نے اس روپے کے متعلق سوچا جو ڈوری نے دیا تھا۔ اور یہ اُجرت بہت کم تھی۔

رڈ نیز نے غلط نہ کہا تھا ــــ اس نے سوچا ــــ میں بڑے کاموں میں ایک چھوٹا آدمی ہوں۔ اور یہ میرا بڑا موقع ہے۔ چنانچہ اب اگر میں نے رڈ نیز کا ساتھ نہ دیا تو میں جگادری اُلّو ہوں گا۔ کسی نہ کسی طرح مجھے رڈ نیز سے پانچ ہزار ڈالر بھی حاصل کرنے ہیں اور بہر حال کیری کو اور اپنے آپ کو بھی بچانا ہے۔ نہ اسے مرنا ہے اور نہ مجھے۔ گویا سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے۔ اب سوال یہ ہے کہ یہ میں کس طرح کر سکتا ہوں؟

پھر اسے یاد آیا کہ مادام فوشر نے کیری کے متعلق کیا کہا تھا۔ یہی کہ وہ بیمار ہے اور زیادہ دنوں تک زندہ نہ رہے گا ــــ اب اگر ایسا ہوا کہ میرے کیری

www.taemeernews.com

سے گفتگو کرنے کے بعد اگر وہ مرگیا تو یہ میری خوش قسمتی ہوگی۔ اس کے بعد صورت حال میرے لئے بے حد خوبصورت ہو جائے گی۔ لیکن یہ شخص اڈمیز کبیری کو ٹھکانے لگانے کے لئے اس قدر بے تاب کیوں ہے ؟" گرلینڈ کے ابرو پر بل پڑ گئے۔ پھر اس نے شانے اچکائے ــــ یہ میرا معاملہ نہیں ہے چنانچہ مجھے اس سے کیا واسطہ۔ کئی برسوں تک میں ڈوری کے لیے معمولی اجرت پر کام کرتا رہا ہوں اور اب وقت آگیا ہے کہ اپنی جیبیں بھر لوں۔

اور پھر یہ بے چین کر دینے والا انکشاف ہوا کہ اسے اب تک احساس گناہ تھا۔ ان سارے دلائل کے باوجود یہ احساس دور نہ ہوا تھا کہ اسے ڈوری سے رابطہ قائم کرنا چاہئے لیکن وہ یہ بھی جانتا تھا کہ وہ ایسا نہ کرے گا۔

ٹھیک اس وقت جب گرلینڈ بیٹھا کھانا کھا رہا تھا اور بوڑگ سامنے بیٹھا اس کی طرف دیکھ رہا تھا تو ڈوری سفارت خانے کے اپنے دفتر میں میز پر بیٹھا ریسیور کان سے لگائے جیک کارسن سے باتیں کر رہا تھا۔

"کچھ معلوم نہیں ہوا صاحب" جیک کہہ رہا تھا "روزلینڈ کے اپارٹمنٹ کی ایک ایک چیز میں نے الٹ پلٹ کر رکھ دی لیکن کوئی ریکارڈ ہاتھ نہ لگا۔ میں سمجھتا ہوں روزلینڈ اپنے ایجنٹوں کا ریکارڈ رکھتا ہی نہ ہوگا"

ڈوری نے تھکے ہوئے انداز میں اپنا ایک ہاتھ ہلا کر کہا :ــ

"بہت اچھا۔ بہر حال شکریہ جیک اور خاک ڈالو اس معاملے پر"

"ایک بات کہوں مسٹر ڈوری ؟ یہ روزلینڈ اب بہت اونچا اڑنے لگا ہے چنانچہ اب کیا یہ ہمارے لئے ضروری نہیں ہو جاتا کہ اسے اس کی حیثیت یاد دلا دیں ؟"

"ہاں ہاں بالکل۔ چنانچہ تم یوں کرو کہ قریبی پولیس اسٹیشن کو فون کر کے انھیں

www.taemeernews.com

مطلع کرو کہ روز لینڈ کے اپارٹمنٹ میں ایک لاش پڑی ہے اندر بھاگ آؤ وہاں سے فوراً۔"

"بہت اچھا" جیک نے کہا اور فون بند کر دیا۔

ڈوری نے دونوں ہاتھوں سے اپنی تھکی ہوئی آنکھیں ملیں اور ٹرے میں پڑے ہوئے فائلوں کے انبار کی طرف ناپسندیدگی سے دیکھا۔ وہ بار بار اپنے آپ سے پوچھ رہا تھا کہ اس سینے گالیز عورت کے پاس ایسی تو کون سی اہم اطلاع تھی جس کی وجہ سے رڈنیز ایک انسان کا خون کرنے پر مجبور ہو گیا۔ وہ انبار پر سے ایک فائل اٹھانے ہی والا تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

فون پر کیپٹن رو ہالورن تھا۔

"قسمت یاوری کرتی معلوم ہوتی ہے" رو ہالورن نے کہا "ایک سینے گالیز عورت جس کا حلیہ آپ کے بتائے ہوئے حلیے سے میل کھاتا ہے اس تجارتی جہاز میں تھی جو تین دن پہلے اینٹ ورپ پہونچا ہے۔ میں نے جہاز کے کپتان سے بات چیت کی لیکن وہ عورت کے متعلق نہیں جانتا۔ وہ اس پورے سفر بھر اپنے کیبن میں ہی بند رہی۔ کپتان کے بقول معلوم ایسا ہوتا ہے کہ اس عورت نے پہلے کبھی بحری سفر نہ کیا تھا۔ میں نے ڈاکر میں تار بھیجا اور وہاں ہمارے آدمیوں نے اس جگہ کے متعلق چیکنگ کی جو اس عورت کے کارڈ پر تحریر تھی۔ معلوم ہوا کہ اس قسم کے کسی مقام کا وجود نہیں ہے۔ اس عورت نے شاید کار سرائے کی حاصل لی ہو گی اور پیرس پہونچی ہو گی۔ بہر حال میں چیک کر رہا ہوں۔"

ڈوری اب بے حد چوکنا ہو گیا تھا۔

"فرانس اور بلجیم کی سرحدی پولیس سے چیک کر کے معلوم کرو کہ انھوں نے تو اس عورت کو نہیں دیکھا"

www.taemeernews.com

اس نے کہا "تم نے ڈاکر کی پولس کو ہدایت تو کر دی ہو گی کہ وہ اپنی چیکنگ جاری رکھیں۔ اگر اس عورت کا پاسپورٹ معلوم ہو تو......؟"

روہالدن نے تھکی اور ساکسانی ہوئی آواز میں جواب دیا۔

"یہ سب انتظام ہو چکا ہے۔ ممکن ہے کہ یہ عورت جھوٹے پاسپورٹ سے سفر کر رہی ہو۔ میں نے فرنچ پولیس کو اس کام پر لگا دیا ہے۔ وہ پیرس کے ہوٹل چیک کر رہے ہیں۔ مسٹر ڈوری! یہ تو صاف بات ہے کہ وہ پانچ گھنٹوں میں بھی پوری چیکنگ نہیں کر سکتے۔ میں نے کہا ہے کم سے کم پانچ دن سمجھ سے کم ہم اپنے کام میں امید افزا ترقی تو کر رہی رہے ہیں۔ میں شرط بدنے کے لئے تیار رہوں کہ اس تجارتی جہاز کی مسافرہ روزہ آربودہی عورت ہے جس کی آپ کو تلاش ہے۔"

"ہم۔ تو روزہ آربلا ہے اس کا نام" ڈوری نے کہا "قابل تعریف کام کر رہے ہو تم کپتان۔ شکریہ۔"

اور اس نے فون رکھ دیا۔

وہ چند ثانیوں تک بیٹھا کچھ سوچتا رہا اور پھر اپنی کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی کی طرف دیکھا بارہ بج کر بیس منٹ ہوئے تھے۔ اس نے جینی کو فون کیا۔ کافی تاخیر کے بعد جینی نے فون اٹھایا۔

اس کی آواز سے خفگی جھلک رہی تھی۔

جب اسے معلوم ہوا کہ فون ڈوری کا ہے تو بولی:۔

"میں نہا رہی تھی جون۔ کیا بات ہے؟"

"آج ایک بجے دوپہر کا کھانا تم میرے ساتھ کھا رہی ہو" ڈوری نے کہا "معاملہ کچھ آگے بڑھتا نظر آ رہا ہے۔ ہاں تو ہوٹل شہزادے کیسا رہے گا؟"

"اچھا۔ آجاؤں" جینی نے کہا اور فون بند کر دیا۔

www.taemeernews.com

سات بجنے میں دس منٹ باقی تھے جب گرلینڈ اپنی بغل میں بریف کیس دبائے ایونیو موزارٹ کے کیفے ... داخل ہوا بار پر پہنچکر اس نے بارمین سے مصافحہ کیا۔

"جین ٹھیک سات بجے میرے لئے ایک فون آنے والا ہے" گرلینڈ نے کہا "میں وہاں کونے میں بیٹھتا ہوں۔

بھورے بالوں والے موٹے جین نے مسکرا کر آنکھ ماری۔

"یقیناً عورت ہی ہوگی" اس نے کہا۔

"اور کون ہو سکتا ہے۔ بندر؟" گرلینڈ مسکرایا۔

پھر اس نے وہسکی کا آرڈر دیا اور جام لے کر ایک کونے کی میز پر بیٹھ گیا۔

ٹھیک سات بجے اس نے جین کو ہاتھ ہلاتے دیکھا۔ گرلینڈ نے کیفے کے شور میں فون کی گھنٹی بجتے نہ سنی تھی۔

وہ جلدی سے اٹھ کر بار کے سرے پر پہونچا اور ریسیور اٹھایا۔

"میں گرلینڈ بول رہا ہوں" اس نے کہا

"جواب کیا ہے؟ ہاں یا نہیں؟" گرلینڈ نے مادام نوشر کی آواز پہچان لی۔

"جواب ہاں میں ہے"

اس نے فون پہ مادام نوشر کو لمبا سانس لیتے سنا۔

"روپیہ اپنے ساتھ لے کر آئے ہو؟"

"کچھ روپیہ میرے پاس ہے"

"کیا مطلب؟"

"جب تم مجھے بتا دو گی کہ وہ کہاں ہے تو بقیہ رقم بھی تمھیں مل جائے گی"

www.taemeernews.com

"فی الحال تم مجھے کتنی رقم دے رہے ہو؟"

"دو ہزار۔"

دوسری طرف خاموشی کا طویل وقفہ رہا اور گرلینڈ کے دل میں دھکڑ پکڑ ہونے لگی۔ اس نے بے چینی سے سوچا کہیں اس نے اپنے لئے پانچ ہزار الگ رکھ کر غلطی تو نہیں کی۔ معاملہ کہیں ہاتھ سے نہ نکل جائے۔

"بہت اچھا" آخر کار مادام نوشر نے کہا "ٹھیک ساڑھے آٹھ بجے میں سینٹ لازرو کے اسٹیشن پر فرسٹ کلاس کے ویٹنگ روم میں تمہارا انتظار کروں گی۔"

اور اس نے فون بند کر دیا۔

گرلینڈ نے ریسیور کریڈل پر رکھا، بارمین کی طرف ہاتھ ہلایا اور بار عبور کر کے ریسٹوران کے کمرے میں پہنچا اور کھانے کا آرڈر دیا۔

آٹھ بجے وہ اپنا بل ادا کر کے سڑک پر آگیا جہاں اس وقت خاصی گہما گہمی تھی اسے ٹیکسی حاصل کرنے میں قدرے مشکلات کا سامنا کرنا پڑا اور آخر کار جب ٹیکسی اسٹیشن کے باہر رکی ہے تو ساڑھے آٹھ بج کر اوپر ایک منٹ ہو چکا تھا۔

وہ بڑی بے تعلقی سے گویا ٹہلتا ہوا فرسٹ کلاس ویٹنگ روم کی طرف چلا۔ وہاں پہنچ کر بند کواڑوں کے شیشے میں سے اندر جھانکا۔

ایک بنچ پر ایک عورت اور ایک بچہ بیٹھا ہوا تھا۔ اس سے آگے ایک بڈھا گود میں چھوٹا سا پارسل رکھے اونگھ رہا تھا۔ ان کے عین سامنے اور ایک کونے میں ایک قبول صورت عورت بیٹھی ہوئی تھی جو کالا کوٹ اور اسکرٹ پہنے ہوئے تھی۔ اس نے اپنی ایک لمبی خوبصورت ٹانگ پر دوسری لمبی خوبصورت ٹانگ چڑھا رکھی تھی اور دونوں ہاتھ گود میں رکھے ہوئے تھی۔ وہ کالے سنگ مرمر کے مجسمے کی طرح بے حرکت اور خاموش بیٹھی تھی۔

www.taemeernews.com

گرلینڈ دروازہ کھول کر روم میں داخل ہو گیا۔ عین اُس وقت ایک ریل پلیٹ فارم پر آ کر ٹھہر گئی۔ بچے والی عورت نے بچے کا ہاتھ پکڑا اور بڑی عجلت میں روم سے باہر نکل گئی۔

گرلینڈ چرکنم کے عالم میں کھڑا رہا اور پھر وہ بیٹھنے ہی لگا تھا کہ حبشن نے اس کی طرف دیکھ کر آہستہ سے سر ہلایا اور آنکھوں سے اپنے قریب بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

گرلینڈ گڑبڑا گیا۔ یہ تو اس کے خواب و خیال میں بھی نہ تھا کہ اسے ایک افریقی عورت سے معاملہ طے کرنا ہوگا۔ بہر حال وہ اس کے قریب بیٹھ گیا۔

"مادام فوشر؟" اس نے پوچھا اور ساتھ ہی اسے احساس ہوا کہ اس حبشن کے تنے ہوئے جسم اور اس کی قبول صورتی نے اس کے دل میں طوفان اٹھانا شروع کر دیا تھا۔ ناقابلِ برداشت جنسی کشش تھی کمبخت میں۔

"ہاں"

گرلینڈ نے دیکھا کہ اس کی بڑی بڑی کالی اور خوبصورت آنکھیں بریف کیس پر رینگ رہی تھیں۔

"روپیہ لائے ہو؟" مادام فوشر نے پوچھا۔

"دو ہزار ڈالر نقد"

"میں دیکھ سکتی ہوں؟"

گرلینڈ نے روم میں نظریں دوڑائیں۔ بوڑھا گود میں پارسل رکھے اب تک اونگھ رہا تھا۔ گرلینڈ نے اپنا اطمینان کر کے بریف کیس کی زپ کھولی اور ڈھکن اٹھا کر کیس مادام فوشر کی طرف بڑھا دیا۔ موخر الذکر نے نوٹوں کی گڈیوں کی طرف دیکھا۔

"پورے دو ہزار"

www.taemeernews.com

"مجھے اور زیادہ چاہئیں۔"

"وہ بعد میں مل جائیں گے۔"

مادام نوشر خنیدشانیوں تک کشش و پنج کے عالم میں رہی اور پھر بریف کیس کو زپ کر کے اس نے اپنے قریب رکھ لیا۔

"اب بتاؤ کہاں ہے وہ؟" گرلینڈ نے پوچھا۔

"ڈاکر سے چند میل دور ڈیر دبل میں۔"

گرلینڈ نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا۔

"تمھارا مطلب ہے وہ پیرس میں نہیں ہے؟" گرلینڈ نے کہا۔

"یہ تو میں نے کبھی نہیں کہا کہ وہ پیرس میں ہے۔ وہ ڈیر دبل سے باہر جنگل میں ہے جہاں کوئی اسے تلاش نہیں کر سکتا۔"

گرلینڈ کے ہونٹ کھنچ گئے۔

"لیکن فرض کرو کہ وہ وہاں نہ ہوا۔ فرض کرو کہ یہ کچھ نہ پیہ ٹڈر نے کا بہانہ ہو۔"

"میں تمھیں اس کے پاس لے جاؤں گی۔"

گرلینڈ اپنی ٹھوڑی کھجانے لگا۔ اس کے ماتھے پر بل پر گئے تھے۔

"تو ٹھیک ہے۔" وہ بولا "اب تم اپنے متعلق بتاؤ۔ کون ہو تم اور اس معاملے میں کیسے پھنس گئیں؟"

"میں ڈاکر کے ایک نائٹ کلب میں کام کرتی ہوں۔ میں......"

"ٹھہرو۔ تم تو یوں بولے جاتی ہو جیسے تمھاری ریل چھوٹی جاتی ہے ہاں تو تمھارے نائٹ کلب کا نام کیا ہے؟"

"فلورڈا۔ یہ وہاں کا بہترین نائٹ کلب ہے۔"

"اچھا آگے کہو۔"

www.taemeernews.com

"میرے ایک گاہک نے ـــــ وہ اکثر کلب میں آتا ہے ـــ مجھ سے کہا کہ کیا میں ایک ہی وقت میں دس ہزار ڈالر حاصل کرنا پسند کروں گی؟"

"اس کا نام کیا ہے؟"

"یہ تو میں نہیں جانتی ـــ میں اسے ایگزیکو کہتی ہوں۔ وہ پرتگالی ہے۔"

"اس کا حلیہ؟"

"وہ موٹا ہے اور اس کی مونچھیں ہیں۔ وہ اپنے بائیں ہاتھ کی چھنگلیا پر ایک غیر معمولی طور پر بڑی انگوٹھی پہنے رہتا ہے۔ لباس عمدہ پہنتا ہے اور روپیہ بھی فراخ دلی سے دیتا ہے۔"

"کہے جاؤ۔"

"اس نے مجھ سے کہا کہ مجھے پیرس جانا ہوگا اور یہاں آکر مسٹر ڈوری کو ایک خاص آدمی کے متعلق فون کرنا ہوگا اور مسٹر ڈوری مجھے دس ہزار ڈالر دیں گے"

"تو مطلب یہ کہ تم حقیقت میں رابرٹ ہیری کیری سے ملی نہیں ہو اور نہ اسے دیکھا ہے۔"

"میں ملی ہوں کیری سے۔ جب ایزیکو نے کہا کہ وہ میرا کل سفر خرچ برداشت کرے گا اور اس کے علاوہ بھی دوسرا خرچ دے گا تو میں نے سوچا کہ اگر میں نے پیرس تک کا سفر کیا تو اس میں مجھے کیا نقصان ہے؟ بلکہ فائدے ہی فائدے ہیں۔ چنانچہ میں نے اس سے کہا کہ بہت اچھا میں چلی جاؤں گی۔ چنانچہ ایزیکو مجھے بنگلے میں لے گیا جہاں میں نے اس آدمی سے ملاقات کی۔

اور مادام فوشر نے اپنا ہینڈ بیگ کھول کر اس میں کوارٹر سائز کا ایک فوٹو نکالا اور گرلینڈ کی طرف بڑھا دیا۔

گرلینڈ نے فوٹو لے کر دیکھا۔ یہ کیری اور مادام فوشر کا کلوز اپ تھا۔ اس نے

www.taemeernews.com

کیری کو پہچان لیا۔ حالانکہ جب گرلینڈ اس سے ملا تھا تو اس وقت کیری اتنا بوڑھا اور دُبلا نہ تھا۔ بے شک و شبہ یہ کیری ہی تھا۔ فوٹو کچھ ایسے زاویے سے لیا گیا تھا کہ پس منظر میں صرف آسمان نظر آتا تھا۔

"میں رکھ لوں یہ فوٹو؟" گرلینڈ نے پوچھا

"رکھ لو"

گرلینڈ نے فوٹو اپنی جیب میں رکھ لیا اور سوچا کہ یہ فوٹو رڈیئر کو اس کی طرف سے مطمئن کر دے گا۔

"تم نے کیری سے بات چیت کی تھی؟"

"ہاں۔ اور اس نے مجھ سے وہ باتیں کہی تھیں جو گزشتہ رات تمھیں بتا چکی ہوں"

"گزشتہ رات تم نے کہا تھا کہ کیری بیمار ہے"

"ہاں وہ بیمار ہے"

"کیا ہوا ہے اسے؟"

مادام فوشر نے اپنے شانے اچکائے۔

"یہ میں نہیں جانتی۔ لیکن کوئی بیماری ہے۔ میں پہلے بھی کئی لوگوں کو اس مرض میں مبتلا دیکھ چکی ہوں چنانچہ میرا خیال ہے کہ کیری اب زیادہ دنوں تک زندہ نہ رہے گا"

"جب تمھاری اور کیری کی ملاقات ہوئی تو اشرکیو وہیں موجود تھا؟"

"ظاہر ہے۔ یہ فوٹو اسی نے کھینچا ہے۔ کیونکہ اس نے کہا، یہ اس بات کا ٹھوس ثبوت ہے کہ میں نے کیری سے ملاقات کی تھی"

"یہ اشرکیو اور کیری کیسے معلوم ہوتے تھے؟"

"کیا مطلب؟"

www.taemeernews.com

"دونوں کے تعلقات دوستانہ معلوم ہوتے تھے؟"

"میرا تو ایسا ہی خیال ہے۔ ہم اس کے پاس زیادہ دیر تک نہ ٹھہرے تھے انڈریکو نے کہا کہ مجھے جہاز سے جانا ہے۔ اس نے میرے لئے ایک تجارتی جہاز میں کیبن بُک کروالی تھی اور کیری سے ملاقات کے تیسرے دن میں روانہ ہو گئی۔ میں کل ہوائی جہاز سے واپس جا رہی ہوں اور اگر تم میرے ساتھ چلے تو میں تمھیں کیری کے پاس لے جاؤں گی"

"میں کل تو نہیں جا سکتا" گرلینڈ نے کہا "مجھے ویزا وغیرہ تو بنوانا ہی پڑے گا۔ جب میرے کاغذات مکمل ہو جائیں گے تو میں تمھیں فون کر دوں گا اور ہم دونوں یہاں سے روانہ ہو جائیں گے"

"لیکن مجھے کل ہی جانا ہے"

"تمھارا ہوائی جہاز کتنے بجے روانہ ہوتا ہے؟"

"اکیس بجکر پچاس منٹ پر"

"کوشش کروں گا لیکن اگر کامیاب نہ ہوا تو تمھیں کہاں فون کروں؟"

اس نے گرلینڈ کو روڈین کا نمبر دیا اور اٹھ کھڑی ہوئی اور یہ دیکھ کر وہ چونکا کہ مادام فونٹنر اسکی ہی جتنی ہی طویل القامت تھی۔

"ایروڈروم پر تمھارا انتظار کروں گی" وہ بولی "ایک بات اور تمھیں اپنے ساتھ میں اسی وقت لے جاؤں گی جب تم مجھے مزید تین ہزار ڈالر بھی دے دو گے۔ یہ رقم مجھے ایرپورٹ پر مل جانی چاہیے"

"مل جائے گی" گرلینڈ نے کہا اور دل ہی دل میں دعا کی کہ خدا کرے سوڈنیز مزید رقم بے حیل وحجت دیدے۔

وہ دروازے کی طرف بڑھی تو گرلینڈ نے جلدی سے آگے بڑھ کر اس

www.taemeernews.com

کے لئے دروازہ کھول دیا۔ وہ پیچھے مڑ کر دیکھے بغیر میٹرو کے پھاٹک کی طرف تیز تیز قدم اٹھاتی چلی گئی۔

گرلینڈ اسے جاتے دیکھتا رہا۔ شاید وہ آخری دفعہ اس عورت کو دیکھ رہا تھا۔ اس نے اپنے آپ سے کہا۔ وہ اتنے سکون اور بے پروائی سے جا رہی تھی کہ اگر وہ روپیہ، جو وہ لے جا رہی تھی، گرلینڈ کا ہوتا تو وہ رات بھر سو نہ سکتا تھا۔ لیکن روپیہ رڈنیز کا تھا صرف یہی نہیں بلکہ وہ اس میں سے پورے پانچ ہزار ڈالر بنک میں اپنے نام جمع کرا چکا تھا۔ بے شک یہ بے ایمانی تھی لیکن اس طرف سے اس کا ضمیر خاموش تھا کیونکہ پانچ ہزار الگ کرتے وقت اس نے سوچا تھا، اگر یہ معاملہ محض ہوائی ثابت ہوا تو اسے، گرلینڈ کو، اپنی اجرت تو بہر حال مل ہی گئی تھی اور اس کا وہ بجا طور پر مستحق تھا۔

وہ اسٹیشن سے باہر آکر اس طرف جہاں ٹیکسی اسٹینڈ تھا۔ ایک ٹیکسی میں سوار ہو کر اس نے ڈرائیور سے ہوٹل جارج پنجم چلنے کو کہا۔

ہوٹل کے دروازے میں رک کر اس نے دیکھا کہ بار لوگوں سے بھرا ہوا تھا۔ پھر دروازے کے قریب ہی دو آدمیوں کی ایک خالی میز دیکھ کر وہ بیٹھ گیا۔ ایک ویٹر فوراً حاضر ہو گیا اور گرلینڈ نے وہسکی کا آرڈر دیا۔

اس نے بار میں نظریں دوڑائیں اور دوسرے ہی لمحے اس کی نگاہوں نے رڈنیز کو تلاش کر لیا جو کمرے کے دوسرے سرے پہ دو آدمیوں کے ساتھ ایک میز پر بیٹھا ہوا تھا۔

رڈنیز کے دونوں ساتھی مصر تھے۔ ان میں سے ایک بے حد قیمتی نظر آتا ہوا بریف کیس اپنے گھٹنوں پر رکھے ہوئے بیٹھا تھا۔ رڈنیز کچھ کہہ رہا تھا اور اپنی موٹی انگلی سے اشارے کر رہا تھا۔ گرلینڈ نے سگریٹ سلگائی اور

www.taemeernews.com

وہسکی کی چسکیاں لینے لگا۔

لکھ پتی رڈنیز یوں بے تعلق رہا جیسے گرلینڈ کو پہچانتا تک نہ ہو۔ آخر کار وہ تینوں اٹھے اور بدستور باتیں کرتے ہوئے بار سے باہر چلے گئے۔ گرلینڈ کے قریب سے گزرتے وقت رڈنیز نے خالی خالی نظروں سے اس کی طرف دیکھا اور آگے بڑھ گیا۔

گرلینڈ نے اپنا جام خالی کیا۔ جہاں وہ بیٹھا ہوا تھا وہاں سے ان تینوں آدمیوں کو برآمدے میں کھڑے باتیں کرتے دیکھ سکتا تھا۔ چند منٹ بعد انھوں نے آپس میں مصافحہ کیا اور وہ دونوں آدمی چلے گئے۔ رڈنیز واپس آیا، میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے کلرک سے کچھ کہا اور لفٹ میں گھس کر اوپر چلا گیا۔

دو منٹ بعد ہوٹل کا ملازم لڑکا گرلینڈ کے سامنے کھڑا تھا۔

"معاف کیجئے صاحب" لڑکے نے کہا" لیکن آپ سوٹ نمبر ایک سو ستائیس میں چلے جائیے۔ وہاں مسٹر رڈنیز کا آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔"

گرلینڈ سر ہلا کر اٹھا، وہسکی کا بل ادا کیا اور ٹہلتا ہوا برآمدے میں آگیا۔ وہ لفٹ کو نظر انداز کر کے زینہ چڑھنے لگا اور پہلی منزل پر پہونچ گیا۔ یہ اطمینان کرنے کے بعد کہ اس لمبے کوری ڈور میں اس کے علاوہ اور کوئی نہ تھا وہ آگے بڑھا۔ کوری ڈور کے دونوں طرف دروازوں پر نمبر لگے ہوئے تھے وہ یہ نمبر دیکھتا آگے بڑھتا رہا یہاں تک کہ ایک سو ستائیس نمبر کے کمرے کے سامنے پہونچ گیا۔ وہاں پہونچ کر وہ رکا، دائیں بائیں دیکھا اور پھر دروازے پر دستک دی۔

فوراً ہی ایک نوجوان جاپانی ملازم نے دروازہ کھولا جس نے سفید کوٹ اور کالی پتلون پہن رکھی تھی۔ گرلینڈ اس کے قریب سے نکل کر چھوٹے سے پیش کمرے میں آگیا۔ جاپانی نے جلدی سے آگے بڑھ کر دوسرا دروازہ کھولا اور گرلینڈ اس سے گزر کر ایک وسیع

www.taemeernews.com

وسیع اور خوب سجے ہوئے کمرے میں آگیا۔ اس کمرے میں ایک کھڑکی کے سامنے رڈ نیز کھڑا کھڑکی سے باہر اور نیچے بازار کی طرف دیکھ رہا تھا۔

جاپانی نے باہر سے دروازہ بند کردیا۔

اب رڈ نیز اس کی طرف گھوم گیا۔

"خوش آمدید مسٹر گرلینڈ" وہ بولا "آؤ بیٹھو۔ کچھ پیو گے؟"

"جی نہیں شکریہ"

گرلینڈ ایک آرام دہ کرسی منتخب کر کے اس میں سما گیا۔

"سگار؟" رڈ نیز نے پوچھا۔

"جی نہیں۔ شکریہ"

رڈ نیز نے خود اپنے لئے ایک سگار منتخب کر کے اپنی جیب سے سنہری رنگ کا لائٹر برآمد کیا۔

"کیا خبر لائے ہو" وہ آگے بڑھ کر گرلینڈ کے سامنے والی کرسی میں بیٹھ گیا سگار کے سے سگار کا سرا کترنے کے بعد رڈ نیز نے پوچھا" مادام نوشر سے ملاقات ہوئی؟"

"ہاں ملا" گرلینڈ نے جواب دیا اور اس عورت سے اپنی ملاقات کی تفصیلات بیان کرنے لگا۔

رڈ نیز خاموشی سے سنتا رہا۔ جب گرلینڈ نے مادام نوشر رکیری کا فوٹو اسے دیا تو وہ اس کی طرف چند ثانیوں تک دیکھتا رہا۔

"بے شک یہ کیری ہی ہے" آخر کار رڈ نیز نے کہا اور فوٹو اپنے قریب میز پر رکھ دیا "تم نے بہت عمدہ کام کیا ہے۔ مسٹر گرلینڈ۔ میں تم سے بہت خوش ہوں"

گرلینڈ نے کوئی جواب نہ دیا۔

"ظاہر ہے کہ کل رات تم اس عورت کے ساتھ جاؤ گے" رڈ نیز نے کہا۔

www.taemeernews.com

پھر وہ چند ثانیوں تک خاموش رہا سگار کا ایک کش لیا اور اس کا خوشبودار دھواں فضا میں بکھرنے کے بعد بولا :۔

"میں تمھارے ویزا کا انتظام کر دوں گا" چند ثانیوں کے توقف کے بعد اس نے پھر کہا "مسٹر گرلینڈ اب تمھاری قسمت مسکرانے لگی ہے اور یہیں سے تم اپنے پچاس ہزار ڈالر کو حاصل کرنا شروع کر دو گے جس کا وعدہ میں نے تم سے کیا ہے۔ تمھیں البتہ نہیں بھولنا ہے کہ کیری یہی سمجھے کہ تم ڈوری کے فرستادہ ہو اور اسی کا کام کر رہے ہو۔ خیال رہے تمھیں ایسی کوئی حرکت نہیں کرنی ہے، ایسی کوئی بات نہیں کہنی ہے کہ کیری کو تم پر شک ہو جائے جب تم اس سے ملاقات کرو تو معلوم کرو کہ اس کے پاس کیا اطلاعات ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ کیری نے کچھ اہم کاغذات حاصل کر لیے ہیں۔ بہرحال وہ کچھ بھی ہو تم اسے میرے پاس لاؤ گے ڈوری کے پاس نہ لے جاؤ گے۔ سمجھ گئے؟"

"جی ہاں"

جب تمھیں یقین ہو جائے کہ تم ڈوری سے مزید کچھ حاصل نہیں کر سکتے یا اس کے پاس مزید کچھ کہنے کو نہیں ہے اور یہ کہ وہ سب کچھ، جو وہ روس سے لایا ہے، تمھیں دے چکا ہے تو پھر فوراً تم اس کا خاتمہ کر دو گے۔"

ھیڈ نیز اٹھ کر بڑی میز کے قریب پہونچا اور اس کی ایک دراز میں سے ایک بڑی سی سونے کی انگوٹھی نکال کر واپس آیا۔

"مسٹر گرلینڈ! دیکھو یہ تمھاری کسی انگلی میں آتی ہے کہ نہیں" اس نے انگوٹھی گرلینڈ کو دیتے ہوئے کہا۔

انگوٹھی گرلینڈ کے دائیں ہاتھ کی تیسری انگلی میں ٹھیک سے آگئی۔ ھیڈ نیز نے سر ہلایا اور پھر اپنا ہاتھ گرلینڈ کی طرف بڑھا دیا۔ موخرالذکر نے انگوٹھی اسے واپس دیدی۔

"مسٹر گرلینڈ! یہ انگوٹھی اپنے طور پر معرکے کی چیز ہے" وہ بولا "اب اگر تم ذرا اس

www.taemeernews.com

طرف آؤ تو میں تمھیں بتاؤں کہ یہ انگوٹھی کیا کام کرتی ہے۔"

گرلینڈ اٹھ کر ڈونیر کے قریب جا کھڑا ہوا۔

"یہ چھوٹی سی پلیٹ جس پر نام کے پہلے حروف کندہ ہیں ایک طرف ہٹ جاتی ہے"
ڈونیر نے تشریح کی "یہ دیکھو۔ اس طرح۔"

اس نے انگوٹھی کے پہلو پر اپنے انگوٹھے کا دباؤ ڈالا تو اوپر کی پلیٹ آسانی سے کھسک گئی۔ پلیٹ کے نیچے ایک چھوٹا سا سوراخ تھا اور اس سوراخ میں کوئی چیز تھی جو ایک سخت بال کی طرح معلوم ہوتی تھی جس کا سرا پلیٹ کی سطح سے ذرا باہر نکلا ہوا تھا۔

"جب تم کیری کو خدا حافظ کہو گے تو ظاہر ہے کہ اس سے مصافحہ کرو گے" ڈونیر نے کہا "اور اس وقت تم یہ انگوٹھی اپنی انگلی میں اس طرح پہنے ہوئے ہو گے کہ پلیٹ والا حصہ نیچے کی طرف، یعنی تمھاری ہتھیلی کی طرف ہوگا۔ اب یہ بال، جس کا ذرا سا سرا پلیٹ سے باہر نکلا ہوا ہے، کیری کی انگلیوں سے اس وقت مس ہوگا جب تم اس سے مصافحہ کر رہے ہو گے۔ بس یہی ضروری ہے۔ چنانچہ تمھارے مصافحہ کے ٹھیک ایک گھنٹے بعد کیری مرحوم بن چکا ہوگا۔ اگر اس کی لاش کا پوسٹ مارٹم کیا بھی گیا تو اس بال کا زہر ایسا نایاب ہے کہ دنیا کا ماہر سے ماہر ڈاکٹر بھی اسے پہچان نہ سکے گا۔ چنانچہ مسٹر گرلینڈ! میں تمھارے لئے ہر کام آسان کر رہا ہوں۔"

اس نے پلیٹ انگوٹھی پر کھسکا دی اور انگوٹھی گرلینڈ کی طرف اچھال دی۔ گرلینڈ نے انگوٹھی کو الٹ پلٹ کر دیکھا اور پھر اپنی انگلی میں پہن لی۔

"مسٹر گرلینڈ! تم اپنا بھیس اور صورت شکل بدلنے میں کتنے ماہر ہو" [illegible] نے پوچھا۔

"برا نہیں ہوں۔ کیوں؟"

"مسٹر گرلینڈ! ہمیں ڈوری کو احمق نہیں سمجھنا چاہئے۔ وہ یا اسکے آدمی تہ خانہ کا ب

www.taemeernews.com

میں یقیناً جا چکے ہوں گے اور اب ٹوڈری تمھارے اور مادام نوشر کے تفصیلی حلیے سے واقف ہو چکا ہے۔ مادام نوشر کے سلسلے میں تو ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ اگر وہ لوگ ایرپورٹ پر نظر رکھے ہوئے ہیں تو مادام نوشر کو پہچان کر اسے پکڑ لیں گے لیکن زیادہ اہم بات یہ ہے کہ وہ تمھیں نہ پکڑ سکیں "

رڈنیر نے اپنے سگار کی راکھ جھاڑ دی" میں نے مسافروں کی فہرست حاصل کر لی ہے۔ پانچ امریکی بزنس مین اپنے طور پر اس ہوائی جہاز سے سفر کر رہے ہیں۔ چھٹے بزنس مین تم ہو گے۔ کل صبح لوہرگ نیا پاسپورٹ لے کر تمھارے پاس آجائے گا اور تم جون گلکرسٹ کے نام سے سفر کرو گے اور تم ڈاکر میں ایک فیکٹری قائم کرنے کے سلسلے میں سفر کر رہے ہو گے۔ تمھیں یہ نہ بھولنا چاہئے مسٹر گرلینڈ کہ روسی بھی کیری کی تلاش میں ہیں۔ چنانچہ روسی ایجنٹ ڈاکر میں یقیناً موجود ہوں گے۔ چنانچہ جب تم ڈاکر پہونچو گے تو بے شک وہ تمھاری طرف سے کھٹک جائیں گے۔ ہو سکتا ہے بلکہ مجھے یقین ہے کہ ان کا کوئی ایجنٹ ان پانچ امریکی تاجروں میں سے ایک ہو گا۔ ممکن ہے دو بھی ہوں۔ کیری سے رابطہ قائم کرنے سے پہلے دو دنوں تک تمھارا قیام ہوٹل انگور میں رہے گا۔ جب تم ہوٹل سے باہر جاؤ تو اپنے کاغذات، جن کا انتظام میں کر دوں گا، کمرے میں ہی چھوڑ جانا تاکہ روسی ایجنٹ تمھارے کمرے کی تلاشی لے کر اپنا اطمینان کر لیں کہ تم کسی کے ایجنٹ نہیں ہو۔ اور پھر دو دن بعد، اس سے پہلے نہیں، تم کیری سے رابطہ قائم کرو گے۔ سمجھ گئے؟"

"لیکن فرض کیجئے کہ مادام نوشر کو ایرپورٹ پر پکڑ لیا جاتا ہے؟"

رڈنیر نے اپنے پہاڑ کے سے شانے اچکائے۔

"اس بات سے تمھیں کوئی واسطہ نہیں" وہ بولا "تم اس کے بغیر ہی ہوائی جہاز میں سوار ہو گے۔ مادام نوشر کے بغیر تمھیں کیری کو تلاش کرنے میں ذرا دقتوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ لیکن راہنمائی کے لئے دو اہم سراغ تمھارے پاس ہوتے ہیں۔ ایک ظلوٹرہ کلب

www.taemeernews.com

اور دوسرا وہ پرتگالی انریکو۔ وہ یقیناً جانتا ہوگا کہ کیری کہاں ہے۔ اب اگر تم مادام فوشر کی مدد سے محروم رہ جاؤ تو پھر تمھیں اس شخص انریکو پر بھروسہ کرنا ہے"

"لیکن اگر مادام فوشر کو گرفتار کر لیا گیا اور اسے معلوم ہوا کہ میں ڈوڈری کے لیے کام نہیں کر رہا تو پھر وہ ان لوگوں کو سب کچھ بتا دے گی"

"میں پھر کہوں گا کہ اس سے تمھیں کوئی سروکار نہیں۔ اس کا انتظام ہو جائے گا کہ مادام فوشر کسی سے کچھ نہ کہے" رڈنیر اٹھ کھڑا ہوا" بہت ممکن ہے کہ اسے گرفتار نہ کیا جائے۔ اور اب تم اپنے اپارٹمنٹ میں نہ جاؤ گے۔ کیونکہ بہت ممکن ہے اب ڈوڈری کو معلوم ہو چکا ہو کہ تم کون ہو۔ میں کیلی فورنیا ہوٹل میں تمھارے لئے ایک کمرہ جون گلکرسٹ کے نام سے بک کروا چکا ہوں۔ میں نے اپنے اکثر امریکی تاجر دوستوں کو اس ہوٹل میں ٹھہرایا ہے۔ وہ لوگ تم سے پولیس کارڈ کی خانہ پری کرنے کو نہ کہیں گے۔ تم اسی وقت اپنے ہوٹل کے کمرے میں جاؤ گے اور اس وقت تک وہیں رہو گے جب تک کہ کل دس بجے تمھارے کاغذات لے کر نہیں آجاتا۔ وہ ہر وہ چیز لے کر آئے گا جو اس سفر کے لئے ضروری ہے"

"مادام فوشر مزید تین ہزار ڈالر طلب کر رہی ہے" گرلینڈ نے کہا" وہ اٹھی ہوئی اس پر رڈنیر نے گھور کر گرلینڈ کی طرف دیکھا۔

"نیت نہیں بھری مسٹر گرلینڈ؟" وہ بولا۔

"میں اپنے لئے کچھ طلب نہیں کر رہا" گرلینڈ نے کہا" یہ روپیہ اس عورت کے لئے ہے"

"بہت اچھا۔ روپے کا بھی انتظام ہو جائے گا" رڈنیر نے کہا" گڈلک مسٹر گرلینڈ امید ہے کہ آئندہ جب ہماری ملاقات ہوگی تو تم مجھے یہ خبر سناؤ گے کہ کیری مر چکا"

گرلینڈ اٹھا، چند ثانیوں تک رڈنیر کی طرف دیکھتا رہا اور پھر کمرے سے باہر آگیا۔

www.taemeernews.com

رڈنیر جہاں تھا وہیں سنگی ستون کی طرح کھڑا سگار پھونکتا رہا یہاں تک کہ جاپانی ملازم نے کمرے میں آکر اسے مطلع کیا کہ گرلینڈ ہوٹل سے رخصت ہو چکا ہے۔

"ٹھیک ہے۔ اب شوارز کو تلاش کر کے فوراً میرے پاس بھیج دو" رڈنیر نے کہا "میں اس سے کچھ کہنا چاہتا ہوں"

جاپانی دونوں ہاتھ سینے پر رکھ کر کمر میں سے جھکا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

پانچواں باب

کیپٹن رو بالورن طویل القامت اور دہرے بدن کا مضبوط آدمی تھا جس کی عمر اڑتیس کے لگ بھگ رہی ہوگی۔ اس کا چہرہ سرخ تھا، ناک کسی باکسر کی ناک کی طرح پچکی ہوئی اور بھنچے ہوئے ہونٹ جن سے وہ کرختگی عیاں تھی جو پولس کے ہر آدمی کی نمایاں خصوصیت بن جاتی ہے۔

آٹھ بجنے کے چند منٹ بعد وہ ڈوری کے دفتر میں داخل ہوا، دروازہ بند کیا اور ہیٹ ہاتھ میں لے کر منتظر کھڑا رہا کہ ڈوری اسے بیٹھنے کو کہے تو وہ بیٹھ جائے۔

ڈوری نے وہ فائل بند کر کے ایک طرف ڈھکیل دی جسے وہ دیکھ رہا تھا۔

"ہلو کیپٹن۔ بیٹھ جاؤ۔ کوئی تازہ خبر؟" اس نے کہا۔

"ہم نے اس عورت کو تقریباً پکڑ لیا تھا آدھے گھنٹے پہلے" رو بالورن نے کہا اور ڈوری کے مقابل ڈالی بڑی سی آرام دہ کرسی میں بیٹھ گیا۔

"اچھا!" ڈوری نے بھویں اچکائیں۔

"تین دن پہلے وہ مادام نوشر ڈاکر کے نام سے استوریہ ہوٹل میں مقیم ہوئی تھی لیکن

www.taemeernews.com

آج شام چھے بجے وہ وہاں سے چلی گئی۔ آپ نے جو حلیہ بتایا تھا اس کی بنا پر میں یقین سے کہتا ہوں کہ مادام خوشتر وہی عورت ہے۔ وہ اکیلی ہے اور یہ واقعی عجیب بات ہے۔ میں سمجھتا ہوں وہ کسی دوسرے ہوٹل میں اٹھ گئی ہے۔ تلاش اب تک جاری ہے اور اس عورت کی طرف سے تمام ہوٹلوں کو خبردار کر دیا گیا ہے "۔

"اس چگی ڈاڑھی والے نوجوان کا کچھ پتہ نہ چلا ؟"

"وہ ہوٹل جارج پنجم تک نہیں پھٹکا۔ میرے دو آدمی وہاں متعین ہیں اور اسی کے منتظر ہیں۔ اب تک تو وہ ہوٹل سے دور ہی دور رہا ہے "۔

" رڈ نیر سے تو کچھ لوگ ملنے آئے ہوں گے ؟ "

"ہاں۔ بہت سے آدمی آئے تھے۔ ان میں سے چند سے تو ہم واقف تھے اور چند ہمارے لئے انجانے تھے "۔

ڈوری پیپر کٹر کو جاذب کے بائیں طرف سے دائیں طرف لے آیا۔

" میں ایک امریکی کا سراغ لگانے کی کوشش کر رہا ہوں" وہ بولا " اس شخص کا تعلق اس معاملے سے ہو سکتا ہے۔

کیپٹن۔ اس کا تفصیلی حلیہ میرے پاس ہے "۔

ڈوری نے میز کی دراز سے ایک کاغذ نکال کر کیپٹن کی طرف بڑھا دیا اور پوچھا:-

" اسے پانے کے سلسلے میں تم مجھے کوئی مشورہ دے سکتے ہو ؟"

رنر ہالورن نے تحریر شدہ حلیے کی تفصیلات غور سے پڑھیں اور پھر ڈوری کی طرف دیکھا۔ اس کی نیلی آنکھوں میں تمسخر انگیز چمک تھی۔

"کس بنا پر آپ کا یہ خیال ہے کہ یہ شخص کچھ مدد کر سکتا ہے ؟" اس نے پوچھا۔

ڈوری نے ایک ہاتھ کی شہادت کی انگلی اور انگوٹھے سے اپنی چونچ جیسی ناک کی نوک رگڑی اور رنر ہالورن کی متجسس نگاہوں سے بچنے کی کوشش کرنے لگا جب کہ

www.taemeernews.com

وہ اس سینے گالیز عورت سے گفتگو نہیں کر لیتا تب تک روہالورن کو زیادہ تفصیلات بتانا خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔"

"یہ تو میں تمھیں نہیں بتا سکتا کیپٹن" اس نے کہا "کم سے کم فی الحال نہیں لیکن اتنا ضرور بتا دوں گا کہ اس امریکی کو تلاش کرنا بے حد ضروری ہے۔"

"ڈسکرپشن کس نے دیا ہے آپ کو؟"

"ہوسون نامی ایک شخص نے جو الیو پیرس کلب چلاتا ہے"

روہالورن دلچسپی سے آگے کی طرف جھک گیا۔

"اس کلب سے میں واقف ہوں" وہ بولا "معمولی قسم کے لوگ وہاں نہیں جاسکتے۔ ماضیٔ قریب میں یہ ہوسون ایک گول مال کے سلسلے میں پھنس گیا تھا اور ہمارا اس سے معاملہ رہا تھا۔ آپ کہیں تو میں جا کر ہوسون سے بات کر دوں؟"

"کیپٹن! ہم اس امریکی کو تلاش کرنا چاہتے ہیں۔"

"وہ پیرس میں مقیم ہے؟"

"ہاں۔"

"پیرس میں مقیم ہر امریکی پولس کے پری فیکچر کے پاس رجسٹرڈ ہے اور ان کے دستاویز اور فوٹو وہاں موجود ہیں۔ اب اگر آپ کہیں تو میں ہوسون کو وہاں لے جاؤں اور وہ فوٹو دیکھ کر آپ کے اس امریکی پر انگلی رکھ دے۔"

ڈوری کے پورے بدن کا خون اس کے چہرے میں سمٹ آیا اور وہ لال بھبوکا ہو گیا۔ اسے اپنے آپ پر سخت غصہ آرہا تھا کہ جب ہوسون نے اسے گرلینڈ کا حلیہ بتایا تو اس کا یہ سیدھا اور آسان ساحل خود ڈوری کی سمجھ میں کیوں نہ آیا۔

"کیپٹن! یہ تمھارا مجھ پر احسان ہوگا" وہ بولا "یہ انتظام تم کب تک کر سکتے ہو؟"

"اسی وقت" روہالورن نے کہا اور پھر اپنی گھڑی کی طرف دیکھ کر بولا "نہیں

www.taemeernews.com

ابھی تو نہیں ہو سکتا کیونکہ کلب دس بجے کھلتا ہے۔ میں دس بجے اپنے دو تین آدمی وہاں بھیج دوں گا، وہ ہوسون کو اپنے ساتھ لے کر پریذیڈنٹ کے دفتر میں آجائیں گے اور دو گھنٹوں میں بلکہ اس سے بھی کم وقت میں ہم آپ کے آدمی کو پہچان لیں گے"

"اور اس عرصے میں تم اس عورت کی تلاش جاری رکھو گے؟"

"ہم اس کی تلاش اس وقت تک جاری رکھیں گے جب تک کہ ہم اسے پا نہیں لیتے"

"جب تمھیں معلوم ہو جائے کہ یہ امریکی کون ہے" ڈوری نے کہا "تو مجھے فوراً میرے اپارٹمنٹ میں فون کرنا پھر اس وقت کتنے ہی کیوں نہ بجے ہوں"

"بہت اچھا" روہالورن نے کہا اور چلا گیا۔

اس کے چلے جانے کے بعد ڈوری کئی منٹ تک سر جھکائے بیٹھا کچھ سوچتا رہا پھر اس نے فون اٹھا کر جینی کے فون کا نمبر ملایا۔

"جینی!" جب وہ فون پر آگئی تو ڈوری نے کہا، "ہمارا جال اب تنگ ہونے لگا ہے۔ آج شام روہالورن اس عورت تک تقریباً پہنچ گیا تھا۔ اب وہ روز لینڈ کے ایجنٹ کو شناخت کرنے کی کوششوں میں لگا ہوا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آدھی رات تک یا اس سے پہلے معلوم ہو جائے گا کہ یہ ایجنٹ کون ہے"

"یہ کون تھا" جینی نے کہا، "دیکھو جون میں بے حد مصروف ہوں بلکہ بھاگ دوڑ میں ہوں۔ کل رات کو میں اکیس پچاس کو ڈاکر جانے والا ہوائی جہاز پکڑ رہی ہوں اور ابھی مجھے بہت سے انتظامات کرنے ہیں"

ڈوری ایک دم سے تن کر بیٹھ گیا۔

"کیا ——؟ کیا کہہ رہی ہو تم؟"

"میں ڈاکر جا رہی ہوں"

www.taemeernews.com

"اس کا میں نے تمھیں حکم نہیں دیا ہے۔ تم ظاہر ہے کہ خود مختار نہیں ہو چنانچہ میری اجازت کے بغیر تم ایسا نہیں کر سکتیں۔ یہ سفر بڑا۔ بڑا۔ خرچیلا ہے اور بغیر کسی وجہ کے تم ڈاکر کیوں جا رہی ہو؟ اتنا بہت سارا روپیہ خرچ کر دینا، یعنی محض بیکار، حماقت نہیں تو اور کیا ہے۔"

"تم فکر نہ کرو۔ اپنا سفر خرچ میں خود برداشت کر رہی ہوں" جینی نے فیصلہ کن انداز میں کہا۔ "اور سچ تو یہ ہے کہ میں یہاں کی بہ نسبت ڈاکر میں کوئی مفید کام کر سکوں گی۔ میرے خیال میں روز لینڈ کا ایجنٹ اب تک مر چکا ہوگا۔ تم ڈاکر کے سفارت خانے کو میری آمد کی اطلاع دے دو۔ ہو سکتا ہے کہ وہاں مجھے مدد کی ضرورت پڑ جائے۔"

ڈوری ایک لمحے تک سوچتا رہا۔ اب اسے احساس ہوا کہ اگر جینی ڈاکر گئی تو اس کے، یعنی ڈوری کے شعبہ کو ایک پائی کا بھی خرچ نہ آئے گا اور جینی کا ڈاکر میں، یعنی موقع و محل پر موجود رہنا بڑا ہی عمدہ اور اطمینان بخش خیال تھا۔

"بہت اچھا" وہ بولا۔ "ہو سکتا ہے ہماری قسمت یاوری کر جائے۔ لیکن تمھیں دینار درکار ہوں گا۔"

"اس کا انتظام میں نے کر لیا ہے" جینی نے کہا "اگر وہاں مجھے کوئی خاص بات معلوم ہوئی تو تمھیں فون کر دوں گی۔ اچھا تو جون۔ خدا حافظ۔"

اور لائن بند ہو گئی۔

دس بجنے کے کچھ دیر بعد ڈوری اپنے اپارٹمنٹ میں پہنچا۔ وہ اپنی میز پر بیٹھ کر ان کاغذات دیکھنے لگا جنھیں وہ سفارت خانے سے اپنے ساتھ لایا تھا۔ آدھی رات سے پہلے وہ کام ختم کر چکا تھا۔ کاغذات سمیٹ کر اس نے دراز میں رکھے، اسے تالا لگایا اور میز کے پیچھے سے اٹھ کر ایک بڑی سی آرام کرسی میں بیٹھ گیا۔ وہ بار بار اپنی گھڑی کی طرف دیکھ رہا تھا۔ وہ منتظر بیٹھا رہا۔ اور جب آخر کار ایک

www.taemeernews.com

بجنے میں دس منٹ کم پر فون کی گھنٹی بجی تو وہ اچھل کر اٹھ کھڑا ہوا اور بڑی عجلت میں رسیور گھسیٹ کر اپنے کان سے لگا لیا۔

"ہیلو۔ میں ڈوری بول رہا ہوں"

"صاحب! ہم نے آپ کے اس امریکی کو شناخت کر لیا ہے"۔ رینہالورن نے اسے مطلع کیا" اس کا نام مارک گرلینڈ ہے۔ رو دی سوسی میں سب سے اوپری منزل پر اسکا اسٹوڈیو ہے۔ وہ اپنے آپ کو فری لانس جرنلسٹ کہتا ہے۔ مسٹر ڈوری! اتنی رات گئے آپ کو فون کرنے کی وجہ یہ ہے کہ میں اپنے چند آدمیوں کے ساتھ مارک گرلینڈ کے کمرے میں گیا تھا اور اس کی تلاشی لی تھی۔ یہ شخص گرلینڈ بے شک و شبہ ایجنٹ ہی ہے۔ اس پیشے کے سارے اوزار اس کے کمرے میں موجود ہیں۔ غالباً یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ خود گرلینڈ وہاں نہیں ہے۔ وہاں کے دربان سے معلوم ہوا کہ گرلینڈ شام کے ساڑھے چھ بجے کہیں باہر گیا تھا چنانچہ وہ اب بھی واپس آسکتا ہے۔ اگر ہم اسے پکڑ لیں تو کیا اسے ہیڈ کوارٹر لے آئیں؟"

"ہاں" ڈوری نے کہا" میں اس سے گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔ خیال رہے میں نہیں چاہتا کہ میرے علاوہ کوئی اور اس سے سوالات پوچھے۔ اس سے نپٹنا مشکل بلکہ خطرناک ثابت ہو سکتا ہے اور اگر کسی کے ساتھ کوئی الٹی سیدھی بات ہو گئی تو ذمہ دار میں ہونگا"

"اگر گرلینڈ آ گیا تو میں آپ کو فون کر دوں گا"

"ہو سکتا ہے کہ وہ اس سینے گالیز عورت کے ساتھ ڈاکر جانے کا ارادہ کر رہا ہو"

ڈوری نے کہا" چنانچہ تم ایرپورٹ پر اپنے آدمی تعین کر دو"

"ہمارے آدمی وہاں موجود ہیں"

اور رینہالورن نے فون بند کر دیا۔

www.taemeernews.com

دوسرے دن صبح کے دس بجنے کے کچھ ہی دیر بعد گرلینڈ کی خوابگاہ کے دروازے پر کسی نے دستک دی۔ گرلینڈ رڈنینز کی ہدایت کے مطابق ہوٹل میں مقیم تھا۔

وہ ابھی ابھی ناشتے سے فارغ ہوا تھا اور بیٹھا نیویارک ہیرالڈ ٹربیون پڑھ رہا تھا۔ وہ آہستہ سے اٹھا اور اخبار رکھ کر اپنا پوائنٹ فارٹی فایو پستول اٹھالیا۔

"کون ہے؟" اس نے پوچھا

"میں اور میرا ایک دوست"

بورگ کی آواز پہچانتے ہی گرلینڈ نے پستول اخبار کے نیچے رکھ دیا اور کمرہ عبور کر کے دروازے کے سامنے پہونچا اور اسے کھول دیا۔

بورگ اور اس کے ساتھ ایک دوسرا آدمی کمرے میں آگیا۔ یہ دوسرا آدمی دبلا پتلا اور معمّر تھا جس کے آگے کے بال سفید تھے۔ بورگ اور اس کا ساتھی اپنا اوورکوٹ اتار رہے تھے جب گرلینڈ دروازہ بند کر کے اسے تالا لگا رہا تھا۔

"یہ چارلی ہے،" بورگ نے سفید بالوں والے کی طرف انگوٹھے سے اشارہ کر کے کہا "یہ تمھارا حلیہ بدلنے آیا ہے" وہ مسکرایا "یہ چارلی اپنے فن کا استاد ہے۔ کیا؟ یہ تمھیں اس طرح بدل دے گا کہ خود تمھاری ماں بھی تمھیں نہ پہچان سکے گی۔"

چارلی اپنا سوٹ کیس کھول چکا تھا اور اب وہ کوئی دھن گنگنا رہا تھا اور سوٹ کیس میں سے مختلف قسم کے بکس نکال کر ترتیب سے رکھ رہا تھا۔ بکسوں کے بعد اس نے سوٹ کیس میں سے چند بوتلیں، ایک قینچی، ایک کنگھی اور حجاموں کا گلے میں باندھنے کا تولیہ نکالا۔

"اب جناب" چارلی نے گرلینڈ سے کہا "آپ ذرا کرسی پر بیٹھ جائیے"

گرلینڈ بیٹھ گیا۔ چارلی نے تولیہ اس کی گردن سے لپیٹ دیا۔ بورگ ایک کرسی میں بیٹھ گیا، سگریٹ سلگائی، اپنی ایک موٹی ٹانگ پر دوسری ٹانگ چڑھائی اور

www.taemeernews.com

اسے جھلا جھلا کر چارلی کی کاریگری دیکھنے لگا۔

"وہ بیگ تمھیں مل گئی جو گزشتہ رات میں ہوٹل میں رکھ گیا تھا؟" بورگ نے پوچھا

"ہاں۔ مل گئی" گرلینڈ نے جواب دیا۔

جب ہوٹل کا پورٹر گرلینڈ کو اس کے کمرے میں پہنچا گیا تھا تو وہ وہاں بے حد عمدہ اور قیمتی "ہوائی سامان" دیکھ کر حیران رہ گیا تھا۔ پورٹر کے جاتے ہی گرلینڈ نے بیگ کھول کر اس کے اسباب کا جائزہ لیا۔ اس میں قیمتی کپڑے کے اندر خوبصورت سلے ہوئے تین اسنوائی سوٹ تھے، قمیص اور پاجامے تھے، رومال اور اسپورٹ شرٹ تھے، ایک ڈریسنگ گون، ایک رین کوٹ، دھوپ کی عینک، سلیپر، خوبصورت ٹائیاں اور ایک پرانا لیکن زیادہ قیمت کا بٹوہ جس پر سنہری حروف میں "جے۔ جی" کندہ ہوا تھا۔ صرف یہی نہیں بلکہ اس بٹوے میں سینے گالیز کے کرنسی نوٹ ٹھاٹھس بھرے ہوئے تھے ایک بار پھر وہ رڈونیز کی انتظامی قابلیت کی تعریف کئے بغیر نہ رہ سکا۔

"یہ بیگ عجوبہ ہے۔ یعنی ٹرک بیگ ہے۔" بورگ نے کہا" اس کے اوپری پیندے کے نیچے ایک چور خانہ ہے اور اس چور خانے میں ہر وہ چیز موجود ہے جو مصیبت اور مار دھاڑ کے وقت کارآمد ثابت ہوتی ہے۔ چارلی اپنا پورا کام کرلے تو میں تمھیں اس اوپری پیندے کو کھولنے کی ترکیب بتا دوں گا۔"

اس وقت چارلی گرلینڈ کے گھنے اور لانبے بالوں کو خشخشی کرنے میں مصروف تھا۔ پھر وہ اسے باتھ روم میں لے گیا اور کسی چیز سے [illegible] کا سر دھلایا۔ گرلینڈ اب اکتانے لگا تھا چنانچہ اس نے وقت کا احساس کھو دیا۔ اسے صرف اتنا یاد تھا کہ بورگ بار بار اخبار پر سے نظر ہٹا کر اس کی طرف دیکھتا اور "کمال ہے یار" کہہ کر پھر اخبار کی طرف متوجہ ہو جاتا۔

ڈھائی گھنٹے بعد چارلی گرلینڈ کے قریب سے ہٹ گیا اور اعلان کیا کہ سب ٹھیک ہے

www.taemeernews.com

اب اس نے سوٹ کیس میں سے ایک ڈنر اور عمدہ سلا ہوا سوٹ برآمد کیا اور ساتھ ہی ایک سفید قمیض بھی، جس کی جیب پر جے۔ جی" کڑھا ہوا تھا۔ اس کے بعد چمکدار جوتے سوٹ کیس سے نکالے گئے اور تب اس نے گرلینڈ کو لباس تبدیل کرنے کو کہا۔

پانچ منٹ بعد بدلے ہوئے گرلینڈ نے سونے کا ایک سگریٹ کیس، اس پر بھی جے۔ جی کندہ تھا، ایک سنہری لائیٹر، ایک مونوگرام کڑھا ہوا رومال اور فرانسیسی کرنسی کی ریزگاری۔ "شکریہ" کہہ کر قبول کر لی اور یہ ساری چیزیں اپنی جیب میں رکھ لیں۔

اور اس تبدیلی کا بہترین "ٹچ" تو اس وقت آیا جب بورگ نے کھل کر مسکرا کر اور بڑے احترام سے ڈنر کلب کا ٹکٹ گرلینڈ کے حوالے کیا جو جون گلکرسٹ کے نام کا بنا ہوا تھا" اور اب مسٹر گلکرسٹ ذرا آئینہ دیکھ لیجئے" بورگ نے کہا اور کمرے کے انتہائی سرے پر رکھے ہوئے قد آدم آئینے کی طرف اشارہ کیا۔

گرلینڈ آئینے کے سامنے جا کھڑا ہوا۔ آئینے میں سے ایک طویل القامت امریکی اس کی طرف دیکھ رہا تھا جس کے بال سنہری اور مخصوص امریکی انداز میں کریو کٹ ترشے ہوئے تھے۔ وہ حیرت سے اپنی بدلی ہوئی صورت دیکھ رہا تھا۔ حتیٰ کہ اس کے نقوش بھی منہ میں رکھی ہوئی ربڑ کی دو چھوٹی چھوٹی گدیوں کی وجہ سے بدل گئے تھے۔ اس کے ہونٹوں پر باریک ترشی ہوئی مونچھیں تھیں جو پنسل سے بنائی گئی تھیں لیکن اس طرح کہ ان کا ایک ایک بال نظر آتا تھا اور بالکل اصل معلوم ہوتی تھیں۔ اس کا چہرہ جو مسلسل رت جگوں کی وجہ سے کچھ دیر پہلے تک پھیکا اور زرد تھا اب اس کی رنگت گہری اور دھوپ میں جھلسی ہوئی تھی۔ چارلی اس کے ہاتھوں کو بھی نہ بھولا تھا چنانچہ ان کی رنگت بھی اس نے چہرے کی سی بنا دی تھی۔ یہ تبدیلی اتنی حیرت انگیز تھی کہ گرلینڈ کو یقین نہ آرہا تھا کہ وہ آئینے میں خود اپنا ہی عکس دیکھ رہا تھا۔

چارلی نے بڑی عجلت میں اپنی چیزیں سمیٹ کر بیگ میں رکھیں، گرلینڈ کی طرف

www.taemeernews.com

دیکھا، اطمینان سے سر ہلایا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔

"یہ چارلی بڑا جادوگر ہے۔ ہے کہ نہیں؟" بورگ نے کہا۔ "نہیں کہا تھا میں نے کہ خود تمہاری ماں بھی تمہیں پہچان نہ سکے گی۔"

"سچ تو یہ ہے کہ میں خود بھی اپنے آپ کو نہیں پہچان سکتا۔" گرلینڈ نے آئینے کے سامنے سے ہٹ کر کہا۔ "لیکن سوال یہ ہے کہ یہ تبدیلی رہے گی زیادہ عرصے تک؟ میرا مطلب ہے یہ مونچھیں اور پھر میرے بال بھی اصلی رنگ پر آجائیں گے۔"

"اس کی تم فکر نہ کرو۔ یہ تبدیلی کافی عرصے تک قائم رہے گی۔" بورگ نے کہا۔ "ضرورت ہو تو تم خود اپنے بالوں کو رنگ دے سکتے ہو۔ رہی مونچھیں تو وہ واٹر پروف ہیں بعد میں خود تم اپنی اصل مونچھیں رکھ سکتے ہو۔ رہی تمہاری جلد کی ہوئی رنگت تو افریقہ پہنچنے کے بعد وہاں کی گرمی اور دھوپ تمہاری رنگت کو ایسا ہی بنا دے گی اور اس کے بعد اس میک اپ کی ضرورت ظاہر ہے کہ نہ رہے گی۔"

"یہ تم نے غلط نہیں کہا۔" گرلینڈ نے میز پر سے بٹوا اٹھا کر جیب میں رکھ لیا۔

"بورگ نے بیگ اٹھایا اور گرلینڈ کو بتایا کہ اس کا اوپری پیندا کس طرح کھولا جاتا ہے۔ نیچے کے چور خانے میں پوائنٹ تھری ایٹ کا ایک پستول، ایک اسپرنگ دار چاقو، ایک لٹھودار ڈنڈا، پستول کے کارتوسوں کا ایک بکس جس میں سو راؤنڈ تھے اور ایک بوتل تھی جس میں چند گولیاں تھیں۔

"یہ گولیاں بڑی زود اثر ہیں۔" بورگ نے اسے مطلع کیا۔ "ایک گولی پانی میں ڈال دو اور وہ فوراً اس میں حل ہو جائے گی اور جسے بھی وہ پانی پلا دو گے وہ پورے چھ گھنٹے تک دنیا و مافیہا سے بے خبر رہے گا۔"

گرلینڈ نے سمجھ کر سر ہلایا۔

"تو یہ ہے تمہارا کل سامان۔" بورگ نے کہا۔ "اب اگر تمہیں کسی اور چیز کی ضرورت ہو تو کہو میں وہ بھی مہیا کر دوں گا۔ مجھ سے کہا گیا ہے کہ تم بڑے ٹھاٹھ سے رکسی ایک

www.taemeernews.com

لکھ پتی کی طرح سفر کرو گے۔"

گرلینڈ نے پھر سر ہلایا۔

"میرے خیال میں تو میرا ازادہ مکمل ترین ہے۔"

بورگ نے وہ پھولا ہوا بریف کیس اٹھا کر میز پر رکھ لیا جو وہ اپنے ساتھ لایا تھا۔

"اب مناسب ہوگا کہ تم آج دن بھر ان کاغذات کا مطالعہ کرتے رہو" اس نے کہا "کیونکہ تم فلوریڈا کی اور انجیلو کارپوریشن کے نمائندے کے طور پر افریقہ جا رہے ہو۔ اس کارپوریشن کا سارا مسالہ ان کاغذات میں موجود ہے۔ تم ظاہر ہے دیکھنے جا رہے ہو کہ وہاں فیکٹری ڈالنا مناسب ہوگا یا نہیں یقیناً کمپنی کے تمام ڈائرکٹروں، سیلس منیجر کے نام اور کمپنی کا پس منظر از بر ہونا چاہیئے۔ یہ کمپنی رڈنبر کے بچوں میں سے ایک ہے اور اگر تم پر کسی کو شک ہوا تو یہ بچہ تمھاری مدد کرے گا۔ یہی وجہ ہے کہ رڈنبر نے اس بات پر خاص زور دیا ہے کہ تم یہ سب نام وغیرہ یاد کر لو" بورگ نے اپنی گھڑی کی طرف دیکھا" دوپہر کے کھانے کا وقت آگیا ہے۔ میں تمھارے ہوٹل کا بل ادا کر دوں گا اور تمھارا بیگ ایر ٹرمینل پر لے جاؤں گا مناسب ہوگا کہ اب تم یہ کمرہ چھوڑ دو اور نیچے آجاؤ۔ اب کوئی تمہیں پہچان نہ سکے گا۔ یہ بریف کیس اپنے ہاتھ میں رکھو۔ اس میں پانچ ہزار کے نوٹ ہیں۔ یہاں سے نکل کر تم کسی ایسی جگہ پہنچ جاؤ جہاں کمپنی کے کاغذات کا مطالعہ کر سکو" وہ مسکرایا" اچھا دوست۔ خدا حافظ اور گڈ لک۔"

گرلینڈ نے سر ہلایا۔ بورگ سے معانقہ کیا، بریف کیس اٹھایا اور ہوٹل کے کمرے سے باہر آیا اور بڑی شان سے زینہ اترنے لگا۔

ہوٹل سے کافی دور وہ ایک کیفے میں داخل ہوا اور وہاں سے اس نے وہ نمبر ڈائل کیا جو مادام فورشر نے اسے دیا تھا۔ جب وہ فون پر آگئی تو گرلینڈ نے اسے مطلع کیا کہ وہ اسی رات اس کے ساتھ ہوائی جہاز پر ہوگا۔

www.taemeernews.com

"تمہارا روپیہ میں لے کر آیا ہوں" اس نے سلسلۂ کلام جاری رکھا "اب یہ میں نہیں جانتا کہ تم اس روپے کا کیا کرو گی۔ البتہ یہ مناسب ہوگا کہ تم اسے کسٹم سے لے جانے کی کوشش نہ کرو۔"

"میں پیلس ہوٹل میں ہوں" مادام نوشر نے کہا "کیا تم یہ روپیہ یہاں لاکر ہال پورٹر کو دے دو گے؟ میں اس سے لے لوں گی"

"میں آدھے گھنٹے میں وہاں پہونچ جاؤں گا" گرلینڈ نے کہا "ایک بار پھر کہتا ہوں کہ یہ روپیہ لے کر کسٹم کنٹرول سے نکلنے کی کوشش نہ کرنا"

"تم فکر نہ کرو۔ میں انتظام کرلوں گی" وہ بولی "تم بس اتنا کرو کہ روپیہ ہوٹل میں رکھ جاؤ"

ڈھائی بجے گرلینڈ ٹیکسی میں سوار ہوکر ایر ٹرمینل پر پہونچ گیا۔ وہ بڑے اطمینان اور بے پروائی سے چلتا ہوا وہاں پہونچا ایرپورٹ کی بس منتظر کھڑی تھی۔ اس کی نظروں نے بورگ کو تلاش کرلیا جو ایک بنچ پر بیٹھا ہوا تھا اور سوٹ کیس اس کے قدموں میں رکھا ہوا تھا۔ بورگ اٹھ کر کھڑا ہوگیا تو گرلینڈ نے اپنی رفتار کم کردی۔ بورگ سوٹ کیس وہیں چھوڑ کر آگے بڑھ گیا۔ گرلینڈ نے سوٹ کیس اٹھایا اور بس میں جا بیٹھا۔

ایرپورٹ پہونچکر اس نے سوٹ کیس کھول کر دیکھا۔ اس میں سے اپنا ٹکٹ نکال کر ہاتھ میں لیا اور مسافروں کی اس لمبی قطار میں کھڑا ہوگیا" جو پولیس کنٹرول سے گذر رہی تھی۔ اس کے عین آگے خوبصورت لباس میں ملبوس ایک عورت تھی اس نے اپنا فرانسیسی پاسپورٹ آگے بڑھایا تو گرلینڈ نے اس پر اس عورت کا نام پڑھ لیا۔ جینی ڈولان"۔ پیچھے کھڑا ہوا گرلینڈ جینی کی پتلی کمر، مدور کولھوں اور سڈول ٹانگوں کی دل ہی دل میں تعریف کر رہا تھا کہ وہ پولیس کنٹرول سے نکل کر

www.taemeernews.com

آگے بڑھ گئی اور اب اپنا جھوٹا پاسپورٹ دکھانے کی گرلینڈ کی باری تھی۔ اس نے دیکھا کہ ایک موٹا آدمی کنٹرول آفیسر کے پیچھے کھڑا ہوا تھا اس کے بالوں کی تراش سے اور جسم ڈھنگ سے وہ چیونگ گم چبا رہا تھا اس سے گرلینڈ نے سمجھ لیا کہ وہ امریکی تھا۔ اس نے اندازہ لگایا کہ یہ امریکی ڈوری کا سکورٹی افسر ہو سکتا ہے۔

کنٹرول آفیسر اور موٹے امریکی نے غور سے گرلینڈ کی طرف دیکھا۔ گرلینڈ بھی بڑی بے تعلقی سے ان کی طرف دیکھنے لگا۔ کنٹرول آفیسر نے گرلینڈ کا پاسپورٹ دیکھنے کے بعد موٹے امریکی کی طرف بڑھا دیا۔ وہ بھی گرلینڈ کا پاسپورٹ دیکھنے لگا۔

"موسیو!" آپ ٹواکر کیوں جا رہے ہیں؟ کوئی خاص وجہ؟" امریکی نے پاسپورٹ لوٹا دیا تو کنٹرول افسر نے پوچھا۔

"بزنس کے سلسلے میں" گرلینڈ نے جواب دیا۔

"کونسا بزنس؟"

گرلینڈ نے اپنا وزنی بریف کیس کھول کر اس میں سے ایک چھپا ہوا کارڈ اور ایک خط نکال لیا۔ کنٹرول آفیسر اور امریکی نے کارڈ دیکھا اور خط پڑھا جو فلورنڈا کی رومانجیلو کارپوریشن کی طرف سے تھا جس میں کمپنی کے نمائندے جون گلکرسٹ کو ہدایت کی گئی تھی کہ وہ ٹواکر جاکر وہاں فیکٹری ڈالنے کے امکانات معلوم کرے اور اس کے لئے کوئی مناسب مقام کا انتخاب کرے۔

کنٹرول آفیسر نے گردن گھما کر امریکی کی طرف دیکھا جو اپنی نوٹ بک میں کمپنی کا پتہ درج کر رہا تھا۔ امریکی نے اثبات میں سر ہلا یا اور کنٹرول آفیسر نے پاسپورٹ پر مہر لگا کر گرلینڈ کی طرف بڑھا دیا اور پھر اسے آگے بڑھ جانے کا اشارہ کیا۔

گرلینڈ اس جگہ پہونچا جہاں کسٹم آفیسر مسافروں کا سامان چیک کر رہے تھے اس نے یونہی گردن گھما کر پیچھے دیکھا تو ایک دم سے اس کا دل قلابازی کھا گیا۔

www.taemeernews.com

قطار کے آخر میں مادام فوشر ایک دم سے نمودار ہوگئی۔ اس کے ہاتھ میں ایک بڑی سی ہینڈ بیگ تھی اور بغل میں وہ بریف کیس تھا جو گرلینڈ نے دیا تھا۔

میرے خدا ــــ گرلینڈ نے سوچا ــــ یہ عورت پاگل ہوگئی ہے کہ یہ سب روپیہ لے کر، سوچتی ہے کہ کسٹم سے صاف نکل جائے گی۔

اس سے پہلے کہ وہ پاسپورٹ کنٹرول کی کھڑکی کے قریب پہونچتی۔ کچھ ہوا وہ کھڑکی سے دس گز دور تھی کہ ایک دم سے تین آدمیوں نے آگے بڑھ کر اسے قطار سے الگ کر دیا۔ ان تین آدمیوں میں سے ایک فرانسیسی پولیس انسپکٹر تھا اور بقیہ دو امریکی پولس کے آدمی تھے جو سادے لباس میں تھے۔ ان تینوں نے مادام فوشر کو گھیرے میں لے لیا۔

گرلینڈ دھڑکتا دل لئے دیکھتا رہا۔ اسے احساس تھا کہ اس کی ہتھیلیاں نم ہو چلی تھیں۔ اس نے دیکھا کہ مادام فوشر نے اپنا بچاؤ شروع کیا۔ وہ احتجاج کر رہی تھی اور آس پاس کے لوگ اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔ پھر وہ تینوں اسے لے کر تیزی سے سکورٹی پولیس کے دفتر کی طرف چلے۔

لیکن کسی نے نہ تو شوارز کی طرف دیکھا اور نہ اس کی طرف دھیان ہی دیا۔ وہ ایک بنچ پر اکیلا بیٹھا ہوا تھا، اس کا ایک ہاتھ اس کے اوورکوٹ کی جیب میں تھا اور اس کے پتلے ہونٹوں میں سگریٹ دبا ہوا تھا۔

گزشتہ رات ہی رڈ نیرا سے ایک حکم دے چکا تھا۔

"اگر یہ عورت ایر پورٹ پر پکڑی جائے تو اس کی زبان بند کر دو۔ سمجھے؟" رڈ نیر نے کہا تھا "کچھ بھی کرو، کیسا بھی خطرہ مول لو لیکن وہ پولیس سے کچھ کہنے نہ پائے"

وہ تینوں آدمی مادام فوشر کو لئے شوارز کی طرف ہی آ رہے تھے۔ ایک امریکی اس کے پیچھے اور ایک امریکی اور فرانسیسی انسپکٹر اس کے دائیں بائیں چل رہا تھا

www.taemeernews.com

مادام ذنشر کی بڑی بڑی کالی آنکھیں خوف سے پھیل گئی تھیں اور ہونٹ کانپ رہے تھے ۔

شوارز کے ہاتھ کی انگلیاں جیب میں چھپے ہوئے پستول کی لبلبی پر جم گئیں اسے یقین تھا کہ پستول پر چڑھے ہوئے آواز روک اور ایرپورٹ پر کے ہوائی جہاز کی گڑگڑاہٹ کی آواز پستول کی آواز کو دبا دے گی ۔

اس نے اپنے اوورکوٹ کی جیب میں پستول اٹھایا ۔ نشانہ مشکل تھا خصوصاً اس لئے کہ پہلی ہی گولی کو جان لیوا ثابت ہونا تھا ۔ لیکن اس قسم کے مشکل نشانے شوارز کے لئے نئے نہ تھے اس نے لبلبی دبا دی اور پستول کا ہلکا سا دھکا اس کے ہاتھ نے محسوس کیا ۔ " پلپ " کی ہلکی سی آواز جیب میں ہی گھٹ کر رہ گئی ۔ اس نے مادام نوشر کو ایک دم سے لڑکھڑاتے اور پھر آگے کی طرف گرتے دیکھا ۔ فرانسیسی انسپکٹر نے اسے سنبھالنے کی دیوانہ وار کوشش کی ۔

شوارز نے بڑے اطمینان سے اپنی جیب میں سے ہاتھ نکال لیا اور اپنے گھٹنوں پر رکھا ہوا اخبار اٹھا کر کھول لیا ۔ دفعتہً اس نے یوں ظاہر کیا جیسے اب اسے احساس ہوا ہو کہ وہاں کچھ ہوا ہے ۔ لوگوں کی ایک بھیڑ نے پولیس کے تینوں آدمیوں اور مادام نوشر کی لاش کو گھیر لیا تھا ۔

شیشے کی روک میں سے گرلینڈ نے دیکھ لیا تھا کہ کیا ہو گیا تھا عین اسی وقت کسٹم کا ایک افسر آ گیا اور اس نے گرلینڈ سے پوچھا کہ اس کے پاس کوئی ایسی چیز تو نہیں جس پر " ڈیوٹی " لگتی ہو ۔

" جی نہیں ۔ کچھ نہیں ہے " گرلینڈ نے کہا ۔ وہ یوں محسوس کر رہا تھا جیسے اس کے معدے میں برف کا ٹھنڈا گردش کر رہا ہو ۔

" براہ کرم اپنا بیگ کھولئے ۔

www.taemeernews.com

گرلینڈ نے اپنا بیگ کھول دیا۔

افسر نے بڑی تیزی مگر بڑی مہارت سے اس کے بیگ کی چیزوں کو الٹ پلٹ کر دیکھا۔ جب وہ بیگ کی تلاشی لے رہا تھا تو گرلینڈ نے ایک بار پھر شیشے کے پارٹیشن میں دیکھا۔ اسے شوارز نظر آگیا جو بھیڑ کے کنارے پر کھڑا ہوا تھا اور اچک اچک کر بھیڑ کے بیچ میں دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا اور فوراً گرلینڈ نے سمجھ لیا کہ یہ کیا ہوا تھا۔ اور کیسے ہوا تھا۔ شوارز نے یقیناً ڈینر کے حکم سے مادام فوشر کا خاتمہ کر دیا تھا۔

"شکریہ جناب" کسٹم آفیسر نے گرلینڈ کے بیگ پر چاک سے نشان لگاتے ہوئے کہا۔ "دائیں طرف چلے جایئے۔"

گرلینڈ اس طرف چلا جہاں تیس کے قریب مسافر ہوائی جہاز میں سوار ہونے کے لئے منتظر کھڑے تھے۔

پولیس آگئی تھی اور وہ بھیڑ کو بکھیر رہی تھی۔ شوارز پلٹ کر ایر پورٹ سے باہر آیا جہاں بورگ کالی سٹیرن کار میں اس کا منتظر بیٹھا تھا۔ شوارز کار میں سوار ہو گیا۔ بورگ نے فوراً کار اسٹارٹ کر دی۔ لیکن اس کے چہرے پر پسینہ چمک رہا تھا اور وہ خوفزدہ معلوم ہوتا تھا۔

پولیس کے آدمی مادام فوشر کی لاش کو پولیس سکورٹی کے دفتر میں اٹھا لائے اور جلدی سے دروازہ بند کر دیا۔ پولیس کے ایک آدمی نے کیپٹن رد ہالورن کو فون کیا۔ دوسرے لاش کے گرد کھڑے اس کی طرف دیکھتے رہے۔

رد ہالورن نے آکر لاش دیکھی تو دانت پیسنے لگا۔

"مر چکی ہے۔ گولی ماری ہے کسی نے" وہ بولا اور پھر فرانسیسی آفیسر کی طرف گھوم گیا۔ خونی کہیں باہر ہی ہے۔ اسے نہیں ہونا چاہئے۔ اپنے چند آدمیوں

www.taemeernews.com

کو فوراً چیک کرنے کے لئے بھیج دوں؟

وہ جانتا تھا کہ اس کا یہ حکم محض بیکار تھا۔ جونی اب تک غائب ہو چکا ہوگا۔

جون ڈوڈری سونے کی تیاریاں کر رہا تھا کہ باہر کے دروازے کی گھنٹی بج اٹھی۔ اس نے اپنی گھڑی کی طرف دیکھا تو پتہ چلا کہ اس وقت بارہ بج کر بیس منٹ ہو رہے تھے۔ اب دہ بل ڈال کر دروازے کے قریب پہونچا اور چور سوراخ میں سے جھانک کر دیکھا۔ باہر لد ہالورن کھڑا ہوا تھا۔ ڈوڈری نے دروازہ کھول دیا۔

"اندر آجاؤ کیپٹن" ڈوڈری نے ایک طرف ہٹ کر کہا۔ ہالورن کے بشرے سے کچھ ایسے جذبات عیاں تھے کہ ڈوڈری نے سمجھ لیا کہ وہ کوئی اہم خبر لے کر آیا ہے۔ ایک بڑی سی آرام دہ کرسی میں بیٹھنے اور سگریٹ سلگانے کے بعد ہالورن نے کہا:۔

"وہ سینے گالیز عورت، جس سے آپ گفتگو کرنا چاہتے تھے مسٹر ڈوڈری، مرگئی جب ہم نے اسے گرفتار کیا تو اسے گولی مار دی گئی"

ڈوڈری بت بنا کیپٹن کی صورت تکنے لگا۔ اس کا چہرہ ایک دم سے سکڑ سا گیا اور عینک کے پیچھے اس کی آنکھیں پھیل گئیں۔

وہ ہزار قدموں سے چلتا ہوا اپنی میز کے پیچھے جا کر بیٹھ گیا۔

"کس نے گولی ماردی اسے؟" اس نے پوچھا

"میں نہیں جانتا۔ جب وہ پولس کنٹرول کی قطار میں کھڑی تھی تو ہم نے اسے دیکھ لیا۔ انسپکٹر ڈیلیمرہ کے ساتھ میرے دو آدمی اس کے قریب پہونچے اور اسے اپنے ساتھ سکیورٹی آفس میں چلنے کو کہا۔ وہ سہم گئی تاہم ان کے ساتھ ہولی

www.taemeernews.com

وہاں سے سکورٹی تک زیادہ فاصلہ نہ تھا لیکن راستے میں وہ ایک دم سے لڑکھڑا کر گر گئی
پہلے تو میرے آدمیوں نے سمجھا کہ وہ بے ہوش ہو گئی ہے۔ وہ اسے آفس میں اٹھا لائے اور
جب اس کے جسم کا معائنہ کیا گیا تو پتہ چلا کہ اسے گولی ماری گئی تھی اور یہ کہ وہ مر چکی تھی
یہ بات تو صاف ظاہر ہے کہ پستول پر آواز روک چڑھی ہوئی ہو گی چنانچہ نہ تو کسی نے پستول
کا دھماکا سنا اور نہ ہی کسی نے خونی کو دیکھا۔

ڈوری اپنی انگلیوں سے کنپٹیاں سہلانے لگا۔

اہالورن نے وہ بریف کیس کھولا جو وہ اپنے ساتھ لایا تھا۔

"یہ اس کا بریف کیس ہے" وہ بولا "اس میں سات ہزار ڈالر اور روزہ آربو کے
نام کا ایک پاسپورٹ ہے۔ میں اس پاسپورٹ کے متعلق ڈاکر کی پولیس سے چیک کر رہا
ہوں"

ڈوری نے بریف کیس اٹھایا اور ڈالر کے نوٹوں کی طرف دیکھنے لگا

"یہ پتہ چلانا ممکن ہے کہ یہ نوٹ کس کے ہیں؟" اس نے پوچھا۔

"نہیں"

"گرلینڈ کی کوئی خبر؟"

"اب تک تو کوئی خبر نہیں ہے۔ البتہ یہ بات تو یقینی ہے کہ وہ اس ہوائی جہاز پر
نہ تھا جو ڈاکر کے لئے روانہ ہوا ہے۔ ایک ایک مسافر کو ہم نے چیک کیا ہے۔ میرے آدمی
ایر پورٹ پر موجود ہیں اور رہیں گے۔ اس کے علاوہ ہم نے ڈاکر جانے والے
جہازوں کو بھی خبردار کر دیا ہے"

کیپٹن کے اس اعلان سے ڈوری کو ذرا بھی حیرت نہ ہوئی۔ اب اسے یقین ہو گیا
تھا کہ گرلینڈ کا بھی وہی انجام ہوا ہے جو روزرلینڈ کا ہو چکا تھا۔

"معلوم ایسا ہوتا ہے کیپٹن کہ قسمت ہماری یاوری نہیں کر رہی" اس نے کہا

www.taemeernews.com

بہر حال دیکھیں آج رات کیا ہوتا ہے۔ یہ بریف کیس میں رکھے لیتا ہوں۔ وہ چھگی ڈاڑھی والے کا کوئی سراغ ملا؟ اب تو، معلوم ہوتا ہے، ہماری ساری امید کا سہارا تنہا وہی رہ گیا ہے۔"

"اس کا کوئی سراغ نہیں ملا۔ میرے آدمی ہوٹل پر نظر رکھے ہوئے ہیں۔ یقیناً وہ جلد یا بدیر وہاں آئے گا اور ادھر وہ ہوٹل میں پہنچا اور ادھر ہمارے ہاتھوں میں ہوگا"

او ہالوران چلا گیا تو ڈوری چند ثانیوں تک بیٹھا سوچتا رہا۔ اس نے دل ہی دل میں خدا کا شکر ادا کیا کہ اس نے جینی کو اتنی عقل دی کہ وہ ڈاک کے لئے روانہ ہوگئی اب اس کے لئے یہ ضروری ہو گیا تھا کہ جینی کو خفیہ لفظوں میں ایک تار بھیج کر مطلع کرے کہ سینے کالیز عورت مرچکی تھی۔ اب اسے صاف نظر آرہا تھا کہ اب یہ ڈرامہ سینے گال ہی میں کھیلا جائے گا، جو کچھ ہوگا وہیں ہوگا اور اس کا انجام بھی وہیں ہوگا فوراً ہی اس نے جیک کارسن کو ڈاکر بھیج دینے کا فیصلہ کر لیا۔ کیا پتہ جینی کو مدد کی ضرورت پڑ جائے۔ کارسن بے حد ہوشیار آدمی تھا اور اب ڈوری کو افسوس ہو رہا تھا کہ اس نے مادام نوشر سے سودا کرنے کے لئے روز لینڈ کے بجائے کارسن کو کیوں نہ منتخب کیا۔

اس نے ٹیلیفون اٹھایا اور چند منٹوں بعد ہی کارسن سے باتیں کر رہا تھا۔

"کارسن! تم فوراً یہاں آجاؤ" اس نے کہا" اہم معاملہ ہے"

کارسن نے کہا" ٹھیک ہے۔ آجاتا ہوں"

بیس منٹ بعد وہ ایک کرسی میں بیٹھا ڈوری کی باتیں غور سے سن رہا تھا۔ کارسن پست قامت، مضبوط اور گٹھے ہوتے بدن کا آدمی تھا عمر پینتیس[۳۵] کے لگ بھگ، بھورے اور گردکٹ بال، بیقراری سے حلقوں میں گھومتی ہوئی آنکھیں

www.taemeernews.com

اور بشاش چہرہ ۔ وہ ایک گراج کے مالک کے کاروبار میں ساجھے دار تھا اور اس طرح نہ صرف وہ خاصا روپیہ کما لیتا تھا بلکہ جب ڈوری کو اس کی ضرورت ہوتی تو اس کا کام کرنے کے لئے وقت بھی نکال لیتا تھا۔

"یہ معاملہ اب ذرا ہاتھ سے نکل گیا ہے" ڈوری نے آخر میں کہا "سچ تو یہ ہے کارسن کہ اوہالورن کی رپورٹ مجھے وارلی کو دے دینی چاہئے تھی ۔ یہ بات تو اب صاف ہے کہ اس عورت کے پاس فروخت کے لئے کوئی بے حد اہم اطلاع تھی۔ اس قدر اہم کہ رڈنیز نے فوراً فیصلہ کرلیا کہ یہ اطلاع کسی کے پاس نہ جائے ۔ تم تو جانتے ہی ہو کہ رڈنیز کے متعلق میرے احساسات کیا ہیں۔ شروع سے ہی میں اسے کسی نہ کسی طرح گرفت میں لینے کی کوشش کررہا ہوں۔ یہ میری زندگی کی سب سے بڑی آرزو ہے لیکن وہ اتنا چالاک ہے کہ گرفت میں نہیں آتا ۔ مجھے شروع سے ہی وارلی کو ان سب باتوں کی رپورٹ کردینی چاہئے تھی لیکن تم تو جانتے ہی ہو کہ وارلی کیسا ہے اور میرے خلاف تاک لگائے بیٹھا ہے ۔ چنانچہ میں نے اس سے کچھ نہ کہا ۔ اب جبکہ مجھے یقین ہوچکا ہے کہ رڈنیز اس معاملے میں شریک ہے تو اب میں وارلی کو قطعی بیچ میں لانا نہیں چاہتا ۔ اب اگر میں رڈنیز کو گرفت میں لینے میں کامیاب ہوگیا تو یہ میرا وہ یادگار کارنامہ ہوگا جس کے خواب تو بہتوں نے دیکھے ہیں لیکن اسے انجام تک نہ پہنچا سکے غالباً تم میرا مطلب سمجھ گئے ہوگے "

کارسن نے سب کچھ سمجھ کر سر ہلایا۔

"میں آپ کے ساتھ ہوں مسٹر ڈوری ۔ آپ حکم کیجئے اور میں اسکی تعمیل کروں گا"

"جینی ڈولان ڈاکر کے لئے روانہ ہوچکی ہے ۔ وہ بیوقوف نہیں ہے چنانچہ ممکن ہے کہ وہاں وہ کوئی سراغ لگانے میں کامیاب ہوجائے ۔ میں چاہتا ہوں کہ تم کل کے ہوائی جہاز سے ڈاکر پہنچ جاؤ اور وہاں جینی سے جا ملو ۔ تم دونوں مل کر کام کروگے

www.taemeernews.com

تو یقیناً تم یہ معلوم کرنے میں کامیاب ہو جاؤ گے کہ وہ عورت کیا فروخت کرنا چاہتی تھی اور یہ کہ رڈنیز اس معاملے سے کیوں دلچسپی لے رہا ہے۔"

کارمن نے دانتوں سے اپنے انگوٹھے کا ناخن کتر کر ڈوری کی طرف دیکھا۔

"مسٹر کارمن" وہ بولا "اس کے لئے تو کافی روپیہ درکار ہوگا اور اگر ہمارا کام غیر سرکاری ہے تو پھر اتنا بہت سارا روپیہ کہاں سے آئے گا؟"

ڈوری نے بریف کیس اٹھا کر میز پر رکھ لیا۔

"اس میں سات ہزار ڈالر ہیں۔ یہ بریف کیس مادام نوشر کے پاس تھا۔ میں سمجھتا ہوں بلکہ مجھے یقین ہے کہ یہ روپیہ رڈنیز کے پاس سے آیا ہے۔ اب یہ بڑا شاعرانہ انصاف ہوگا کہ ہم رڈنیز کو پھانسنے کے لئے اس کے خلاف اسی کا روپیہ استعمال کر رہے ہیں۔ اٹھاؤ یہ روپیہ۔ تمہارے ویزا کا انتظام میں کر دوں گا" کل صبح ۹ بجے اپنا فوٹو اور پاسپورٹ لے کر میرے دفتر میں آجاؤ۔ تب تک میں تمہارے سفر وغیرہ کے سارے انتظامات مکمل کر لوں گا"

"بہت اچھا" کارمن نے کہا "لیکن اب بھی آپ یہی مناسب سمجھتے ہیں کہ دارلی کو بے خبر رکھا جائے؟"

"دارلی کو چھوڑو اس وقت" ڈوری نے گرم ہو کر کہا "اور وہی کرو جو میں کہتا ہوں۔"

"یہ گرلینڈ ـــــ میں اس سے ملا تو نہیں لیکن اس کے متعلق بہت کچھ سُن چکا ہوں"

"گرلینڈ کا یہاں کیا ذکر؟" ڈوری نے پوچھا۔

"آپ کے خیال میں وہ ڈاکر جانے کی کوشش کرے گا؟"

"میرے خیال میں تو وہ مر چکا ہے اس کے متعلق میں نے جو آخری خبر سنی تھی وہ یہ تھی کہ وہ رڈنیز کے آدمیوں کے ہاتھوں میں پڑ گیا تھا۔ مجھے یقین ہے کہ انھوں

نے گرلینڈ کے ساتھ بھی وہی سلوک کیا ہوگا جو رونر لینڈ کے ساتھ کیا تھا"

"مسٹر ڈوور! یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ رڈنیز نے گرلینڈ کو اپنے کام کے لئے خرید لیا ہو"

ڈوری چونکا۔

"کیا مطلب؟" اس نے پوچھا۔

"مسٹر ڈوری حقیقت بہرحال حقیقت ہے" کارمن نے کہا "آپ زیادہ اُجرت نہیں دیتے۔ یہ میں شکایت نہیں کر رہا۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ جب کام پڑتا ہے تو پھر رڈنیز روپے کی تھیلیوں کے منہ کھول دیتا ہے۔ چنانچہ اس نے گرلینڈ کو اتنا بہت سارو پیہ دیا ہوگا کہ وہ اپنا ارادہ بدلنے پہ مجبور ہو گیا ہوگا"

ڈوری نے کچھ سوچ کر سر ہلایا۔

"رڈنیز کی خود اپنی ٹولی ہے پھر اسے گرلینڈ جیسے شخص پر روپیہ برباد کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ اس کے برخلاف اسے ٹھکانے لگا دینا رڈنیز کے لئے بہت آسان ہوگا۔ گرلینڈ مر چکا ہے اور اس کا مجھے یقین ہے"

کارمن اٹھ کھڑا ہوا۔

"بہت اچھا۔ میں چلتا ہوں۔ کل صبح نو بجے آپ کے دفتر میں حاضر ہوں گا"

بورگ کا نی سیٹرن کار کو ڈرائیو کرتا ہوا ایئرپورٹ سے اپنے اپارٹمنٹ کے سامنے لے آیا جو رونلاسی مائیکل میں تھا۔ اس پورے سفر میں نہ تو اس نے کچھ کہا اور نہ شوارز نے۔ بورگ کے اپارٹمنٹ کے سامنے وہ دونوں کار سے باہر آئے اور لفٹ کے چوتھی منزل پر پہنچ گئے۔ بورگ نے اپنے کمرے کا دروازہ کھولا اور وہ دونوں اندر داخل ہو گئے۔ کمرے کا ... پڑا ہوا تھا

www.taemeernews.com

جس میں چند آرام دہ کرسیاں اور ایک میز ترتیب سے رکھی ہوئی تھی۔ تہ خانہ کی چھت پر ایک بڑا سا آئینہ تھا اور دیواروں پر برہنہ عورتوں کی رنگین تصویریں ٹنگی ہوئی تھیں۔

ایک کرسی میں تھامس بیٹھا ہوا تھا اور ایک رسالے کی ورق گردانی کر رہا تھا۔ صاف ظاہر تھا کہ وہ ہیجان میں مبتلا تھا۔ وہ پچھلے دو دنوں سے بورگ کے یہاں مقیم تھا اور رڈنیز نے اسے ہدایت کر دی تھی کہ وہ کمرے سے باہر نہ آئے۔

"کیا ہوا؟" اس نے شوارز کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

شوارز نے اس کی طرف دیکھا، اس طرح سے مسکرایا کہ اس کے ہونٹ دانتوں پر کھنچ گئے اور پھر اپنے کوٹ پر کے سوراخ کی طرف اشارہ کیا جس کے کنارے دھوئیں سے کالے ہو گئے تھے۔

"مر گئی؟" تھامس نے پوچھا۔

"میرا نشانہ خطا نہیں جاتا اور میں غلطیاں نہیں کرتا" شوارز نے کہا اور بیٹھ گیا۔

بورگ باورچی خانے میں پہونچا اور ریفریجریٹر میں سے بیر کے دو کنستر نکال لئے سامنے دو جام بھرے۔ ایک شوارز کو دیا اور دوسرے سے خود پینے لگا۔

تھامس بے چینی سے ان دونوں کی طرف دیکھتا رہا اور پھر رسالے کی طرف متوجہ ہو کر بے مقصد اس کی ورق گردانی کرنے لگا۔

شوارز نے سگریٹ جلائی اور کرسی کی پشت پر سر ٹکا کر اور ذرا نیچے کی طرف کھسک کر آنکھیں بند کر لیں۔ بورگ نے اپنا خالی جام بھرا اور کھڑکی کے سامنے جا کھڑا ہوا۔

دس منٹ بعد دروازے کی گھنٹی بجی۔ بورگ نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا۔

www.taemeernews.com

رڈنیر کمرے میں داخل ہوا۔ وہ خاموش کھڑا ان تینوں کی طرف دیکھتا رہا۔ شوارز اور تھامس اٹھ کھڑے ہوئے۔

"تو تم نے اس کو ٹھکانے لگا دیا" رڈنیر نے شوارز سے کہا۔

"پولیس نے اسے پکڑ لیا تھا۔ پولیس کنٹرول کے قریب ہی وہ اس پر ٹوٹ پڑے تھے۔ میں نے دیکھا کہ وہ اس قدر خوفزدہ تھی کہ پولیس کو سب کچھ بتا دیتی چنانچہ میں نے اسے ٹھکانے لگا دیا۔"

رڈنیر کمرے میں ٹہلنے لگا اس کے موٹے چہرے سے خفگی عیاں تھی۔

"اگر تین دنوں میں گرلینڈ کچھ معلوم کرنے میں کامیاب نہ ہوا تو تم دونوں ڈاکر جاؤ گے یعنی شوارز تم اور بورگ تم" رڈنیر نے شوارز کے سامنے رکتے ہوئے کہا۔ "تم دونوں گرلینڈ کے ساتھ کام کرو گے کیونکہ مجھے اس آدمی پر پورا بھروسہ نہیں ہے۔ سمجھ گئے ؟"

شوارز نے اثبات میں سر ہلایا۔

"لیکن بوس! میرا کیا ؟" تھامس نے پوچھا "میں نہ جاؤں گا ان کے ساتھ ؟"

"تم لندن جا رہے ہو" رڈنیر نے کہا۔ "اور اپنی یہ مضحکہ خیز داڑھی صاف کر دو۔ ڈوری کے آدمی تمھیں تلاش کر رہے ہیں، فی الحال تم میرے کسی کام کے نہیں ہو۔ چنانچہ تم میرے لندن کے دفتر میں جاؤ وہاں لوگ تمھارے لئے کام نکال لیں گے۔"

تھامس کا چہرہ پہلے سرخ اور پھر سفید ہو گیا۔

"بہت اچھا" اس نے کہا۔

"اور پیرس سے ذرا ہوشیاری سے روانہ ہونا" رڈنیر نے اپنی جیب سے نوٹوں کی گڈی نکال کر میز پر پھینک دی" یہ سب پیسے تم تینوں آپس میں تقسیم

www.taemeernews.com

کر لو۔ شوارز تمھارا حصّہ اس میں پچاس فیصدی ہے :"

اور پھر وہ تھامس کی طرف متوجہ ہوئے بغیر کمرے سے چلا گیا۔

شوارز نے میز پر سے نوٹوں کی گڈی اٹھا کر کہا۔

"معلوم ایسا ہوتا ہے کہ اب بوس کو ہمارے ڈاڑھی والے بوس سے کچھ زیادہ محبت نہیں رہی"

گرلینڈ نے ایر ہاسٹیس کو اپنا ٹکٹ دیا اور پھر مسافروں کی قطار کے آخر میں سیڑھیاں چڑھنے لگا۔

وہ ہوائی جہاز میں آ گیا۔ عین اپنے سامنے ایک خالی سیٹ دیکھی جو باہر کی، یعنی کھڑکی سے دوسری تھی اور آگے بڑھ کر اس میں بیٹھ گیا۔ دفعتہً اسے احساس ہوا کہ وہ جینی کے قریب بیٹھا ہوا تھا۔ وہی عمدہ لباس میں ملبوس عورت جس کا نام اس نے پاسپورٹ پر پڑھ لیا تھا۔ جینی سیفٹی بیلٹ باندھنے میں مصروف تھی۔ گرلینڈ نے ایک دفعہ پسندیدگی سے اس کی طرف دیکھا اور پھر خود بھی بیلٹ باندھنے لگا۔ پھر اس نے اپنا بریف کیس اپنے قدموں میں رکھا اور پھیل کر آرام سے بیٹھ گیا۔

اب گرلینڈ کی طرف دیکھنے کی جینی کی باری تھی۔ دونوں کی آنکھیں چار ہوئیں تو وہ بولی :۔

"آپ نے دیکھا کہ اس جبشن کے ساتھ کیا واقعہ ہوا ؟ وہ لوگ اسے گرفتار کر رہے تھے۔ ہے نا ؟ میں دیکھ رہی تھی کہ آپ اسی طرف دیکھ رہے تھے۔ جہاں میں تھی وہاں سے مجھے ٹھیک سے سب کچھ نظر آتا تھا۔ میرا خیال ہے کہ وہ بیہوش ہو گئی تھی۔ کیوں ؟"

گرلینڈ اس کی بڑی بڑی آنکھوں میں جھانکنے لگا اور سوچا کہ ایسی پرکشش عورت

www.taemeernews.com

اس نے ایک عرصے سے نہ دیکھی تھی۔

"وہ گری ضرور تھی۔" اس نے کہا "میں نہیں جانتا کہ معاملہ اصل میں کیا تھا۔ البتہ میرا خیال ہے کہ وہ کچھ اسمگل کرنے کی کوشش کر رہی تھی کہ پکڑی گئی یہ میرا خیال ہے اور کہاں تک صحیح ہے یہ میں ظاہر ہے کہ نہیں جانتا"

جیٹ کا انجن اسٹارٹ ہوا اور اس کی گھڑگھڑاہٹ میں بات کرنا ناممکن ہوگیا۔ گرلینڈ نے سیٹ کی پشت سے ٹیک لگاکر آنکھیں بند کرلیں۔

جینی اس کی طرف دیکھنے لگی اور سوچا۔ ہم۔ م۔ م۔ پٹھا مرد ہے۔ فرانسیسی بڑی روانی سے بولتا ہے لیکن ہے امریکی۔ مجھے اس کے جبڑوں کی ساخت اور ہاتھ پسند ہے۔ مضبوط ہے لیکن ساتھ ہی ساتھ مخلص اور نرم دل بھی ہے۔ ہم۔ اچھا ہے۔

ادھر گرلینڈ دل ہی دل میں پریشان تھا۔ مادام فوسٹر اس کے ساتھ نہ تھی چنانچہ کیری کا سراغ لگانے کا صرف ایک ہی ذریعہ تھا۔ وہ پرتگالی جس کا نام انریکو تھا۔ اگر وہ انریکو کو تلاش نہ کرسکا تو پھر کبھی کیری کو بھی تلاش نہ کرسکے گا۔

ہوائی جہاز رن وے پر دوڑنے لگا اور چند منٹ بعد ہی ہوا میں تھا۔ گرلینڈ نے اپنا سیفٹی بیلٹ کھول لیا اور جیب میں سگریٹ کیس نکال لیا سگریٹ کیس کھول کر جینی کی طرف بڑھایا تو اس نے ایک سگریٹ نکال کر اپنے ہونٹوں میں دبالیا۔ دونوں نے سگریٹ سلگائے۔

"میرا نام جون گلگرسٹ ہے" گرلینڈ نے کہا۔ "آپ پہلی دفعہ ڈاکر جارہی ہیں؟"

"اور مجھے جینی ڈدلان کہتے ہیں۔ جی ہاں میں پہلی دفعہ جارہی ہوں" جینی نے کہا "صرف چند ہفتوں کے لئے۔ کہتے ہیں نا ں کی دھوپ بڑی صحت بخش ہوتی ہے۔"

"مادام ڈدلان؟" گرلینڈ نے مسکرا کر پوچھا۔

www.taemeernews.com

جینی ہنسی۔

"جی نہیں۔ میں نے شادی نہیں کی ہے۔ شوہر کے بغیر زندگی دلچسپ گزر رہی ہے۔ یعنی وہ آزادی اور آپ اپنی مرضی کی مالک وغیرہ وغیرہ۔ آپ شادی شدہ ہیں؟"

گرلینڈ نے نفی میں سر ہلایا۔

"نہیں۔ وجہ وہی ہے جو آپ نے بیان کی"

وہ دونوں ہنسنے لگے۔ پھر جینی نے کہا۔

"آپ فرانسیسی بڑی اچھی بول لیتے ہیں حالانکہ آپ امریکی ہیں۔ ہے نا؟"

"میری والدہ فرانسیسی ہیں۔ میں نے سُنا ہے کہ اس موسم میں ڈاکر میں سخت گرمی ہوتی ہے لیکن ساحل پر کا انگور ہوٹل خاص الخاص ہے"

"یہ میں نے بھی سنا ہے۔ آپ تعطیل گزارنے جا رہے ہیں؟"

"میرے ایسے نصیب کہاں؟ بزنس کے سلسلے میں جا رہا ہوں"

جینی نے اپنی سیٹ کی پشت ذرا نیچی کر دی اور پھر سگریٹ ایش ٹرے میں دبا دی۔

"وہاں ہم تین بجے پہونچ جائیں گے کیوں؟" اس نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ بالکل"

"اچھا تو اب آپ برا نہ منائیں تو میں ایک نیند لے لوں"

"خیال برا نہیں" گرلینڈ نے کہا۔ "میں بھی ذرا نیند گھسیٹ لوں"

جینی نے آنکھیں بند کر لیں اور چند منٹ بعد ہی وہ پھر نیند میں معلوم ہوتی تھی۔ گرلینڈ نے اپنا سگریٹ ختم کیا اور پھر اس نے بھی آنکھیں بند کر لیں لیکن کوئی ایک گھنٹے تک بلکہ اس سے بھی کچھ زیادہ اس کا دماغ مصروف رہا۔ اس نے مادام ڈوشر کے متعلق سوچا۔ رڈنیر کی بے رحمی پر اسے سخت غصہ آگیا۔ ممکن ہے

www.taemeernews.com

کبھی ایسا وقت آجائے جب وہ رڈینبر سے مادام نوشر اور روزلینڈ کا انتقام لے کر حساب برابر کر دے۔ اس کے بعد وہ گہری نیند سو گیا۔ یہاں تک کہ ایر ہوسٹس نے اسے جگایا۔

"صاحب! مہربانی کر کے اپنا سیفٹی بیلٹ لگا لیجئے" ہاسٹس نے کہا "تین منٹ بعد ہم لینڈ کر رہے ہیں"

گرلینڈ تن کر بیٹھ گیا، ایک جمائی لی اور سیفٹی بیلٹ لگانے لگا۔

جینی اپنے چہرے پر پوڈر پوت رہی تھی۔

"معلوم ایسا ہوتا ہے کہ ہم پلک جھپکتے میں پہونچ گئے" وہ بولی "میں تو سو گئی تھی۔ آپ؟"

"میں بھی سو گیا تھا شاید"

جینی نے کھڑکی سے باہر دیکھا۔ ایرپورٹ کی روشنیاں نظر آرہی تھیں۔

"افریقہ۔ بے حد عجیب ہے۔ ہے نا؟" وہ بولی۔

ہوائی جہاز اتر گیا اور جب اس کا دروازہ کھلا تو گرم ہوا کا جھونکا اندر دھنس آیا۔

"اوہ!" گرلینڈ نے کہا "یہاں تو سخت گرمی ہے بھئی"

وہ جینی کے ساتھ ہی ٹرماک عبور کر کے ایرپورٹ کی عمارت میں آگیا۔ وہ دونوں کسٹم اور پولیس کنٹرول سے گزر کر باہر آئے تو آنکور ہوٹل کی بس تیار کھڑی تھی۔

ایک طویل القامت حبشی پورٹر نے، جس نے سُرخ وردی پہن رکھی تھی، ان کا سامان اٹھا لیا۔ تینوں امریکی بزنس مین بھی بس میں گرلینڈ اور جینی کے ہمراہ سوار ہو گئے۔ ایرپورٹ سے ہوٹل زیادہ دور نہ تھا اور سڑک ساحل کے متوازی

www.taemeernews.com

متوازی جاتی تھی۔

... میں ادھر ادھر کے انتظامات میں کچھ تاخیر ہو گئی اور پھر گرلینڈ نے دیکھا کہ اس عورت کا کمرہ، جس کا نام جینی تھا اور جس سے اسے دلچسپی پیدا ہو گئی تھی، خود اس کے کمرے کے قریب تھا

"لو بھائی! ہم آپ تو پڑوسی ہیں" گرلینڈ نے کہا "بے حد دلچسپ اتفاق ہے یہ۔ اُمید ہے کہ اب ہماری ملاقاتیں ہوتی رہیں گی"

"لیکن آپ بزنس کے سلسلے میں آئے ہیں اس لئے ظاہر ہے کہ بے حد مصروف رہیں گے"

وہ لفٹ میں داخل ہوئے۔

... مصروف تو رہوں گا لیکن اتنا زیادہ بھی نہیں" گرلینڈ نے کہا "ساحل پر ... سیر کرنے جانے اور نہانے کا وقت تو نکال ہی لوں گا۔

... بس تو ٹھیک ہے۔ ہماری ملاقات ہو گی"

لفٹ انھیں ساتویں منزل پر لے آئی اور وہ پورٹر کے پیچھے طویل کوری ڈور میں چل پڑے۔ پھر وہ ایک زینہ اتر کر چھوٹی سی لوجی میں پہنچ گئے۔ لوجی کے دائیں اور بائیں ایک ایک دروازہ تھا۔

پورٹر نے ایک دروازہ کھولا اور جینی کا سامان اندر لے گیا۔

"اچھا، شب بخیر" جینی نے گرلینڈ کی طرف اپنا ہاتھ بڑھا دیا۔

گرلینڈ نے اس سے مصافحہ کیا لیکن بہت دیر تک اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لئے رہا۔ لیکن جب جینی نے اپنی بھوئیں اچکائیں تو گرلینڈ نے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا۔

"شب بخیر" وہ بولا "کل یقین ہے کہ ہماری ملاقات ہو گی"

www.taemeernews.com

اور وہ پورٹر کے ساتھ اپنے کمرے میں آگیا۔

چھٹا باب

دوسرے دن صبح ساڑھے نو بجے گرلینڈ نے ناشتہ کیا پھر اس نے ٹیلیفون پر ہال پورٹر سے بات کر کے اس سے کہا کہ وہ تین دنوں کے لئے ایک کار کرائے پر لینا چاہتا ہے۔ پورٹر نے اسے بتایا کہ ایک گھنٹے میں اسکی کار ہوٹل کے باہر آجائے گی۔
ناشتے سے فارغ ہو کر گرلینڈ نے اپنا سوٹ کیس کھولا، اس میں سے استوائی سوٹ نکال کر پہنا اور سوٹ کیس ایک الماری میں مقفل کر دیا۔ اس نے اپنا بریف کیس میز پر ہی رہنے دیا اور کمرے سے باہر نکلا اور پھر نیچے ریسپشن ہال میں پہونچا۔
ہال پورٹر نے اسے مطلع کیا کہ اس کی کار آگئی ہے۔ اس نے پورٹر کو "ٹپ" دی اور طویل زینہ اتر کر باہر آیا تو وہاں سائے میں ایک ٹی ڈی۔ رئیس بیسٹرن کار کھڑی تھی۔
وہ کار لے کر ڈاکر پہونچا اور اسے پلیس دی انڈیپنڈنس میں پارک کر کے پیدل ہی شہر کی سیر کرنے لگا۔ سڑکوں پر اور بازاروں میں رنگین کپڑوں میں ملبوس افریقیوں کی بھیڑ تھی۔ وہ بڑی دلچسپی سے افریقیوں کی وضع قطع کا مطالعہ کرتا رہا۔ ہر چیز اسے نئی معلوم ہو رہی تھی۔ کتابوں کی ایک دکان میں سے اس نے شہر اور مضافات کا نقشہ اور ایک گائڈ بک خریدی کتابوں کی دکان والی لڑکی نقشہ اور گائڈ کاغذ میں لپیٹ رہی تھی تو گرلینڈ نے اس سے پوچھا کہ فلورڈ نائٹ کلب کہاں ہے۔"
"ر۔ کارنوٹ کے انتہائی سرے پر" لڑکی نے جواب دیا "پلیس دی انڈیپنڈنس کے بائیں طرف پہلی چھوڑ کر دوسری عمارت"

www.taemeernews.com

گرلینڈ واپس آکر اپنی کار میں سوار ہوا اور راستے روز ورٹ کی طرف بھگا دیا۔ اس نے اپنی کار کلب سے چند گز آگے پارک کی اور وہاں سے چل کر کلب کے سامنے پہونچا۔ کلب باہر سے واہیات معلوم ہوتا تھا۔ دروازے کے سامنے زنگ آلود جنگلہ لگا ہوا تھا۔ اس کے ماتھے پر لگی ہوئی ایک پرانی اور بے رنگ تختی نے اسے مطلع کیا کہ کلب اکیس بجکر پندرہ منٹ پر کھلتا تھا۔ یعنی سوا نو بجے۔

اس وقت دوپہر ہو چکی تھی اور بازار کی دکانیں بند ہونے لگی تھیں۔ گرلینڈ نے فیصلہ کیا کہ اس وقت تو وہ کچھ نہ کر سکتا تھا چنانچہ وہ کارے کر ہوٹل آگیا۔

گرلینڈ جب کارے کر ڈاکر کے لئے روانہ ہوا تھا تو اس کے چند منٹ بعد ہی جینی کے کمرے میں فون کی گھنٹی بج اٹھی تھی۔ جینی نے نیند سے بیدار ہو کر ریسیور اٹھایا۔

"مادام! ایک تار آیا ہے آپ کے نام" ہوٹل کے کلرک نے فون پر کہا" آپ فرمائیں تو اوپر بھجوا دوں۔

" بھجوا دو اور دیکھو کافی اور نارنگی کا رس بھی بھجوا دینا ناشتے کے لئے" جینی نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔ وہ بستر میں سے نکل آئی اور گون پہن کر باتھ روم میں چلی گئی۔

چند منٹ بعد ایک حبشی ویٹر کمرے میں آیا ــــــ وہ مسکرا رہا تھا اور اس کے کالے چہرے میں اس کے بے حد سفید دانت چمک رہے تھے اس نے ٹرے میز پر رکھ کر تار جینی کو دے دیا۔

ویٹر کے چلے جانے کے بعد جینی نے تار کھولا اس پر ایک ہی نظر ڈالی تو پتہ چل گیا کہ تار ڈوری کا تھا چنانچہ" خفیہ لفظوں" میں۔ اس نے نارنگی کا رس پیا، سگریٹ سلگائی کپ میں کافی انڈیلی اور کاغذ پنسل لے کر خفیہ لفظوں" کو کھولنے لگی۔

تار یوں تھا

"ایر پورٹ پر عورت کا خون ہو گیا۔ کارمن کو بھیج رہا ہوں پندرہ

www.taemeernews.com

پچاس کے ہوائی جہاز سے وہ پہونچ رہا ہے۔ تمھارے ساتھ کام کرے گا۔ اب دار و مدار تم پر ہے۔

ڈوری

اس نے سگریٹ لائیٹر سے تار کو آگ لگا دی اور راکھ کمرے کے فرش پر پھینک دی۔ پھر وہ کافی کا کپ لے کر برآمدے میں آگئی اور وہاں ایک کرسی پر بیٹھ کر سوچنے لگی۔

گیارہ بجنے کے کچھ دیر بعد اس نے نہانے کا لباس پہنا اور اس پر گون پہن کر ہوٹل سے باہر اور وہاں سے ساحل پر پہونچی۔

ساحل پر اس وقت بہت سے لوگ تھے۔ کچھ نہا رہے تھے اور کچھ بڑے بڑے چھاتوں کی چھاؤں میں بیٹھے یا لیٹے ہوئے تھے۔ ایک افریقی نے جینی کے لئے بھی چھاتا لگا کر اس کی چھاؤں چٹائی بچھا دی۔

جینی نے اپنا بیگ کھول کر اس میں سے فرانسوا ساگان کا تازہ ترین ناول نکالا اور چٹائی پر لیٹ کر یونہی اس کی ورق گردانی کرنے لگی۔

اس کا دماغ دوسری باتیں اتنی تیزی سے سوچ رہا تھا کہ وہ ایک لفظ بھی پڑھ نہ سکتی تھی۔ چنانچہ اس نے سر اٹھا کر دیکھا۔ ایک بلند قامت شخص جو صرف لنگوٹ پہنے تھا، خاموشی سے وہاں آگیا تھا اور اب اسکی طرف سلگتا ہوا لائیٹر بڑھا رہا تھا

ایسے دہرے بدن کا، مضبوط اور دیو قامت شخص جینی نے پہلے کبھی نہ دیکھا تھا۔ اس کے بدن کی کھال دھوپ میں جھلس کر گہری سنہری ہو گئی تھی۔ اس کے بال، جو چھوٹے ترشے ہوئے تھے، چاندی کے رنگ کے تھے۔ اس کے آگے کو بڑھے ہوئے جبڑے اور چھوٹی چپٹی ناک نے جینی کو بتا دیا کہ یہ شخص سلاوی تھا اسکی عمر اٹھائیس یا انتیس کے لگ بھگ ہوگی۔ بظاہر وہ بے ضرر قسم کا پہلوان معلوم ہوتا

www.taemeernews.com

تھا۔ لیکن جب جینی نے اس کی نیلی اور باریک آنکھوں میں دیکھا تو وہ خوف سے سمٹ گئی۔ اس دیو کی آنکھوں سے لرزہ خیز سفاکی اور شیطنیت عیاں تھی۔

جینی پر نظریں گاڑ کر وہ آگے کی طرف جھک گیا اور لائیٹر کا شعلہ اس کے سگریٹ کی طرف بڑھا دیا۔ جینی نے اپنے خوف پر قابو حاصل کر کے سگریٹ سلگایا۔

"شکریہ" وہ مسکرائی۔

"چار اور دو اور چھے مل کر بارہ بنتے ہیں" وہ بولا۔ "میں مالک ہوں"

جینی چونکی۔ اس نے مالک کی طرف دیکھا اور اس کی سبز خوبصورت آنکھیں ایک دم سے پھیل گئیں۔

"تین بجے ایک کار ہوٹل کے باہر پہنچ جائے گی" مالک نے کہا "تم تیار رہنا"

اور وہ پلٹ کر لمبے لمبے ڈگ بھرتا چل دیا اور سمندر میں اتر کر نہانے لگا۔

جینی مالک کے لمبے لمبے بازوؤں کو اور جب وہ سمندر میں اتر گیا تو وہ اسے دیکھتی رہی۔ وہ ایک ماہر کی طرح تیرتا ہوا کنارے سے دور چلا گیا۔

جینی نے سگریٹ کا ایک طویل کش لیا اور چٹائی پر لیٹ گئی۔

مالک! ہاں اس نے سنا تھا اس کے متعلق۔ تو یہ تھا مالک ایک دفعہ اس نے مالک کے متعلق کسی کو کہتے سنا تھا کہ:۔

"مالک اور کالے مامبا[1] میں صرف یہ فرق ہے کہ مالک اپنی ٹانگوں پر چلتا ہے اور سانپ رینگتا ہے"

وہ مالک کے متعلق ابھی سوچ رہی تھی کہ گرلفینڈ آ گیا۔ وہ نہانے کا کالی لنگوٹ

---

[1] افعی۔ یا افریقہ کا سب سے زیادہ زہریلا سانپ جس کا کاٹا پانی نہیں مانگتا۔
مظہر الحق علوی

www.taemeernews.com

پہنے ہوئے تھا۔ وہ جینی کے سامنے پہونچ کر رک گیا۔

"ہیلو" گرلینڈ نے کہا۔ اس کی نگاہیں بڑی جرأت اور بھوک سے جینی کے بدن پر پھسلنے لگیں" دیر ہوئی آپ کو یہاں آئے ؟"

وہ اٹھ کر بیٹھ گئی۔

"نہیں تو"

اور وہ سوچنے لگی اب چونکہ مالک اس کھیل میں آگیا تھا اس لئے اب اس قبول صورت امریکی سے دوستانہ تعلقات بڑھانا کہاں تک مناسب ہوگا!

"تو پھر چلئے نہایا جائے پھر ہم آپ دوپہر کا کھانا کھائیں گے" گرلینڈ نے اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھادیا۔

جینی نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ گرلینڈ نے اسے گھسیٹ کر آہستہ سے اٹھایا پھر وہ دونوں بھاگ کر لب آب پہونچے اور سمندر میں اتر گئے۔ جینی نے دیکھا کہ گرلینڈ بھی مالک کی طرح مضبوط اور ماہر پیراک تھا۔

دس منٹ تک تیرتے رہنے کے بعد وہ باہر آگئے، اپنے اپنے سوئمنگ گون پہنے اور اس کھلے ریسٹوران میں پہونچے جس کی چھت گھاس پھوس کی تھی۔ یہ ریسٹوران ساحل سے صرف چند گز دور تھا۔

"واہ! مزہ آگیا" جب وہ دو آدمیوں کی میز پر بیٹھ گئے تو گرلینڈ نے کہا "کچھ پیا جائے اب"

ایک افریقی ویٹر خدمت میں حاضر ہوگیا۔

جینی نے وڈکا مارٹینی کا آرڈر دیا اور گرلینڈ نے اپنے لئے ڈبل جن اور ٹانک طلب کی۔ پھر وہ مینو دیکھنے لگا۔

"دوپہر کے کھانے کے لئے بڑے جھینگے، مرغ اور سلاد اور چابلس کی برف

www.taemeernews.com

میں لگی بوتل کیسی رہے گی؟" گرلینڈ نے جینی کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"عمدہ۔"

گرلینڈ آرڈر دے چکا تو جینی نے پوچھا:۔

"آپ کی صبح کیسی رہی؟"

"ڈاکر کی سیر کو گیا تھا۔ آپ جانتے ہیں اپنی کمپنی کی فیکٹری کے لئے سائٹ تلاش کرنے آیا ہوں" گرلینڈ نے رسان سے کہا" آج سہ پہر کو آپ کیا کر رہی ہیں؟ میں نے ایک کار کرائے پر حاصل کر لی ہے۔ آپ سیر کو چلیں گی میرے ساتھ؟ میں ذرا اندرونِ ملک جاؤں گا آخر دیکھوں تو سہی کہ یہ ملک کیسا ہے"

ویٹران کی شراب لے آیا۔

"آج سہ پہر کے وقت تو میں نہیں آسکتی"

"کیوں؟"

"ایک دوست سے ملنا ہے"

گرلینڈ نے متجسس نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔

"یہاں دوست ہیں آپ کے؟" اس نے پوچھا۔

"ایک لڑکی ہے۔ گرل فرینڈ"

انھوں نے اپنے اپنے جام سے چند چسکیاں لیں اور پھر ایک دوسرے کی طرف دیکھکر مسکرانے لگے۔

"یہاں تو بھئی مجھے پیرس سے زیادہ اچھا معلوم ہوتا ہے" گرلینڈ نے کہا۔

"اور آپ پیرس میں تو نہیں رہتے؟"

"جی نہیں۔ میرا مستقل قیام فلورڈا میں ہے"۔

اور پھر گرلینڈ خاموش ہو گیا اور اس کی آنکھوں سے حیرت ٹپکنے لگی۔ جینی

www.taemeernews.com

کی نظر نے اس کی نظر کا تعاقب کیا تو معلوم ہوا کہ مالک ریسٹوران کی طرف چلا آرہا تھا

"واہ" گرلینڈ نے آہستہ سے کہا۔ "کیا زبردست بلکہ عظیم الشان مرد ہے"

مالک ان کے قریب سے نکلتا ہوا بار میں جا بیٹھا اور شراب کا آرڈر دیا۔

جینی مالک کی چوڑی اور مضبوط پیٹھ کی طرف دیکھتی رہی اور پھر اس نے سر ہلایا۔

"واقعی دیو ہے پورا" وہ بولی "سمسون کا کردار بڑی عمدگی سے ادا کر سکتا ہے"

"روسی ہے" گرلینڈ کے بشرے سے غور و فکر کے آثار عیاں تھے۔ "حیران ہوں کہ ایک روسی یہاں کیا کر رہا ہے"

گرلینڈ نے نہ تو جینی کو چونکتے دیکھا اور نہ یہ دیکھا کہ اس نے گرلینڈ کی طرف گھور کر دیکھا۔

"شاید وہ روسی تمہارے متعلق یہی سوچ رہا ہو" وہ بولی۔

عین اسی وقت ویٹر ان کا کھانا لے کر آگیا اور مالک نے اپنا جام خالی کر کے بل ادا کیا، اٹھا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا اور زور زور سے ہاتھ ہلاتا ہوٹل کی طرف چلا گیا۔

گرلینڈ اسے جاتے دیکھتا رہا۔ اسے یاد آیا کہ رڈنیر نے اسے خبردار کر دیا تھا کہ ممکن ہے روسی بھی کیری کو تلاش کر رہے ہوں۔ تو کیا یہ دیو قامت انہی روسیوں میں سے ایک تھا؟

"دفعتہ آپ بے حد خاموش ہو گئے ہیں" جینی نے ایک بہت بڑے جھینگے کا خول الگ کرتے ہوئے کہا۔ "کیا سوچ رہے ہیں آپ؟"

"بس یہ نہ پوچھئے ورنہ آپ ......"

www.taemeernews.com

"ورنہ میں کیا؟"

"خواہ مخواہ آپ شرما جائیں گی"

"تو آپ میرے متعلق سوچ رہے ہیں؟"

"بالکل"

وہ ہنسی۔

"یہ تو میں سمجھ گئی تھی۔ میں مردوں کے ساتھ اتنی زیادہ رہی ہوں کہ جانتی ہوں کہ جب میں ان کے ساتھ ہوتی ہوں تو وہ میرے متعلق ہی سوچا کرتے ہیں"

"چنانچہ تصور بیچارے مردوں کا نہیں بلکہ آپ کے حسن کا ہے"

اور اس وقت جینی نے قصداً موضوع بدل دیا اور گرلینڈ سے فلورنڈا کے متعلق پوچھنے لگی۔ گرلینڈ کئی برسوں سے وہاں نہ گیا تھا اس کے باوجود وہ اسے اس شہر کی دلچسپ باتیں بتاتا رہا وہ دونوں اب بھی ادھر ادھر کی باتیں کر رہے تھے جب گرلینڈ نے ان دونوں کا بل ادا کیا۔

"اب مجھے چلنا چاہئے" جینی نے اٹھتے ہوئے کہا "ورنہ مجھے دیر ہو جائیگی"

"میں بھی ادھر چل رہا ہوں۔ آپ کہیں تو میں اپنی کار میں آپ کو وہاں پہونچا دوں جہاں آپ کو جانا ہے"

"جی نہیں شکریہ۔ میرے لئے کار بھیجی جا رہی ہے"

وہ دونوں لفٹ میں اوپر پہونچکر اپنے کمرے میں پہونچ گئے۔

گرلینڈ نے غسل کیا، کپڑے تبدیل کئے اور اس کھڑکی سامنے جا کھڑا ہوا جس میں سے ہوٹل کے پھاٹک کا منظر دکھائی دیتا تھا۔ اس نے دیکھا کہ جینی بے آستینوں کا فراک پہنے ہوٹل سے باہر آئی اور پھاٹک کے سامنے کھڑی ہوئی اس کالی کیڈلی لاک میں سوار ہو گئی جس کا ڈرائیور ایک حبشی تھا جس نے ترکی

www.taemeernews.com

ٹوپی پہن رکھی تھی۔
جینی کو لے کر کار چلی گئی۔

جینی نہ جانتی تھی کہ اسے کہاں لے جایا جا رہا ہے۔ وہ شوفر کی کالی اور موٹی گردن کی طرف دیکھ اور سوچ رہی تھی کہ اس سے پوچھا جائے یا نہیں پھر اس نے فیصلہ کیا نہیں۔ کچھ نہ پوچھنا اور خاموش رہنا ہی مناسب ہوگا۔

شوفر نے کار کی رفتار کم کر کے بائیں طرف موڑ دی۔ جینی نے وہاں ایک ستون پر تختی لگی دیکھی جس پر لکھا تھا" روفسکیو" جینی کے لئے اس کا کچھ مطلب نہ تھا۔ سہ پہر کا سورج آگ برسا رہا تھا اور یہ سخت گرمی جینی کی توقع کے خلاف اور اس سے بڑھ کر تھی لیکن گرمی اسے پریشان نہ کر رہی تھی۔

چند میل آگے بڑھ کر کار شاہراہ چھوڑ کر کچی سڑک پر آگئی اور باریک دھول کا بادل اڑاتی اور کودتی پھاندتی آگے بڑھتی چلی گئی۔ اور پھر وہ اس راستے پر مڑ گئی جس کے دونوں طرف سائے دار درخت کھڑے تھے اور پھر وہ ایک چھپی ہوئی ڈرائیو پر چلتی ہوئی ایک بنگلے نما عمارت کے سامنے پہونچکر رک گئی اس عمارت کی ساری کھڑکیوں پر سبز رنگ کی جھلملیاں پڑی ہوئی تھیں۔

شوفر نے جلدی سے باہر آکر جینی کے لئے دروازہ کھول دیا۔ جینی کار سے نکل کر شدید اور جھلسا دینے والی دھوپ میں آگئی۔ پھر وہ شوفر کے پیچھے چلتی ہوئی ٹیرس میں اور وہاں سے بنگلے کے دروازے کے سامنے پہنچ گئی شوفر نے دروازہ کھولا اور ہاتھ ہلا کر جینی کو اندر جانے کا اشارہ کیا۔

وہ ایک ٹھنڈی اور نیم روشن لابی میں پہونچی۔ شوفر اسے چھوڑ کر چلا گیا۔

www.taemeernews.com

لابی کے ایک کمرے میں سے مالک نکل کر اس کی طرف آیا۔ وہ سفید نیکر، اسپورٹ شرٹ اور سینڈل پہنے ہوئے تھا۔

اس نے ایک طرف ہٹ کر جینی کو کمرے میں داخل ہونے کا اشارہ کیا وہ کمرے میں داخل ہوئی تو دیکھا کہ کمرہ بڑا، ٹھنڈا اور یونہی سا سجا ہوا تھا ایک دیوار پر سینے گال کا بڑا سا نقشہ لگا ہوا تھا۔ جینی کے پیچھے ہی پیچھے وہ بھی اندر آ گیا۔

اس نے ایک کرسی کی طرف اشارہ کیا جینی اس میں بیٹھ گئی۔ مالک میز کے پیچھے بیٹھ گیا۔

"تمھیں یہاں اس لئے بلایا گیا ہے" مالک نے کہا "کہ ہم معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ پیرس میں کیا ہو رہا ہے اور یہ کہ ڈوری کیا جانتا ہے یا اس کا کیا اندازہ ہے یہاں کی صورت حال ذرا الجھی ہوئی ہے۔"

جینی نے تفصیل سے اسے بتا دیا کہ مادام فوشر نے جب سے ڈوری کو فون کیا تھا تب سے لے کر جینی کے پیرس سے رخصت ہونے تک وہاں کیا ہوا تھا۔

مالک غور و توجہ سے سنتا رہا اور جب وہ خاموش ہوئی تو بولا۔

"تو اس بے وقوف کو پتہ نہیں کہ مادام فوشر کیا فروخت کرنا چاہتی تھی؟"

"بالکل بھی نہیں"

اس کی شیطانی نیلی آنکھیں جینی کا جائزہ لینے لگیں۔

"اور خود تمھیں بھی معلوم نہیں؟" اس نے پوچھا

"نہیں"

"چنانچہ جو جانتے ہیں وہ ہیں رڈ نیز اور یہ شخص گرلینڈ۔"

جینی نے کوئی جواب نہ دیا۔

www.taemeernews.com

"ڈوری کا خیال ہے کہ گرلینڈ مر گیا؟"

"ہاں" جینی نے جواب دیا۔

"وہ مرا نہیں ہے بلکہ وہ یہاں پہنچ گیا ہے" مالک نے کہا۔

جینی نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

"یہ تم نے کیسے کہہ دیا۔؟" وہ بولی "ڈوری نے تو مجھ سے کہا تھا کہ اگر وہ زندہ ہوا بھی تو اس کو پیرس سے نکلنا ناممکن ہوگا"

"ڈوری بیوقوف ہے۔ گرلینڈ یہاں ہے اور آج دوپہر کا کھانا تم نے اس کے ساتھ کھایا ہے"

جینی کے چہرے کا رنگ اڑ گیا۔

"جس شخص کے ساتھ میں نے آج دوپہر کا کھانا کھایا ہے وہ ایک امریکی بزنس مین ہے۔ گرلینڈ کا حلیہ میں جانتی ہوں۔ چنانچہ اس شخص میں، جس کے ساتھ میں نے دوپہر کا کھانا کھایا ہے، اور گرلینڈ میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ میں سمجھتی ہوں تمھیں کچھ غلط فہمی ہوگئی ہے"

مالک کے پتلے ہونٹ بھنچ گئے۔

"میں غلطیاں کرنے کا عادی نہیں ہوں محترمہ۔ جب تم اس کے ساتھ کھانا کھا رہی تھیں تو میں اس کے کمرے کی تلاشی لے رہا تھا۔ اس کا سوٹ کیس ایسا ہے کہ اس کا پیندا دہرا ہے۔ اب میں پوچھتا ہوں کہ کسی بھی بزنس مین کو پستول، چاقو، ڈنڈا اور بیہوشی کی گولیاں اپنے پاس رکھنے کی کیا ضرورت ہے؟ اس کے علاوہ وہ اپنے آپ کو فلوریڈا کی ایک کمپنی کا نمائندہ ظاہر کر رہا ہے اور اطلاعاً عرض کر دوں، اس کمپنی کا مالک کوئی اور نہیں بلکہ رڈنیز ہے۔ چنانچہ تمھارا یہ امریکی بزنس مین بے شک گرلینڈ ہی ہے۔ اس نے

www.taemeernews.com

میک اپ قابلِ تعریف کیا ہے صاف ظاہر ہے کہ وہ ملازمی کے لیے نہیں بلکہ رڈینر نے اسے خرید لیا ہے۔"

"تمھارے خیال میں وہ میرے متعلق بھی جانتا ہے؟" جینی نے پوچھا۔ اس کی مٹھیاں بھینچ گئی تھیں۔

"وہ تمھارے متعلق کیوں جاننے لگا؟ گرلینڈ عورتوں کا شکاری ہے۔ اسے ہو کا ہے عورتوں کا" مالک نے کہا۔ چند ثانیوں تک خاموش رہا پھر بولا "جب میں نے سُنا کہ اورا انجلو کمپنی کا ایک نمائندہ انگور ہوٹل میں قیام کرنے والا ہے تو میں نے سمجھ لیا کہ یہ رڈینر کا آدمی ہو سکتا ہے۔ چنانچہ یہ میں نے ہی انتظام کیا ہے کہ اسے جو کمرہ دیا جائے وہ تمھارے کمرے سے لگا ہوا ہو۔ اس نے گھور کر جینی کی طرف دیکھا "تمھیں یہاں بلانے کی ایک وجہ یہ بھی تھی۔ تمھیں گرلینڈ کو اپنی طرف مائل کرنا ہے۔ سمجھ گئیں؟"

جینی نے اثبات میں سر ہلایا۔

"تمھیں مکمل ترین کام کرنا ہے اس کے ساتھ" مالک نے کہا "کل رات تک تم اس کے ساتھ سونے لگ جاؤ گی۔ سمجھیں؟"

"اس کے ساتھ سوئے بغیر بھی میں اپنا کام کر سکتی ہوں" جینی نے کہا اور شعلہ بار نظروں سے مالک کی طرف دیکھا "اس قسم کا حکم میں کسی سے بھی لینے کی عادی نہیں ہوں"

"تمھارے لیے اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں ہے" مالک نے سختی سے کہا "کل رات تم گرلینڈ کے ساتھ سوؤ گی۔ ہاں البتہ اگر تم یہ چاہتی ہو کہ گرلینڈ کو پتہ چل جائے کہ تم ڈبل ایجنٹ ہو اور امریکی سفارت خانے کے اہم راز روسی سفارتخانے تک پہنچا رہی ہو تو پھر بات دوسری ہے۔"

www.taemeernews.com

جینی کانپ گئی۔

"لیکن تم نے کہا ہے کہ اب گرلینڈ رڈینر کے لئے کام کر رہا ہے۔ اس صورت میں گرلینڈ ظاہر ہے کہ میرا راز نہ کھولے گا کیونکہ اس سے اسے کچھ فائدہ نہ ہو گا۔"

"یہ تم اس لئے کہہ رہی ہو کہ تم نہیں جانتیں کہ مادام نوشر کون سی اطلاع فروخت کرنا چاہتی تھی۔ خیر ۔۔ میں بتاتا ہوں۔ رابرٹ ہنیری کیری یاد ہے تمھیں؟"

"کیری؟ ہاں۔ بے شک۔ لیکن اس کا یہاں کیا ذکر؟" میرا مطلب ہے اس معاملہ سے اس کا کیا تعلق؟"

"بڑا گہرا تعلق۔ کیری سینے گال میں ہے اور گرلینڈ یہاں اسی سے ملنے آیا ہے ڈوری کے تو خواب و خیال میں بھی یہ بات نہ تھی مادام نوشر اسے بتا سکتی تھی کہ کیری کہاں روپوش ہے۔ لیکن اس نے گرلینڈ کو اور گرلینڈ نے رڈینر کو بتا دیا ہے۔ روس چھوڑنے سے پہلے کیری چند بے حد خطرناک معلومات حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ مثلاً تمھارے متعلق روسی دستاویزیں اس کے پاس ہیں۔ اس کے علاوہ اس کے پاس مائیکروفلم ہے اور یہ مائیکروفلم رڈینر کا پول کھول کر اسے عمر بھر کے لئے جیل بھجوا سکتی ہے۔ گرلینڈ تمھارے دستاویز ڈوری کو دے سکتا ہے۔ بے شک وہ ڈوری کے لئے کام نہیں کر رہا تاہم یہ نہ بھولو کہ وہ امریکی ہے اور تم جانو ایک امریکی، اگر اس کا بس چلے، روسی ایجنٹ کو کھیل کھیلنے کا موقع نہیں دے سکتا اور تم روسی ایجنٹ ہو۔"

"اگر تم جانتے ہو کہ کیری یہاں ہے۔" جینی نے آگے کی طرف جھک کر کہا "تو تم نے اسے اب تک پکڑ کیوں نہ لیا؟ کیا تم مجھے بچانا نہیں چاہتے؟ تم جانتے ہو میں تمھارے ملک اور تمھارے لوگوں کے لئے بڑی کارآمد ہوں۔"

"میں جانتا ہوں کہ کیری یہاں ہے لیکن یہ نہیں جانتا کہ کہاں چھپا ہوا ہے۔

www.taemeernews.com

سینے گال بڑا لمبا چوڑا ہے۔ اب اگر تم نے گرلینڈ کو ٹھیک سے اور صحیح طریقے سے ہینڈل کیا تو وہ خود ہمیں کیری تک پہونچا دے گا۔ دوسرے لفظوں میں بے خبری میں وہی ہماری راہبری کرے گا۔"

"تو پھر تم خود گرلینڈ کو پکڑ کر کہیں کیوں نہیں لے جاتے اور اپنے طریق عمل سے اس کی زبان کیوں نہیں کھلواتے"

"تم اتنی بے وقوف ہو یہ مجھے آج پتہ چلا ہے۔ گرلینڈ نہیں جانتا اور نہ جان سکتا ہے کہ کیری کہاں روپوش ہے۔ کیری کا کسی سے رابطہ قائم ہے اور اسی شخص نے اس سینے گالیز عورت کو نرس بھیجا تھا۔ گرلینڈ انجانے میں ہمیں کیری کے اس آدمی تک پہونچا دے گا اور یہ شخص گرلینڈ کو چنانچہ ہمیں بھی کیری تک لے جائے گا" مالک اٹھ کر سینے گال کے نقشے کے سامنے جا کھڑا ہوا" یہاں آؤ"

اور جب جینی اس کے قریب پہونچی تو اس نے نقشے پر ایک وسیع و عریض حصے پر انگلی رکھ دی۔ جہاں مالک نے انگلی رکھی تھی وہ خالی حصہ تھا۔

"دیکھو" وہ بولا" یہ بیابان ہے۔ جب تک تم افریقی بیابان کو اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ لو تب تک سمجھ ہی نہیں سکتیں کہ یہ بیابان کیسے ہوتے ہیں۔ ان کا تصور کرنا بھی ممکن نہیں۔ یہ بالکل ہموار علاقہ ہے۔ تم اس علاقے میں دو میل تک چلی جاؤ اس کے باوجود تمہیں ایسا ہی معلوم ہوگا جیسے تم جہاں تھیں وہیں ہو۔ ہر درخت، ہر جھاڑی اور گھاس کا ہر قطعہ ایک سا معلوم ہوتا ہے۔ علاقے کی یکسانیت آدمی کو بھٹکا دیتی ہے۔ چنانچہ اس بیابان میں بھٹک جانا بے حد آسان ہے اور جب آدمی بھٹک جاتا ہے تو پھر اس کا کوئی پتہ نہیں چلتا کہ وہ کہاں گیا یا اس کا کیا بنا۔" اس نے نقشے کے خالی حصے پر انگلی پھرائی۔ "اس وسیع و عریض بیابان میں کسی جگہ کیری روپوش ہے۔ اس علاقے میں سینکڑوں کرال ہیں۔ جن میں افریقی

www.taemeernews.com

آباد ہیں۔ چند گراں بڑے ہیں اور چند چھوٹے ہیں اور کچھ تو ایسے ہیں کہ جن میں صرف تین یا چار ہی جھونپڑیاں ہیں۔ کیری جب جوان تھا تو اس نے اس وقت سینے گال میں کام کیا تھا۔ چنانچہ وہ جانتا ہے کہ یہاں کے باشندوں کو کس طرح دوست بنایا جاتا ہے اور وہ ان کی زبان بھی بول سکتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ وہ کسی چھوٹے گاؤں میں مقیم ہے، جب تک چاہے وہ وہاں رہ سکتا ہے اور کوئی اسے تلاش نہیں کر سکتا"

"لیکن یہ تم نے اتنے یقین سے کیسے کہہ دیا کہ وہ اس بیابان میں روپوش ہے؟"

"جب سے وہ ماسکو سے فرار ہوا ہے ہم اس کا تعاقب کر رہے ہیں۔ ہم یورپ کی طرف سے اس کی طرف بڑھے تو وہ مصر کی طرف چلا گیا۔ ہم نے قاہرہ میں تقریباً اسے جا لیا تھا کہ وہ وہاں سے بھاگ کر افریقہ آ گیا۔ اس نے ایک چارٹرڈ ہوائی جہاز کر لیا تھا چنانچہ وہ ہم سے آگے ہی آگے رہا۔ پھر اس نے ڈاکر جانے والا ہوائی جہاز پکڑا لیکن کچھ گڑبڑ ہو گئی۔ ڈیروبل سے دس میل دور اس کا ہوائی جہاز ٹوٹ گیا۔ ہم جانتے تھے کہ وہ ڈاکر پہونچنے کی کوشش کر رہا ہے اور ہم ڈیروبل اس سے پہلے پہنچ چکے تھے اور اس کے منتظر تھے ہم کار لے کر اس جگہ پہونچے جہاں اس کے ہوائی جہاز کا حادثہ ہوا تھا۔ پائلٹ مر چکا تھا اور کیری غائب تھا۔ اس کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا۔ وہ بیاباں کے علاوہ اور کہیں نہ جا سکتا تھا چنانچہ وہ بیاباں میں ہی ہے۔ لنگورے، پاضیل، مات رم اور کدلک میں میرے آدمی موجود ہیں چنانچہ یوں سمجھو کہ کیری چاروں طرف سے گھرا ہوا ہے۔ میں نے تیس عربوں کو منہ مانگی اجرت دے کر کام پر لگا دیا ہے۔ یہ عرب یہاں سے واقف ہیں اور اس کا چپہ چپہ تلاش کر رہے ہیں۔ لیکن اگر وہ لوگ اسے تلاش کرنے میں کامیاب نہ ہوئے، یا کیری نے خطرے کی بو پالی تو وہ اب بھی کھسک سکتا ہے اس قسم

www.taemeernews.com

کی تلاش میں مہینے لگ سکتے ہیں۔ چنانچہ ہمیں کیری کو جلد از جلد تلاش کرنا ہے اور اس کا انحصار گرلینڈ پر ہے۔ وہی ہماری بہترین امید ہے۔ اب غالباً تم سمجھ گئی ہو گی کہ گرلینڈ کے ساتھ تمہارا سونا اور اس سے بے تکلفانہ تعلقات قائم کرنا کیوں ضروری ہے۔ تمھیں بہر طور اس سے یہ معلوم کرنا ہے کہ کیری کا وہ رابطہ کون ہے؟"

مالک نقشے کے سامنے سے ہٹ آیا اور سگریٹ سلگا کر بیٹھ گیا چند تایوں نقشے کا مطالعہ کرنے کے بعد جینی بھی آکر اس کے پاس بیٹھ گئی۔

"میں ہر ممکن کوشش کروں گی" اس نے کہا۔

"یہ کارسن کون ہے؟"

جینی نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

"تمھیں کیسے معلوم ہوا؟" اس نے پوچھا۔

"ایسی باتیں معلوم کرنا تو میرا کام ہی ہے۔ اس سے پہلے کہ ڈوری کا تار تم تک پہونچتا میں نے اس کی نقل حاصل کر لی تھی۔ اس کی خفیہ تحریر ڈوری کی حماقت کی دلیل ہے۔ خفیہ تحریر ایسی احمقانہ اور آسان ہے کہ کوئی بھی اسے حل کر سکتا ہے۔ کون ہے یہ کارسن؟"

"ڈوری کے خاص ایجنٹوں میں سے ایک ہے"

"ہم اسے اُلجھن میں نہیں چاہتے۔ وہ گرلینڈ کے ساتھ تمہارے بڑھتے ہوئے تعلقات میں گڑبڑ کر سکتا ہے۔ جب وہ آجائے تو اس سے کہنا کہ وہ ڈاکر میں قیام کرے لندن نہ رہے۔ تم جتنا کم اس سے ملوگی اتنا ہی بہتر ہوگا"

"یہ آسان نہ ہوگا" جینی نے متفکر ہو کر کہا "کارسن بڑا ضدی آدمی ہے اور اپنے فیصلے وہ آپ کرتا ہے چنانچہ ظاہر ہے کہ وہ میری نہ مانے گا۔"

www.taemeernews.com

مالک ایک لمحے تک کچھ سوچتا رہا۔
"تم اسے ڈاکر میں قیام کرنے کے لئے کہنا اور کوشش کرنا کہ وہ وہیں رہے اگر اس نے مشکلات پیدا کرنے کی کوشش کی تو پھر میں خود کوئی انتظام کرلوں گا۔ اب تمھارا کام گرلینڈ کو پہچاننا ہے اور یہی سب سے اہم کام ہے"
"اس نے پہچان لیا ہے کہ تم روسی ہو" جینی نے کہا "وہ حیران ہے کہ تم یہاں کیا کر رہے ہو"
"ٹھیک ہے۔ میں بھی انگورنہ آؤں گا بلکہ یہیں رہوں گا۔ اگر تمھیں میری ضرورت ہو تو مجھے فون کر دینا" مالک نے اسے اپنا ٹیلیفون نمبر دیا "بس اتنا کہہ دینا کہ تم مجھ سے ملنا چاہتی ہو اور میں تمھارے لئے کار بھیج دوں گا" وہ اٹھ کھڑا ہوا "یہ نہ بھولو کہ یہ معاملہ تمھارے لئے بھی اتنا ہی اہم ہے جتنا کہ میرے لئے۔ میں اسے جلد از جلد انجام تک پہونچانا چاہتا ہوں اور تم سے فوری نتیجے کی توقع رکھتا ہوں"
جینی اس کے پیچھے خاموش چلتی ہوئی باہر آگئی۔ کیڈی لاک ایک درخت کے سائے میں کھڑی ہوئی تھی۔ شوفر نے فوراً آگے بڑھ کر کار کا دروازہ کھول دیا۔ مالک کی طرف دیکھے بغیر جینی زینہ اتر کر کار میں سوار ہوگئی۔

چھ بج چکے تھے جب گرلینڈ انگور ہوٹل میں واپس آیا۔ اس نے وہ پوری سہ پہر ڈیرہ دبل میں گزاری تھی۔ وہ چھوٹا سا شہر تنور کی طرح تپ رہا تھا۔ مادام خوشر نے کہا تھا کہ کیری ڈیرہ دبل سے باہر بیابان میں روپوش ہے۔ جب وہ ڈیرہ دبل سے باہر آیا اور اپنی کار کو شاہراہ پر سے ہٹا کر بیابان کی ایک چھوٹی سڑک پر ڈال دیا تبھی اسے احساس ہوا کہ اس وسیع و عریض ویرانے میں وہ کس قدر جلد اور کتنی آسانی سے بھٹک سکتا تھا۔ یہ بھی انکشاف ہوا کہ اس کی سیٹرن کار بیابان کے

www.taemeernews.com

کچے اور تنگ راستوں کے لئے نہ تھی۔ کئی دفعہ اس کی کار کے پچھلے پہیے ریت میں دھنس گئے اور انہیں نکالنے کے لئے گرلینڈ کو کئی گھنٹوں تک سخت محنت و مشقت کرنی پڑی اور ان کوششوں نے اسے بالکل ہی نڈھال کر دیا ایک یا دو کیلو میٹر تک ڈرائیو کرنے کے بعد ہی وہ کار کو واپس لوٹانے پر مجبور ہو گیا اور بستی میں پہونچ کر اس نے اپنی بخیریت واپسی پر خدا کا شکر ادا کیا۔

اپنے ہوٹل کے کمرے میں پہنچکر اس نے اپنے کپڑے اتار کر ایک طرف پھینکے اور ٹھنڈے پانی سے غسل کیا۔ پھر اس نے ہلکا سوٹ پہنا اور لفٹ کے ذریعہ نیچے بار میں پہونچا۔ جب وہ بار تک جاتا ہوا زینہ اتر رہا تھا تو اس نے سوچا کہ اس کی سہ پہر محض بیکار ہی نہ گئی تھی۔ ڈیر نبل سے اب وہ واقف ہو چکا تھا اور بیاباں کو بھی دیکھ چکا تھا کہ کیا ہوتے ہیں یہ افریقی دوزخ۔ اور اسے ان مشکلات کا بھی احساس ہو چکا تھا جو کہری کی تلاش میں اسکی سدراہ تھیں۔ اس نے فیصلہ کیا کہ اس شام وہ فلورڈا کلب جائے گا۔ شاید وہاں انریکو سے ملاقات ہو جائے۔

جب وہ بار میں پہونچا تو اس کی نظر جینی پر پڑی جو بار کے انتہائی سرے کی ایک میز پر بیٹھی ہوئی تھی۔ وہ اپنی سفید اور سادی فراک میں بیحد خولصورت اور ساتھ ہی ساتھ ٹھنڈی معلوم ہوتی تھی۔ گرلینڈ نے اس کی طرف دیکھا تو جینی نے ہاتھ ہلایا اور گرلینڈ آگے بڑھ کر اس کے ساتھ جا بیٹھا۔

"سیر کیسی رہی آپ کی ؟" جب وہ بیٹھ گیا تو جینی نے پوچھا

"میرے لئے تو خاصی گرم رہی۔ در اصل میں اتنی گرمی کا عادی نہیں ہوں" اس نے جواب دیا۔

عین اسی وقت افریقی ویٹر اس کا آرڈر لینے آگیا۔ اس نے ڈبل جن طلب

www.taemeernews.com

کی جینی کمپاری سوڈا برف کے ساتھ پی رہی تھی۔

"اور آپ اپنی کہئے۔ آپ کی سہ پہر کیسی رہی؟" گرلینڈ نے کہا۔

"بہت اچھی۔ شکریہ"

جینی نے سگریٹ سلگائی اور اس عمل کے دوران گرلینڈ کی طرف دیکھتی رہی۔ یہ یقین کرنا بہت مشکل تھا، بلکہ اسے یقین ہی نہ آتا تھا کہ یہ سنہری بالوں والا مضبوط جسم کا امریکی پراسرار گرلینڈ ہو سکتا ہے۔

وہ دونوں اپنے مشروب کی چسکیاں لے کر باتیں کرتے رہے۔

"آپ رات کا کھانا میرے ساتھ کھانا پسند فرمائیں گی؟" گرلینڈ نے کہا۔ ساڑھے آٹھ بجے مجھے بزنس کے سلسلے میں کسی سے ملنا ہے لیکن اگر وقت سے پہلے کھانا آپ کو برا نہ معلوم ہو تو آپ کے ساتھ مجھے روحانی مسرت حاصل ہوگی"

"شکریہ۔ بلکہ بہت عمدہ۔ آپ کی دعوت میں قبول کرتی ہوں" وہ بولی" مجھے اکیلے بیٹھ کر کھانے سے سخت نفرت ہے" وہ کرسی میں ذرا آگے کی طرف کھسک گئی اور پھر اس کی پشت پر اپنا سر رکھ دیا اس طرح اس کی ابھری ہوئی چھاتیاں اور بھی زیادہ ابھر آئیں" میں نے یہاں اکیلے آکر شاید بڑی حماقت کی ہے۔ اکیلی اکیلی تو میں بور ہو جاؤں گی"

گرلینڈ مسکرایا۔

"ایسی کوئی بات نہ ہوگی۔ کم سے کم اس وقت تک جب تک میں یہاں ہوں میرے ہوتے ہوئے بوریت آپ کے قریب تک نہ پھٹکے گی"

"آج رات آپ کہاں جا رہے ہیں؟ ڈاکٹر؟"

"ہاں۔ چلنا ہے آپ کو؟"

جینی نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔

www.taemeernews.com

"میں ڈاکر میں تن تنہا بھٹکنا نہیں چاہتی۔ جی نہیں شکریہ۔ مناسب ہوگا کہ میں یہیں رہوں۔ ایک دلچسپ ناول ہے میرے پاس۔"

گرلینڈ کا جی چاہا کہ وہ جینی کو اپنے ساتھ فلوریڈا کلب چلنے کی دعوت دیدے لیکن پھر سوچا کہ اگر قسمت نے یاوری کی اور اس کی ملاقات انریکو سے ہوگئی تو جینی کی موجودگی کی وجہ سے وہ انریکو سے بات چیت نہ کر سکے گا۔ چنانچہ وہ خاموش رہا۔

"آپ دیر سے لوٹیں گے؟" جینی نے بظاہر بے تعلقی سے پوچھا۔ "اگر آپ جلد واپس آجائیں تو سونے سے پہلے ساتھ بیٹھ کر کچھ پی لیں۔"

"یقین سے نہیں کہہ سکتا کہ کب واپس آؤں گا۔" گرلینڈ نے کہا۔ "تم جانو میرا مطلب ہے۔ آپ جانیں ہم بزنس کے آدمیوں کا کچھ ٹھکانہ نہیں ہے۔ معاملہ ایک منٹ میں بھی نپٹ سکتا ہے اور کئی گھنٹوں میں بھی۔ لیکن اگر میں مناسب وقت پر واپس آگیا تو آپ کے ساتھ کچھ پی لوں گا۔" اس نے اپنی گھڑی کی طرف دیکھا۔ "اب چلا جائے کھانے کے لئے؟"

"مجھے صرف تین منٹ دیجئے۔" جینی اٹھ کھڑی ہوئی۔ "اور میں آپ کے ساتھ چلوں گی طعام خانے میں۔"

اگر گرلینڈ کو معلوم ہو جاتا کہ اس سے تین منٹ کی مہلت حاصل کر کے جینی نے کیا کیا تو گرلینڈ کو سخت صدمہ پہونچتا۔ گرلینڈ سے رخصت ہو کر وہ برآمدے میں آئی اور ایک ٹیلیفون بوتھ میں گھس کر مالک کے فون کا نمبر ڈائل کیا۔ مالک فوراً ہی فون پر آگیا۔

"میرا امریکی بزنس مین دوست ساڑھے آٹھ بجے ہوٹل سے نکل کر ڈاکر کے لئے روانہ ہو رہا ہے۔" جینی نے فون پر کہا۔ "اس کا خیال ہے کہ وہ رات

www.taemeernews.com

گئے واپس آئے گا۔"

اور جینی نے فون رکھ دیا۔

باتھ سے نکل کر وہ "لیڈیز ٹائیلٹ" میں پہونچی، اپنے چہرے پر پوڈر لگایا اور مسکراتی ہوئی بار میں داخل ہوئی۔ گرلینڈ نے اسے آتے دیکھا تو اٹھ کھڑا ہوا۔

وہ دونوں ریسٹوران میں پہنچے اور ایک میز پر بیٹھ کر کھانے اور شراب کا آرڈر دے دیا۔ کھانے کے دوران وہ باتیں کرتے رہے اور اس دفعہ یہ گرلینڈ تھا جو سوالات پوچھ رہا تھا۔ اس خوبصورت عورت کی طرف اب وہ مائل ہو چکا تھا۔

"تم — اور — آپ ......" اس نے کہنا شروع کیا۔

"تم کہنے میں کوئی حرج نہیں۔ مجھے بے تکلفی پسند ہے" جینی نے ہنس کر کہا۔

"شکریہ۔ ہاں تو میں پوچھ رہا تھا کہ تم پیرس میں اکیلی رہتی ہو؟" اس نے تلی ہوئی سامن مچھلی پر لیمبو نچوڑتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں۔ میرے ابا میرے نام بہت سارا روپیہ اور ایک اپارٹمنٹ چھوڑ گئے" وہ مسکرائی "سچ تو ہے مسٹر گلکرسٹ کہ میں ذرا بگڑی ہوئی ہوں۔ میں کچھ نہیں کرتی سوائے اس کے اچھے اچھے کپڑے خریدتی ہوں اور سفر کیا کرتی ہوں۔"

"بیزار نہیں ہوتیں کبھی؟"

"کبھی کبھی بیزاری اور اکتاہٹ کا احساس ہوتا ہے لیکن ہمیشہ نہیں" وہ بولی، "تم جانو پیرس میں دلچسپی کے مقامات ہزاروں ہیں۔"

لوبی میں برانڈی اور کافی پینے کے بعد گرلینڈ اٹھ کھڑا ہوا۔ اس وقت

www.taemeernews.com

آٹھ بج کر چند منٹ ہو رہے تھے۔

"مس ڈولان۔" اس نے کہنا شروع کیا۔

"میرا نام جینی ہے۔"

"جینی! خدا کی قسم مجھے اس وقت کہیں جانا بالکل بھی پسند نہیں میرا مطلب ہے تمھاری دلچسپ صحبت چھوڑ کر لیکن کیا کروں مجبوری ہے۔ آج رات واپس آکر میں تم سے ملنے کی کوشش کروں گا۔"

"گیارہ بجے تک میں یہیں رہوں گی" وہ بولی "خدا حافظ"

وہ جینی کو وہیں بیٹھی چھوڑ کر بیرونی کمرے میں آیا، اپنے کمرے کی کنجی کلرک کے حوالے کی اور باہر گرم رات میں نکل کر اس طرف چلا جہاں اسکی کار پارک تھی۔

وہ بڑے سکون سے کار ڈرائیو کرتا ہوا ڈاکر پہونچا۔ اسے کوئی جلدی نہ تھی۔ چنانچہ جب اس نے اپنی کار فلوریڈا کلب کے سامنے روکی تو اس وقت ساڑھے نو بج رہے تھے۔ گرلینڈ بڑے مزے میں، خوش، اور مطمئن تھا چنانچہ بے پرواہ بن گیا تھا اس لیئے اس نے وہ کالی ڈوفن کار نہ دیکھی جو ہوٹل سے ڈاکر اور فلوریڈا کلب تک اس کا تعاقب کرتی رہی تھی۔ جب اس نے اپنی کار پارک کی تو ڈوافن کار جسے ایک نوجوان افریقی ڈرائیو کر رہا تھا، اس کے قریب سے نکل کر آگے بڑھ گئی۔ ڈوافن کے ڈرائیور نے دیکھا کہ گرلینڈ سڑک عبور کر کے کلب میں داخل ہو گیا۔ اب اس نے بھی اپنی کار پارک کی، باہر آیا اور آہستہ آہستہ، جیسے ٹہلتا ہوا۔ کلب کی طرف چلا افریقی طویل القامت تھا، دبلا پتلا تھا اور اس نے پرانا یورپین طرز کا سوٹ پہن رکھا تھا چنانچہ وہ اس ماحول میں انوکھا دکھائی نہ دے رہا تھا کہ کوئی اس کی طرف متوجہ ہوتا یا کسی کو اس پر شک ہوتا۔ کلب کے دروازے پر پہنچ کر وہ رکا اور پھر اندر داخل ہو گیا وہ سیدھا بار میں پہونچا اور کاؤنٹر کے سامنے بلند

www.taemeernews.com

اسٹول پر بیٹھ کر ڈانک طلب کیا۔

گرلینڈ ایک گوشے کی میز پر بیٹھ چکا تھا۔

کلب کا کمرہ کافی بڑا اور ایر کنڈیشنڈ تھا۔ ایک طرف چبوترہ تھا جس پر پانچ افریقیوں کا آرکسٹرا کوئی افریقی دھن بجا رہا تھا۔ کمرے میں چاروں طرف میزیں اور کرسیاں تھیں اور بیچ میں رقص کے لئے جگہ چھٹی ہوئی تھی۔ گرلینڈ کے عین سامنے ایک محراب نما بے در کا کمرہ تھا جس میں افریقی لڑکیاں میز کے گرد بیٹھیں باتیں کر رہی تھیں اور ہنس رہی تھیں۔

ایک ویٹر گرلینڈ کے لئے وہسکی لے آیا، گرلینڈ نے سگریٹ جلائی اور طویل اور اکتا دینے والے انتظار کے لئے تیار ہو گیا۔

لوگ، جن میں زیادہ تر افریقی تھے، کلب میں آتے رہے۔ ان میں سے چند رقص کرنے لگے لیکن زیادہ تر میزوں کے گرد بیٹھ گئے۔ جب بھی کوئی شخص اندر آتا تو گرلینڈ کی نظریں دروازہ کی طرف اٹھ جاتیں لیکن ایک بھی شخص ایسا نہ آیا جس کا حلیہ پرتگالی انریکو جیسا ہوتا۔

دفعتہ ایک طویل القامت افریقی لڑکی سامنے کے محراب نما کمرے سے نکل کر گرلینڈ کے سامنے آکھڑی ہوئی۔ وہ خاصی قبول صورت تھی اور مسکرا رہی تھی۔

"آپ رقص کرنا پسند کریں گے؟" اس نے اپنی بڑی بڑی کالی آنکھیں گھما کر پوچھا۔

وہ سفید لباس میں ملبوس تھی جس پر اس نے ہلکے نیلے رنگ کا لبادہ لپیٹ رکھا تھا اور اس کے سر پر پگڑی تھی۔ وہ بھی ہلکے نیلے نائیلون کی تھی۔ اس کی پتلی استخوانی کلائیوں میں وزنی اور بھدے کڑے تھے جو سونے کے

www.taemeernews.com

تھے اور کانوں میں لمبے ایرنگ تھے جن کا عکس اس کے رخساروں پر پڑ رہا تھا۔

"ہاں ہاں۔ کیوں نہیں" گرلینڈ نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

محراب دار کمرے میں بیٹھی ہوئی ساری لڑکیاں ہنس رہی تھیں اور ایک دوسرے کو ٹہوکے دے رہی تھیں جیسے اس طویل القامت عورت کا گرلینڈ کے ساتھ رقص کرنا دنیا کا سب سے بڑا لطیفہ ہو۔

جب وہ دونوں رقص کے فرش پر آ گئے تو اس لڑکی نے کہا۔

"ان لڑکیوں نے مجھ سے شرط لگائی تھی کہ میں آپ سے رقص کے لئے نہ کہہ سکوں گی" وہ بڑی عمدہ فرانسیسی بول رہی تھی اور گرلینڈ کی طرف براہ راست دیکھ کر مسکرا رہی تھی اور اس کے حد سے زیادہ سفید دانت چمک چمک جاتے تھے۔

"آپ امریکی ہیں؟" اس نے پوچھا۔

"بالکل صحیح اندازہ ہے آپ کا" گرلینڈ نے جواب دیا اور دیکھا کہ لڑکی بڑی مہارت اور عمدگی سے رقص کر رہی تھی۔

"میرا نام آدا ہے۔ اس کمرے میں وہ جو بیٹھی ہوئی ہے وہ میری بہن آدنا ہے۔ ہم دونوں جڑواں ہیں۔ اس ملک میں جڑواں بہنوں کو آدا اور آدنا کہا جاتا ہے۔ یہ یہاں کی رسم ہے۔ آپ کا نام کیا ہے؟"

"جون" گرلینڈ نے جواب دیا۔

وہ دونوں خاموش ہو گئے اور آرکسٹرا کی دھن میں قدم اٹھاتے اور رقص کرتے رہے۔ جب آرکسٹرا خاموش ہو گیا تو ان دونوں نے رقص بند کر کے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور مسکرانے لگے۔

"آدا! آؤ۔ میرے ساتھ کچھ پیو" گرلینڈ نے کہا۔ "میں اکیلا اکیلا اکتا

www.taemeernews.com

رہا ہوں :

آدا نے ہنس کر فخمندی سے کمرے کے انتہائی سرے پر بیٹھی ہوئی اپنی ساتھیوں کی طرف دیکھا۔

"شکریہ۔ چلئے" وہ بولی۔

اپنی میز پر پہونچنے کے بعد گرلینڈ نے آدا کے لئے نارنگی کے رس اور اپنے لئے وہسکی کا آرڈر دیا۔

پھر وہ کئی دفعہ ناچے اور کئی دفعہ مشروب پئے، دونوں میں ذرا بے تکلفی ہوگئی اور تب گرلینڈ نے بظاہر بے تعلقی سے کہا:۔

"ایک لڑکی کبھی یہاں ہوا کرتی تھی۔ قبول صورت اور بلند قامت آج میں اسے یہاں نہیں دیکھ رہا"

"ہم سب لڑکیاں یہاں ہیں سوائے روزہ کے" آدا نے کہا۔ "لیکن آپ تو یہاں پہلے کبھی نہیں آئے۔ ہے نا؟"

"بے شک یہاں تو میں پہلی دفعہ آیا ہوں۔ لیکن اس لڑکی سے میری ملاقات ہوئی تھی اور اسی نے مجھے بتایا تھا کہ وہ اس کلب میں کام کرتی ہے۔ تم جانتی ہو کہ وہ کہاں رہتی ہے؟"

"میڈرینہ میں اپنے باپ کے ساتھ"

"یہاں سے زیادہ دور ہے؟"

"نہیں تو ڈاکر سے باہر ہے"

"اس کے باپ کا نام کیا ہے؟"

"مومار آربو۔ وہ میوہ فروش ہے۔ پھلوں کی دکان ہے اس کی"

"اور روزہ کا ایک دوست بھی تو تھا؟ روزہ نے شاید اس کا نام انریکو بتایا تھا

www.taemeernews.com

آدا نے اثبات میں سر ہلایا اور زبان کو تالو سے بجا کر چٹاخ کی آواز پیدا کی۔

"ہاں ہے تو۔ بہت دولت مند ہے وہ ۔۔ وہ ہر رات یہاں آیا کرتا تھا لیکن جب سے روزہ گئی ہے میں نے اسے یہاں نہیں دیکھا۔"

"وہ کہاں رہتا ہے؟"

آدا نے نفی میں سر ہلایا اور اب گرلینڈ نے دیکھا کہ اس لڑکی کی آنکھوں سے کچھ بے چینی جھانک رہی تھی۔ گرلینڈ کے یہ سارے سوالات اسے پریشان کرنے لگے تھے۔

"بات یہ ہے آدا کہ میں نے روزہ سے کچھ روپیہ قرض لیا تھا" گرلینڈ نے آدا کا شک دور کرنے کی غرض سے کہا

"اور یہ سب میں اس لئے پوچھ رہا ہوں کہ اگر روزہ یہاں نہ ہو تو میں یہ روپیہ انریکو دے کر قرض سے سبکدوش ہو جاؤں"

"آدا کی آنکھوں سے بے چینی رخصت ہو گئی اور وہ کھل کر مسکرائی۔

"میں نہیں جانتی کہ وہ کہاں رہتا ہے۔ روزہ نے کبھی مجھے بتایا ہی نہیں۔"

"تم اس کا دوسرا نام جانتی ہو؟"

"نہیں۔ روزہ اسے بس انریکو کہا کرتی تھی، میرا خیال ہے کہ خود روزہ بھی نہ جانتی تھی کہ وہ کہاں رہتا ہے۔ ورنہ وہ مجھ سے ضرور کہتی۔"

گرلینڈ کو شدت سے مایوسی اور شکست کا احساس ہوا وہ اپنی ساری امیدیں فلورنڈا کلب سے لگائے ہوئے تھا کہ یا تو اس کلب میں اس کی ملاقات اس پرتگالی سے ہو جائے گی یا اس کا پتہ معلوم ہو جائے گا اب

www.taemeernews.com

ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اس کی امیدوں کا تنہا سہارا روزہ کا باپ تھا ـــــ اب اگر آدا نے جو کچھ کہا تھا وہ سچ تھا تو پھر ظاہر ہے کہ روزہ کا باپ بھی نہ جانتا ہوگا کہ انریکو کہاں رہتا ہے۔ اگر روزہ نہ جانتی تھی تو پھر اس کا باپ کیسے جان سکتا تھا؟ صاف بات تھی یہ تو۔

"سنو آدا" اس نے کہا" اگر تم نے یہ معلوم کر لیا کہ انریکو کہاں رہتا ہے تو میں تمھیں خوب سارا روپیہ دوں گا"

اس نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈال کر نوٹوں کی گڈی میں سے ایک ہزار فرانک کا ایک نوٹ گھسیٹ کر باہر نکالا۔ اور اسے میز پر آدا کی طرف کھسکاتے ہوئے بولا۔

"اگر تم نے انریکو کا پتہ معلوم کر لیا تو میں ایسے مزید تین نوٹ تمھیں دوں گا"

آدا کی لابنی انگلیوں نے نوٹ کو یوں جلدی سے دبوچ لیا کہ بار کے کاؤنٹر پر بیٹھا اور آئینے میں ان دونوں کا عکس دیکھتا ہوا وہ افریقی ڈرائیور جو گرلینیڈ کا تعاقب کرتا ہوا یہاں تک آیا تھا، دیکھ ہی نہ سکا کہ کیا ہو گیا تھا اور یہ کہ ایک نوٹ گرلینیڈ کی جیب سے نکل کر آدا کے ہاتھ میں پہنچ گیا تھا۔

"میرا نام جون گالگرسٹ ہے" گرلینیڈ نے کہا" اگر انریکو کا پتہ تمھیں معلوم ہو جائے تو تم مجھے انگور ہوٹل میں فون کر دو گی؟"

آدا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ بہت خوش اور مطمئن معلوم ہوتی تھی "میں اس کا پتہ معلوم کر لوں گی۔ اپنی سہیلیوں اور دوستوں سے پوچھوں گی۔ کوئی نہ کوئی جانتا ہی ہوگا کہ وہ کہاں رہتا ہے"

"ایک بات اور آدا" گرلینیڈ نے کہا" میرا نام کسی کو نہ بتانا اور نہ کسی سے

www.taemeernews.com

نہ کہنا کہ میں انریکو سے ملنا چاہتا ہوں۔ سمجھ گئیں؟"

اس کے بشرے سے ایک بار پھر بے چینی کے آثار ہویدا ہوئے لیکن اپنی انگلیوں کے درمیان دبے ہوئے سو فرانک کے نوٹ کے لمس نے اسے مطمئن کر دیا۔

"اچھا" وہ بولی۔

"تو اب میں چلتا ہوں" گرلینیڈ نے اپنا جام خالی کر کے کہا" انریکو کو جلد از جلد تلاش کرنے کی کوشش کرنا"

وہ اٹھ کر کلب سے باہر آگیا۔ رات گرم تھی اور فضا میں گھٹن تھی۔ اس نے اپنی گھڑی کی طرف دیکھا گیارہ بج کر پانچ منٹ ہو رہے تھے۔ وہ ٹہلتا ہوا اس جگہ پہنچ گیا جہاں اس نے اپنی کار پارک کی تھی۔

ادھر کلب میں آوا کو احساس ہوا کہ ایک طویل القامت افریقی کاؤنٹر پر سے اٹھ کر سیدھا اس کی طرف آرہا تھا۔ اس کا نام ساما باڈینگ تھا۔ آوا اس سے واقف تھی اور جانتی تھی کہ یہ ایک نکھٹو آدمی ہے جو غریبوں کے محلے میں رہنے والی دو رنڈیوں کی کمائی کھاتا ہے۔ وہ یہ بھی جانتی تھی کہ ساما چوری کرنے کی وجہ سے دو دفعہ جیل بھی جا چکا ہے۔ وہ آکر آوا کے سامنے بیٹھ گیا تو موخر الذکر نے نفرت اور حقارت سے اسکی طرف دیکھا۔

"کون تھا وہ سفید فام؟" ساما نے پوچھا اور اپنی کینہ توز نظروں سے آوا کو گھورنے لگا۔

"میں نہیں جانتی۔ میں نے اس سے رقص کرنے کو کہا اور ہم نے رقص کیا۔ لیکن تم کون ہوتے ہو پوچھنے والے؟"

"کا ہے کے متعلق باتیں کر رہا تھا وہ؟"

www.taemeernews.com

"کسی کے متعلق نہیں ۔ سفید فام بھلا کیا باتیں کر سکتے ہیں؟
"اس نے رد زہ کے متعلق پوچھا تھا؟"
آدا ایک جھٹکے کے ساتھ اٹھ کھڑی ہوئی
"اس نے کسی کے متعلق نہیں پوچھا۔ ہونھہ"
اور وہ پلٹ کر کولھے ہلاتی چلدی اور اپنی ساتھیوں میں جا بیٹھی۔

گرلینڈ کے ہوٹل سے چلے جانے کے بعد جینی اپنے کمرے میں پہونچی۔ اس نے اپنی سفید فراک اتار کر سفید بلاؤز اور کالی اسکرٹ پہن لی اور پھر اس نے ٹیکسی بلوا دینے کے لئے فون کیا
"میں ایرپورٹ، پھر ڈاکر اور وہاں سے واپس یہاں آنا چاہتی ہوں اس نے ہال پورٹر سے کہا" مجھے پیرس سے آنے والے پلین سے کسی کو لینے جانا ہے۔"
ہال پورٹر نے کہا کہ ٹیکسی ہوٹل پر دس منٹ میں آجائے گی۔
وہ نیچے انتظار کے کمرے میں پہونچ کر ایک کرسی میں بیٹھ گئی اور ایک دن پرانے اخبار کی ورق گردانی کرنے لگی۔ کچھ دیر بعد ایک ہال پورٹر نے آکر اسے مطلع کیا کہ ٹیکسی آگئی تھی۔
پانچ منٹ بعد ہی وہ ایرپورٹ پر تھی۔ ٹیکسی سے باہر آکر جینی نے اس کے امریکی ڈرائیور کو اس کی واپسی کا انتظار کرنے کو کہا۔
انفارمیشن ڈیسک کے پیچھے بیٹھی ہوئی لڑکی نے اسے بتایا کہ پیرس کا ہوائی جہاز "لیٹ" نہ تھا اور پانچ منٹ میں پہونچنے والا تھا۔ جینی ایک کرسی میں بیٹھ گئی۔ اور سگریٹ سلگا کر انتظار کرنے لگی۔

www.taemeernews.com

نو بج کر پانچ منٹ پر ہوائی جہاز کی گڑگڑاہٹ سنائی دی۔ جہاز اتر گیا تھا۔ جینی اٹھی اور دروازے کے سامنے جا کھڑی ہوئی۔

چند منٹ بعد مسافر دروازے ہیں سے اندر آنے لگے اور سب سے پہلے اندر آنے والوں میں جیک کارمن بھی تھا۔ وہ ہلکے نیلے رنگ والا سوٹ پہنے ہوئے اور ہاتھ میں ایک پرانا ہولڈ آل لٹکائے ہوئے تھا۔ اس کی نظر جینی پر پڑی تو اس نے ہاتھ ہلایا۔

"ہیلو" اس نے جینی کے قریب آکر کہا "اُفوہ! کافی گرمی ہے یہاں تو۔ آؤ کچھ پیا جائے اور پھر باتیں ہوں"

وہ دونوں بار میں پہنچے۔

جینی کارمن کی آمد سے پریشانی تھی اور اس سے ڈر رہی تھی کیونکہ وہ اس شخص سے واقف تھی کارمن ڈوری کے ایجنٹوں میں سب سے زیادہ ہوشیار اور سخت تھا۔ وہ روزلینڈ کی طرح نہ تھا جینی نے دل ہی دل میں اپنے آپ سے کہا کہ اسے بڑی ہوشیاری اور احتیاط سے کام لینا تھا اسی نے ڈوری کی خیریت پوچھی۔

"وہ شکنجے میں پھنسا ہوا ہے غریب" کارمن نے کہا اور بار کے کاؤنٹر کے اونچے اسٹول پر چڑھ کر بیٹھ گیا "کیا لوگی تم؟"

"جن اور ٹانک"

کارمن نے اپنے لئے بیر کا آرڈر دیا۔ اس وقت بار خالی تھا چنانچہ بارمین نے ان کے مشروب رکھے اور پھر کاؤنٹر کے انتہائی سرے پر بیٹھ کر اخبار دیکھنے لگا۔

"ڈوری وہ شکنجے میں کیوں پھنسا ہوا ہے؟" اس نے جام اٹھاتے ہوئے پوچھا۔

www.taemeernews.com

"اس لئے کہ معاملہ گڑبڑ ہو گیا ہے۔ ڈوری کا تار نہیں ملا تھا؟"
جینی نے سر ہلا دیا۔
"اس افریقی عورت کا خون کر دیا گیا اور یہ ڈوری کی بے پروائی بلکہ اناڑی پن کی وجہ سے ہوا۔ اس نے بیری ایک جھلکی لی۔ صاف ظاہر ہے کہ اس عورت کے پاس کوئی بے حد اہم اطلاع تھی۔ بہرحال اب وہ اس دنیا میں نہیں رہی اس لئے ظاہر ہے کہ ہماری کوئی مدد نہیں کر سکتی۔" دفعتہ اس نے جینی کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھ کر پوچھا "تم یہاں کیوں آئی ہو؟"
"محض اس خیال سے کہ اگر وہ عورت ہمارے جال میں سے نکل گئی تو یہاں آئے گی اور یہاں میں اس کے پیچھے لگ جاؤں گی۔"
"تمھاری اس بات سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ تمھیں اوہالوران پر کچھ زیادہ بھروسہ نہیں ہے۔ تمھیں واقعی یقین تھا کہ وہ پیرس سے نکل سکتی تھی؟"
"یہ تو میں نہیں جانتی۔ لیکن اگر وہ اتفاقاً پیرس سے نکل کر یہاں پہونچ جاتی تو پھر میں اس کا استقبال کرتی۔"
"خیر۔ اب جبکہ تم یہاں آگئی ہو تو اب یہ بتاؤ کہ کچھ پتہ چلا کہ کیا گڑبڑ ہے اور یہ کہ وہ عورت کون تھی اور کون سی اطلاع فروخت کرنا چاہتی تھی؟" کارمن نے ایک سگریٹ نکال کر ہونٹوں میں دبالی۔
"اب تک تو کچھ معلوم نہ ہو سکا۔"
کارمن نے اپنی کہنیاں کاؤنٹر پر ٹکا دیں، آگے کی طرف جھکا اور جینی کی آنکھوں میں جھانکنے لگا۔
"کچھ اندازہ ہے تمھیں کہ ہمیں کیا اور کس کو تلاش کرنا ہے؟"
جینی نے بے چینی سے پہلو بدلا۔ کاش کہ ڈوری نے اس پست کامت

www.taemeernews.com

شخص کو ٹھکرا نہ سمجھا ہوتا۔ اس کمبخت کو مطمئن کرنا بہت مشکل تھا۔

"نہیں۔ میں تو اس سینٹے گالیز عورت سے امید لگائے بیٹھی تھی کہ وہ ..."

"جینی۔ تم سچ کیوں نہیں کہہ دیتیں؟" کارسن مسکرایا۔

"سچ؟ کیا سچ؟" جینی کا دل دھڑکنے لگا۔

"یہی کہ تم ڈوری سے اکتا گئی ہو اور چونکہ چھٹی چاہتی تھیں اس لئے یہاں بھاگ آئیں"

جینی کوشش کر کے ہنسی۔

"جیک ظاہر ہے کہ اس قسم کا اعتراف میں تمہارے سامنے نہیں کر سکتی بہر حال بہت اچھی جگہ ہے یہ"

"گرلینڈ تمہارے ہوائی جہاز پر نہ تھا؟"

یہ سوال ایسا غیر متوقع تھا کہ جینی کا ہاتھ کانپ گیا اور جام میں سے مشروب چھلک گیا وہ کارسن سے نظریں چار کرتے ڈرتی تھی اور اسے احساس تھا کہ وہ اسے گھور رہا تھا۔

"گرلینڈ؟ میں سمجھی نہیں وہ تو مر چکا ہے۔ آخر کار اس نے کہا۔

"یہ تو ڈوری کا خیال ہے۔ اس کے بقول گرلینڈ کو آخری دفعہ اس وقت دیکھا گیا تھا جب وہ رڈنیز کے دو ٹھگوں کے ساتھ ایلیو ہیرس کلب سے نکل رہا تھا۔ جانتی ہو میرا خیال ہے؟ رڈنیز نے گرلینڈ کے سامنے ایک پیش کش کی۔ گرلینڈ کے پاس کبھی روپیہ تھا ہی نہیں چنانچہ رڈنیز اسے آسانی سے خرید سکتا تھا خصوصاً اس صورت میں جب کہ اس نے گرلینڈ کے سامنے صرف دو راستے کھلے رکھے ہوں یا تو اس کی پیش کش قبول کر لو یا پھر تمہارا بھی وہی حشر ہو گا جو روز لینڈ کا ہو چکا ہے۔ چنانچہ میں شرط

www.taemeernews.com

بدلنے کے لئے تیار ہوں کہ یا تو گر لینڈ یہاں پہونچ چکا ہے یا پہونچنے والا ہے۔"

جینی نے اپنے خشک ہونٹوں پر زبان پھیری۔

" تمھارا خیال ممکن ہے صحیح ہو" وہ بولی" بہر حال گر لینڈ کے حلیئے سے میں واقف ہوں چنانچہ یہاں میں تلاش کر دوں گی"

کارمن مسکرایا۔

" میں پوچھتا ہوں جینی آج تمھیں ہو کیا گیا ہے؟ مجھے شک ہے کہ تم اسے پہچان نہ سکو گی۔ کیونکہ گر لینڈ یہاں گر لینڈ بن کر نہ آئے گا"

" یہ کیا بات ہوئی؟"

" وہ روپ بدل کر آئے گا اور اس طرح کہ اس کی ماں بھی اسے نہ پہچان سکے"

جینی اپنے مشروب کی چسکیاں لینے لگی۔ اس کا دل بُری طرح سے دھڑک رہا تھا کیونکہ کارمن خطرناک حد تک حقیقت سے قریب ہوتا جا رہا تھا۔

" تو پھر تمھارا کیا مشورہ ہے؟" جینی نے پوچھا اور ہمت کر کے کارمن کی طرف دیکھا۔

" تمھارے ہوٹل میں کوئی اکیلا امریکی بزنس مین ٹھہرا ہوا ہے؟"

" بہت سے ہیں"

" ان میں سے کسی نے تم سے دوستانہ تعلقات پیدا کرنے کی کوشش کی ہے؟"

جینی نے تھوک نگل کر اپنا خشک گلا تر کیا اور پھر کھنکھار کر بولی:۔

" نہیں۔ اب تک تو کسی نے ایسی کوشش نہیں کی"

" بہرحال ہوشیار رہنا۔ گر لینڈ کی سب سے بڑی کمزوری صرف ایک ہے۔ خوبصورت عورتیں"

" ہوں۔ اوں"

www.taemeernews.com

کارسن نے اپنا جام خالی کر کے ہاتھ کی پشت سے ہونٹ پونچھ لئے۔
"ایک بات اور" وہ بولا۔ "تمہارے ہوٹل میں روسی ٹھہرے ہوئے ہیں؟"
جینی کا دل قلابازی کھا گیا۔
"روسی؟ میں نے تو کسی روسی کو نہیں دیکھا لیکن تم کہنا کیا چاہتے ہو؟"
"میں اس معاملے پر شروع سے ہی غور کرتا رہا ہوں۔ اس سینئے گالیز عورت کے پاس کوئی بے حد راز کی اور خفیہ اطلاع ہوگی۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو رڈنیز اسے اور روز لینڈ کو ٹھکانے نہ لگا دیتا۔ رڈنیز حال ہی میں روس سے لوٹا ہے۔ چنانچہ مجھے یقین ہے کہ روسی اس بات سے واقف ہیں چنانچہ ہمیں ان کی طرف سے بھی ہوشیار رہنا ہے۔ میں شرط بدنے کو تیار ہوں کہ روسی اب تک یہاں پہنچ گئے ہوں گے اور اسی لئے میں نے یہ سوال پوچھا تھا۔"
"یہ بات ہے" جینی نے کہا۔ اسے احساس تھا کہ کارسن کا تجسس اور ہوشیاری اسے خوفزدہ کئے دے رہی تھی۔ "بہر حال میں ہوشیار رہوں گی"
کارسن نے متجسس نظروں سے اس کی طرف دیکھ کر سر ہلایا۔
"ہاں۔ ہوشیار رہنا۔ چلو بھئی اب ہوٹل چلا جائے۔ میں ذرا نیند لینا چاہتا ہوں۔"
"تم انگور ہوٹل میں تو نہیں ٹھہر رہے؟"
"کیوں نہیں؟"
"میرا خیال تھا کہ تم اس معاملے کے بالکل مرکز میں رہنا چاہتے ہوگے۔"
"مطلب؟"
"میرا خیال تھا کہ تم ڈاکر میں قیام کرو گے۔ اس طرف کا خیال میں رکھوں گی۔ تم جانو انگور ہوٹل ڈاکر سے کئی کیلومیٹر دور ہے۔ اگر کچھ ہونے والا ہے تو وہ

www.taemeernews.com

ظاہر ہے کہ ڈاکر میں ہی ہوگا"

"کس بنا پر تم یہ کہہ رہی ہو؟ کارمن اپنے اسٹول پر گھوم گیا اور جینی کو گھورنے لگا

"خود تمھارا کیا خیال ہے؟" جینی نے کہا یہاں کچھ نہیں ہے سوائے ساحل کے"

"اور امریکی بزنس مینوں کے" کارمن نے کہا اور پھر چند ثانیوں کے توقف کے بعد

بولا" یعنی شاید تم ٹھیک کہتی ہو۔ میں ڈاکر کو اپنا ہیڈ کوارٹر بناؤں گا۔ تم ایرپورٹ

پر نظر رکھنا" یہاں ٹیکسی مل جائے گی؟"

"کیوں نہیں" جینی نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ کارمن کے ساتھ ڈاکر نہ جائے گی

یہ شخص اسکے اعصاب پر سوار ہو جاتا تھا" باہر ہی ہے ٹیکسی اسٹینڈ"

وہ ٹیکسی اسٹینڈ پر پہونچے۔ ٹیکسی میں سوار ہونے سے پہلے کارمن جینی کی

طرف گھوم گیا۔

"کل کسی وقت میں تمھیں فون کر کے بتاؤں گا کہ میں کہاں ہوں۔ اچھا تو

خدا حافظ"

ایک بار پھر اس نے گھور کر جینی کی طرف دیکھا، ٹیکسی میں سوار ہوا اور ٹیکسی

اسے لے کر ہوا ہو گئی۔

جینی جہاں تھی دیر تک کھڑی رہی۔ چند منٹوں کے بعد اس کے حواس بجا

ہوئے تو وہ پلٹ کر ایرپورٹ کی عمارت میں پہونچی اور پھر ٹیلیفون بوتھ میں۔

وہ مالک کا نمبر ڈائل کر رہی تھی۔

ہوٹل میں پہونچ کر گرگ لینڈ نے پورٹر سے اپنے کمرے کی کنجی حاصل کی اور

زینہ اتر کر بار میں پہونچا۔ بار میں کئی امریکی بزنس مین بیٹھے پی رہے تھے اور باتیں

کر رہے تھے۔ اسے جینی کہیں نظر نہ آئی۔ اس نے سوچا کہ وہ شاید اپنے کمرے میں

www.taemeernews.com

چلی گئی ہوگی۔ اپنی پیاس بجھانے کے لئے اس نے کمپاری سوڈا پیا اور لفٹ کے ذریعہ اوپر اور وہاں سے اپنے کمرے میں پہونچ گیا۔ اس نے غسل کیا اور پھر ڈریسنگ گون پہن کر لوبی میں نکل آیا۔

پورے چاند کی رات تھی اور چاندنی نیچے باغ میں اور سامنے سمندر پر بکھری ہوئی تھی۔ اپنے ہاتھ بالکونی کے جنگلے پر رکھ کر وہ سمندر کی طرف دیکھنے لگا اور اس کا جی چاہا کہ وہ جا کر سمندر میں چند غوطے لگا آئے۔ ابھی وہ سوچ ہی رہا تھا کہ لفٹ میں بیٹھ کر نیچے پہونچا اور وہاں سے چل کر لب آب تک جانا چاہئے یا نہیں کہ اسے اپنے قریب ہی لباس کی سرسراہٹ سنائی دی۔

بالکونی کو چوبی پارٹیشن سے الگ الگ حصوں میں تقسیم کر دیا گیا تھا لیکن جنگلے پر جھک کر پارٹیشن کے دوسری طرف دیکھنا ممکن تھا۔ وہ کان لگا کر سنتا رہا۔ اس نے کسی کے لمبا سانس لینے کی آواز سنی۔

"نیند نہیں آرہی ؟" اس نے پوچھا کیونکہ اس نے سمجھ لیا تھا کہ یہ جینی تھی جو اپنی بالکونی میں آگئی تھی۔

"اوہ — واپس آ گئے تم ؟ — نہیں۔ گرمی اتنی ہے کہ نیند نہیں آرہی"
"حیران ہوں کہ ایسے اعلیٰ قسم کے ہوٹل میں ایرکنڈیشنڈ کیوں نہیں لگائے گئے !"

"چند کمروں میں ہیں۔ تمھاری شام کیسی رہی ؟"
"بے حد بیزار کن۔ بہت سی شراب پی گئی اور بہت سی غیر دلچسپ باتیں کی گئیں"
چند ثانیوں تک خاموشی کا وقفہ رہا پھر جینی نے کہا :-
"بڑی مضحکہ خیز بات ہے یہ تو"
"کون سی ؟"

www.taemeernews.com

"یہی کہ ہم آپس میں باتیں تو کر رہے ہیں لیکن ایک دوسرے کو دیکھ نہیں سکتے"
گرلینڈ نے اپنی بھوئیں اچکائیں، مسکرایا، پھر دونوں ہاتھوں سے پارٹیشن
کی چوٹی پکڑی۔ جنگلے پر چڑھا اور جھول کر دوسری طرف پہونچ گیا۔
"لو صاحب ہم ایک دوسرے کو دیکھ سکتے ہیں" وہ مسکرایا۔
"ہائے۔ آپ خدانخواستہ نیچے گر جاتے تو؟" جینی نے کہا۔
گرلینڈ دوسری کرسی میں بیٹھ گیا، میز پر سے سگریٹ کا پیکٹ اٹھایا ایک
سگریٹ نکال کر جلائی اور بہت سا دھواں فضا میں بکھیرنے کے بعد بولا۔
"جولیٹ نے بھی رومیوں سے بالکل یہی کہا تھا"
وہ ہنسی۔ پھر گرلینڈ کے چہرے پر سے نگاہیں ہٹا کر چاند کی طرف دیکھنے لگی۔
خاموشی کا طویل وقفہ رہا اور اس عرصے میں گرلینڈ اس کی طرف دیکھتا رہا۔
"مجھے مردوں پر رشک آتا ہے" آخرکار وہ بولی" اپنے طور پر جو چاہیں کر سکتے ہیں
جہاں چاہیں اور جب چاہیں جا سکتے ہیں اور کوئی انھیں کچھ نہیں کہتا۔ لیکن جب کوئی عورت
اکیلی ہو تو لوگ اس پر شک کرنے لگتے ہیں۔"
"آج کل جو مسافر سفر کرتے ہیں نا ان میں پچاس فیصدی عورتیں ہوتی ہیں اور
اکیلی ہوتی ہیں۔"
"ہاں۔ لیکن وہ بوڑھی ہوتی ہیں"
گرلینڈ نے گھور کر اس کی طرف دیکھا
"کس وجہ سے افسردہ ہو؟" اس نے پوچھا
"نہیں تو۔ یہاں بیٹھے بیٹھے میں سوچ رہی تھی الٹی سیدھی باتیں۔ شاید
میں تنہائی محسوس کر رہی ہوں۔ تم جانو میں تنہائی کی کچھ زیادہ عادی نہیں ہوں"
وہ اٹھ کر بالکونی کے جنگلے کے قریب پہونچی۔ وہ جنگلے پر دونوں ہاتھ ٹیک

www.taemeernews.com

کر کھڑی ہو گئی اور چاند کی طرف دیکھنے لگی۔ گرلنیڈ اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔ باریک نائٹ ڈریس میں سے وہ اس کی لمبی ٹانگیں دیکھ سکتا تھا۔ وہ خاموشی سے اٹھ کر اس کے پیچھے جا کھڑا ہوا۔ اس نے آہستہ سے اسے اپنی باہوں میں لے کر اس کا رخ اپنی طرف اس طرح پھیرا کہ وہ اس کے سینے سے لگ گئی۔ جینی نے اپنا بوجھ گرلنیڈ پر ڈال دیا تو اس نے جھک کر اس کی گردن کی پھڑپھڑاتی ہوئی رگ پر اپنے ہونٹ رکھ دئیے گرلنیڈ نے اسے کانپتے ہوئے محسوس کیا دفعتہ جینی نے اپنا چہرہ اونچا کرتے ہوئے اس کے ہونٹوں کے لئے اپنے ہونٹ پیش کر دیئے۔

ساتواں باب

جب ٹیکسی جیک کارسن کو ڈاکر کی طرف لئے جا رہی تھی تو وہ سوچ رہا تھا کہ اس معاملے میں کہیں کچھ گڑبڑ ہے۔

جینی اس قدر پریشان اور گھبرائی ہوئی کیوں تھی؟ اس سے پہلے کبھی جینی کو یوں پریشان ہوتے نہ دیکھا تھا۔ جب اس نے گرلنیڈ کا ذکر کیا تھا تو جینی کا ہاتھ اس طرح کیوں کانپ گیا تھا کہ شراب چھلک گئی تھی؟ اور جب وہ ریڈیو کے متعلق باتیں کر رہا تھا تو اس کا رنگ کیوں اڑ گیا تھا؟

کچھ گڑبڑ ضرور تھی۔ وہ یہاں کیوں آئی تھی؟ ڈوری نے تو اسے بتایا تھا کہ خود اس نے جینی کو یہاں نہ بھیجا تھا۔ تو پھر وہ اپنی مرضی سے اور خود ہی خرچ برداشت کر کے یہاں کیوں آئی تھی؟ بے شک وہ جانتی تھی کہ اوبالورن کس قدر مستعد آدمی تھا۔ چنانچہ وہ یقیناً یہ بھی جانتی تھی کہ وہ سینے گالیز عورت کسی صورت پیرس سے

www.taemeernews.com

نکل کر ڈاکر پہونچ ہی نہ سکتی تھی۔ اس کے باوجود جینی نے اپنے یہاں آنے کی وجہ یہ بتائی تھی کہ اگر وہ سینٹ گالیز عورت کسی طرح پیرس سے نکل کر ڈاکر پہنچنے میں کامیاب ہو جائے تو وہ، یعنی جینی، اس کے پیچھے لگ جاتے۔ لیکن اس کی یہ بات کچھ دل کو لگتی نہ تھی۔

کارمن بار بار اپنی ایک ٹانگ پہ دوسری ٹانگ چڑھا اور اتار رہا تھا بے شک کچھ گڑبڑ تھی۔ وہ بار بار اپنے آپ سے کہہ رہا تھا اس مسئلے پر وہ جتنا زیادہ غور کر رہا تھا اتنا ہی زیادہ اسے یقین ہوتا جا رہا تھا کہ کوئی خاص بات تھی۔ اسے ڈوری کی تیز فہمی پر اعتبار تھا اور وہ اس کا احترام کرتا تھا چنانچہ کیا ڈوری نے اسے قصداً یہاں بھیجا تھا کہ وہ جینی پر نظر رکھے؛ تو کیا ڈوری کا اعتبار آخر کار جینی پر سے اٹھنے لگا تھا؟"

کارمن نے اپنے آپ سے کہا کہ ڈوری کبھی جینی کا دیوانہ رہا ہی نہ تھا پھر اس نے حیرت سے سوچا کہ کہیں ڈوری جینی کی طرف سے کھٹک تو نہ گیا تھا یا اسے یہ شک تھا کہ وہ اسے چھوڑ کر کسی اور کے پاس جا رہی تھی؟ ڈوری کو احساس تھا کہ وہ جینی جیسی عورت کو قابو میں نہ رکھ سکتا تھا۔ وہ ہمیشہ ڈوری سے دور رہی تھی۔ وہ ان دوسری عورت ایجنٹوں کی طرح نہ تھی جو ذرا سا اشارہ پا کر ڈوری کے ساتھ بے حیل و حجت سو لیتی تھیں۔ جینی کے خود اپنے اصول تھے۔ وہ اپنی مثال آپ تھی۔ ٹھنڈی، محتاط، ہٹ دھرم اور — اب اعتراف کر ہی لیا جائے — ڈوری کے لاابالی پن سے مشکوک — تو کیا یہ وجہ تھی کہ ڈوری اسے پسند نہ کرتا تھا یا کوئی دوسری اور گہری وجہ تھی؟ دوسرے ایجنٹوں کے ساتھ عمر بھر کام کرتے رہنے اور ان کی قیمت آنکنے کے بعد کیا ڈوری نے سمجھ لیا تھا کہ جینی اتنی قیمتی نہ تھی؟"

www.taemeernews.com

اس نے سگریٹ جلائی اور اس احساس سے وہ چونکا کہ یہ خیال اس کے لاشعور کے قبرستان میں سے نکل آیا تھا۔ ہاں یہی بات تھی۔ اس نے اپنے آپ سے کہا۔ سچ تو یہ ہے کہ خود میں نے کبھی اس پر اعتبار نہیں کیا۔ لیکن کیوں نکہ؟ ہم پچھلے کئی برسوں سے ساتھ ساتھ کام کر رہے ہیں اور وہ ڈوڈریسی کی بے حد جینتی ایجنٹ ہے وہ اسے اپنی بہترین ایجنٹ سمجھتا ہے۔ چنانچہ اس پر اعتبار نہ کرنے کی میرے پاس کیا وجہ ہے؟"

اسے کوئی وجہ سمجھ میں نہ آئی جس کی بنا پر وہ جینی پر اعتبار نہ کر سکتا۔ وہ کئی مشکل کام کر چکی تھی۔ الجھے ہوئے مسائل بڑی کامیابی سے سلجھا چکی تھی۔ یہ جینی ہی تھی جس نے نائی لینڈ کا پول کھول دیا جو امریکہ کے خفیہ راز روسیوں کو کئی برسوں سے بتا رہا تھا۔ جینی کا یہ کارنامہ بہترین تھا۔

کارسن نے اپنی سگریٹ کی راکھ جھاڑی۔

لیکن ٹھہرو —— اس نے سوچا۔ نائی لینڈ کا پول کھولنا واقعی بہترین کارنامہ تھا لیکن نائی لینڈ کی اچانک موت سے اس کارنامے سے کچھ حاصل نہ ہو سکا۔ نائی لینڈ نے حقیقت میں خودکشی کر لی تھی، اس سے پہلے کہ اس سے سوالات پوچھے جاتے اسے قصداً ٹھکانے لگا دیا گیا تھا۔؟

اور پھر وہ برانسن بھی تو تھا۔ جینی نے اس کا پول بھی کھول دیا لیکن یہاں پھر نائی لینڈ کی قسم کا واقعہ ہوا۔ جب وہ فرار ہونے کی کوشش کر رہا تھا تو ایک بھاگتی ہوئی کار نے اسے قصداً کچل دیا تھا اور اس طرح اسے بھی نائی لینڈ کی طرح خاموش کر دیا گیا تھا۔ یہ کار، جس نے برانسن کو ٹھکانے لگا دیا تھا، پراسرار تھی یعنی اس کے نمبر کی پلیٹ پر جھوٹا نمبر تھا اور جس طرح ایک دم سے آئی تھی، برانسن کو گرانے کے بعد، اسی طرح ایک دم سے غائب ہو گئی تھی۔

www.taemeernews.com

نائی لینڈ اور براؤسن امریکی سفارت خانے کو بہت زیادہ نقصان پہنچا چکے تھے اور جب جینی نے ان کا پول کھولا ہے تو اس وقت تک لوگ ان دونوں پر شک کرنے لگے تھے۔ آخر میں او ہالورن یقیناً ان دونوں کو پکڑ لیتا۔

لیکن پھر یہ بات بھی تھی کہ جینی نہ جانتی تھی کہ اس سے پہلے کہ ان دونوں آدمیوں سے سوالات پوچھے جائیں وہ مر جائیں گے۔ لیکن ان دونوں کو ٹھکانے لگادینا روسیوں کے حق میں مفید تھا۔ کارمن کے ماتھے پر سلوٹیں ابھر آئیں۔ جب اس نے پوچھا تھا کہ کیا اس نے انگورہ ہوٹل میں روسیوں کو تو نہیں دیکھا تو جینی کا رنگ کیوں فق ہو گیا تھا؟ ہر ایک اس بات پر متفق تھا کہ جینی کا بہترین کارنامہ محض بیکار ہی گیا تھا۔ چونکہ اس نے نائی لینڈ اور براؤسن کا پول کھول دیا تھا اس لئے ڈوری نے اسے اپنی خاص ایجنٹ بنا لیا تھا۔ اور یہ ظاہر ہے جینی کے لئے بھی مفید تھا۔

کارمن تن کر بیٹھ گیا۔ جس طرح اس کا دماغ سوچ رہا تھا، جو سلسلے ملا رہا تھا اور جو نتائج اخذ کر رہا تھا اس کے پیش نظر جینی ڈبل ایجنٹ بن جاتی تھی ـــــ وہ مجھے انگورہ ہوٹل سے دور کیوں رکھنا چاہتی ہے؟ کیا وہاں کوئی خاص بات ہو رہی ہے جو جینی مجھ سے چھپانا چاہتی ہے؟

کیا وہاں کوئی کھچڑی پک رہی تھی؟

ٹیکسی کی رفتار کم ہو گئی اور ڈرائیور نے پوچھا:۔

"ڈاکر سامنے ہے صاحب۔ آپ کو کہاں جانا ہے؟"

"کوئی عمدہ سے مرکزی ہوٹل میں" کارمن نے کہا۔

بہر حال ٹھیک ہے ـــــ کارمن نے اپنے آپ سے کہا ـــ جب تک اس مادام فوشر کے متعلق کچھ معلوم نہیں ہوتا تب تک جینی پر نظر رکھنا مناسب ہو گا۔

www.taemeernews.com

ٹیکسی دوڑ گیلا بندی ٹ ووٹ میں پہونچ کر کانٹی نینٹل ہوٹل کے سامنے پہنچ کر رُک گئی۔ ایک افریقی پورٹر روش پر چلتا ہوا آیا اور کارمن کا سامان اٹھالیا ٹیکسی کا کرایہ ادا کرنے کے بعد وہ بھی پورٹر کے پیچھے چلتا ہوا لوبی میں آگیا۔

اس نے کمرہ اور نہانے کے لئے پانی طلب کیا، رجسٹر میں دستخط کئے اور پھر پورٹر سے کہا کہ وہ کل صبح ایک کار کرایہ پر چاہتا تھا جسے وہ خود ڈرائیو کرے گا۔ پورٹر نے کہا کہ اس کا انتظام ہو جائے گا اور پھر اس کا پاسپورٹ طلب کیا جو کارمن نے اسے دے دیا پھر وہ لفٹ میں سوار ہو کر دوسری منزل پر اپنے ایرکنڈیشنڈ کمرے میں پہونچا۔

اپنا کوٹ اتار کر وہ سامان کھولنے لگا۔ اس کا دماغ شدت سے سوچ رہا تھا۔

جینی ـــــ ۹

وہ یہ یقین نہ کر سکتا تھا کہ وہ روسیوں کے ساتھ تھی۔ تم بعید از فہم قیاس لگا رہے ہو۔ اس نے سوچا ـــــ تمھیں ہر ایک پر شک ہے

اس نے اپنا خالی ہولڈال الماری میں رکھا اور پلنگ پر بیٹھ گیا۔

وہ کل صبح انگورہ ہوٹل جائے گا اور کھوج لگائے گا۔

جتنی جلد وہ جینی کو اپنے شکوک سے آزاد کر دے اتنا ہی خود اس کے حق میں بہتر ہو گا۔

سامباڈنگ نے بنگلہ نما عمارت کے سامنے اپنی کار روکی اور دروازہ کھول کر باہر آیا۔ دو طویل القامت افریقی بھوتوں کی طرح اندھیرے میں سے نکل آئے اور اسے گھیر لیا۔

www.taemeernews.com

"یہ میں ہوں۔ سامبا ڈنگ۔" اس نے کہا۔ "مجھے مسٹر جونس کو رپورٹ دینی ہے"

ایک افریقی نے سامبا کے بدن پر اوپر سے نیچے تک ہاتھ پھیرا۔ جب اسے یقین ہو گیا کہ سامبا کے پاس پستول وغیرہ نہ تھا تو اسے بنگلے میں لے آیا۔

مالک میز کے سامنے بیٹھا نقشہ دیکھ رہا تھا۔ سامبا دروازے میں ٹھٹھک کر کھڑا ہو گیا۔ ایک دہرے بدن کا شخص، جو پوری طرح گنجا تھا اور جس کا وحشت ناک چہرہ کثرت شراب نوشی سے سرخ ہو رہا تھا، مالک کے پیچھے کھڑا ہوا تھا۔ یہ شخص ایوان کے نام سے مشہور تھا اور روس کا بہترین نشانے باز تسلیم کیا جاتا تھا۔ مالک اور ایوان کی "ٹیم" تھی اور وہ دونوں ہر جگہ ساتھ پائے جاتے تھے۔

مالک نے نظریں اٹھا کر سامبا کی طرف دیکھا اور پھر اشارے سے میز کے قریب آنے کو کہا۔ سامبا بڑی فرمانبرداری سے آگے بڑھا۔ وہ قدرے پریشان تھا۔ اسے احساس تھا کہ اس کی شام کامیاب نہ رہی تھی۔ وہ کچھ معلوم نہ کر سکا تھا تاہم وہ روپیہ حاصل کرنے کے لئے بے تاب تھا جس کا وعدہ مالک نے کیا تھا۔

"کہو" مالک بولا

"آپ کی ہدایت کے مطابق میں نے اس کا تعاقب کیا" سامبا نے کہا "وہ اپنی کار میں ظورڈ ناکلب تک گیا۔ وہاں وہ شراب پیتا اور رقص کرتا رہا اور پھر اپنے ہوٹل میں واپس آگیا۔"

مالک نے سامبا کی طرف دیکھا۔ اس کی چھوٹی نیلی آنکھوں میں شیطانی چمک تھی۔

"بس؟" اس نے فرانسیسی میں پوچھا۔

www.taemeernews.com

ساماہا نے اپنے پتلے شانے اچکائے۔

"جناب! جب امریکی ڈواکر یہاں آتے ہیں تو شراب پیتے اور رقص کرتے ہیں" وہ بولا" چنانچہ یہ بھی دوسرے امریکیوں سے کم نہ تھا۔

"کس کے ساتھ رقص کیا تھا اس نے؟"

ساماہا نے اپنے بدن کا بوجھ ایک سے دوسری ٹانگ پر منتقل کر دیا

"ایک افریقی لڑکی کے ساتھ۔ اس کا نام آدا ہے"

"وہ ابھی ہوٹل کی ہے؟"

"جی ہاں۔ کلب کی ہاسٹیوں میں سے ایک ہے اور رنڈی ہے، وہ ہمیشہ وہیں ہوتی ہے۔

"وہ روزہ کی سہیلی ہو سکتی ہے؟"

ساماہا نے سر ہلایا۔

"جی ہاں۔ روزہ بھی ہاسٹیس اور رنڈی تھی"

"اس امریکی نے کسی دوسری لڑکی کے ساتھ بھی رقص کیا تھا؟"

"جی نہیں۔ وہ آدا کے ساتھ ہی ناچتا رہا تھا"

"کتنی دیر تک وہ ہوٹل میں رہا"

"یہی کوئی دو گھنٹے تک"

"اور اس تمام عرصے میں تم نے ان دونوں پر نظر رکھی؟"

"جی ہاں۔ بار کے پیچھے لگے ہوئے بڑے آئینے میں میں برابر انھیں دیکھتا رہا۔ اس امریکی کے فرشتوں کو بھی پتہ نہ چلا کہ میں اسے دیکھ رہا ہوں"

اور ان میں آپس میں باتیں بھی ہوئی ہوں گی۔

"جی ہاں"

www.taemeernews.com

"کا ہے کی ؟"

"بس ادھر ادھر کی" ساما با نے جواب دیا "جب امریکی چلا گیا تو میں نے آدا سے پوچھا تھا۔ ان کے درمیان روزہ کے متعلق کوئی بات نہیں ہوئی"

"اس امریکی نے اس آدا کو روپیہ دیا تھا ؟"

"نہیں"

"تو یہ لڑکی دو گھنٹے تک مفت ہی اس کے ساتھ رقص کرتی رہی ؟"

ساما با اپنا ایک کان کھجلانے لگا۔

"میں نے اسے آدا کو کچھ بھی دیتے نہیں دیکھا"

"مطلب یہ کہ تمھارے پاس کہنے کو کوئی خاص بات نہیں ہے"

"میں نے اپنی سی کوشش کی" ساما با نے کہا" ان دونوں میں کوئی معاملہ ہوا ہی نہیں تو میں کیا رپورٹ دوں ؟"

مالک نے شانے اچکائے، اپنی جیب میں سے بٹوا نکالا اور اس میں سے ایک ہزار فرانک کا نوٹ نکال کر ساما با کو دے دیا۔

"تم روزہ سے کتنے واقف ہو ؟" مالک نے پوچھا۔ وہ اس افریقی سے کچھ معلومات بہر حال حاصل کرنا چاہتا تھا جو ایک ہزار فرانک کی بدل ہوں۔

"میں نے کئی دفعہ اس سے باتیں کیں" ساما با نے کہا "ہائی کلاس قسم کی رنڈی تھی وہ ایسے ویسے آدمی کو پیٹھے پر ہاتھ تک دھرنے نہ دیتی تھی۔ اس کا محافظ بے حد پر قوت اور بے حد امیر تھا"

"اس کا محافظ ؟" مالک آگے کی طرف جھک گیا "وہ کون ہے ؟"

"یہ تو میں نہیں جانتا کہ وہ کون ہے لیکن یہ ضرور جانتا ہوں کہ اس کے پاس ڈھیروں روپیہ ہے"

www.taemeernews.com

"کبھی تم نے دیکھا ہے اسے ؟"

"ہاں۔ جب روزہ کلب میں تھی تو وہ ہر رات وہاں آیا کرتا تھا"

"اس کا حلیہ بیان کر سکتے ہو ؟"

"پرتگالی ہے۔ موٹا ہے اور اس کی مونچھیں ہیں"

مالک ایک دم سے سیدھا ہو بیٹھا۔

"پرتگالی ؟ یقین سے کہتے ہو ؟"

"جی ہاں"

"اچھا اب تم جا سکتے ہو" مالک نے کہا اور اٹھ کر اس تجوری کے قریب جا کھڑا ہوا جو کمرے کے انتہائی سرے پر دیوار میں تھی۔

ساماہانے ایوان کی طرف دیکھا۔ موخرالذکر نے ہاتھ ہلا کر اسے چلے جانے کو کہا۔

جب وہ چلا گیا تو ایوان نے مالک سے پوچھا :۔

"خیریت تو ہے ؟"

مالک تجوری کھول چکا تھا۔ اب اس نے اس میں سے ایک ضخیم فولڈر نکالا، اسے لا کر میز پر رکھا اور خود کرسی پر بیٹھ گیا۔

ایوان نے شانے اچکائے اور جام پر بوتل اوندھا دی۔

"کیری کے دستاویزی کاغذات میں ایک بات میری نظر سے گذری تھی" مالک نے کہا اور فولڈر میں کے کاغذات یکے بعد دیگرے دیکھنے اور الگ رکھنے لگا۔

ایوان نے جام خالی کر کے دوسرا بھر لیا اور بیس منٹ تک بڑے صبر و سکون سے منتظر رہا۔ مالک کاغذات دیکھتا رہا اور آخر کار اس نے میز پر ہاتھ مارا۔

"ہاں یہ ہے" مالک نے تقریباً چیخ کر کہا۔ "انیس سو چھپن میں کیری نے ڈاکر کے لیک برف بنانے کے کارخانے میں انجینئر کے طور پر کام کیا تھا اس کارخانے کا مالک

www.taemeernews.com

انریکو فانشانزنامی ایک پرتگالی تھا۔ کیری اور انریکو ڈاکر میں ایک ہی مکان میں رہتے تھے۔" اس نے ایوان کی طرف دیکھا۔" یہ انریکو فانشانزہ وہ شخص ہو سکتا ہے جس نے خرچ دے کر ردزہ کو پیرس بھیجا ہو۔ اس کے علاوہ ممکن ہے کہ یہ جانتا ہو کہ کیری کہاں روپوش ہے۔"

"نہیں سو کپیں! گویا یہ بہت پہلے کی بات ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ یہ پرتگالی کیا اب بھی ڈاکر میں ہی ہے۔؟"

مالک نے میز کے نیچے سے ٹیلیفون ڈائریکٹری اٹھائی اور اس کی ورق گردانی کرنے لگا۔

"اس کا نام تو ڈائریکٹری میں نہیں ہے" وہ بولا "لیکن برف فیکٹری کا نمبر اور پتہ ہے۔ کل ہی ڈاکر جاکر تحقیقات کریں گے۔"

اس نے ایوان کی طرف دیکھا۔ اس کے کرخت بشرے پر سنگدلانہ مسکراہٹ تھی "یہ کیری کے انجام کا آغاز ہو سکتا ہے" اس نے آہستہ سے کہا۔

مکمل اور پرسکون نیند سے جینی آہستہ آہستہ بیدار ہوئی۔ اس نے اپنی آنکھیں کھول دیں اور فرش کے ٹائلوں پر بکھری ہوئی دھوپ نے گھڑی بھر کے لئے اس کی نظر چندھیا دی۔ پھر اس نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور اس کی کلائی پر بندھی ہوئی ننھی سی گھڑی کی طرف دیکھا۔ سات بجکر دس منٹ ہو رہے تھے۔

اس نے سر گھمایا اور اپنے پہلو میں لیٹے ہوئے گرلینڈ کی طرف دیکھنے لگی۔ وہ اب تک سو رہا تھا۔ جینی کی نظریں اس کے چہرے کے نقوش کا جائزہ لینے لگیں اور اس نے سوچا کہ اس بے حد کامیاب اور ماہرانہ بہروپ کے نیچے اس کے چہرے کے اصلی نقوش کیسے ہوں گے۔ اس طرح سے، جیسے کہ اسے احساس ہو گیا ہو کہ کوئی

www.taemeernews.com

اسے دیکھ رہا ہے، گرلینڈ نے جنبش کی، اپنا ایک ہاتھ بڑھا کر جینی کی گردن میں ڈالا اور اپنے قریب گھسیٹ لیا۔

جینی بھی اس سے ہم آغوش ہو گئی۔

اپنی عمر میں اس کا واسطہ بہت سے "عاشقوں" سے پڑا تھا۔ مرد اس کے لئے ضروری تھے۔ تھوڑے تھوڑے وقفے سے مردوں سے جنسی تعلقات قائم کرنا اس کیلئے اتنا ہی ضروری بلکہ لازمی تھا جیسا کہ کھانا ضروری ہوتا ہے۔ لیکن اکثر دفعہ وہ بے حد مایوس ہوئی تھی۔ وہ مردوں کی خود غرضی سے اب چڑنے لگی تھی۔ وہ لوگ جینی کی خواہشات اور تسکین کا ذرا بھی خیال کئے بغیر بڑی خود غرضی سے اپنی خواہش پوری کر لیتے اور تسکین حاصل کر لیتے۔ جینی اپنی نامکمل تسکین کی وجہ سے ایک روحانی کرب میں مبتلا ہو کر کروٹیں بدلتی رہتی اور اس کا ساتھی مزے سے خراٹے لینے لگتا۔ لیکن گرلینڈ ایسا نہ تھا۔

اب تک جتنے بھی مردوں سے جینی نے جسمانی تعلقات قائم کئے تھے گرلینڈ ان سب کے مقابلے میں "استاد" تھا۔ گزشتہ رات اس نے جس طرح محبت کا وظیفہ ادا کیا تھا اس کا لطف جینی اب بھی محسوس کر رہی تھی۔ وہ عورت کے جذبات کو نہ صرف ابھارنا بلکہ انہیں وجد کے انتہائی عروج تک پہنچانے کے گر سے واقف تھا۔ وہ جانتا تھا کہ "کھیل" میں کب جوش اور یکسانیت لائی جائے اور اسے کہاں لا کر ختم کیا جائے۔ جینی نے سوچا کہ یہ اس کے لئے نیا، انوکھا اور وجد آفریں تجربہ تھا کہ اس کا جسم تھک گیا تھا لیکن وہ خود ایک عجیب طرح کا سکون محسوس کر رہی تھی۔ ایک ایسا سکون جو اس دنیا میں کبھی کبھار ہی میسر آتا ہے۔ ایسا تجربہ اسے پہلے کبھی نہ ہوا تھا۔ ایسی تسکین اسے کبھی نہ ملی تھی۔ ایسی میٹھی تھکن اور ایسا سکون، جو غالباً صرف فرشتوں کو میسر ہو گا، اس نے کبھی محسوس نہ کیا تھا۔

www.taemeernews.com

"ایک بار دیکھا ہے۔ دوسری بار دیکھنے کی ہوس ہے" کی طرح وہ تجربہ پھر حاصل کرنا چاہتی تھی۔ وہ اس خیال کو بھی برداشت نہ کر سکتی تھی یہ "بے مثال" چیز اسے چھوڑنی پڑے گی۔ اور ۔۔۔ ڈوری اور روسیوں کے لئے کام شروع کرنے کے بعد آج پہلی دفعہ اسے اس بات پر افسوس ہو رہا تھا کہ وہ ایجنٹ کیوں بنی۔

یہ بات نہ تھی کہ اس نے روپیہ حاصل کرنے غرض سے یہ کام شروع کیا ہو۔ اس نے گرلینڈ سے جو کچھ کہا تھا وہ سچ تھا۔ اس کا باپ واقعی اس کے لئے خاصی دولت چھوڑ گیا تھا۔ لیکن وہ نئے نئے لباسوں، دولت اور کوئی کام کرنے کی یکسانیت سے اکتا گئی تھی۔

ایک ڈنر پارٹی میں اس کی ملاقات ڈوری سے ہوئی تھی اور وہ اسے پسند آیا تھا۔ ان دونوں کے درمیان جو گفتگو ہوئی تھی اس میں یہ بات ظاہر ہو گئی تھی کہ جینی کے تعلقات اہم ہستیوں سے قائم تھے وہ امیر و کبیر دلعزیز تھی۔ وہ مختلف ممالک کے سفارت خانوں کی "ڈنر اور کاک ٹیل پارٹیوں میں مسلسل شریک ہوا کرتی تھی۔ یہ بات کہ اس کی ماں امریکی اور وہ خود امیر اور حسین تھی اسے ہر جگہ بلا روک ٹوک پہنچا دیتی تھی۔

چند دنوں بعد ڈوری نے اپنے ساتھ رات کے کھانے پر بلایا تھا۔

"میں تم سے کچھ کہنا چاہتا ہوں" ڈوری نے کہا تھا" اگر تم واقعی اتنی ہی بیزار ہو تو پھر میں تمھیں کچھ کام دے سکتا ہوں "

اور وہ کس قدر شوق سے اس کے لئے کام کرنے کو تیار ہو گئی تھی۔ اسے صرف یہ کرنا تھا کہ گھومتی رہے، پارٹیوں میں شریک ہوتی رہے، گپیں اور افواہیں سنتی رہے، " ہم سب جانتے ہیں، ہر قسم کے لوگوں سے تعلقات بڑھائی اور ہفتہ ہفتہ اپنی رپورٹ پیش کرتی رہے۔ ایک برس تک تو اسے اس کام

www.taemeernews.com

سے دلچسپی رہی اور اس کے بعد وہ پھر بیزار ہونے لگی۔ اسے جبنی چاہیئے تھی وہ کوئی ایسا کام کرنا چاہتی تھی جو خطرناک ہو لیکن ڈوری اسے ایسا کوئی کام دینے کے لیئے تیار نہ تھا۔ اس نے کہا تھا وہ جو کچھ کر رہی تھی وہی کار آمد اور مفید تھا

پھر ایک دن کسی نے اسے فون کیا۔ جس شخص نے اسے فون کیا تھا اس نے اپنا نام ڈیوپونٹ بتایا۔ اس شخص سے اس کی ملاقات پیرس جاتے ہوئے جہاز میں ہوئی تھی اور اس نے جینی سے نرم اور ٹوٹی پھوٹی فرانسیسی میں بات چیت کی تھی۔ یہ ڈیوپونٹ، مالک ڈیوپونٹ، حلقوں میں دھنسی ہوئی آنکھوں اور رخساروں کی ابھری ہوئی ہڈیوں والا آدمی تھا۔ حیرت ہے کہ یہ شخص جینی کی "سوانح عمری" سے واقف تھا۔ اس نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا تھا کہ وہ "بور" ہو رہی تھی اور پھر کہا تھا کہ جب تک وہ کوئی غیر معمولی کام نہ کرے گی ڈوری کوئی بڑا اہم کام اس کے سپرد نہ کرے گا۔ پھر اس نے پوچھا تھا کہ کیا وہ روسی اور روسیوں سے نفرت کرتی ہے۔

نہیں۔ اسے کسی ملک اور کسی قوم سے نفرت نہ تھی۔ اس نے روس کے متعلق اسی لئے معلومات حاصل کی تھیں کہ ڈوری کو ان کی ضرورت تھی۔ جی نہیں اگر روسی اسے، یعنی جینی کو، استعمال کر سکتے تھے تو ان کے لئے امریکہ کی معلومات فراہم کرنے میں اسے کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ اور کیوں ہونے لگا؟ اس کا ملک نہ امریکہ تھا اور نہ روس بلکہ فرانس تھا اب اگر روسی اسے بہتر کام دے سکتے تھے تو وہ ان کے لئے بھی کام کرے گی۔

چنانچہ وقت گذرتا گیا۔ سال پر سال گذرتے گئے۔ جینی زیادہ سے زیادہ تجربہ کار، ماہر اور پیشہ ور بنتی گئی۔ یہ مالک ڈیوپونٹ ہی تھا جس کی

www.taemeernews.com

اطلاع دہی پر جینی نے نائی لینڈ اور برنسن کا پول کھول دیا تھا۔ یہ کام بڑی ہوشیاری اور جسارت سے کیا گیا تھا، پہلے سے کیے گئے انتظام کے تحت کیا گیا اور ڈوڈری جینی کے اس کارنامے سے بے حد مرعوب ہوا تھا اسے یقین تھا کہ یہ جینی کا خلوص اور ہوشیاری تھی جس نے آخرکار دو غداروں کا پول کھول دیا تھا — اور یہ دو غدار وہ تھے جن کی ضرورت اب روس کو نہ تھی۔

اور یہاں سے جینی کی زندگی کا ایک نیا موڑ شروع ہوا اور یہیں سے اس کی ترقی کی ابتدا ہوئی۔ وہ ڈوڈری کی "اعلیٰ ایجنٹ" بن گئی اور اسی وقت سے روسی اس پر دباؤ ڈالنے لگے۔ اب وہ اس سے ادھر ادھر کی معلومات حاصل کرنے کے بجائے اس کے سپرد قتلوں کا کام کرنے لگے۔ ایک دفعہ جینی نے اس قسم کا کام کرنے سے انکار کر دیا۔

اور تب مالک ڈیوپونٹ نے گھور کر اس کی طرف دیکھا۔

"ڈارلنگ ڈیل! تمہاری جان ہماری مٹھی میں ہے" اس نے کہا تھا، "ڈرجانے کی ضرورت نہیں۔ نائی لینڈ اور برنسن کا واقعہ تازہ ہے۔ وہ بھی ڈبل ایجنٹ تھے چنانچہ اب یہ ایک دلچسپ شغل نہ رہا تھا حالانکہ یہ کام جینی نے ایک شغل کے طور پر اور اپنی بیزاری سے چھٹکارا حاصل کرنے کی غرض سے شروع کیا تھا لیکن اب یہی شغل ایک طویل اور خطرناک کھیل میں تبدیل ہو گیا تھا۔ وہ بری طرح سے پھنس گئی تھی اور فرار کی کوئی راہ نہ تھی۔

ٹیلیفون کی گھنٹی نے دفعتہً چیخ کر اس کے خیالات کا سلسلہ قطع کر دیا۔

گرلینڈ پلنگ کے اس کنارے پر سو رہا تھا جہاں ایک میز پر ٹیلیفون دھرا ہوا تھا۔ گرلینڈ کے بازو نے حرکت کی لیکن اس سے پہلے کہ وہ ہاتھ بڑھاتا

www.taemeernews.com

جینی نے اس کے سینے پر لیٹ کر ہاتھ بڑھایا اور فون اٹھا لیا۔

"یس ؟" وہ بولی۔

"نو بجے میرے یہاں آجاؤ" مالک کی آواز سنائی دی۔

"لیکن یہ تو بہت جلدی ہے" اس نے کہا" میں نہ آسکوں گی"

"ٹھیک نو بجے" مالک نے سختی سے کہا اور فون رکھ دیا

گرلینڈ بیدار ہو گیا اور اپنا ہاتھ جینی کی ننگی پیٹھ پر پھیرنے لگا۔ جینی اس کے سینے پر سے پھسل آئی اور پھر اٹھ کر بیٹھ گئی اور لحاف اٹھا کر اپنی برہنہ چھاتیوں پر دبا لیا۔

"لعنت ہے" وہ بولی" میں تو بھول ہی گئی تھی بالکل۔ میری سہیلی ہلڈا کا فون تھا۔ کل ہم نے سیر کو جانے کو طے کیا تھا۔ نو بجے مجھے اس سے ملنا ہے"

"جینی ڈیر! تمھاری یہ سہیلی گرجا میں گلا پھاڑ کر حمدیں تو نہیں گاتی ؟" گرلینڈ نے مسکرا کر اس کی طرف دیکھا۔

"کیا مطلب ؟"

"ٹیلیفون میں اس کی آواز مجھے ایسی سنائی دی جیسے مرد کی آواز ہو"

"ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ دراصل اس بچاری کو زکام ہو گیا ہے سخت"

"بچاری ہلڈا" گرلینڈ نے کہا اور دفعتہ جینی کو اپنی بانہوں میں سمیٹ لیا" صبح بخیر! ــــــ بے حد خوبصورت اور بے حد عمدہ چیز"

اور وہ اس کی آنکھیں چومنے لگا یہاں تک کہ جینی کانپ کر اس سے لپٹ گئی۔ گرلینڈ کے ہونٹ اس کی گردن پر یہاں وہاں پھسلنے لگے۔ دفعتہ جینی نے نفی میں سر ہلا کر گرلینڈ کو پیچھے ڈھکیل دیا۔

"اب بھی جی نہیں بھرا" وہ بولی" اب اس وقت نہیں ڈارلنگ۔ مجھے جانا

www.taemeernews.com

ہے۔ سچ۔ اب تمھیں اپنے کمرے میں جانا چاہئے۔ نہیں جون — ڈارلنگ — پلیز۔"

گرلینڈ کے ہونٹ اس کے ہونٹوں سے چپک گئے اور جینی کا بدن ایک دم سے ڈھیلا پڑ گیا جنسی خواہش اس کے بدن میں آگ کی طرح پھیلنے لگی تھی۔ جینی کی انگلیوں نے گرلینڈ کی گردن کے سخت پٹھوں کو اپنی گرفت میں لے لیا۔

اور کچھ دیر بعد وہ دونوں ایک ایسے عالم میں پہنچ گئے کہ انجام کار ان کے جسم سرد تھے۔

"بڑے ماہر ہو تم" جینی نے کہا "ایسا مزہ تو مجھے کبھی نہیں آیا ایک خزانہ ہو تم۔"

"شکریہ — سچ تو ہے کہ مجھے بھی ایسا مزہ کبھی نہیں آیا" گرلینڈ مسکرایا پھر اٹھ کر بیٹھ گیا اور اپنی گھڑی کی طرف دیکھ کر بولا "آٹھ بج رہے ہیں۔ اب مناسب ہوگا کہ میں اپنے کمرے میں چلا جاؤں۔"

وہ بستر میں سے نکل کر اس طرف چلا جہاں کرسی پر اس کا نائٹ گون پڑا ہوا تھا۔ جینی اس کی طرف دیکھتی رہی۔

"آج رات جون؟ آج رات پھر آؤ گے نا میرے پاس؟" اس نے پوچھا۔

"بے شک۔ میں کہہ نہیں سکتا کہ آج میں کتنا مصروف رہوں گا لیکن رات کو کسی وقت ضرور آجاؤں گا اور اگر ممکن ہوا تو ساحل پر تمھارے ساتھ دوپہر کا کھانا کھانے کا وقت بھی نکال لوں گا۔"

گرلینڈ کے چلے جانے کے بعد وہ بڑی بے دلی سے بستر میں سے نکل کر غسل خانے میں پہونچی اور پھر لباس تبدیل کر کے ہوٹل سے باہر آگئی۔

www.taemeernews.com

کالی کیڈلی لاک کار اس کا انتظار کر رہی تھی اور اس کا حبشی ڈرائیور جس نے سُرخ ترکی ٹوپی لگا رکھی تھی، منہ میں ہاتھی کی بھیجی دبائے اسے چبا رہا تھا وہ کار کے قریب پہونچی تو شوفر نے مسکرا کر اسے سلام کیا اور آگے بڑھ کر اس کے لئے کار کا دروازہ کھول دیا۔

وہاں سے بنگلے تک بیس منٹ کا راستہ تھا اور سارے راستے جینی بے چینی سے سوچتی رہی کہ اب مالک نے اسے کیوں بلوایا تھا۔ وہ بے چین اور گھبرائی ہوئی تھی۔ اور اگر اسے یہ معلوم ہوتا کہ جیک کارمن صبح ساڑھے آٹھ بجے ہی اس کے، جینی کے ہوٹل کے سامنے ایک کار لے کر پہنچ گیا تھا اور اس نے جینی کو کیڈلی لاک میں سوار ہوتے دیکھا تھا، تو وہ اور بھی زیادہ پریشان ہو جاتی کارمن چند ثانیوں تک شش و پنج میں رہا تھا کہ جینی کا تعاقب کیا جائے یا نہیں اور پھر اس نے فیصلہ کیا تھا کہ اس کا تعاقب کرنا کچھ زیادہ ہی خطرناک تھا۔ جینی بڑی ماہر، تیز نظر اور پیشہ ور ایجنٹ تھی چنانچہ فوراً سمجھ جاتی کہ اس کا تعاقب کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ کارمن نے کیڈلی لاک کا نمبر لینے پر اکتفا کی اور پھر اپنی کرائے کی ہمبا کار میں بیٹھ کر واپس ڈاکر کی طرف چلا گیا۔

بنگلے کے سامنے پہونچ کر کیڈلی لاک رک گئی اور جینی اس میں سے نکل کر بنگلے کی لابی میں پہونچ گئی۔

وہاں مالک اس کا انتظار کر رہا تھا۔ وہ جینی کو لے کر بنگلے کے مرکزی کمرے میں آگیا۔

"گرلینڈ گزشتہ رات کہاں تھا؟" مالک نے بیٹھتے ہوئے پوچھا "یہ اس نے تمھیں بتایا ہے کہ نہیں؟"

"اس نے مجھ سے کہا کہ اس کی شام کاروباری لوگوں کے ساتھ پیتے

www.taemeernews.com

اور باتیں کرتے گزری" جینی نے کہا۔

"اس کی شام ظہور بڈز انائٹ کلب میں ایک حبشن کے ساتھ گزری ہے اور یہ لڑکی ما دام نوشرلی دوست ہے" مالک نے کہا "اب بھی تمھیں کسی ثبوت کی ضرورت ہے کہ یہ شخص نہ صرف گرلینڈ ہے بلکہ رانڈ ذنیر کے لئے کام کر رہا ہے؟"

جینی کا بدن سرد ہو گیا۔ اس نے کوئی جواب نہ دیا۔

"ایک خوشخبری سنا رہا ہوں تمھیں" مالک نے کہا "ہم نے طے کیا تھا کہ تم گرلینڈ کے ساتھ سوؤ گی لیکن آج رات تمھارا اس کے ساتھ سونا ضروری نہیں اب مجھے تقریباً یقین ہو گیا ہے کہ ہم گرلینڈ کے بغیر بھی کیری کو تلاش کر لیں گے۔ ابھی چند منٹوں میں ہی مجھے معلوم ہو جائے گا۔"

جینی نے حیرت سے مالک کی طرف دیکھا۔

"کوئی خاص بات ہوئی ہے؟" اس نے پوچھا

"مجھے یقین ہے کہ یہاں کیری کا کسی سے رابطہ قائم ہے اور مجھے یہ بھی یقین ہے کہ گرلینڈ کیری کے اسی آدمی کو تلاش کرنے کی کوشش کر رہا ہے اور اب میں نے معلوم کر لیا ہے کہ کیری کا یہ آدمی کون ہے۔ اس کا نام انریکو فانطانہ ہے۔ کئی برسوں پہلے کیری اور انریکو میں گاڑھی چھنتی تھی۔ وہ......"

الیوان کمرے میں داخل ہوا تو مالک خاموش ہو گیا۔

"کیا خبر لائے؟" مالک نے پوچھا

"انریکو نے ایک سال ہوا فیکٹری چھوڑ دی ہے" الیوان نے کہا۔ جینی کی طرف دیکھا اور پھر دوسری طرف دیکھنے لگا۔ "اب وہ لیپے ری گوری میں رہتا ہے۔"

"یہ کہاں ہے؟"

"ڈاکر کی بندرگاہ سے تین کلومیٹر دور ایک جزیرہ ہے۔ انریکو کے دیہاتا کا

www.taemeernews.com

نام مون ریپوز ہے ۔"

"اس جزیرے تک پہونچنے کی کیا صورت ہے ؟"

"بندرگاہ سے جزیرے تک باقاعدہ فیری چلتی ہے ۔ جزیرے تک صرف پینتیس منٹ کا سفر ہے" ایوان نے کہا اور کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا ۔ اس کی نظریں جینی کی ٹانگوں پر پھسل رہی تھیں ۔

"آج صبح ہی ہم وہاں جائیں گے" مالک نے کہا

"ہم دونوں کا جانا ضروری نہیں ۔ ہم میں سے کوئی ایک جائے وہاں" ایوان نے کہا ۔

"کیوں ؟"

"ممکن ہے کہ اریک وہ آدمی نہ ہو جس کی ہمیں ضرورت ہے ۔ اور پھر یہ بھی مناسب نہیں کہ ہم دونوں ساتھ دیکھے جائیں ۔ میں جاؤں گا اور اپنے ساتھ چار آدمی لے جاؤں گا کیونکہ ہم جو کچھ معلوم کرنا چاہتے ہیں وہ اریک آسانی سے ظاہر نہیں کرے گا ۔ اسے مجبور کرنا پڑے گا"

"ٹھیک ہے ایوان ۔ تم ہی چلے جاؤ" مالک نے اپنی گھڑی کی طرف دیکھا "کشتی کتنے بجے جاتی ہے ؟"

"ساڑھے گیارہ کی کشتی میں جاؤں گا ۔ دس بجے کی کشتی پکڑنے کا تو وقت نہیں رہا" وہ اٹھا اور بڑی کوششوں کے بعد جینی پر سے نگاہیں ہٹانے میں کامیاب ہو گیا "میں سمجھتا ہوں اب قسمت یاوری کرنے لگی ہے ۔"

وہ چلا گیا تو مالک نے کہا :-

اگر اس شخص نے ہمیں بتا دیا کہ کیری کہاں روپوش ہے تو ہم گرلینڈ کو راستے سے ہٹا دیں گے ۔ تم گرلینڈ کو اپنے ساتھ سیر کرنے کی دعوت دو گی اور اسے یہاں لے آؤ گی

www.taemeernews.com

اگر وہ مجھ پوچھے تو اس سے کہہ دینا کہ تمہاری سہیلی یہیں رہتی ہے۔ اس کے بعد اسے راستے سے ہٹانا بے حد آسان ہوگا۔"

جینی کے دل کو سرد خوف نے اپنے شکنجے میں لے لیا۔

"میں ہر ممکن کوشش کروں گی" وہ بولی اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

مالک نے اس کی طرف دیکھا۔ اس کی حلقوں میں دھنسی ہوئی نیلی آنکھیں جینی کی روح کو چھید رہی تھیں۔ جینی ہمت کر کے اس کی طرف دیکھنے لگی۔

"اور کارمن؟" مالک نے پوچھا "گزشتہ رات جب تم نے مجھے فون کیا تھا تو تمہاری آواز سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ تم اس کی طرف سے مطمئن نہیں ہو"

"ہاں۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ میں غلطی پر ہوں" جینی نے ہیجانی انداز میں اپنا ہینڈ بیگ کھولا اور بند کر دیا۔ "وہ بہت سے بے تکے سوالات پوچھ رہا تھا۔ میں نے کہا نہیں تھا کہ یہ کارمن خطرناک آدمی ہے؟"

مالک کے نیلے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

"خطرناک میں بھی ہوں" وہ بولا "ایک وقت میں ایک کام۔ پہلے گرلینڈ کو راستے سے ہٹا دیا جائے پھر کارمن کی باری ہوگی۔ صحرا کے گدھ خوب ضیافت اڑائیں گے"

ادھر ہوٹل میں گرلینڈ نے خوب ڈٹ کر ناشتہ کیا اور پھر لوبی میں بیٹھ کر سگریٹ پھونکنے اور سوچنے لگا کہ یہ دن کس طرح گزارا جائے۔

پہلے تو اس نے جینی کے متعلق سوچا۔ بڑی غضب کی عورت تھی یہ جینی لیکن وہ اس عورت کی طرف سے متفکر تھا۔ جب وہ جینی کے کمرے سے جا رہا تھا تو اس نے گرلینڈ کی طرف جس نظر سے دیکھا تھا اس نے گرلینڈ کو بتا دیا تھا کہ یہ عورت اس کی محبت میں گرفتار ہو رہی تھی۔ یہ بات واقعی پریشان کن تھی

www.taemeernews.com

گرلینڈ دنیا کی کسی بھی عورت کو اپنے سر منڈھ دینا نہیں چاہتا تھا۔ اس کے نزدیک جنسی تعلقات ضروری تھے لیکن یہ معاملہ اس سے آگے بڑھانے کے لیے وہ کبھی تیار نہ تھا۔ کئی دفعہ ایسا بھی ہوا تھا کہ کئی عورتیں اس پر حاوی ہونے اور اس کے گلے پڑنے لگی تھیں لیکن زیادہ ترعورتوں نے بڑی خوشی سے اپنے آپ کو گھنٹے دو گھنٹے کے لیے اس کے حوالے کر دیا تھا اور گرلینڈ کی جسارت سے محض لطف اندوز ہونے پر ہی اکتفا کی تھی کیونکہ وہ سمجھ گئی تھیں کہ اسے گرفتار کرنا ناممکن تھا۔

بے چین ہو کر اس نے جینی کو اپنے دماغ سے جھٹک دیا اور رڈ نیر کے متعلق سوچنے لگا۔ اغلباً پہنچے اسے آج تیسرا دن تھا اور اب رڈنیر بے چین و بے تاب ہو رہا ہو گا۔ بڑا بے صبرا تھا یہ رڈنیر جو چاہتا تھا کہ ادھر کنواں کھد جائے اور ادھر فوراً ہی پانی نکل آئے۔ پیرس فون کرنا خطرے سے خالی نہ تھا چنانچہ کیوں نہ وہ تار کر دے۔ ڈاکر کے ڈاک خانے سے تار بھیجنا مناسب ہو گا کیونکہ پھر کسی کو معلوم نہ ہو گا کہ گرلینڈ انگور ہوٹل میں ہے۔

اور پھر وہ روزہ کا باپ تھا۔ گرلینڈ سوچنے لگا کہ خدا جانے اس شخص سے کوئی کام کی بات معلوم ہو گی بھی کہ نہیں۔ اسے اس میں شک تھا اور پھر یہ بات بھی تھی کہ روزہ کے باپ سے ملنے میں فائدے سے زیادہ خطرہ تھا لیکن دوسرا کون سا راستہ تھا؟ بے شک آدا تھی۔ وہ ممکن ہے پتہ چلا لے کہ یہ پراسرار انریکو کون ہے۔ چنانچہ مناسب ہو گا کہ وہ مہلت کا ثبوت نہ دیتے ہوئے ایک دن انتظار کرے۔ ہو سکتا ہے کہ آدا کوئی اہم خبر لانے میں کامیاب ہو جائے۔

وہ دس بجے تک وہیں بیٹھا رہا اور پھر وہ ساحل پر جانے کے متعلق سوچ ہی رہا تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ گرلینڈ نے حیرت سے سوچا کہ بھلا

www.taemeernews.com

کون ہو سکتا ہے۔ بہر حال اس لئے ریسیور اٹھالیا۔

"ہیلو؟"

"آپ کے لئے فون ہے صاحب" ہال پورٹر کی آواز سنائی دی "ایک منٹ صاحب" اس نے ہلکی سی آواز سنی اور جب سلسلہ جڑ گیا تو آدا کی آواز آئی۔

"مسٹر جون؟ یہ آپ ہی ہیں نا فون پر؟" اس کی آواز میں خوشی کی لرزش تھی۔

"ہاں ۔۔ اور تم آدا ہو؟"

اس نے آدا کو خوشی سے ہنستے سنا۔

"پہچان لی تم نے میری آواز؟" وہ بولی۔

"ہاں۔ ہزاروں آوازوں میں پہچان سکتا ہوں۔ خیر کہو۔ کیا بات ہے"

"میں نے کہا تھا کہ میں اس کا پتہ چلالوں گی اور میں نے اس کا پتہ لگالیا ہے۔ میں جانتی ہوں اب کہ وہ کہاں رہتا ہے"

"تمھارا مطلب ہمارے اس پرتگالی دوست سے ہے؟"

"اور کس سے ہو سکتا ہے۔ واہ" وہ اترا رہی تھی "گذشتہ رات میں نے اپنی سہیلیوں سے بات چیت کی تو میری ایک سہیلی نے بتایا کہ اس کا یار اس پرتگالی کو جانتا ہے۔ چنانچہ آج صبح میں اپنی بائیسکل لے کر اس کے پاس پہونچی، یعنی اپنی سہیلی کے اس یار کے پاس، اور اس نے مجھے بتادیا۔ میں نے اسے سو فرانک دئیے ہیں مسٹر جون"

"ٹھیک ہے۔ یہ سو فرانک تمھیں واپس مل جائیں گے۔ تو یہ کون ہے اور کہاں ہے؟"

"میں تمہیں لے جاؤں گی اس کے پاس" اور ٹیلیفون میں کھنکھناتی ہوئی ہنسی

www.taemeernews.com

پھٹ پڑی۔ پھر تمھیں مجھے وہ روپیہ دے دو گے جس کا تم نے وعدہ کیا ہے؟

"ٹھیک ہے۔ لیکن کب لے جاؤ گی تم مجھے؟"

"اس وقت آسکتے ہو؟"

"ہاں۔ لیکن کہاں؟"

"ریلوے اسٹیشن پر آجاؤ۔ یہ فون میں یہیں سے کر رہی ہوں۔ میں یہیں انتظار کروں گی تمھارا۔ اور مسٹر جون!

تم وہ روپیہ اپنے ساتھ لیتے آؤ گے نا جس کا وعدہ تم نے کیا ہے؟"

"لیتا آؤں گا۔ بس آدھے گھنٹے میں وہاں پہنچ رہا ہوں"

گرلینڈ نے فون رکھ دیا۔ ایک منٹ وہ کھڑا کچھ سوچتا رہا۔ پھر اس نے الماری کھول کر اپنا سوٹ کیس نکال لیا۔ اس کے اوپر کا پیندا کھول کر اس نے اس میں سے پوائنٹ تھرٹی فائیو کا نکال کر ایک طرف رکھا۔ دوسرے خانے میں سے ایک چھوٹا سا آواز روک نکال لیا۔ اس نے پستول چیک کیا۔ وہ بھرا ہوا تھا۔ گرلینڈ نے اپنے شانے سے خول باندھ کر اس پر پستول رکھ لیا اور جاکٹ پہن کر آئینے کے سامنے جا کھڑا ہوا۔ پستول کی وجہ سے کوٹ پر ذرا سا ابھار ضرور پیدا ہو گیا تھا لیکن وہ اتنا نمایاں نہ تھا کہ کسی کو اس پر شک ہوتا۔

پھر اس نے اپنا بٹوہ نکال کر دیکھا۔ اس میں روپیہ کافی سے زیادہ تھا۔ اور پھر وہ کمرے سے باہر آیا اور تیز تیز قدم اٹھاتا اسی طرف چلا جہاں لفٹ تھی

جیکر کارمن نے امریکی سفارت خانے کے سامنے کار روکی، باہر آیا، ادھر

www.taemeernews.com

ادھر دیکھا اور عمارت میں داخل ہوگیا۔ اس نے دربان سے کیپٹن امبلر کو پوچھا۔ یہ کیپٹن امبلر ڈاکر میں وہی تھا جو پیرس میں کیپٹن اڈ ہالورن تھا۔
پانچ منٹ بعد کارمن ایک بڑی سی میز کے اس طرف بیٹھا ہوا تھا۔
امبلر دبرے بدن کا نوجوان آدمی تھا جس کے صفاچٹ چہرے پر عجیب طرح کی ذہانت عیاں تھی۔ اس کی ماہر آنکھیں کارمن کے سلوٹوں پڑے سوٹ، دھول اور جوتوں اور نیم گندی ٹائی کو قدرے ناپسندیدگی سے دیکھ رہی تھیں۔
"جی ہاں۔ ہم جانتے ہیں آپ کے متعلق" اس نے کہا۔ "ڈوبری کی طرف سے ہمیں تار ملا ہے۔ فرمائیے کیا خدمت کر سکتے ہیں ہم آپ کی؟"
"میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ اس نمبر کی کار کا مالک کون ہے" کارمن نے کاغذ کا ایک ٹکڑا میز پہ رکھ دیا۔ "یہ کام آپ کر سکتے ہیں؟"
"کیوں نہیں"
اس نے ٹیلیفون اٹھایا اور پولیس ہیڈکوارٹر سے نمبر ملانے کو آپریٹر سے کہا۔ لائن مل گئی تو وہ چند ثانیوں تک فون پہ بات کرتا رہا اور پھر بولا:۔
"شکریہ۔ کیا؟۔ جی نہیں۔ یوں ہی چیک کر رہا تھا۔ کوئی خاص بات نہیں ہے۔"
امبلر نے ریسیور رکھ دیا اور کارمن سے کہا۔
"اس نمبر کی کار کرائے پر حاصل کی گئی ہے۔ اوئیس کار ایجنسی نے یہ کار کرائے پر دی ہے"
"آپ بتا سکتے ہیں کہ کس نے لی ہے یہ کار؟"
"یہ بھی معلوم کیا جا سکتا ہے۔ ایجنسی والے ہمیں جانتے ہیں"
اس نے پھر فون اٹھایا اور چند منٹ تک فون پہ بولنے اور دوسری طرف

www.taemeernews.com

کے جوابات سننے کے بعد ریسیور رکھ دیا۔

"ولہیلم جینسن نامی ایک ڈینش شخص نے یہ کار ایک مہینے کے لئے کرائے پر حاصل کی ہے۔ یہ شخص روفیق سے باہر ایک ولا میں مقیم ہے۔"

"جینسن ـــــ ڈینمارک کا باشندہ؟"

"جی ہاں۔ اس کا پاسپورٹ ڈینش ہی ہے۔"

"یہ آپ بتا سکتے ہیں کہ یہ ولا کہاں ہے؟"

ایملر اٹھ کر اس دیوار کے قریب پہنچا جس پر ٹڈاکر اور اس کے ارد گرد کے علاقے کا ایک کافی بڑا نقشہ لگا ہوا تھا۔

کارمن اس کے قریب جا کھڑا ہوا۔

"یہاں ہے" ایملر نے ایک جگہ انگلی رکھ دی" روفیق سے بیس کیلو میٹر دور، اس کچے راستے کے سرے پر،"

کارمن واپس آکر اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"اس عورت روزنہ کے متعلق کوئی بات معلوم ہوئی ہے؟" اس نے پوچھا

"نہیں۔ ہم اس کے متعلق جو کچھ معلوم کر سکے ہیں وہ صرف یہ ہے کہ وہ طور ٹڈا نائٹ کلب میں کام کرتی تھی۔"

"ہاں۔ یہ ڈوری نے مجھے بتایا تھا" کارمن نے کہا اور چند ثانیوں کے توقف کے بعد پوچھا "پچھلے چند دنوں میں کچھ روسی تو یہاں نہیں آئے؟"

ایملر نے تیز نظروں سے کارمن کی طرف دیکھا۔

"جہاں تک ہمیں معلوم ہے ان دنوں کوئی روسی یہاں نہیں پہنچا۔ کیوں؟"

"یونہی ـــ میرا مطلب ہے خیال آگیا تھا کہ ہو سکتا ہے روسی اس معاملے میں دلچسپی لے رہے ہوں۔ ممکن ہے میرا خیال غلط ہو۔ وہ جینی ٹڈولان ملنے

www.taemeernews.com

آئی تھی آپ سے ؟

"جی نہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ وہ انگورہ میں ہے لیکن اب تک تو وہ ہم سے ملنے نہیں آئی"

"بہر حال۔ شکریہ کیپٹن المبلر" کارمن اٹھ کھڑا ہوا "کبھی مجھے ڈوہری کو فون کرنا پڑے گا۔ آپ کا فون استعمال کر سکتا ہوں ؟"

"جب جی چاہے"

"شکریہ"

اور المبلر اسے دروازے تک پہونچانے گیا

گرلینڈ اسٹیشن پر پہونچا تو آدا اس کی منتظر تھی۔ وہ بڑی خوشدلی سے ہنس کر اور نخرے کر کے کار میں سوار ہوگئی اور گرلینڈ کو بتایا کہ انھیں کہاں جانا تھا۔ گرلینڈ نے کار اسٹارٹ کردی تو اس نے بتایا کہ اس کے بھائی کی موٹر بوٹ تھی اور یہ کہ وہ انھیں جزیرے تک لے جائے گا۔

"تم میرے بھائی کو سو فرانک دے دینا" آدا نے مسکراتی آنکھوں سے گرلینڈ کی طرف دیکھا۔ "وہ تمھاری واپسی کا انتظار کرے گا۔ میرے لئے روپیہ لائے ہو ؟"

"ہاں" گرلینڈ نے کہا۔

کار گھاٹ کے پھاٹک میں داخل ہوئی تو اس نے اس کی رفتار کم کردی۔

آدا نے ایک طرف اشارہ کیا۔

"کار وہاں چھوڑ دو"

وہ پارکنگ سائبان میں کار لے آیا، باہر نکل کر اس کا دروازہ مقفل کیا

www.taemeernews.com

اور پھر آدا کے ساتھ اس جگہ پہونچا جہاں بہت سی کشتیاں گھاٹ سے بندھی تھیں۔ آدا کا بھائی، جس نے اپنا نام عبدو بتایا، دیو ہیکل افریقی تھا اس کے کالے اور چمکدار بشرے سے بشاشت ٹپک رہی تھی۔ اس نے نیلے رنگ کا جبہ پہن رکھا تھا جو اس کے ٹخنوں تک آتا تھا۔ گرلینڈ نے دیکھا کہ اس کے پاؤں حیرت انگیز حد تک بڑے تھے۔

وہ گرلینڈ کو اس موٹر بوٹ میں لے آیا جو تیز رفتار معلوم ہوتی تھی۔ گرلینڈ بوٹ کے عقبی حصے میں بیٹھ گیا۔ ہنستی اور اتراتی ہوئی آدا اس کے پہلو میں بیٹھ گئی۔ عبدو نے بوٹ کا انجن چلا دیا۔ کشتیوں کی قطار سے نکلنے کے بعد بوٹ کی رفتار تیز ہو گئی۔

آدھے گھنٹے سے کچھ کم وقت میں ان کی بوٹ اس چھوٹے سے جزیرے تک پہونچ گئی۔ عبدو نے بوٹ کا رخ موڑ دیا۔ اور گھاٹ سے دور اور جزیرے کے دوسری طرف اسے کنارے پر لے آیا۔ جزیرے پر اترتے ہی گرلینڈ نے اپنی گھڑی میں وقت دیکھا پونے بارہ ہو رہے تھے دور سے ڈاکر سے آتی ہوئی فیری اسٹیمر دکھائی دے رہی تھی اگر اسے معلوم ہوتا کہ ایوی اسی اسٹیمر پر ہے تو گرلینڈ اتنا پرسکون اور مطمئن نہ ہوتا بلکہ وہ جو کام کرنے آیا تھا اسے جلد ہی نپٹا لیتا۔ لیکن دوپہر کا سورج آگ برسا رہا تھا اور گرمی سے اس کا دم بولا رہا تھا۔ چنانچہ وہ قدرے سستی محسوس کر رہا تھا۔

"میرا بھائی یہیں انتظار کرے گا" آدا نے کہا۔ میں تمہارے ساتھ چلتی ہوں۔ وہ مکان زیادہ دور نہیں ہے"

گرلینڈ اور آدا گودی میں سے نکل کر کچی سڑک پر آ گئے۔ آس پاس اور راستوں کے کناروں پر جو عمارتیں تھیں وہ پرانی اور بے رنگ تھیں اور راستے

www.taemeernews.com

تنگ اور گلیوں جیسے تھے۔ ننگ دھڑنگ سیاہ فام بچے دھول میں کھیل رہے تھے جب گرلینڈ اور آوا ان کے قریب سے گزرتے تو بچے ایک طرف کھڑے ہو جاتے اور پھٹی پھٹی آنکھوں سے ان کی طرف دیکھنے لگتے۔

پانچ منٹ تک تنگ اور تنور کی طرح تپتی ہوئی گلیوں میں چلتے رہنے کے بعد وہ دونوں دفعتہً ایک بار پھر سمندر کی طرف نکل آئے۔ وہاں پہونچ کر آوا رک گئی اور ایک مکان کی طرف اشارہ کر کے بولی:۔

"وہ ہے وہ مکان۔ وہ جس کی دیواریں بلند ہیں"

گرلینڈ کو اس مکان کی سرخ ٹائیلوں والی ڈھلوان چھت ہی دکھائی دے رہی تھی کیونکہ سفید اور بلند چہار دیواری نے مکان کو چھپا رکھا تھا۔

"میں یہیں ٹھہرتی ہوں" آوا نے کہا اور ایک پتھر پر بیٹھ گئی "میرا روپیہ تم وہاں سے واپس آکر دے سکتے ہو"

"ٹھیک ہے" گرلینڈ نے کہا اور تیز قدموں سے مکان کی طرف چل دیا۔

مضبوط اور وزنی چوبی کواڑ دیوار میں لگے ہوئے تھے جو بند تھے گرلینڈ نے اڑانا اٹھا کر کواڑ کھولنے کی کوشش کی تو معلوم ہوا کہ وہ مقفل تھے۔ وہ چند قدم پیچھے ہٹ گیا اور جیب سے رومال نکال کر اپنے چہرے اور گردن پر سے پسینہ پونچھنے لگا اس نے ادھر ادھر نظریں دوڑائیں تو اسے پھاٹک کے ایک طرف آہنی زنجیر دکھائی دی۔ اس نے آگے بڑھ کر یہ زنجیر کھینچی۔ اندر چھپے ہوئے باغ میں سے اسنے گھنٹی کے بجنے کی آواز سنی وہ انتظار کرنے لگا۔

طویل انتظار کے بعد پھاٹک کے پیچھے سے کچھ کھڑکھڑاہٹ کی آواز سنائی دی پھر ایک کواڑ میں کی چھوٹی سی کھڑکی کھل گئی اور ایک کالا چہرہ اس کی طرف جھانکنے لگا۔

www.taemeernews.com

"مجھے مسٹر فانشاز سے ملنا ہے" گرلینڈ نے کہا۔

کالے چہرے میں دھنسی ہوئی آنکھوں نے اسے غور سے دیکھا اور پھر اس شخص نے کہا:۔

"مسٹر فانشاز گھر پر نہیں ہیں"

"مجھے ان سے ایک بے حد ضروری کام ہے۔ وہ واپس کب آئیں گے؟"

"آج شام چھے بجے بعد کسی وقت آئیں گے"

"اچھا تو تم ان سے ذرا اتنا کہہ دینا کہ میں ساڑھے چھے بجے آؤں گا اور یہ کہ میں مسٹر ڈوری کا دوست ہوں۔ کہہ دوگے یاد رکھ کر؟"

اس سیاہ فام نے اثبات میں سر ہلایا اور کھڑکی بند کر دی۔

گرلینڈ وہاں پہونچا جہاں آدا بیٹھی ہوئی تھی۔ موخر الذکر نے سوالیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔

"تم اس سے ملے کیوں نہیں؟" آدا نے پوچھا "وہ یہیں رہتا ہے میں جانتی ہوں کہ وہ اسی مکان میں رہتا ہے"

"وہ گھر پر نہیں ہے۔ آج شام مجھے پھر یہاں آنا ہے"

"تو پھر تم مجھے میرا روپیہ دے رہے ہو؟"

گرلینڈ نے وہ تین ہزار فرانک آدا کو دے دیئے جن کا اس نے وعدہ کیا تھا۔

آدا نے رقم اپنے بیگ میں رکھی تو وہ بڑی خوش تھی اور مسکرا رہی تھی

"جزیرے کی سیر کرنا پسند کروگے؟" وہ بولی "بے حد دلچسپ جگہ ہے ایک عجائب گھر ہے یہاں اور غلاموں کے رکھنے کا ایک باڑا ہے۔ یقیں پسند آئے گا یہ جزیرہ"

www.taemeernews.com

"اس وقت تو نہیں" گرلینڈ نے کہا۔ "یہاں ایسی کوئی اچھی جگہ ہے جہاں میں دوپہر کا کھانا کھا سکوں؟"

"ایک اعلیٰ درجہ کا ہوٹل ہے" وہ اٹھ کھڑی ہوئی "میں تمہیں وہاں لے چلتی ہوں۔ میرے بھائی کی فکر نہ کرو۔ وہ سارا دن تمہارا انتظار کر سکتا ہے"

گرلینڈ نے سوچا کہ اب چونکہ وہ یہاں آ ہی گیا ہے اس لئے مناسب ہوگا کہ جزیرے کی سیر کر لے اور راستے اور ضروری مقامات دیکھ لے۔ ممکن ہے یہ آگے کام آ جائیں۔ وہ آدا کے پیچھے ایک تنگ گلی میں چل پڑا۔ کوئی خاص وجہ نہ تھی اس کے باوجود اس کا جی چاہا کہ وہ پیچھے دیکھ لے۔ یہ خواہش اتنی شدید تھی کہ وہ مجبور ہو گیا۔ وہ چلتے چلتے رک کر گھوم گیا۔ اور اسے ایوان کی ایک جھلک نظر آ گئی جو گلی کے سامنے والے سرے کے سامنے سے گزر کر آہستہ آہستہ فانٹاز کے مکان کی طرف جا رہا تھا۔

"آدا! تم یہیں ٹھیرو۔ میں ابھی آیا" گرلینڈ نے کہا۔

وہ آدا کو وہیں چھوڑ کر تقریباً بھاگتا ہوا گلی کے نکڑ تک پہونچا۔ وہاں پہونچ کر وہ رکا اور بڑی احتیاط سے گردن بڑھا کر دوسری طرف دیکھا۔

ایوان فانٹاز کے مکان کے پھاٹک کے سامنے کھڑا ہوا تھا۔ اس کا لال بھبھوکا چہرہ پسینے سے تر تھا۔ گرلینڈ نے اسے گھنٹی کی زنجیر کھینچتے دیکھا۔

ایوان جب تیز دھوپ میں منتظر کھڑا تھا تو گرلینڈ اس کا جائزہ لے رہا تھا۔ روسی بھی کیری کو تلاش کر رہے تھے۔ اس نے ایوان کو اسی سیاہ فام دربان سے بات کرتے اور پھر پھاٹک کی کھڑکی بند ہو جانے پیچھے ہٹ جاتے دیکھا۔ ایوان پلٹ کر اسی طرف آنے لگا جہاں گرلینڈ چھپا ہوا تھا تو اس نے دیکھا کہ روسی کے بشرے سے شدید غصے کے آثار عیاں تھے

www.taemeernews.com

گرلینڈ نے ادھر ادھر دیکھا۔ قریب ہی ایک دروازہ تھا جو کھلا تھا۔ دروازے کے دوسری طرف ایک صحن تھا جس میں کوڑا کرکٹ کے انبار تھے۔ گرلینڈ جلدی سے اس صحن میں پہونچ کر دروازے کے پیچھے چھپ گیا۔ کواڑ کی ایک دراڑ میں سے اسے گلی کا کچھ نچلا حصہ نظر آرہا تھا۔

ایوان اس حصے میں نمودار ہوا، رکا اور اپنے چہرے پر سے پسینہ پوچھنے لگا۔ پھر اس نے سامنے کی طرف اور پھر دائیں بائیں دیکھا۔ ایک پست قامت اور دبلا پتلا عرب کہیں سے نکل کر ایوان کے قریب آکھڑا ہوا۔ اس شخص نے میلی عبا پہن رکھی تھی اور اس سے بھی زیادہ میلا عمامہ سر پر باندھ رکھا تھا۔

ایوان نے کہا "وہ گھر پر نہیں اور شام سے پہلے واپس آئے گا بھی نہیں۔ مکان کو گھیرے میں لے لو اور اس کی واپسی کا انتظار کرو۔ کوئی تمھیں دیکھنے نہ پائے۔ میں ہوٹل میں جا رہا ہوں۔ جب وہ آجائے تو اپنا ایک آدمی مجھے بلانے کے لئے ہوٹل میں بھیج دینا سمجھ گئے"؟

عرب نے سر ہلا دیا۔

"ہوٹل تک جانے کا قریبی راستہ کون سا ہے"

عرب نے گلی کے اس سرے کی طرف اشارہ کیا جہاں آدا منتظر کھڑی تھی ایوان کی آواز گرلینڈ تک صاف پہنچ رہی تھی چنانچہ جب وہ دروازے کے سامنے سے گزرنے لگا تو گرلینڈ چھپکلی کی طرح دیوار سے چپک گیا۔ وہ چند منٹوں تک جہاں تھا وہیں کھڑا رہا پھر بڑی احتیاط سے گلی میں آگیا۔ ایوان کا کہیں پتہ نہ تھا۔ آدا افریقیوں کے مخصوص انداز میں اکڑوں بیٹھی ہوئی تھی۔ گرلینڈ کو دیکھتے ہی وہ اٹھ کر کھڑی ہوگئی۔

گرلینڈ نے اس کے قریب پہنچ کر کہا کہ وہ اسے ہوٹل میں لے جائے۔

www.taemeernews.com

دس منٹ تک چلتے رہنے کے بعد انھیں وہ ہوٹل دکھائی دی جو سمندر کے رُخ تھا۔

گرلینڈ نے کہا "آوا ! اب تم اپنے بھائی کے ساتھ واپس ڈاکر جا سکتی ہو۔"

اور اس نے اس کے بھائی کے لئے بھی روپیہ آوا کو دے دیا۔

"اگر تم چاہو تو میرا بھائی تمھارا انتظار کرے گا" وہ بولی۔

"نہیں اس سے کہو کہ وہ جائے۔ اور دیکھو آوا۔ تم کسی سے میرا ذکر نہ کرنا۔"

آوا نے سر ہلایا اور لمبے لمبے قدم اٹھاتی گودی کی طرف چل دی۔

گرلینڈ ہوٹل کی طرف بڑھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ وہ روسی کے سامنے اپنے آپ کو ظاہر کر کے کہیں خطرہ تو مول نہیں لے رہا؟ لیکن پھر اس نے فیصلہ کیا کہ نہیں ایسی کوئی بات نہ تھی۔ ساحل پر کئی ایک سفید فام دھوپ سینک رہے تھے اور کئی امریکی ہوٹل کے باہر میزوں پر بیٹھے ہوئے تھے اور روسیوں کے نزدیک وہ خود ایک امریکی سیاح ہوگا۔

وہ ایک خالی میز تلاش کر کے بیٹھ گیا۔ ایوان کہیں نظر نہ آرہا تھا۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا تو قریب ہی ایک کھڑکی تھی جو بار میں کھلتی تھی اور گرلینڈ اپنی جگہ پر بیٹھے ہی بیٹھے بار میں دیکھ سکتا تھا۔ اور وہاں بار میں اسے ایوان نظر آگیا۔ وہ کاؤنٹر کے سامنے بیٹھا ہوا اور خود اس کے سامنے شراب کی بوتل اور جام دھرا ہوا تھا۔ جام نصف کے قریب بھرا ہوا تھا۔

ایک ویٹر گرلینڈ کے سامنے کھڑا ہوا۔ اس نے بیر کا آرڈر دیا۔

جب وہ بیر لے کر واپس گیا تو گرلینڈ نے پوچھا کہ کھانا کب تیار ہوگا۔

"کھانا تیار ہے صاحب! طعام خانہ اوپر ہے" ویٹر نے اوپر کی طرف اشارہ کیا۔

www.taemeernews.com

"ٹھیک ہے۔ میں ایک ہی منٹ بعد اوپر جاؤں گا"
گرلینڈ گھوم کر ایوان کی طرف دیکھنے اور شراب کی چسکیاں لینے لگا۔
اس نے دیکھا کہ ایوان نے اشارے سے بارمین کو قریب بلایا اور پھر ان دونوں میں کچھ باتیں ہوئیں۔ اس کے بعد ایوان پھر بوتل اور جام کی طرف متوجہ ہوگیا
اپنا مشروب ختم کرنے کے بعد گرلینڈ اوپر ریسٹوران پہونچا جو انگریزی کے حروف ایل (L) کی شکل میں بنا ہوا تھا۔ ریسٹوران میں چند امریکی سیاح تھے اور ویٹر نے گرلینڈ کو اس میز پر بٹھا دیا جہاں سے ریسٹوران کے دونوں بازو دیکھ سکتا تھا۔

اس نے پورے کھانے اور شراب کا آرڈر دیا۔ جب وہ کھانا کھا رہا تھا تو ایوان ریسٹوران میں داخل ہوا۔ وہ دروازے کے قریب والی میز پر بیٹھ گیا اور وہاں سے ریسٹوران میں نظریں دوڑانے لگا متجسس نظریں جو فوراً ہی ہر تفصیل کو ذہن نشین کر لیتی ہیں۔ ایوان کی نظریں اس کی طرف آئیں تو گرلینڈ دوسری طرف دیکھنے لگا۔ دوسری دفعہ گرلینڈ نے ایوان کی طرف دیکھا تو وہ مینو دیکھ رہا تھا۔
گرلینڈ ابھی کھانے میں مشغول ہی تھا کہ اچانک اسی وقت دو آدمی ریسٹوران میں داخل ہوئے ان میں سے ایک دبلا اور گنجا تھا اور اس کے ہاتھ میں بریف کیس تھا۔ جب ویٹر اسے اس کی مخصوص شدہ میز کی طرف لے جا رہا تھا تو اس آنے والے نے دھوپ کی عینک اتار لی تھی۔
لیکن یہ دوسرا شخص جس نے گرلینڈ کو اپنی طرف متوجہ کر لیا۔ یہ شخص طویل القامت اور موٹا تھا اس کا چہرہ گول اور چربی سے پُر تھا اس کے کالی مونچھیں تھیں اور اس نے کالے شیشوں کی عینک لگا رکھی تھی۔ یہ شخص حیرت انگیز حد تک سابق

www.taemeernews.com

شاہ فاروق سے مشابہ تھا۔ اس کے ایک ہاتھ کی چھنگلیا پر ایک بڑی سی انگوٹھی چمک رہی تھی۔

گرلینڈ کو یقین ہو گیا کہ یہ موٹا شخص، جو اس کی طرف آ رہا تھا، انریکو فانٹاز ہی تھا۔

آٹھواں باب

فیری اسٹیمر جزیرے کے گھاٹ سے آلگی تو بہت سے افریقی جنہوں نے چیتھڑے ہوئے لباس پہن رکھے تھے اور جو قہقہے لگا رہے تھے، اس میں سوار ہونے لگے۔

گرلینڈ ریسٹورنٹ کی کھڑکی میں سے ان کی طرف بڑی دلچسپی سے دیکھ رہا تھا۔ وہ دوپہر کا کھانا ختم کر چکا تھا اور اب کافی سٹر پ رہا تھا۔ روسی جا چکا تھا۔ گرلینڈ نے اسے ویٹر سے پوچھتے سنا تھا کہ کمرہ نمبر بارہ کہاں ہے اور گرلینڈ نے سوچا تھا کہ وہ اپنا دوپہر کا کھانا کھانے کے بعد شاید سونا یا قیلولہ کرنا چاہتا ہے۔

وہ تھوڑی تھوڑی دیر بعد انریکو فانٹاز کی میز کی طرف دیکھ لیتا تھا۔ اس موٹے پرتگالی نے دوپہر کا زبردست کھانا ڈھکوس لیا تھا اور اب اپنے ساتھی سے نیچی آواز میں باتیں کر رہا تھا۔ دونوں آدمی سگار پھونک رہے تھے اور ان کی میز پر کافی اور برانڈی دھری ہوئی تھی۔

"اسٹیمر گھاٹ سے لگ گئی ہے" انریکو نے اپنی آواز ذرا بلند کر کے اور

www.taemeernews.com

سمندر کی طرف اپنی موٹی انگلی سے اشارہ کر کے کہا" ہمارے پاس کافی وقت ہے۔ اسٹیمر دو بجے سے پہلے روانہ نہ ہو گی۔"

دوسرے آدمی نے کہا" آپ یقین سے کہتے ہیں مسٹر فاشاز کہ آپ اتنا وقت نکال لیں گے؟ سچ تو یہ ہے کہ آپ کا وہاں تک جانا کچھ اتنا ضروری نہیں۔"

انریکو نے اپنا موٹا بازو ہلایا۔

"بے شک میں آرہا ہوں۔ آج سہ پہر کو یہاں مجھے کوئی کام نہیں ہے۔"

گرلنیڈ نے، جو ان دونوں کی یہ باتیں سن رہا تھا، اپنی کافی ختم کی اور ویٹر کو بل لانے کا اشارہ کیا۔ اس نے بل ادا کیا اور پھر ریسٹوران سے باہر آکر ناقابل برداشت دھوپ اور گرمی میں اسٹیمر کی طرف چل پڑا۔

اب چونکہ اس نے انریکو کو پالیا تھا اس لئے اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اسے اپنی نظروں سے دور نہ ہونے دے گا۔ اس نے فیصلہ کیا کہ وہ اس وقت تک اس کے پیچھے لگا رہے گا جب تک کہ انریکو کا ساتھی رخصت نہیں ہو جاتا اور پھر وہ خود اس کی طرف، انریکو کی طرف بڑھے گا۔

وہ ٹکٹ لے کر اسٹیمر میں سوار ہو گیا۔ اس نے اپنے لئے وہ نشست پسند کی جہاں سے وہ، جب اسٹیمر ڈاک پہونچ جائے، فوراً ہی اتر کر بندرگاہ پر پہنچ سکتا تھا۔

اسٹیمر کی روانگی سے صرف پانچ منٹ پہلے انریکو اور اس کا ساتھی رتیلے ساحل پر آتے دکھائی دیئے۔ وہ اب بھی باتیں کر رہے تھے۔ انریکو بار بار اپنا موٹا بازو ہلا رہا تھا اور اس کی چھنگلیا پر چڑھی ہوئی سونے کی انگوٹھی دھوپ میں چمک چمک جاتی تھی۔

وہ دونوں اسٹیمر پر آئے، گرلنیڈ کے قریب سے اور ایک سایہ دار سیٹ

www.taemeernews.com

پر بیٹھ گئے۔

وہاں سے ڈاکرنک کے آدھے گھنٹے کے سفر نے گرلینڈ کو غور کرنے کا خاصا اچھا موقع مہیا کر دیا۔ جو خاص بات اسے پریشان کر رہی تھی وہ یہ تھی کہ اس کے پاس انریکو کو بتانے کے لئے کوئی ایسا ثبوت نہ تھا جس سے وہ ثابت کر سکتا کہ وہ ڈوری کا فرستادہ تھا۔ کیری کا پتہ بتانے کے لئے انریکو کو مجبور کرنا آسان نہ تھا۔ ہاں ـــ وہ انریکو کو ردینیوں کی طرف سے خبردار کر سکتا تھا اور یہ ہو سکتا تھا کہ اس کی یہ اطلاع انریکو کا اعتبار حاصل کر لے۔

اسٹیمر بندرگاہ کے پلیٹ فارم سے لگی۔ تو اس وقت گرلینڈ کھڑا ہو چکا تھا اور اسٹیمر سے اترنے والوں میں وہ سب سے پہلا مسافر تھا۔ اس کے پیچھے زور زور سے باتیں کرتے اور قہقہے لگاتے ہوئے اذلیقیوں کا گروہ تھا۔

وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا وہاں پہنچا جہاں اس نے اپنی کار پارک کی تھی۔ وہ جلدی سے دروازہ کھول کر اسٹیئرنگ وھیل کے پیچھے بیٹھ گیا۔ کار تنور کی طرح تپ رہی تھی۔ گرلینڈ نے گرمی کو ایک گالی دی۔ کھڑکیوں کے شیشے اتار کر اس نے انجن اسٹارٹ کیا اور منتظر بیٹھا رہا۔

انریکو اور اس کا ساتھی، جو اب تک بحث کر رہے تھے، ایک کالی بیوک کی طرف چلے۔ بیوک کے اذلیقی شوفر نے کار کا دروازہ کھولا اور وہ دونوں اندر بیٹھ گئے۔

کار آگے بڑھی۔ گرلینڈ نے اپنی کار اس کے پیچھے ڈال دی۔ پانچ منٹ بعد آگے جاتی ہوئی بیوک ٹرافک کی قطار میں سے الگ ہو کر رک گئی۔

گرلینڈ اپنی کار آگے بڑھائے گیا اور اس نے کار کے آئینے میں دیکھا کہ انریکو اور اس کا ساتھی بیوک سے نکل کر قریب کے بنک کی عمارت میں داخل ہوئے۔

www.taemeernews.com

پارکنگ کی جگہ میں سے ایک کار نکل کر چلی گئی تو گرلینڈ نے اس جگہ اپنی کار پارک کر دی۔ جہاں وہ تھا وہاں سے وہ بنک کا دروازہ بخوبی دیکھ سکتا تھا۔ حالانکہ اس کی کار دھوپ میں تھی اور سورج اسے بری طرح تپا رہا تھا تاہم گرلینڈ صبر کر کے بیٹھا رہا۔

ازیکو اور اس کے ساتھی کو لانے والی بیوک چلی گئی۔ دس منٹ کے بعد گرلینڈ کی کار اتنی زیادہ تپ گئی کہ اب اس میں بیٹھنا ممکن نہ رہا۔ چنانچہ وہ کار سے باہر آیا اور بنک کے چھجے کے سائے میں کھڑا ہو گیا۔ اس نے ایک اخبار خرید لیا اور ایک ستون سے ٹیک لگا کر اخبار دیکھنے لگا۔ اس کا آدھا گھنٹہ باری باری سے اخبار اور بنک کے دروازے کی طرف دیکھتے گزرا۔ وہ اس عمل میں اتنا مصروف تھا کہ جینی کو اپنی طرف آتے نہ دیکھا۔ جینی کی آواز نے اسے چونکا دیا۔

"ارے — ہیلو" وہ بولی" یہاں کیا کر رہے ہو؟"

گرلینڈ گڑ بڑا گیا۔

"ہیں! تم یہاں کیا کر رہی ہو؟" اس نے پوچھا اور مسکرا کر اخبار لپیٹ لیا۔

ایک بار پھر اس نے بنک کے دروازے کی طرف دیکھا اور سوچا کہ ازیکو جانے نہ پائے۔

"میں تو ہوٹل کے بس میں آئی ہوں۔ خرید و فروخت کر رہی ہوں مجھے بس کا انتظار ہے؟" جینی نے کہا۔

گرلینڈ نے قدرے ہچکچاہٹ کے بعد کہا:۔

"ہاں" اس نے بنک کی طرف اشارہ کیا" میرا ایک بزنس مین اندر گیا ہوا ہے۔

www.taemeernews.com

اور میں یہاں اس کا انتظار کر رہا ہوں۔"

جینی نے ناک اچکا کر اپنی مایوسی کا اظہار کیا اور بولی :۔
"میں تو یہ آس لگائے ہوئے تھی کہ ہم تمھاری کار میں ذرا سیر کو جائیں گے"

"مجھے افسوس ہے جینی۔ اس آدمی سے میرا ملنا بے حد ضروری ہے" گرلینڈ مسکرایا۔" تم جانو بزنس کا معاملہ ہے۔"

جینی دوسری طرف دیکھنے لگی۔ اس کی آنکھوں سے آنسو ٹپک رہا تھا یہ شخص، جو بنک میں گیا تھا، کیا کوئی ایسا شخص تھا جو جانتا ہو کہ کیری کہاں ہے؟ اس نے سوچا۔

"کوئی بات نہیں" وہ گرلینڈ کی طرف دیکھ کر مسکرائی۔" دیکھو میں کیا لائی ہوں" اس نے اپنا ہینڈ بیگ کھول کر اس میں ہاتھ کا بنا ہوا ایک چھوٹا سا بت نکالا۔" جس شخص سے میں نے یہ خریدا ہے وہ کہہ رہا تھا کہ ......"

گرلینڈ نے انریکو کو بنک سے باہر آتے دیکھا۔ وہ اکیلا تھا۔

"جینی! معاف کرنا" اس نے جلدی سے کہا۔" وہ ہے میرا آدمی تم سے ہوٹل میں ملاقات ہو گی"

جینی انریکو کی طرف دیکھ رہی تھی جو آگے بڑھ گیا تھا۔

"ٹھیک ہے" وہ بولی۔" میں تمھیں روکنا نہیں چاہتی۔ چنانچہ آج رات تک خدا حافظ"

گرلینڈ نے جینی سے مصافحہ کیا اور انریکو کے پیچھے چل دیا۔ جینی اسے جاتے دیکھتی رہی۔ انریکو سے چند میٹر دور اور اس کے پیچھے پہونچ کر گرلینڈ نے اپنی رفتار کم کر دی اور پھر وہ دونوں آگے پیچھے چلتے ہوئے ایک موڑ مڑ کر روکاندو کارنوٹا کی طرف چلے گئے۔

www.taemeernews.com

جینی چند ثانیوں تک کشمکش و پیچ کے عالم میں کھڑی رہی اور پھر گرلینیڈ کے تعاقب میں چل دی۔ ایک گرم اور خشک ہاتھ نے دفعتہً اسکی کلائی پکڑ کر اسے روک لیا۔ وہ چونک کر پلٹی تو اس کے قریب مالک کھڑا ہوا تھا۔

"اس سے میں نپٹ لوں گا" مالک نے کرخت لہجے میں کہا اور جینی کو وہیں چھوڑ کر گرلینیڈ کے پیچھے روانہ ہو گیا۔

اور تب پہلی دفعہ جینی کو احساس ہوا کہ وہ گرلینیڈ سے کس قدر محبت کرتی تھی۔ اس صبح جب گرلینیڈ اس کے پاس سے گیا تھا تب سے لے کر اب تک وہ اسی کے متعلق سوچ رہی تھی۔ پہلے کبھی وہ کسی کی محبت میں گرفتار نہ ہوئی تھی۔ پہلے وہ ایک یا دوسرے مرد پر عارضی طور پر فریفتہ ضرور ہوئی تھی۔ لیکن اپنی پیاس بجھانے کے بعد وہ اسے فوراً بھول گئی تھی۔ گرلینیڈ پہلا مرد تھا جس کے متعلق وہ جب بھی سوچتی اس کی رگوں میں خون سنسنانے اور دل میں کچھ کچھ ہونے لگتا۔ ایسا جذبہ اس نے پہلے کبھی محسوس نہ کیا تھا۔

گرلینیڈ کو گنوا دینے کا خیال ہی اس کے لئے سوہانِ روح تھا اور اسے احساس ہوا کہ وہ کیری کو شکار کرنے کی اس مہم میں اب اور زیادہ آگے نہ بڑھ سکتی تھی۔ نتیجہ کچھ بھی ہو ـــ اس نے اپنے آپ سے کہا۔ اب اسے گرلینیڈ کا ساتھ دینا تھا۔ اسے گرلینیڈ کو خبردار کر دینا چاہئے کہ مالک نے اسے پہچان لیا ہے۔ اگر گرلینیڈ اسے، جینی کو، اپنانے کے لئے تیار ہو تو اسے مالک کا ساتھ چھوڑ کر گرلینیڈ کا ساتھ دینا چاہئے ہر چند کہ اس طرح خود اس کی، جینی کی زندگی کو خطرہ لاحق ہو جائے گا۔

www.taemeernews.com

ایک آخری فیصلہ کرنے کے بعد وہ تیز تیز قدم اٹھاتی مالک کے پیچھے چل دی۔

سڈ کار فوٹ میں چند گز آگے بڑھنے کے بعد اسے دور پر اور اپنے سامنے مالک کا بھورے بالوں والا سر نظر آ گیا۔ اس نے اپنی رفتار تیز کر دی اور سڑ گشت کرتے ہوئے افریقیوں کے درمیان سے یوں بگولے کی طرح نکلی چلی گئی کہ وہ رک کر حیرت سے اس کی طرف دیکھنے لگے۔

گرلینڈ انریکو کے پیچھے تھا اور موخر الذکر عجلت میں معلوم نہ ہوتا تھا۔ فٹ پاتھ کے کنارے پر پہونچ کر انریکو رک گیا اور ٹریفک کی لمبی قطاریں کہیں شگاف پڑنے کا انتظار کرنے لگا۔ اس کے پیچھے گرلینڈ بھی منتظر کھڑا رہا انریکو نے اپنی گھڑی کی طرف دیکھا اور پھر سڑک عبور کر کے ایک کیفے میں داخل ہو گیا۔ بارمین کی طرف سر ہلا کر وہ کیفے کے بڑے کمرے میں ایک کونے کی میز پر جا بیٹھا۔

گرلینڈ سڑک عبور کر کے کیفے کے دروازے پر رک گیا۔ اس نے انریکو کو افریقی ویٹر سے کچھ کہتے دیکھا اور جب ویٹر چلا گیا تو انریکو نے جیب میں سے سگار کیس نکال کر اس میں سے ایک سگار منتخب کیا اور اپنے ہونٹوں میں دبا لیا۔

سڑک کے دوسرے کنارے پر مالک ایک دکان کے شوکیس کے سامنے کھڑا ہوا تھا۔ وہ کبھی شوکیس میں رکھی ہوئی چیزوں کی طرف اور کبھی گرلینڈ کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اس سے چند فٹ پیچھے ایک دکان کے دروازے میں کھڑی ہوئی جینی مالک پر نظر رکھے ہوئے تھی۔

جب ویٹر انریکو کے لئے بیئر لے آیا تو گرلینڈ کیفے میں داخل ہوا۔ وہ اس

www.taemeernews.com

وقت تک منتظر رہا جب تک ویٹر انریکو کی میز پر بیئر رکھ کر چلا نہ گیا۔ پھر وہ آگے بڑھا اور ایک کرسی انریکو کے قریب گھسیٹ کر بیٹھ گیا اور آہستہ سے بولا۔

"آج صبح میں آپ کے گھر گیا تھا۔ میں کچھ کہنا چاہتا ہوں آپ سے"

انریکو نے اپنے سگار کا ایک لمبا کش لے کر نتھنوں سے دھوئیں کا بادل فضا میں بکھیر دیا۔ آہستہ آہستہ اس نے اپنا سر گھمایا۔ اس کی دھوپ کی عینک کے کالے شیشوں کے پیچھے سے اس کی آنکھیں گرلینڈ کا جائزہ لے رہی تھیں اس کا موٹا چہرہ ہر قسم کے جذبات سے عاری تھا۔

"فرمایئے" انریکو کی آواز بیٹھی ہوئی اور زنانہ سی تھی۔

"جون ڈوری نے مجھے آپ سے ملنے بھیجا ہے"۔

"جون ڈوری؟" انریکو نہ چونکا اور نہ ہی اس نے حیرت کا اظہار کیا" ایک غیر مانوس نام۔ مسٹر ــــ مسٹر ــــ؟

"مجھے مارک گرلینڈ کہتے ہیں"

انریکو نے بیئر کا جام اٹھایا اور شراب کی سطح پر تیرتے ہوئے بلبلوں کی طرف دیکھنے لگا۔

"یہ دوسرا غیر مانوس نام ہے" انریکو نے سر ہلا کر کہا"آپ مجھ سے کس سلسلے میں ملنا چاہتے ہیں؟"

گرلینڈ نے کیفے میں نگاہیں دوڑائیں۔ کیفے نصف سے زیادہ خالی تھا اور وہاں کوئی ایسا شخص نظر نہ آتا تھا جو ان کی باتیں سن سکتا ہو۔ اپنی آواز دبا کر اس نے کہا:ــــ

"رابرٹ ہنری کیری"

انریکو نے اپنی بھوئیں اچکائیں۔

www.taemeernews.com

"ہاں۔ یہ جانا پہچانا نام ہے۔ بے حد عجیب پچیس سال کا عرصہ ہوا، جب میں جوان تھا، میری اور رابرٹیری کی دوستی تھی"

"اس کا یہ مطلب ہے کہ اب وہ آپ کا دوست نہیں ہے؟"

"پچیس سال کا عرصہ، مسٹر گرلینڈ، خاصا طویل عرصہ ہوتا ہے۔ کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ہم اپنے دوستوں سے آگے بڑھ جاتے ہیں" اس نے اپنے پہاڑ کے سے شانے اچکائے" تاہم اب کیری سے ملنا بے حد دلچسپ واقعہ ہوگا۔ مجھے یاد ہے کہ وہ ایک عمدہ انسان تھا"

گرلینڈ نے ایک سگریٹ سلگائی۔

"روزہ نے مجھے بتایا ہے کہ پچھلے دو ہفتوں میں آپ نے کیری سے ملاقات کی ہے"

"روزہ! ــــــ ایک اور جانا پہچانا نام" انریکو نے کہا اور بیر کی چسکی لی" آپ ملے تھے اس سے؟"

"مجھ سے ڈوری نے روزہ سے ملنے کو کہا تھا۔ اس نے مجھے جو اطلاع دی تھی اس کے عوض میں نے اسے سات ہزار ڈالر دیئے تھے۔ اسے مزید تین ہزار ڈالر بھی مل جاتے لیکن بدقسمتی سے وہ انھیں حاصل نہ کر سکی"

چند ثانیوں تک خاموشی کا وقفہ رہا۔ پھر انریکو نے کہا۔

"بے حد دلچسپ۔ اب یہ بھی بتا دیجئے مسٹر گرلینڈ کہ وہ یہ مزید تین ہزار ڈالر کیوں حاصل نہ کر سکی؟"

"ہرمن رڈنیز کے ایک ایک آدمی نے اسے ادرمی ایرپورٹ پر گولی ماردی اس وقت روزہ ڈاکر کے لئے روانہ ہونے والی تھی"

انریکو کے ہاتھ میں بیر کا جام ذرا کانپ گیا۔

www.taemeernews.com

"تو وہ مرگئی؟" آواز اب کچھ زیادہ ہی بیٹھی ہوئی تھی۔

"مرگئی" گرلینڈ نے کہا۔ "ہم ایک ہی جہاز سے آنے والے تھے۔ وہ مرگئی اور میں اکیلا چلا آیا۔"

انزیکو کے موٹے چہرے پر پسینہ بہنے لگا۔ اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر سفید رومال نکالا اور اپنے گال پونچھنے لگا۔

"اور یہ رڈنیز کون ہے؟" اس نے پوچھا

"بدنام اور ساتھ ہی ساتھ مشہور رڈنیز۔ دنیا میں صرف ایک ہی رڈنیز ہے۔ وہ بھی کیری کو تلاش کرنا چاہتا ہے۔

"اس نے روزنہ کو گولی کیوں مروا دی؟"

گرلینڈ نے بڑی احتیاط سے خود اپنے آپ کو خبردار کیا۔ خیال رہے انزیکو نہیں جانتا کہ میں رڈنیز کے لئے کام کر رہا ہوں۔

"اس لئے کہ اب وہ رڈنیز کے کام کی نہ رہی تھی"

"مطلب؟"

"رڈنیز نے اسے رشوت دے کر تمھارا نام معلوم کر لیا تھا۔ اب وہ بھی تمھیں تلاش کر رہا ہے۔"

دھوپ کی عینک کے کالے شیشے گرلینڈ کی طرف گھوم گئے۔

"اور یہ سب باتیں آپ کو کیسے معلوم ہوئیں مسٹر گرلینڈ؟"

"ڈوری کو ساری ہی باتیں معلوم ہو جاتی ہیں۔ اسی نے مجھے لکھی تھیں یہ باتیں جب وہ دونوں باتیں کر رہے تھے تو جینی ایک آخری فیصلہ کر چکی تھی وہ دبے پاؤں مالک کے پیچھے سے دور ہٹ گئی اور ٹرک کے موڑ مڑ کر کیفے کے بار میں چلی گئی اور بارمین سے اجازت لے کر اس طرف بڑھی جہاں

www.taemeernews.com

ٹیلیفون رکھا ہوا تھا۔

انریکو کہہ رہا تھا۔

" یہ سب بے حد دلچسپ بھی ہے اور پراسرار بھی۔ مجھ سے کون سی توقعات وابستہ کی گئی ہیں ؟ "

گرلینڈ کا صبر اب اٹھنے لگا تھا۔

" ڈورنی نے اپنے ایک ایجنٹ کے سپردِ روزنہ سے ملنے کا کام کیا تھا "۔ اس نے کہا " اس ایجنٹ نے یہ کام میرے سپرد کیا۔ اس ایجنٹ کا سراغ لڈنیر نے لگا لیا۔ چنانچہ اس ایجنٹ کو میں نے اس حال میں پایا کہ اس کے ہاتھ کی انگلیوں کے ناخن اکھڑے ہوئے تھے اور وہ خود مرا ہوا تھا "

انریکو اپنی کرسی میں ذرا آگے کی طرف کھسک کر بیٹھ گیا۔

" یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہے مسٹر گرلینڈ۔ مجھ سے کیا توقعات وابستہ کی گئی ہیں ؟ "

گرلینڈ کو دفعتہً احساس ہوا کہ بار کے کاؤنٹر پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج رہی تھی۔ اس نے بارمین کو ریسیور اٹھاتے دیکھا۔ اسکی نظریں بارمین پر ہی تھیں۔ بارمین نے کانوں پر سے ریسیور ہٹا کر گرلینڈ کو اشارے سے بلایا۔

" میں ابھی حاضر ہوا " گرلینڈ نے کہا اور اٹھ کر کاؤنٹر پر پہنچ گیا۔

" آپ کا نام مسٹر گلکرسٹ تو نہیں " بارمین نے پوچھا۔

" میں ہی گلکرسٹ ہوں "

بارمین نے ریسیور اس کی طرف بڑھا دیا۔

" فون آپ ہی کے لئے ہے "

www.taemeernews.com

حیرت زدہ گرلینڈ نے ریسیور لے لیا۔

" ہیلو! میں گلکرسٹ بول رہا ہوں "

فون میں ٹرافک کا شور سنائی دے رہا تھا اور پھر ایک عورت کی بھنچی ہوئی آواز نے کہا:۔

" بھورے بالوں والا روسی آپ کا تعاقب کر رہا ہے۔ اس وقت وہ اس کیفے کے باہر کھڑا ہوا ہے جس میں آپ بیٹھے ہوئے ہیں "

اور پھر فون بند ہو گیا۔

گرلینڈ ایک لمحے تک باہر سڑک پر دیکھتا رہا اور پھر اس نے ریسیور رکھ دیا۔ اسے یقین تھا کہ وہ عورت جس نے اسے یہ اطلاع دی تھی چینی تھی اس کے باوجود وہ اس پر مشکل سے یقین کر سکتا تھا۔ یہ کیسے ہو سکتا تھا؟ اور اسے وہ دیوہیکل بھورے بالوں والا روسی یاد آگیا جس کو اس نے انگور کے ساحل پر دیکھا تھا۔ دفعتہً اس نے اپنے معدے میں شدید اور سرد اینٹھن محسوس کی۔ اگر وہ روسی اس کا تعاقب کر رہا تھا تو پھر اس کے لئے یہ پتہ لگانا ضروری ہو گیا تھا کہ وہ کون تھا۔ یہ بھی ممکن تھا کہ روسی نے انریکو کو پہچان لیا ہو۔

وہ اس جگہ پہنچا جہاں انریکو بیٹھا ہوا تھا۔

انریکو اپنا جام خالی کر چکا تھا۔ اس نے گرلینڈ کی طرف دیکھا۔

" اب میں اجازت چاہوں گا مسٹر گرلینڈ" وہ بولا۔ آپ کی باتیں بیحد دلچسپ ہیں لیکن اس وقت مجھے کسی سے ملنا ہے۔

جب میں آپ کے گھر گیا تھا تو اس کے چند منٹ بعد ایک روسی ایجنٹ بھی آیا تھا۔ اس وقت آپ کے گھر پر نظر رکھی جا رہی ہے اور ایک روسی

www.taemeernews.com

ایجنٹ کیفے کے باہر بھی موجود ہے۔"
انریکو کے ہونٹوں کے کونے کانپنے لگے اور اس کا رنگ فق ہو گیا۔
"مسٹر گرلینڈ۔ یہ میں کیسے یقین کر لوں کہ آپ سچ کہہ رہے ہیں؟"
"اپنے گھر فون کر کے دربان سے دریافت کیجئے کہ دو آدمی آپ کو پوچھنے آئے تھے کہ نہیں؟"
انریکو کے ماتھے پر بل پڑ گئے۔ وہ کچھ سوچ رہا تھا۔
"میں آپ سے کہاں رابطہ قائم کر سکتا ہوں؟" آخر کار اس نے پوچھا۔
"میں انگور میں جون گلکرسٹ کے نام سے ٹھہرا ہوا ہوں۔ لیکن آپ کہنا کیا چاہتے ہیں؟"
"یہ میرا معاملہ ہے" انریکو اٹھ کھڑا ہوا" ہو سکتا ہے میں بعد میں آپ کو فون کروں۔"
"آپ اپنے گھر نہ جائیے" گرلینڈ نے کہا اور ہوشیار رہیے کیونکہ ممکن ہے آپ کو اس دنیا سے چلتا کر دیا جائے۔"
"میں آپ اپنی حفاظت کر سکتا ہوں۔" انریکو نے کہا" آپ براہ کرم یہیں ٹھہریئے۔ میں پچھلے دروازے سے جا رہا ہوں۔"
گرلینڈ اسے بار کے پیچھے جاتے دیکھتا رہا۔ اس کے پانچ منٹ بعد اس نے مالک کو کیفے کے سامنے سے گزرتے اور اندر جھانکتے دیکھا گرلینڈ کا جی چاہا کہ وہ اس کی طرف ہاتھ ہلا کر" ہیلو" کہے۔

جینی سائبان تلے کھڑی ہوٹل کی بس کا انتظار کر رہی تھی جو اسے واپس ہوٹل پہونچانے والی تھی۔ اپنے سکون اور اطمینان پر وہ خود حیران

www.taemeernews.com

تھی۔ وہ جانتی تھی کہ اگر مالک کو، جو گرلینڈ کا تعاقب کر رہا تھا، ذرا سا بھی شک ہو گیا کہ اس نے گرلینڈ کو خبردار کر دیا ہے تو پھر جینی کا اس دنیا میں کہیں ٹھکانہ نہ ہوگا۔ مالک اسے ذرا بھی ہچکچاہٹ کے بغیر یوں مار ڈالے گا جس طرح کہ ہم آپ مکھی کو مار ڈالتے ہیں۔ لیکن اب اس نے گرلینڈ کا ساتھ دینے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ اور اب کسی بھی خطرے کا خیال اسے نہ روک سکتا تھا۔

اس کے باوجود مالک کی کالی کیڈی لاک اس کے سامنے آکر رکی اور جینی کو اس کی پچھلی سیٹ پر بیٹھا ہوا مالک دکھائی دیا تو وہ ذرا گھبرا گئی۔

مالک نے اشارے سے قریب بلایا تو اس کی نیلی آنکھیں جینی کے چہرے پر گڑی ہوئی تھیں۔ دھڑکتا دل لئے وہ کار کی طرف بڑھی تو مالک نے کار کا دروازہ کھول دیا۔

"آجاؤ اندر" مالک نے کہا "میں واپس جا رہا ہوں اور تمھیں ہوٹل پر اتار دوں گا"

"شکریہ" وہ بولی اور پچھلی سیٹ پر مالک کے قریب بیٹھ گئی۔

"انگور" مالک نے شوفر سے کہا جس نے کار چلا دی تھی۔

"کیا ہوا؟" جینی نے پوچھا "وہ موٹا آدمی کون تھا؟ معلوم کر سکے کچھ؟"

مالک اپنے سامنے دیکھ رہا تھا۔ اس کے پتلے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے۔

"وہ فانشاز تھا۔ انریکو فانشاز۔ کیری کا جس سے رابطہ قائم ہے۔ وہ کیفے کے پچھلے دروازے سے چلا گیا۔ میں اسے پا نہ سکا"

"اور گرلینڈ؟"

"میں اسے کیفے میں ہی چھوڑ کر آیا ہوں۔ اب وہ فانشاز سے گفتگو کر چکا ہے یہ میں نہیں جانتا کہ انریکو نے اسے بتایا ہے کہ نہیں کہ کیری کہاں روپوش ہے

www.taemeernews.com

لیکن میں یہ معلوم کرنے کا فیصلہ کر چکا ہوں۔ ایوان انریکو کے گھر پہ نظر رکھے ہوئے ہے۔ آج رات جب انریکو گھر آئے گا تو ہم اسے پکڑ لیں گے۔ ایک کام میں تمہارے سپرد کرنا چاہتا ہوں۔"

اور دفعتہ اس نے کچھ ایسی نظروں سے جینی کی طرف دیکھا کہ وہ سیٹ میں سمٹ گئی۔

"کہو۔ کیا کام ہے؟" اس نے پوچھا

وہ مالک کی نظر سے نظر نہ ملا سکتی تھی۔ ایسے اس کی جرأت ہی نہ ہوتی۔ چنانچہ وہ اپنے ہینڈ بیگ کی طرف دیکھنے لگی۔ پھر بیگ کھول کر اس میں سے رومال نکالا اور اپنا چہرہ پونچھنے لگی۔

"آج رات تم گرلینڈ کو ہمارے بنگلے میں لے آؤ گی" مالک نے کہا "ہم معلوم کریں گے کہ وہ کیا جانتا ہے اور پھر اسے راستے سے ہٹا دیں گے۔"

جینی کا خون منجمد ہو گیا۔

"پتہ نہیں آج رات میری اس سے ملاقات ہوتی ہے یا نہیں۔" اس نے کہا۔ وہ اپنی آواز کو قابو میں رکھنے کی کوشش کر رہی تھی۔ "وہ رات کو کسی بھی وقت نہ آتا ہے۔ کچھ ٹھکانہ نہیں ہے اس کا۔ اس کے علاوہ میں کیا کہوں گی اس سے؟ وہ یوں ہی بنگلے میں کیوں آنے لگا؟"

"میں بتا چکا ہوں تمھیں کہ تم کیا کہو گی۔ تمھاری سہیلی ہلڈا ایک پارٹی دے رہی ہے اور یہ کہ تم گرلینڈ کو بھی اپنے ساتھ اسی پارٹی میں لے جانا چاہتی ہو بس وہ چلا آئے گا۔"

"لیکن اگر وہ دیر سے آیا؟"

"وہ دیر سے نہ آئے گا۔" مالک نے بڑے یقین سے کہا "اب اس کے

www.taemeernews.com

لئے کوئی کام نہیں رہ گیا ہے سوائے اس کے کہ اس وقت کا انتظار کرے جب انریکو پہلے گرلینڈ کے متعلق تحقیقات کرے گا۔ گرلینڈ انتظار کرنے کے لئے ہوٹل واپس آجائے گا۔ تم اسے آج ہی رات کو آٹھ بجے میرے یہاں لے آؤ گی سمجھ گئیں؟

جینی نے سر ہلایا۔

"سمجھ گئی"

"یہ یاد رکھو کہ کیری کو تلاش کرنا تمھارے لئے بھی اتنا ہی ضروری ہے جتنا کہ میرے لئے ہاں اگر تم فرانسیسیوں کی قید میں دس سال گزارنا چاہتی ہو تو بات دوسری ہے"

جینی کانپ گئی۔

"نہیں" وہ بولی۔

"تو پھر تم ایسا ہی کرو گی جیسا میں نے کہا ہے"

ٹرافک لائٹ نیلی سے سُرخ ہو گئی تو ان کی کار رک گئی۔ نہ تو جینی نے اور نہ ہی مالک نے جیک کارسن کو دیکھا جو اپنی سمکا کار میں ذرا دور بیٹھا ہوا تھا۔ لیکن اس نے ان دونوں کو دیکھ لیا۔

وہ اس علاقے کے راستے اور مقامات دیکھنے کے بعد ڈرائیو کر کے واپس لوٹ رہا تھا۔ جینی پر نظر پڑی تو وہ چونکا اور پھر اس کی نظر مالک پر منتقل ہو گئی۔ اس نے کیڈی لوک پہچان لی۔ کیا یہی وہ پُراسرار ڈینش تھا؟ وہ کیڈی لاک کے ونڈ اسکرین میں سے مالک کو ٹھیک سے دیکھ نہ سکتا تھا۔

نیلی روشنی سلگی اور کیڈی لاک زن سے اس کے قریب سے نکل چلی گئی۔ کارسن بڑی مہارت اور تیزی کا ثبوت دیکر آگے کی دو کاروں کے درمیان سے اپنی کار نکال کر آگے لے آیا۔ اور خطرناک رفتار سے کیڈی لاک کے تعاقب

www.taemeernews.com

میں روانہ ہو گیا۔

وہ سیدھی سڑک پر آ گیا اور تب اسے اپنے سامنے اور کوئی نصف کیلومیٹر دور وہی کیڈی لاک نظر آ گئی۔ یہ تو اسے احساس تھا کہ وہ کسی طرح کیڈی لاک کو اوورٹیک نہ کر سکتا تھا تاہم اس نے فیصلہ کیا کہ وہ اسے نظروں سے اوجھل نہ ہونے دے گا۔ چند کیلومیٹر آگے بڑھ کر کیڈی لاک کی رفتار کم ہو گئی۔ اور پھر وہ رک گئی کیونکہ بھیڑوں کا ریوڑ سڑک عبور کر رہا تھا۔ کارسن کو کیڈی لاک کے قریب پہونچنے کا موقع مل گیا۔ اور جب کیڈی لاک دوبارہ آگے بڑھی ہے تو کارسن اس کے عین پیچھے تھا۔

وہ اس کے پیچھے ہی لگا ہوا تھا کہ کیڈی لاک مڑ کر ہوٹل کے پھاٹک میں داخل ہو گئی۔ کارسن نے پارکنگ کے میدان میں اپنی کار روک لی۔ اس نے جینی کو کار سے نکل کر ہوٹل میں داخل ہوتے دیکھا جب کیڈی لاک آہستہ آہستہ آگے بڑھ رہی تھی تو کارسن اپنی کار میں سے نکل آیا تھا۔ اس نے براہ راست مالک کی طرف دیکھا جس نے کارسن پر ایک اچٹتی ہوئی سی نظر ڈال لی۔

ڈینلش ؟ کارسن نے سوچا ــــ نہیں یہ شخص کوڈینش نہ تھا اپنی عمر میں اس نے اتنے بہت سے روسی دیکھے تھے کہ مالک کو پہچاننے میں وہ غلطی نہ کر سکتا تھا۔ بھورے بالوں والا یہ دیو ہیکل شخص بے شک روسی ہی تھا۔

کارسن زینہ چڑھ کر ہوٹل میں پہنچا تو جینی ہال پورٹر سے اپنے کمرے کی کنجیاں لے کر آہستہ آہستہ واپس آ رہی تھی۔

"ارے ــ ہلو ـ" کارسن نے اس کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

جینی نے آنکھیں پھاڑ کر اس کی طرف دیکھا اور اس کے چہرے کا رنگ فق ہو گیا تاہم وہ اپنے ہونٹوں پر جبری مسکراہٹ لانے میں کامیاب ہو گئی۔

www.taemeernews.com

"ہیں! تم کہاں سے ٹپک پڑے؟" اس نے پوچھا
"بس دیکھو۔ ٹپک پڑا۔ میں تم سے کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ آؤ۔ بار میں چلیں"
وہ کارمن کے ساتھ ہولی۔ جینی کا دماغ بڑی تیزی سے سوچ رہا تھا اور
وہ خود بے چین تھی۔ کیا کارمن نے اسے مالک کے ساتھ دیکھ لیا تھا؟ اس نے سوچا
——— یقیناً دیکھ لیا ہوگا۔ خیر کوئی بات نہیں۔ وہ صورت حال کو نہ صرف
سنبھال سکتی بلکہ اس سے سمجھوتا کرسکتی تھی۔ لیکن کیا کارمن کو اس پر شک
ہوگیا؟ وہ جانتی تھی کہ کارمن پر نظر پڑتے ہی اس کا رنگ فق ہوگیا تھا
اور یہ بھی جانتی تھی کہ اس قسم کی تبدیلی کارمن فوراً نوٹ کرلیتا تھا۔

وہ دونوں ایک خالی میز پر بیٹھ گئے اور کارمن نے بیر کا آرڈر دیا۔
جینی نے کہا کہ وہ اتنے سویرے شراب پینے کی عادی نہیں ہے۔ چنانچہ
اس نے اپنے لئے کافی طلب کی۔

جب وہ اپنے اپنے آرڈر کا انتظار کر رہے تھے تو کارمن نے بغیر
تمہید کے پوچھا:

"تمھارے ساتھ کیڈی لاک میں وہ کون آدمی تھا؟"

جینی اب اپنی گھبراہٹ پر قابو حاصل کرچکی تھی چنانچہ اس نے
بڑے سکون سے کہا:

"میرے بے حد پیارے جیک۔ تمھیں تو شاید اپنی ذات پر بھی اعتبار
نہیں۔ بات صرف یہ ہے کہ میں ہوٹل کی بس کا انتظار کر رہی تھی کہ اس
شخص نے بہ کمال مہربانی مجھے لفٹ دینے کی پیش کش کردی۔"

"سچ کہہ رہی ہو؟" کارمن نے کہا اور پھر خاموش ہوگیا کیونکہ ویٹر اس
کی بیر اور جینی کی کافی لے کر آگیا تھا۔ جب وہ ان کی چیزیں رکھ کر چلا گیا تو

www.taemeernews.com

کارمن نے کہا۔

"اس نے اپنا تعارف تو یقیناً کرایا ہوگا۔ کیا نام ہے اس کا"

"تم تو جیسے جرح کر رہے ہو۔ مجھے یہ انداز پسند نہیں"

کارمن مسکرایا۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے" وہ بولا "میرا خیال ہے میں نے پہلے بھی اسے کہیں دیکھا ہے۔ وہ سویڈش ہے نا؟"

جینی کے رخساروں پر کا گوشت پھڑکنے لگا۔ اس نے تیز نظروں سے کارمن کی طرف دیکھا اسے کوئی ایسی بات نہ کہنی تھی کہ کارمن کو اس پر شک ہو جائے۔

"غالباً۔ کم سے کم وہ معلوم تو سویڈش ہی ہوتا تھا۔ اس کا نام برگ مین ہے اور وہ بزنس کے سلسلے میں چند دنوں کے لئے یہاں آیا ہوا ہے"۔

کارمن نے بیئر کی چند چسکیاں لیں۔ بے شک جینی جھوٹ بول رہی تھی۔ اس نے اپنے آپ سے کہا۔ اگر حقیقت میں جینی اس شخص سے واقف نہ تھی تو پھر ممکن ہے اس نے جینی کو اپنا نام دلیم جینس بتایا ہو رہا یہ کہ وہ سویڈش نظر آتا تھا تو یہ بیشک غلط تھا اس کے ہر بن مو پر روسی لکھا ہوا تھا۔

"تمہارے خیال میں وہ روسی نہیں ہو سکتا؟" کارمن نے پوچھا۔

جینی کی آنکھیں پھیل گئیں۔

"یہ تو مجھے خیال ہی نہ آیا تھا۔ اب سوچتی ہوں کہ واقعی وہ روسی ہو سکتا ہے"

"اس نے کچھ سوالات پوچھے تھے تم سے؟"

"ہاں۔"

www.taemeernews.com

"کیا پوچھا تھا؟"

"وہی عام سے سوالات۔ مجھے یہ جگہ پسند ہے اور یہ کہ یہاں میرا قیام کب تک ہے۔ اور بس"

کارمن چند ثانیوں تک کچھ سوچتا رہا پھر اس نے شانے اچکائے۔

"یہ میری کمزوری رہی ہے کہ میں ذرا شکی مزاج واقع ہوا ہوں" وہ ہنسا "خیر۔ چھوڑو اس کا ذکر۔ کوئی خاص خبر؟"

"نہیں" اس نے اپنی کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی کی طرف دیکھا" چند منٹوں بعد میں ہوٹل کی بس میں ایرپورٹ جارہی ہوں۔ چار بجے کا ہوائی جہاز وقت پر پہونچ رہا ہے۔ ممکن ہے گرلینڈ اس ہوائی جہاز پر ہو"۔

کارمن اٹھ کھڑا ہوا۔

"تو پھر میں چلتا ہوں۔ کہو تو میں اپنی کار میں تمھیں ایرپورٹ پہونچادوں؟"

"پہلے میں اپنے کمرے میں جاؤں گی" وہ بھی اٹھ کھڑی ہوئی "نہیں جب تک میرا انتظار کرنے کی ضرورت نہیں۔ بس رابطہ قائم رکھو مجھ سے"

"وہ ہے ہی"

اور وہ جینی سے رخصت ہو کر برآمدے میں آگیا۔

عین اس وقت گرلینڈ ہوٹل میں داخل ہو رہا تھا۔ وہ اور کارمن ایک دوسرے کے قریب سے نکلے چلے گئے۔ گرلینڈ اپنے کمرے کی کنجی لینے کاؤنٹر کی طرف چلا گیا اور کارمن اپنی کار کے قریب پہونچ کر رک گیا اور وہاں کچھ کھڑا کچھ سوچنے لگا۔

اب اسے یقین ہو گیا تھا کہ اس کا پہلا شک غلط نہ تھا۔ جینی ڈبل ایجنٹ تھی۔ وہ بیک وقت دوری اور روسیوں کے لئے کام کر رہی تھی۔ کارمن

www.taemeernews.com

جانتا تھا کہ اگر اس پر دباؤ ڈالا گیا تو وہ کسی طرف ہو جائے گی اسے ٹڈوری کو خبردار کر دینا چاہیئے۔ دفعتہً اسے ایک خیال آیا اور وہ اپنی کار کے قریب سے ہٹ کر ایک دوسری کار کے پیچھے جا کھڑا ہوا۔ وہاں سے وہ ہوٹل کے پھاٹک کو بخوبی دیکھ سکتا تھا۔

وہ انتظار کرنے لگا۔

پانچ منٹ گذر گئے اور اس نے ہوٹل کی بس کو آکر پھاٹک کے سامنے رکتے دیکھا۔ کئی لوگ ہوٹل سے باہر آئے اور کنڈکٹر سے ٹکٹ خرید کر بس میں سوار ہو گئے۔ ڈرائیور مزید پانچ منٹ انتظار کرنے کے بعد بس میں بیٹھا دھڑ سے دروازہ بند کیا اور بس غرا کر آگے بڑھ گئی۔

کارمن نے سر ہلایا۔ جینی بس میں سوار نہ ہوئی تو وہ ایرپورٹ پر بھی نظر نہ رکھ رہی تھی۔ یہ گویا اس حسین عورت کے تابوت میں ایک اور کیل تھی۔ وہ واپس آکر اپنی کار میں سوار ہوا اور اسے ڈاکر کی طرف بھگا دیا

گرلینڈ جب انگور ہوٹل کی طرف اپنی کار میں واپس آ رہا تھا تو اس کے دماغ میں خیالات کا ہجوم تھا۔ وہ پریشان اور الجھا ہوا تھا۔ اب یہ تو اسے تقریباً یقین ہو چکا تھا کہ اس رات کو کسی وقت انریکو اسے فون کرے گا پہلے وہ انریکو سے بات کر کے یہ معلوم کرے گا کہ وہ یعنی کیری گرلینڈ سے ملاقات کرنا چاہتا ہے یا نہیں۔ ایک دفعہ وہ تحقیقات کرے تو پھر وہ ایسا پر اسرار بننے کی کوشش نہ کرے گا۔

لیکن گرلینڈ انریکو کی طرف سے پریشان تھا۔ اس بھورے بالوں والے نے انریکو کو دیکھ لیا تھا اور انریکو ایسا تھا کہ ہزاروں میں آسانی

www.taemeernews.com

سے اور غور آ پہچانا جا سکتا تھا۔ اب گرلینڈ کی تمام تر امیدوں کا انحصار
اس بات پر تھا جو انربکو نے کہی تھی، یعنی یہ کہ وہ آپ اپنی حفاظت کر سکتا
تھا۔

لیکن جس بات نے گرلینڈ کو سب سے زیادہ الجھن میں ڈال رکھا تھا۔
وہ پر اسرار ٹیلیفون کال تھا۔ کیا وہ جینی کی آواز تھی۔ اگر وہ واقعی جینی
تھی تو پھر اس کا کیا مطلب ہو سکتا تھا؟

بھئی سیدھی سی بات کیوں نہیں سوچتے ــــ اس نے اپنے آپ
سے کہا ــــ اس لے اس روسی کو دیکھ اور پہچان لیا ہوگا اور پھر یہ دیکھا
ہوگا کہ وہ میرا تعاقب کر رہا ہے۔ یہ جان کر کہ وہ روسی ہے وہ چونکی
ہو گی اور پھر ٹیلیفون کر کے مجھے خبردار کر دیا۔ بے شک یہ ہو سکتا تھا لیکن
گرلینڈ اس توجیہہ سے مطمئن نہ تھا۔

کیا جینی ایجنٹ ہو سکتی تھی؟ اس نے سوچا ــــ وہ دونوں اب تک اس
طرح ملے تھے جس طرح کہ ایک ایجنٹ دوسرے ایجنٹ کو پہچاننے کے لئے
ملتا ہے۔ بے تعلقی اور بے پروائی سے۔ اب اگر وہ ایجنٹ تھی تو کس کے
لئے کام کر رہی تھی؟

اسی سوال پر غور کرتے ہوئے اس لے اپنے کمرے کی کنجی حاصل کی،
اور جب وہ لفٹ کی طرف جا رہا تھا تو اس نے جینی کو بار میں سے نکلتے دیکھا
وہ زرد زرد اور پریشان معلوم ہو رہی تھی۔ گرلینڈ کے قریب آ کر مسکرائی
تو اس کی یہ مسکراہٹ بھی پھیکی تھی۔

"جون۔ مجھے تم سے کچھ کہنا ہے۔ میرے کمرے میں چلو گے؟" وہ بولی۔

"ضرور چلوں گا" اس نے کہا "کوئی خاص بات ہے؟"

www.taemeernews.com

وہ لفٹ میں داخل ہوئے ۔ گرلینڈ نے ساتویں منزل کی پونج دبا دی
"ہاں ۔ لیکن جب تک ہم اپنے کمرے میں نہیں پہنچ جاتے تب تک بس تم خاموش رہو ۔"

ساتویں منزل پر لفٹ میں سے باہر آ کر وہ خاموشی سے چل دیئے لمبا کوری ڈور طے کرنے کے بعد وہ جینی کے کمرے میں داخل ہوئے تو اس نے دروازہ بند کر کے مقفل کر دیا ۔

جینی گرلینڈ سے دور ہٹ کر اور اس کی طرف رُخ کر کے کھڑی ہو گئی
"میں جانتی ہوں کہ تم کون ہو" اس نے کہا ۔

"اچھا!"

"تم مارک گرلینڈ ہو"

گرلینڈ کے ماتھے پر بل پڑ گئے ۔ وہ ایک ہاتھ سے اپنی گردن سہلانے لگا ۔ پھر اس نے اپنا کوٹ اتار کر ایک طرف رکھا، پستول کی بیٹی کھولی اور پھر پیٹی پستول سمیت کوٹ کے قریب میز پر رکھ دی ۔

"کہے جاؤ ۔ اس سے پہلے کہ کچھ میں کہوں تم سے سب کچھ سُن لینا چاہتا ہوں"

"اور میں یو ۔ بائیس سو ساٹھ ہوں (U. 2260)" جینی نے کہا ۔

وہ بستر پر بیٹھ گئی، اپنے جوتے اتارے اور بیگ کھول کر سگریٹ کا پیکٹ نکال لیا ۔ "کوئی مناسب ہے اس کا تمھارے لئے؟"

روزلینڈ نے ایک دفعہ گرلینڈ سے کہا تھا کہ ڈوری کی ایک خاص جاسوسہ ہے
"جو کچھ میں نے سنا ہے اس کی بنا پر کہتا ہوں کہ خوب صورت ہے" روزلینڈ نے کہا تھا "میں اس سے کبھی ملا تو نہیں لیکن میں نے اس کی رپورٹیں دیکھی ہیں وہ یو ۔ بائیس سو ساٹھ کے نام سے مشہور ہے"

www.taemeernews.com

"تو تم ڈوری کے لئے کام کر رہی ہو" گرلینڈ نے کہا۔ ہاں میں نے سنا ہے تمہارے متعلق۔ بہر حال۔ اس ٹیلیفون کا شکریہ"

جینی منتظر رہی لیکن جب گرلینڈ خاموش رہا تو بولی۔

"جانتے ہو میں یہاں کیوں آئی ہوں؟"

"صاف بات ہے۔ مجھ پر نظر رکھنے کے لئے ڈوری نے تمہیں یہاں بھیجا ہے میں پوچھتا ہوں جینی اپنے پتے میز پر رکھ دینے کا تم نے دفعتہً فیصلہ کیوں کر لیا تم مجھے الو بنا سکتی تھیں"

"لیکن بنایا نہیں" وہ بولی" اس کے برخلاف خود تم مجھے الو بنا گئے۔ میں حقیقت میں تمہیں جون گلکرسٹ ہی سمجھے ہوئے تھی"

گرلینڈ کے ابرو پر پھر بل پڑ گئے۔

"یہ میں نہیں مانتا کیا ڈوری نے مجھ پر نظر رکھنے کے لئے تمہیں نہیں بھیجا؟"

"ڈوری نے مجھے قطعی نہیں بھیجا ہے۔ یہ معاملہ اس سے بھی زیادہ اچھا ہوا ہے۔ جب میں نے اس سے کہا کہ میں ٹناکر جا رہی ہوں تو وہ خوش تو ضرور ہوا لیکن یہ اس کی تجویز نہ تھی۔ ڈوری کا خیال ہے کہ تم مر چکے ہو" اس نے اپنی سگریٹ سے راکھ جھاڑی" تم رڈنیز کے لئے کام کر رہے ہو۔ ہے نا؟"

گرلینڈ مسکرایا۔

"سب کچھ تم ہی بتا رہی ہو چنانچہ میرے لئے کہنے کو کچھ نہیں رہ جاتا"

"مارک خدا کے لئے طنز نہ کرو" اس کے لہجے میں التجا تھی" میں تمہیں جال میں پھنسانے کی کوشش نہیں کر رہی۔ یہ میری حماقت ہے کہ میں تمہاری محبت میں گرفتار ہو گئی ہوں"

www.taemeernews.com

گرلینڈ کا چہرہ جذبات سے عاری تھا لیکن دل ہی دل میں وہ بیحد متاثر تھا۔
"مجھے افسوس ہے۔ لیکن میں اس عورت کے لیے بہت برا ہوں۔ جو میری محبت میں پھنس جاتی ہے۔ بے شک مجھے شروع میں ہی ہوا تھا اور اسی وقت مجھے چاہیئے تھا کہ تم سے الگ ہو جاتا لیکن میں نے ایسا نہیں کیا۔ میں نے کہا نا کہ میں برا آدمی ہوں"۔
"نہیں تو۔ میں تمہیں الزام نہیں دے رہی۔ اس قسم کی بات اپنے آپ ہی ہو جاتی ہے۔ قصور تمہارا نہیں۔ میرا خیال تھا کہ میں ایک دو دفعہ تمہارے ساتھ سولوں گی اور پھر بھول جاؤں گی تمہیں جیسا کہ میں پہلے بھی اکثر مردوں کے ساتھ کر چکی ہوں۔ ہائے مارک۔ تم اتنے مکمل اور اس کھیل میں اتنے ماہر کیوں ہو؟"
"تو میری محبت میں پھنسنے کی یہی وجہ ہے؟"
"یہ بھی اور دوسری بھی"۔
"بہر حال مجھے افسوس ہے۔ اب یہ بتاؤ کہ تمہارا کیا ارادہ ہے جینی؟ کیا تم ڈرری کو بتا دو گی کہ تم نے مجھے پہچان لیا ہے؟ دفعتہً اس نے گھور کر جینی کی طرف دیکھا"۔ تم نے مجھے کس طرح پہچان لیا؟"
"میں کب سے سوچ رہی تھی کہ یہ سوال تم نے اب تک کیوں پوچھا نہیں!" جینی نے کہا اور قدرے ہچکچاہٹ کے بعد بولی" مارک! تم مجھ سے ذرا بھی پیار کرتے ہو یا نہیں؟"
"یہ میں نہیں جانتا۔ صاف ہی کیوں نہ کہہ دوں جینی کہ میں کسی سے بھی پیار کرنے کے قابل نہیں ہوں۔ تم مجھے پسند کرتی ہو۔ میں اکثر دفعہ تمہارے متعلق سوچا کرتا ہوں مجھے تم سے کچھ لگاؤ یا انسیت ہے بس اس سے آگے نہیں بڑھ سکتا

www.taemeernews.com

"شکر ہے کہ تم نے کم سے کم سچ تو کہہ دیا" وہ تلخی سے مسکرائی "تو تم اپنی اپنی زندگی کے بقیہ دن میرے ساتھ نہیں گزار سکتے؟"

میں اپنی زندگی کے بقیہ دن کسی عورت کے ساتھ بھی نہیں گزار سکتا۔ دیکھو جینی۔ اس ذکر کو اب یہیں ختم کر دو۔ میں اپنے انکار سے تمہیں صدمہ نہیں پہنچانا چاہتا۔ لیکن مجبوراً یہ کر رہا ہوں۔"

جینی نے تکیئے پر سر رکھ دیا اور چھت کی طرف دیکھنے لگی بہرحال اب اسے حقیقت معلوم ہو گئی تھی ــــ اس نے سوچا۔ لیکن اس سے کوئی فرق نہ پڑا تھا سوائے اس کے کہ اس کے دل کو ایک دھکا سا لگا تھا اور وہ اس میں کھٹک سی محسوس کر رہی تھی۔ میں اسے مالک کے جال میں پھنسنے نہ دوں گی۔ میں نہیں چاہتی کہ اسے کچھ ہو جائے۔

"تم نے مجھ سے پوچھا کہ میں نے تمہیں کس طرح پہچان لیا" اس نے سگریٹ کا ایک طویل کش لے کر کہا "اس کا جواب سیدھا سا ہے۔ مالک نے کہا تھا مجھ سے۔"

گرلینڈ چونکا۔

"مالک! یہ مالک کون ہے؟"

"مالک کا نام نہیں سنا کبھی؟ یقیناً ووزلینڈر یا کسی اور نے تمہیں اس کے متعلق بتایا ہوگا"

"تمہاری مراد روسی ایجنٹ سے ہے؟" گرلینڈ آگے کی طرف جھک گیا "وہ بھورے بالوں والا مثلاً؟ وہی ہے مالک؟"

"ہاں۔ وہی ہے مالک"

"اس نے کیوں بتایا تمہیں؟ تمہارا اس کا کیا تعلق؟"

www.taemeernews.com

"یہ ۔ بائیس سو ساٹھ ڈبل ایجنٹ ہے مارک۔"

گرلینڈ اٹھ کر اس جگہ پہونچا جہاں اس نے اپنا کوٹ رکھا تھا۔ اس نے کوٹ کی ایک جیب میں سے سگریٹ کا پیکٹ نکالا۔ جب وہ دوبارہ آکر بیٹھا ہے تو اپنے جذبات پر قابو حاصل کر چکا تھا۔

اس نے سگریٹ جلا کر کہا:۔

"جینی! یہ سب باتیں تم مجھے کیوں بتا رہی ہو؟"

"غالباً اس لئے کہ میں تمھیں چاہتی ہوں"

یہ لفظ پیار ۔۔ گرلینڈ نے بے چینی سے سوچا ۔۔ عورتیں اسے بار بار استعمال کرتی ہیں۔ یہ ایک ہُک کی طرح ہے جسے عورتیں مردوں میں چبھونے کی کوشش کرتی ہیں۔ ایک کانٹے دار ہُک جو ان کے خیال میں ایک دفعہ جسم میں داخل ہو جائے تو پھر نکل نہیں سکتا۔

"کیری کو تلاش کرنے کا حکم مالک کو دیا گیا ہے" وہ بولی "کیری کے پاس ایسی اہم معلومات ہیں کہ روسی نہیں چاہتے کہ وہ امریکہ یا انگلستان یا کسی اور حکومت کے پاس پہنچ جائیں۔ مالک نے مجھے یہاں بلا بھیجا۔ وہ اس سلسلے میں ڈوری سے زیادہ باتیں جانتا ہے۔ اس کے مقابلے میں سچ تو یہ ہے کہ ڈوری کچھ بھی نہیں جانتا ۔۔ وہ یہ ضرور جانتا ہے کہ مادام فوشر سے براہ راست رابطہ قائم نہ کر کے اس نے سخت غلطی کی ہے۔ اب اسے معلوم ہوا ہے کہ اس عورت کے پاس بے حد اہم اطلاع تھی اور وہ اب بھی میرے اور کارسن کے ذریعہ یہ معلوم کرنے کی کوشش کر رہا ہے کہ وہ اطلاع کیا تھی۔" جینی نے گرلینڈ کی طرف دیکھا جو تن کر بیٹھا ہوا تھا اور غور سے اس کی باتیں سن رہا تھا "کارسن یہاں آ گیا ہے اور میرے خیال میں اسے

www.taemeernews.com

یہ شک ہو چلا ہے کہ میں روسیوں کے لئے کام کر رہی ہوں۔ آج ہی سہ پہر کو اس نے مجھے مالک کے ساتھ دیکھ لیا ہے۔ اس نے تقریباً بے جانی سے اپنا ہاتھ ہلایا "میرے خیال میں بطور ایجنٹ کے میری ترقیوں کا خاتمہ قریب ہے۔" چند لمحوں تک خاموش رہنے کے بعد اس نے بڑے سکون سے اضافہ کیا۔" بلکہ میرا خیال ہے کہ اب میرا بھی خاتمہ قریب ہے۔"

" مالک اور کیا جانتا ہے؟" گرلینڈ نے پوچھا۔

" وہ ایریکو کے متعلق جانتا ہے اور یہ خود مخفیں بھی معلوم ہے" وہ اپنی سگریٹ ایش ٹرے میں ڈالنے کے لئے نیم دراز ہوگئی۔ " وہ کارمن کے متعلق بھی جانتا ہے۔" اس نے گرلینڈ کی طرف دیکھا۔" تم رڈنیر کے لئے کام کر رہے ہو نا؟"

گرلینڈ اپنی سگریٹ کی جلتی ہوئی دم کی طرف دیکھنے لگا۔ اس کے ماتھے پر بل تھے۔

" مالک یہ بھی جانتا ہے۔" جینی نے کہا۔

" بڑا تیز آدمی ہے یہ مالک۔" گرلینڈ نے کہا۔ اس کی آواز میں غصہ تھا۔" بہر حال اس نے ٹھیک ہی کہا ہے۔ بے شک میں رڈنیر ہی کے لئے کام کر رہا ہوں اس کے علاوہ کوئی چارہ نہ تھا۔ یہ نہ سمجھ لینا کہ میں اپنے آپ کو الزام دے رہا ہوں۔ دراصل میں ڈوری جیسے کنجوس، کمزور اور مطلبی آدمی کا کام کرتے کرتے بیزار ہوگیا تھا۔ رڈنیر نے کیری کو تلاش کرنے کے لئے پچاس ہزار ڈالر کی پیش کش کی ہے۔ کیری کے پاس ایک مائیکرو فلم ہے جو رڈنیر حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اب اس کی مجھے کیا پروا۔ رڈنیر ایسی خطیر رقم دے رہا ہے جو ڈوری کبھی نہ دیتا۔"

" تو روپیہ تمہارے لئے بہت زیادہ اہم ہے؟"

www.taemeernews.com

گرلینڈ نے اثبات میں سر ہلایا۔

"جینی! ڈوری جیسے لوگوں کے لئے میں پانچ برس کام کرتا رہا۔ اپنی ذات گھس ڈالی اور مجھے کیا ملا؟ کچھ بھی نہیں ان پانچ برسوں میں میں صرف پانچ سو ڈالر بنک میں جمع کر سکا۔ ہاں جینی۔ روپیہ میرے لئے بہت کچھ ہے۔"

"مارک میرے پاس بہت زیادہ روپیہ ہے۔ ہم یہ سب کچھ چھوڑ کر کہیں چلے جائیں۔ تمھیں ڈنیز سے روپیہ لینے کی کوئی ضرورت نہیں۔ ہو سکتا ہے کہ میرے ساتھ رہنے کے بعد تم رفتہ رفتہ مجھ سے پیار کرنے لگ جاؤ۔"

"بس کرو جینی" گرلینڈ نے کہا۔ "تم خود بھی سمجھ سکتی ہو کہ میں تمھاری پیشکش قبول نہ کروں گا۔"

اس نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور ان کی طرف دیکھنے لگی۔ اس کے ہونٹوں کے کونے کانپ رہے تھے۔

"غالباً تم ٹھیک ہی کہتے ہو لیکن میں نہیں جانتی کہ اب میں کیا کروں گی؟"

گرلینڈ اس کی طرف دیکھنے لگا اور اسے احساس ہوا کہ جینی کے لئے اب صورت حال کس قدر نازک تھی۔

"تمھارے خیال میں کارسن ڈوری کو اپنے اس شک سے مطلع کر دے گا کہ تم ڈبل ایجنٹ ہو؟"

"میرے خیال میں تو کر دے گا یہ کارسن بڑا سخت آدمی ہے۔ وہ ڈوری کو اتنی بہت سی باتیں بتائے گا کہ وہ مجھے الگ کرنے پر مجبور ہو جائے گا۔" جینی نے کہا۔ "لیکن مجھے ڈوری کی فکر نہیں ہے۔"

"تو پھر مالک کی فکر ہے؟" "لیکن وہ جانتا نہیں کہ تم مجھے یہ سب باتیں بتا رہی ہو۔"

www.taemeernews.com

"اس نے مجھے حکم دیا ہے کہ آج رات میں تمہیں اس کے گھر لے جاؤں مجھے تم سے یہ کہنا ہے کہ میری دوست ہلڈا ایک پارٹی دے رہی ہے اور تم سے ملنا چاہتی ہے۔ اب چونکہ مالک کو معلوم ہو چکا ہے انریکو کا کیری سے رابطہ قائم ہے اس لئے وہ تمہیں راستے سے ہٹا دینا چاہتا ہے۔"

"آج رات کو کسی وقت یا کل صبح انریکو مجھے فون کرنے والا ہے" گرلینڈ نے کہا۔ "مالک سے کہہ دینا کہ آج رات تو میں بزنس مینوں کی ایک میٹنگ میں شرکت کر رہا ہوں اور یہ کہ میں نے کہا ہے کہ آئندہ کل رات کو میں ہلڈا سے ملنے چلوں گا۔ اور تب تک تم جانو میں کیری کا پتہ لگا کر اس سے ملنے جا رہا ہوں گا۔

"لیکن وہ بہر حال آج تمہیں اپنے یہاں چاہتا ہے۔ یہ حکم ہے۔"

"اس سے کہہ دینا کہ میں کل رات آ جاؤں گا" گرلینڈ نے کہا "مالک کل رات کا انتظار کرے گا۔ اگر میں کسی میٹنگ میں شرکت کر رہا ہوں تو ظاہر ہے کہ یہ قصور تمہارا نہیں۔ کم سے کم اتنی بات تو وہ سمجھ ہی لے گا کہ تم مجھے مجبور نہیں کر سکتیں کیونکہ اگر تم نے ایسا کیا تو میں کھٹک جاؤں گا۔"

"بہت اچھا۔ یونہی سہی" وہ چھت کی طرف دیکھنے لگی" میں ان سب باتوں سے اب الگ رہنا چاہتی ہوں۔ نکل جانا چاہتی ہوں اس معاملے سے لیکن نکلنے کا کوئی راستہ نظر نہیں آتا" اس نے شانے اچکائے" بہر حال میں ابھی جتیا اور مصیبت سے تمہیں پریشان نہ کروں گی۔"

گرلینڈ اٹھ کر اس کے قریب بستر پر بیٹھ گیا۔

"میں پوچھتا ہوں تم روسیوں کے ساتھ کیوں پھنس گئیں؟" اس نے جینی کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا۔

"تم کبھی بیزار ہوئے ہو؟ کہتے ہیں کہ بیکار دن کے لئے شیطان کام تلاش

www.taemeernews.com

کرلیتا ہے۔ میں ادو سیبول سے اس لئے مل گئی کہ ڈورسی سے اکتا گئی تھی مجھے سنسنی خیزی چاہئے تھی۔ مجھے خطرات سے کھیلتا تھا۔ اور یہ دونوں چیزیں مجھے مل گئیں" وہ اداسی سے مسکرائی۔ "لیکن یہ چیزیں مجھے اتنی پسند نہ آئیں۔ جیسا کہ میرا خیال تھا"

"تم کل کے ہوائی جہاز میں پیرس کیوں نہیں چلی جاتیں؟ چھوڑدو یہ سب بکواس۔ ڈورسی سے کہہ دینا کہ تم اس کے لئے اب کام نہ کروگی۔ اگر مالک پوچھے تو اس سے بھی یہی کہہ دینا"

گرلینڈ جانتا تھا کہ اس کا یہ مشورہ احمقانہ تھا۔ وہ جانتا تھا کہ ایجنٹ اس وقت تک ایجنٹ ہی رہتا ہے جب تک کہ وہ ان لوگوں کے لئے، جن کا وہ ایجنٹ ہو، بیکار نہیں ہوجاتا۔ لیکن وہ جینی کو کسی اور طرح سے تسلی نہ دے سکتا تھا۔ اس کی سمجھ میں ہی نہ آرہا تھا کہ وہ کیا ہے۔

"شاید میں ایسا ہی کروں جیسا تم نے کہا ہے" جینی نے اپنی باہیں گرلینڈ کی گردن میں ڈال دیں" مارک! مجھ سے تھوڑا سا پیار کرلو۔ فکر نہ کرو پیار کا یہ سلسلہ زیادہ نہ چلے گا کیونکہ مجھے اپنا خاتمہ قریب دکھائی دیتا ہے۔ بس اب کچھ نہ کہو۔ پیار کرو مجھ سے"

اور اس چھپے ہوئے مائیکروفون نے، ان دونوں کی باتوں کا ایک ایک لفظ دوسرے کمرے میں رکھے ہوئے ٹیپ ریکارڈ تک پہنچا دیا۔ اس ٹیپ میں کچھ اور پہنچانا شروع کیا۔ گرلینڈ اور جینی کے بدن ملے اور جینی کی انبساط اور سرخوشی کی کراہیں اسی ٹیپ ریکارڈ میں ٹیپ ہونے لگے۔

---

www.taemeernews.com

نواں باب

چار بجنے کے چند منٹ بعد پیرس سے آنے والا ہوائی جہاز ڈاکر کے ایرپورٹ پر اترا اور اس کے کچھ ہی دیر بعد مسافروں کی قطار پولیس کنٹرول میں سے گزرنے لگی۔ مسافروں کی قطار میں دو ایسے مسافر بھی تھے جن کے سوٹ ایسے معلوم ہوتے تھے جیسے بڑی عجلت میں اور سلے سلائے تیار خریدے گئے ہوں۔ ان دونوں کے ہاتھ میں ایک ایک سوٹ کیس تھا۔ ان میں سے ایک شخص گہری رنگت والا طویل القامت اور بشرے سے تند خو معلوم ہوتا تھا۔ دوسرا پست قامت اور موٹا تھا۔

جب وہ پولیس کنٹرول کی طرف بڑھ رہے تھے تو موٹا آدمی اپنی گول گول آنکھوں سے چاروں طرف دیکھ رہا تھا اس کی نظریں ان بھرے بھرے جسم والی افریقی عورتوں پر آکر جم گئیں جو ایرپورٹ کے جنگلے کے دوسری طرف کھڑی ہوئی تھیں اور اپنے عزیز و اقربا کے استقبال کو آئی تھیں۔ ان عورتوں کے رنگین لباس اور ان کے زیورات اور ان کے بے حد سفید دانتوں نے، معلوم ہوتا ہے اس موٹے شخص کو مسحور کر دیا تھا۔ اس کی گہری رنگت والے ساتھی نے، جس کا چہرہ ہر قسم کے جذبات سے عاری اور پتھر جیسا تھا، ان عورتوں کی طرف دیکھا تک نہیں لورنگ نے پہلی دفعہ افریقہ آیا تھا چنانچہ ہر چیز کو حیرت اور دلچسپی سے دیکھ رہا تھا۔

وہ دونوں پولیس کنٹرول اور پھر کسٹم سے گزر کر ایرپورٹ کی عمارت

www.taemeernews.com

میں اور راستے عبور کر کے دوسری طرف سڑک پر آ گئے۔ سہ پہر کی دھوپ سخت اور تیز تھی۔

"ان عورتوں کو دیکھا یار تم نے؟" بورگ نے دونوں ہاتھ ملا کر کہا "کالی ہیں لیکن ہائے ہائے۔ قیامت ہیں کہ نہیں؟"

"یکومت" شوارز نے اس کی طرف دیکھے بغیر کہا۔ اس نے اپنا سوٹ کیس رکھ دیا اور ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

ایک افریقی، جو سرخ وردی میں تھا، ان کے قریب آیا۔

"صاحب انگورہ ہوٹل چلیں گے؟"

بورگ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"بس تیار ہے" افریقی نے بس کی طرف اشارہ کیا "پانچ منٹ میں روانہ ہو رہی ہے۔"

وہ دونوں آگے بڑھے ٹکٹ خریدے اور بس میں سوار ہو گئے۔ کئی دوسرے مسافر بھی بس میں بیٹھے ہوئے تھے جن میں سے زیادہ تر امریکی اور فرانسیسی بزنس مین تھے۔ بورگ شوارز کے قریب بیٹھ کر کھڑکی سے باہر دیکھنے لگا۔

ایک دن پہلے رڈنر کو گرلینڈ کا ایک تار ملا تھا لیکن اس کا مضمون اتنا مبہم اور غیر اطمینان بخش تھا کہ رڈنر نے فوراً ہی بورگ کو طلب کیا۔

"بورگ! تمھیں صبح کے ہوائی جہاز سے شوارز کے ساتھ ڈاکر جانا ہے" اس نے کہا تھا "وہاں جا کر معلوم کرو کہ گرلینڈ کیا کر رہا ہے۔ وہ بہت ساوقت ضائع کر چکا ہے۔ اس سے بات چیت کرنے کے بعد مجھے فوراً تار سے خبر دو۔"

اب بورگ کو اس بات کا افسوس تھا کہ یہ شوارز اس کا ہم سفر کیوں بنا۔ وہ تو افریقہ میں مزے اڑانے کے خواب دیکھ رہا تھا۔ لیکن اب اس شخص شوارز کے ساتھ ــــ

www.taemeernews.com

یہ سوار تو پتھر تھا بالکل۔

بس ہوٹل کی طرف جا رہی تھی اور بورگ آسمان کی نیلاہٹوں میں پرواز کرتے ہوئے عقابوں، راستہ عبور کرتے ہوئے بھیڑوں اور مویشیوں کے ریوڑوں اور بھرے بھرے اور چمکتے ہوئے جسم والی افریقی عورتوں کو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہا تھا اور سیٹی بجا کر شوار نہ کی پسلیوں میں کہنی مار رہا تھا۔

لیکن شوار نہ اس کی حیرت اور مسرتوں میں شریک نہ تھا۔ بت کی طرح بیٹھا بس اپنے سامنے دیکھ رہا تھا۔

ہوٹل میں پہونچے تو معلوم ہوا کہ ریذیڈنٹ کے سکریٹری نے فون کر کے پہلے ہی سے دو کمرے مخصوص کرا دیئے تھے۔

پولیس کے قاعدوں کی خانہ پری کرنے کے بعد بورگ نے کلرک سے پوچھا۔

"آپ کے ہوٹل میں کوئی مسٹر گلکرسٹ تو مقیم نہیں ہیں؟"

"جی۔ ہیں نا جناب" کلرک نے گردن گھما کر کنجیوں کی الماری کی طرف دیکھا "وہ اس وقت اپنے کمرے میں ہی ہوں گے"

"آپ ذرا انھیں فون پر بلا دیجیے۔"

کلرک نے ریسیور اٹھا کر گرلینڈ کے کمرے کا نمبر ملایا۔

یہ وہ وقت تھا جب گرلینڈ نہ صرف جینی کے کمرے میں تھا بلکہ اسے اپنی آغوش میں بھی لے چکا تھا چنانچہ اس نے اپنے کمرے میں بجتے ہوئے ٹیلیفون کی آواز نہ سنی اور اگر سنی بھی تو وہ اس کی طرف ذرا بھی متوجہ نہ ہوا۔

"مجھے افسوس ہے جناب" کلرک نے ریسیور رکھ کر کہا "فون کا جواب نہیں ملا۔ ممکن ہے کہ مسٹر گلکرسٹ اس وقت ہوٹل میں نہ ہوں، کہیں باہر چلے گئے ہوں اور غلطی سے کنجی

www.taemeernews.com

اپنے ساتھ لے گئے ہوں۔

"کوئی بات نہیں" بورگ نے کہا "میں اپنے کمرے میں ہی ہوں۔ جب مسٹر گلکرسٹ واپس آجائیں تو مجھے اطلاع دے دیجیے۔"

"بہت اچھا صاحب"

ایک لڑکی نے کاؤنٹر پر آکر کنجی طلب کی اور بورگ نے اس کی طرف دیکھا تو اس کے ہونٹ سیٹی بجانے کے لئے سمٹ گئے لڑکی نے نہانے کا لباس پہن رکھا تھا اور اس کا سینہ تقریباً عریاں نظر آرہا تھا۔

شوار زاور پورٹر کے پیچھے اپنے کمرے کی طرف جاتے ہوئے بورگ نے سوچا کہ یہاں مزے تو بے شک ہیں۔

لفٹنٹ ایملر اس چھوٹے سے کمرے میں لے آیا جو ایک میز، چار کرسیوں اور ایک نیلے رنگ کے ٹیلیفون سے سجا ہوا تھا۔ "وہ سامنے ٹیلیفون ہے" ایملر نے کہا۔ "بند ہو جاؤ اس کمرے میں۔ یہاں کوئی تمھارے کام میں مخل نہ ہوگا۔ اور کسی چیز کی ضرورت تو نہیں ہے؟"

"فی الحال تو کسی چیز کی ضرورت نہیں لفٹنٹ ۔ شکریہ" کارمن نے کہا اور بیٹھ گیا۔

"جس چیز کی بھی ضرورت ہو بس کہہ دیجیے" ایملر نے کہا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔

کارمن نے فون اٹھایا اور آپریٹر کو ڈورس کا نمبر دے کر سلسلہ ملانے کی درخواست کی۔ جب آپریٹر کال ملا رہا تھا تو کارمن نے ڈائری اور پنسل نکال کر اپنے قریب میز پر رکھ لی اور سلسلہ جڑنے کا انتظار کرنے لگا۔

www.taemeernews.com

تین منٹ بعد اس نے ڈوری کی آواز سنی جو پیرس سے اس تک صاف پہنچ رہی تھی۔

"میں کارمن ڈاکر کے امریکی سفارت خانے سے بول رہا ہوں"

"کہو۔ کیا ہوا؟"

"بہت کچھ" کارمن نے سگریٹ جلائی۔ "میں تفصیل سے اور مسلسل بیان کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ اگر آپ سوال پوچھنا چاہیں تو بیچ میں ہمیں روک دیجئے"

اور اس نے ایر پورٹ پر جینی سے ملاقات سے لے کر بعد میں جتنے کچھ واقعات ہوئے تھے بیان کر دیئے۔

وہ ڈوری کے سانسوں کی آواز اور کاغذ کی سرسراہٹ کی آواز سن رہا تھا۔ ڈوری اس کی خاص خاص باتیں نوٹ کر رہا تھا۔

"مجھے اس شخص کا، جو ڈین کہلاتا ہے، حلیہ بتاؤ" دفعتہً ڈوری نے کہا۔

"بڑا تگڑا آدمی ہے یہ۔ چھ فٹ چار انچ کا قد ہوگا، بال بھورے اور چکدار ہیں۔ آنکھیں نیلی ہیں۔ وہ خوبصورت قبول صورت ہے اور اگر وہ ڈینش ہو سکتا ہے تو پھر میں جنرل ڈی گول ہو سکتا ہوں"

چند ثانیوں تک خاموشی کا وقفہ رہا۔

"کیا مالک ہے" ڈوری نے دفعتہً کہا "روسی کا ٹاپ ایجنٹ ہے۔ میں نے اسے دیکھا تھا کبھی۔ تمھارا ڈینش مالک کے علاوہ اور کوئی نہیں"

"بالکل نہیں ہو سکتا ہے" کارمن نے پہلے کبھی مالک کو دیکھا تو نہ تھا لیکن وہ اسکے متعلق بہت کچھ سن چکا تھا اور اسی طرح اس سے واقف تھا جس طرح کہ ایک ملک کا ایجنٹ دوسرے ملک کے ایجنٹ سے واقف ہوتا ہے

www.taemeernews.com

"تو پھر ـــ کیا خیال ہے آپ کا؟"

"تم نے حقیقت میں جینی کو اُس کے ساتھ دیکھا تھا؟"

کارمن نے بے چینی سے پہلو بدلا۔

"میں نے ان دونوں کو کار میں پاس پاس بیٹھے دیکھا تھا مسٹر ڈوری۔ ہمیں حقیقت کو بہر حال قبول کرنا ہے خواہ وہ کتنی ہی تلخ کیوں نہ ہو۔ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ جینی ڈبل ایجنٹ ہے اور یہ تو آپ بھی سمجھ سکتے ہیں اور میں بھی کہ وقت آنے پر وہ کس کا ساتھ دے گی۔ اب بتایئے کہ میں کیا کروں؟"

ڈوری اپنی میز کے سامنے بیٹھا ہوا تھا، میز پر فائلیں بکھری ہوئی تھیں اور خود ڈوری کے معدے کی تہ میں سرد برفیلی لکیریں سی دوڑ رہی تھیں۔ جینی ـــ ڈبل ایجنٹ! ـــ یہ تسلیم کرنے کے لئے وہ تیار نہ تھا۔ پچھلے ایک برس سے وہ اس عورت پر سو فیصد اعتبار کر رہا تھا۔ اس نے جینی کے ساتھ ساتھ امریکہ کے چوٹی کے رازوں کے متعلق گفتگو کی تھی۔ اس نے اس عورت کو وہ فائلیں دکھائی تھیں جو صرف ڈوری کے لئے تھیں۔ اس کی انگلیوں نے ریسیور کو اس بری طرح سے دبوچ لیا کہ آخر کار اس کی انگلیاں درد کرنے لگیں۔

یہ اب بھی ہو سکتا تھا کہ کارمن کا خیال غلط ہو۔ شاید مالک کو معلوم ہو گیا تھا کہ جینی امریکی ایجنٹ ہے چنانچہ ہو سکتا تھا کہ وہ اس کے ساتھ دوستانہ تعلقات پیدا کرنے کی کوشش کر رہا ہو۔ ممکن ہے صرف اتنی سی بات ہو۔ محض اس بنا پر اسے مجرم ٹھہرانا کہ وہ مالک کے ساتھ دیکھی گئی تھی ...

پھر اسے یاد آیا کہ کارمن نے کیا کہا تھا۔ وہ مالک کے پراسرار بنگلے میں گئی تھی۔ یہ کہ دوسری دفعہ وہ مالک سے ملی تھی۔ ایک بار پھر ڈوری نے اس ثبوت کو جھٹلانے

www.taemeernews.com

کی کوشش کی۔ مالک نے اس کے لئے جو جال بچھایا تھا ممکن ہے جینی اس میں بے خبری میں پھنس گئی ہو۔ ممکن ہے کہ جینی نے مالک کو محض ایک سیاح سمجھا ہو اور اس کے ساتھ سیر سپاٹے کر کے اپنا دن بہلا رہی ہو۔

"مسٹر ڈوری!" کارمن نے بے چینی سے کہا" اب میرے لئے کیا حکم ہے؟

"جینی مالک کے ساتھ کام کر رہی ہے اس کا کوئی ٹھوس ثبوت تمھارے پاس نہیں ہے" ڈوری نے تنکے کا سہارا لیا" اور تم سے زیادہ میں اس سے واقف ہوں۔ وہ مردوں کی بھوکی ہے چنانچہ ممکن ہے کہ وہ مالک کے ساتھ پھنس گئی ہو یہ جانے بغیر کہ وہ کون ہے"

"تو پھر اس کے متعلق آپ کیا کہیں گے کہ وہ ایرپورٹ پر نظر نہیں رکھ رہی جہاں اس کا کام ہی یہ ہے۔ مالک سے رخصت ہونے کے بعد جب میں اس سے ملا تو اس کے چہرے کا رنگ کیوں اڑ گیا؟"

"اس کی کوئی وجہ ہو سکتی ہے" ڈوری نے کہا" میں یہ بات تسلیم نہیں کر سکتا کہ وہ روسیوں کے ساتھ کام کر رہی ہے"

"میں تو حقیقت بیان کر رہا ہوں۔ اب یہ آپ کا معاملہ ہے اور آپ کی ذمہ داری ہے کہ آپ اس سے کیا نتائج اخذ کرتے ہیں۔ میرے لئے کیا حکم ہے؟"

"اسی وقت ہوٹل میں جا کر جینی سے ملو اور کہو اس سے کہ وہ کل کے ہوائی جہاز سے پیرس آ جائے۔ اس سے کہو کہ میں اسے ایک دوسرا کام دینا چاہتا ہوں اور اس کی جگہ ڈاکر ایک دوسرا ایجنٹ بھیج رہا ہوں۔ ایسی کوئی بات نہ کہنا جس سے وہ کھٹک جائے۔ دوستوں کی طرح بات کرنا اس سے کہنا کہ جب میں نے فون کیا تو اس وقت تم اتفاقاً سفارت خانے میں ہی تھے چنانچہ میں نے تمہیں یہ پیغام دے دیا۔ سمجھ گئے؟"

www.taemeernews.com

"لیکن فرض کیجئے کہ وہ واپس پیرس آنے سے انکار کر دے؟ فرض کیجئے کہ مالک اسے نہ جانے دے۔"

ڈوری نے ہاتھ کی پشت سے اپنے ماتھے پر کا پسینہ پونچھ لیا۔

"تو پھر ایبلر سے کہو کہ وہ اسے گرفتار کر کے اپنے چند آدمیوں کے ساتھ یہاں بھیج دے۔"

"ٹھیک ہے ___ چلے گا" کارمن نے کہا اور فون رکھ دیا۔

ٹیلیفون کی گھنٹی نے جینی کو جگا دیا۔ وہ اٹھ کر بیٹھ گئی اور اس کا دل بری طرح سے دھڑکنے لگا۔ اس نے خوفزدہ نظروں سے گرلینڈ کی طرف دیکھا۔

گرلینڈ کہنی کے سہارے نیم دراز ہو گیا۔ اور پھیر سر ہلا کر بولا۔

"تم ہی جواب دو"

اس نے اپنی گھڑی کی طرف دیکھا۔ چھ بج کر پچیس منٹ ہو رہے تھے۔

جینی نے فون اٹھایا

"کوئی مسٹر کارمن آپ کو پوچھ رہے ہیں مادام" ہوٹل کے کلرک کی آواز تھی۔

جینی نے قدرے ہچکچاہٹ کے ساتھ جواب دیا۔

"ان سے کہو بار میں انتظار کریں۔ میں دس منٹ میں آتی ہوں۔"

گرلینڈ بستر میں سے نکل آیا تھا اور اپنے کپڑے پہن رہا تھا

"کون تھا؟" اس نے پوچھا

"کارمن"

"تمہارے خیال میں وہ ڈوری کو کال کر کے آیا ہے؟"

"شاید" جینی بستر میں سے نکل کر غسل خانے میں پہنچی اور وہیں سے کہا

www.taemeernews.com

مجھے اس کی فکر نہیں ہے البتہ مارک کی طرف سے ذرا خوفزدہ ہوں۔"

گرلینڈ سگریٹ سلگا کر پلنگ کے کنارے پر بیٹھ گیا۔ کچھ دیر بعد جینی غسل خانے سے باہر آئی۔

"آج رات کسی نہ کسی طرح اسے سنبھال لو" گرلینڈ نے کہا "اور پھر وہی کرو جو میں نے کہا ہے۔ یعنی چلی جاؤ یہاں سے۔ واپس پیرس چلی جاؤ۔"

جینی نے اس کی طرف دیکھا اور مسکرائی۔ اس کی یہ مسکراہٹ جبری تھی۔

"تم نہیں ٹھہر رہے ہو مارک؟" اس نے پوچھا

"ہاں مناسب ہوگا کہ میں یہاں سے چلا جاؤں۔ ہوسکتا ہے کہ وہ لوگ ہوٹل پر نظر رکھے ہوئے ہوں۔ کارمن سے چھٹکارا پانے کے فوراً بعد مارک کو فون کر دینا۔ میں ٹاکر چلا جاؤں گا اور آج رات کسی وقت واپس آؤں گا۔ پھر ہم مل کر صورت حال پر غور کریں گے۔ ٹھیک ہے؟"

جینی نے آگے بڑھ کر اپنی بانہیں گرلینڈ کی گردن میں ڈال دیں۔

"مارک! میں تم سے محبت کرتی ہوں۔ تم میرے پہلے اور آخری محبوب ہو۔ تم غالباً نہیں جانتے لیکن تم نے مجھے جو کچھ دیا ہے کسی نے نہیں دیا۔ اب میرا انجام کیسا بھی ہو مجھے اس کی پروا نہیں۔"

گرلینڈ نے اس کی طرف دیکھا۔ جینی کی اس آخری بات نے اسے متفکر کر دیا تھا۔ اس نے جینی کے ہونٹ چوم لئے۔ وہ کچھ دیر تک اس سے لپٹی رہی۔ اور پھر الگ ہو گئی۔

"خدا حافظ مارک کبھی کبھی مجھے یاد کر لینا۔"

"اب یہ تم ذرا ماں بن رہی ہو" وہ بولا "تمہیں کچھ نہیں ہوگا۔ کل میں یہاں سے چلا جاؤں گا اور تم بھی پیرس کے لئے روانہ ہو جاؤ گی۔"

www.taemeernews.com

"ٹھیک ہے"

وہ دونوں ایک دوسرے کی طرف دیکھتے رہے۔ پھر گرلینیڈ اٹھ کر دروازے قریب پہونچا۔ دروازہ کھول کر احتیاط سے باہر دیکھا، گردن گھما کر جینی کی طرف دیکھا، مسکرایا اور تیزی سے باہر نکل کر اپنے کمرے کی طرف چل دیا۔

اس نے پستول کا خول بغل میں لٹکایا، اس میں پستول رکھا، اپنی جیبیں ٹٹول کر اطمینان کیا کہ اس کے پاس روپیہ بھی تھا اور سگریٹ بھی، کمرے سے باہر آیا اور لفٹ میں گھس کر ریسیپشن لوبی کا بٹن دبایا۔ جب وہ کلرک کو اپنے کمرے کی کنجی دے رہا تھا تو اس نے کہا:۔

"مسٹر گلکرسٹ۔ دو صاحب آپ کو پوچھ رہے تھے: مسٹر بورگ اور مسٹر شوارز۔ آپ فرمائیں تو میں ان کے کمرے میں فون کر دوں؟"

گرلینیڈ نے حیرت کا اظہار اپنے بشرے سے نہ ہونے دیا۔ تو رڈینز گویا بے قرار ہو رہا تھا اس نے سوچا۔ اس کے یہ دو ٹھگ صورت حال کو الجھا سکتے ہیں

"اس وقت تو میں ذرا جلدی میں ہوں" گرلینیڈ نے کہا "میں جب واپس آؤں گا تو ان سے ملاقات کروں گا۔ میرے لئے ایک ٹیلیفون آنے والا ہے اگر ٹیلیفون آجائے تو آپ کہہ دیجئے کہ میں لا کر کلب دی سور ہوٹل کے بار میں ہوں۔ اس نے جیب سے پچاس فرانک کا نوٹ نکال کر کلرک کے ہاتھ میں تھما دیا "میرے ان دوستوں سے، جو مجھے پوچھ رہے تھے، یہ نہ کہنا کہ میں کہاں جا رہا ہوں۔ میں بزنس کے ایک بے حد ضروری اہم کام سے جا رہا ہوں اور نہیں چاہتا کہ کوئی مجھے خواہ مخواہ پریشان کرے۔"

"آپ فکر نہ کریں صاحب۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔ شکریہ آپ کا"

جب وہ لوبی سے باہر نکل رہا تھا تو اس نے جینی کو لفٹ میں سے نکل کر

www.taemeernews.com

بار کی طرف جاتے دیکھا۔ اس نے پیازی رنگ کا اور بے آستینوں کا فراک پہن رکھا تھا۔ گرانیڈ ذرا دیر کے لئے ٹھٹھک گیا لیکن پھر آپ ہی آپ سر ہلا کر باہر آیا۔ اور اس طرف چلا جہاں اس نے اپنی کار پارک کی تھی۔

کارمن ٹریس میں بیٹھا بیئر پی رہا تھا۔ اس نے جینی کو آتے دیکھا تو اٹھ کر اور مسکرا کر اس کا استقبال کیا۔

"ہیلو" وہ بولا "کیا پیو گی؟"

"جن اور ٹانک" وہ بیٹھ گئی۔

ویٹر کو آرڈر دینے کے بعد کارمن نے بے پروائی سے پوچھا۔

"چار بجے کے ہوائی جہاز پر کوئی نہ تھا؟"

"نہیں"

"میرے پاس تمھارے نام ایک پیغام ہے"

ویٹر نے جینی کا ڈرنک اس کے سامنے رکھ دیا۔ جینی کا دل دھڑک رہا تھا، ریڑھ کی ہڈی میں ٹھنڈک کی لہر دوڑ رہی تھی اور وہ خود کارمن کی طرف دیکھ رہی تھی جو بے حد پرسکون معلوم ہوتا تھا۔

"میرے نام پیغام ہے؟"

"آج سہ پہر کے وقت میں امریکی سفارت خانے میں بیٹھا ہوا تھا کہ تمہاری کال آگیا" کارمن نے چسکی لینے کے لئے جام اٹھایا اور کنکھیوں سے دیکھا کہ جینی کی دونوں مٹھیاں بھنچ گئی تھیں۔ "وہ چاہتا ہے کہ تم پیرس پہنچ جاؤ۔۔ ایک خاص کام آپڑا ہے جسے وہ تمھارے سپرد کرنا چاہتا ہے کل کے ہوائی جہاز سے وہ تمھاری جگہ دوسرا ایجنٹ بھیج رہا ہے یہاں۔ وہ کل

www.taemeernews.com

تمھیں پیرس میں چاہتا ہے۔ ٹھیک ہے؟"
"اگر مجھے رزرویشن مل گیا تو چلی جاؤں گی۔
"اس کا انتظام میں کر دوں گا" کارمن نے ایئر فرانس کا ٹکٹ جینی کے سامنے میز پر رکھ دیا" یہ رہا تمھارا ٹکٹ۔ تمھیں اب صرف یہ کرنا ہے کہ اپنا سامان پیک کر لو"
"بہت اچھا۔ شکریہ۔ لیکن مجھے ہمیشہ اس بات کا افسوس رہے گا کہ میں یہاں کوئی خاص کام نہ کر سکی" جینی نے جام اٹھا کر ہونٹوں سے لگا لیا۔
اس کے لئے صورت حال خلاف توقع بہتر ہو رہی تھی۔ اگر کارمن نے ڈوری سے کہا بھی ہے کہ جینی ڈبل ایجنٹ ہے تو اس کا کوئی ثبوت اس کے پاس نہیں ہے اس کا اسے یقین تھا اور یہ بھی یقین تھا کہ وہ ڈوری کو سنبھال لے گی وہ شروع سے ڈوری کے سامنے اپنی بات منواتی آئی تھی چنانچہ اس وقت بھی وہ اسے منا کر اپنا حامی بنا لے گی
"سچ کہتی ہو۔ تمھارا یہاں آنا بیکار ہی گیا" کارمن نے کہا" میرے خیال میں تو ہم کبھی معلوم نہ کر سکیں گے کہ وہ مادام فوشر کیا فروخت کرنا چاہتی تھی۔ ممکن ہے وہ کوئی معمولی اطلاع رہی ہو۔؟"
"چند دنوں کے لئے میں خود یہاں بڑا جھک مار رہا ہوں گا لیکن تم تو ڈوری سے واقف ہی ہو۔ وہ کسی معجزے کا انتظار کر رہا ہے" وہ اٹھ کھڑا ہوا "تو میں چلتا ہوں۔ جب تم ڈوری سے ملو تو اس سے کہنا کہ میں یہاں خواہ مخواہ وقت ضائع کر رہا ہوں چنانچہ مناسب ہوگا کہ مجھے بھی جلد از جلد پیرس واپس بلا لیا جائے
"کہہ دوں گی"
"اچھا تو خدا حافظ"
کارمن نے اس کی طرف ہاتھ ہلایا اور ہوٹل کا زینہ اتر گیا۔
جینی نے اپنا ڈرنک ختم کر کے سگریٹ جلائی۔ پانچ منٹ تک وہ دیکھا

www.taemeernews.com

بیٹھی کچھ سوچتی رہی۔ اس کا چہرہ جذبات سے عاری تھا اور آنکھوں میں بادل سے منڈلا رہے ہے۔ پھر وہ اٹھی اور اپنے کمرے میں آگئی۔

اس کی گھڑی چھ بج کر پچیس منٹ بجا رہی تھی۔ مالک کو فون کرنے کا وقت آگیا تھا۔

وہ بیٹھی ٹیلیفون کی طرف دیکھتی رہی اور اسے احساس ہوا کہ سرد خوف اس کے دل میں اترتا جا رہا تھا۔ کئی منٹوں کی کوششوں کے بعد ہی وہ رسیور اٹھانے کی جرأت کر سکی۔ اس نے آپریٹر کو مالک کا نمبر دیا۔

مالک فون پر آگیا۔

"یس ؟"

مالک کی گونجدار آواز نے جینی کو کپکپا دیا۔

"میں گلکرسٹ سے ملی تھی" اس نے اپنی آواز کو قابو میں رکھ کر کہا "میں نے اسے آج رات کی پارٹی میں چلنے کی دعوت دی لیکن وہ نہیں آسکتا۔ ایک بزنس کے سلسلے میں اسے کسی سے ملنا ہے۔ اس نے کہا ہے کہ وہ اس ملاقات کو ملتوی نہیں کر سکتا۔ میں نے اسے مجبور کرنا مناسب نہ سمجھا مبادا وہ کھٹک جائے البتہ اس نے کہا کہ وہ کل رات بخوشی میرے ساتھ چلے گا چنانچہ کل رات آٹھ بجے کا وقت میں نے اس کے ساتھ طے کر لیا ہے"

دوسری طرف خاموشی کا وقفہ رہا تو جینی کانپ گئی۔

"میں نے کہا تھا آج ہی رات کو" مالک کی آواز کرخت تھی۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن وہ آج رات آنہیں سکتا"

چند ثانیوں کی خاموشی کے بعد مالک نے کہا۔

"خیر کوئی بات نہیں۔ ہم بیکار اپنا وقت ضائع کر رہے ہیں۔ لیکن کیا کیا جائے

www.taemeernews.com

مجبوری ہے کل رات کو ہی سہی۔ میں نے تمہارے لئے کار بھیج دی ہے جو اب تک ہوٹل کے پھاٹک پر پہونچ گئی ہوگی۔ میں ایک خاص معاملے میں تم سے مشورہ کرنا چاہتا ہوں۔"

اور فون بند ہو گیا۔

جینی ریسیور ہاتھ میں پکڑے بیٹھی رہی۔ اس کا جسم سرد ہو گیا تھا، دل پسلیوں سے ٹکرا رہا تھا۔ اور حلق خشک ہو گیا تھا۔ اس نے آہستہ سے ریسیور رکھ دیا اور اٹھ کر کھڑکی میں جا کھڑی ہوئی۔

کالی کیڈی لاک ہوٹل کے سامنے کھڑی ہوئی تھی اور اس میں حسب معمول افریقی شوفر بیٹھا ہوا تھا اور وہ حسب معمول بانس کی کھپچی چبا رہا تھا۔

اس نے واپس آکر الماری میں سے اپنا ہینڈ بیگ نکال لیا۔ بیگ کے ہنڈل پر چاندی کا ایک لٹو سا بنا ہوا تھا۔ اس نے لٹو کو پکڑ کر گھمایا تو اس کا اوپری حصہ کھل کر الگ ہو گیا۔ جینی نے بیگ اوندھایا تو لٹو کے بقیہ حصے میں سے ایک چھوٹی سی بوتل نکل آئی۔ یہ بوتل جینی کے ہاتھ کی انگلی کے ناخن سے زیادہ بڑی نہ تھی۔ اس نے بوتل کو روشنی کی طرف کر کے دیکھا۔ اس میں بے رنگ کی سیال شئے بھری ہوئی تھی۔ ڈوری نے اسے یہ بوتل کچھ عرصے پہلے دی تھی اور تب سے جینی نے اسے اپنی ہینڈ بیگ کے لٹو میں چھپا رکھی تھی۔

"مناسب ہوگا کہ اسے تم ہمیشہ اپنے پاس رکھو" ڈوری نے کہا تھا "یہ بھی تمہارے جاسوسی کے لوازمات میں سے ایک ہے۔ اگر خدانخواستہ تم کبھی بری طرح سے پھنس جاؤ اور بچنے کی کوئی امید نہ ہو تو یہ بوتل اپنے منہ میں رکھ کر دانتوں سے توڑ دینا۔ تم چند سکنڈ میں ہی مر جاؤ گی۔"

جینی نے یہ بوتل اپنے منہ میں رکھ کر شہادت کی انگلی سے ایک طرف کے

www.taemeernews.com

گال اور دانتوں کے درمیان دھکیل دی۔ اس نے آئینے میں اپنا سفید چہرہ دیکھا۔ اس کے گال پسینے برابر بھی ابھار نہ تھا اور کوئی کہہ نہ سکتا تھا کہ اس نے منھ میں بوتل چھپا رکھی ہے۔

پھر وہ کمرے سے باہر آئی، دروازہ مقفل کیا، بظاہر بڑے اطمینان اور سکون سے اپنے ہاتھ میں بیگ ہلاتی لفٹ کی طرف چلی۔

بورگ نے اپنے موٹے گال پھلائے اور پھر ہونٹ سمیٹ کر بوریت کی سیٹی کی آواز میں منھ سے ہوا نکالی۔ وہ اپنے کمرے کی کھڑکی کے سامنے کھڑا نیچے ہوٹل کی روش پر دیکھ رہا تھا۔ وہ پچھلے آدھے گھنٹے سے وہاں کھڑا مختلف قسم کی کاروں کو ہوٹل میں آتے دیکھ رہا تھا۔

"ابھی ابھی کالی کیڈی لاک آئی ہے" اس نے شوارز سے کہا جو کھڑکی سے دور بیٹھا اخبار دیکھ اور سگریٹ پھونک رہا تھا" کسی خاص آدمی کی معلوم ہوتی ہے۔ اس کا شوفر افریقی ہے جس نے سُرخ ترکی ٹوپی لگا رکھی ہے۔ اب میں سوچتا ہوں کہ اگر میں ایسی ٹوپی پہن لوں تو کیا معلوم ہوں۔ سوچ رہا ہوں کہ ایسی ٹوپی خرید ہی لوں"

شوارز نے اخبار کا ورق الٹا۔ وہ بورگ کی باتیں نہ سُن رہا تھا۔

بورگ غرایا۔

"میں تو شراب پینے جا رہا ہوں۔ چل رہے ہو؟"

"نہیں" شوارز نے جواب دیا۔

"تو میں جاتا ہوں۔ میں بار میں ہوں گا۔ اگر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔" بورگ ایک دم سے خاموش ہو کر کھڑکی سے جھک گیا" لعنت ہے یار ۔ تو وہ رہا وہ ۔ جلدی

www.taemeernews.com

آؤ یار۔"

بورگ کی آواز میں کوئی خاص بات تھی کہ شوارز جلدی سے اٹھ کر اسکے قریب پہونچا۔ دونوں کھڑکی سے باہر دیکھنے لگے۔

انھوں نے گرلینڈ کو ہوٹل کا زینہ اتر کر سیڈرن کار کی طرف جاتے دیکھا۔ وہ دروازہ کھول کر ڈرائیونگ وہیل کے پیچھے بیٹھ گیا۔ اس نے دروازہ بند کیا اور پھر کار غرا کر ڈاکر کی طرف بھاگ پڑی۔

"یہ کیا بات ہوئی؟" بورگ نے پھنکار کر کہا "میں پوچھتا ہوں ہوٹل کے اس سیاہ فام کلرک نے اسے یہ کیوں نہ بتادیا کہ ہم یہاں آئے ہوئے ہیں؟"

"یہ تم کیسے کہہ سکتے ہو کہ اس نے نہ بتایا ہوگا؟" شوارز کی نظریں اب بھی سیڈرن کا تعاقب کر رہی تھیں۔ بورگ نے مشکوک نظروں سے اپنے ساتھی کی طرف دیکھا۔

"تمھارا خیال ہے کہ یہ گرلینڈ ہمیں ڈبل کراس کر رہا ہے؟" اس نے پوچھا۔

"اب یہ میں کیا جانوں"

بورگ نے شانے اچکائے۔

"اب یہاں چپکے رہنے سے کوئی فائدہ نہیں۔ آؤ۔ کچھ پیا جائے چل کر"

شوارز نے اخبار لپیٹا اور۔ وہ دونوں لفٹ کے ذریعہ رسیپشن لوبی میں آگئے وہ کلرک، جس سے بورگ نے بات کی تھی، کاؤنٹر پر نہ تھا۔ بورگ نے ایک پورٹر سے پوچھا کہ بار کہاں تھا۔ وہ اور شوارز زینہ اتر کر بار میں پہونچے بورگ نے ڈبل وہسکی اور شوارز نے بیر کا آرڈر دیا۔

جب بورگ اپنا جام خالی کر رہا تھا تو ایک پورٹر بار میں ادھر ادھر گھومنے اور پکارنے لگا

www.taemeernews.com

"مسٹر گلکرسٹ۔ آپ کا فون ہے۔ آپ کا فون ہے مسٹر گلکرسٹ۔"

بورگ اٹھ کھڑا ہوا۔

"تم یہیں ٹھیرو" اس نے شوارز سے کہا۔

اور پھر وہ بار سے نکل کر ریسپشن ہال میں آگیا۔ اس نے دیکھا کہ ایک کلرک ریسیور ہاتھ میں لیے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔ بورگ کاؤنٹر کے قریب پہونچا اور بظاہر وہاں رکھے ہوئے پرتگالی کارڈوں کو دیکھنے لگا۔

کلرک نے ریسیور میں کہا۔

"مجھے افسوس ہے صاحب۔ مسٹر گلکرسٹ کہیں باہر گئے ہوئے ہیں" وہ سنتا رہا پھر بولا "ایک منٹ جناب۔ میں دیکھتا ہوں" کلرک نے سامنے رکھے ہوئے ایک رجسٹر کے صفحے الٹائے "جی ہاں صاحب۔ آپ کے نام پیغام ہے۔ آج شام مسٹر گلکرسٹ لاکمرو کس دی سود ہوٹل کے بار میں ہوں گے۔

جی ہاں ــــ جی ــ؟ ــ جی ہاں ــــ"

کلرک نے فون رکھ دیا

بورگ ٹہلتا ہوا دربان کے پاس پہونچا۔

"کیوں بھئی! یہ لاکر دکس دی سود کیا ہے؟" اس نے پوچھا

"ڈاکر میں ایک ہوٹل ہے صاحب" دربان نے جواب دیا۔

"میں وہاں جانا چاہتا ہوں۔ ایک ٹیکسی کا انتظام ہو سکے گا؟"

"کیوں نہ ہو سکے گا صاحب؟ پانچ منٹ میں ٹیکسی آجائے گی۔"

"میں بار میں بیٹھا ہوں۔"

اور وہ تیزی سے وہاں پہنچا جہاں شوارز بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے ویٹر کو اشارہ کیا کہ اس کے لیے وہسکی لائے اور پھر شوارز سے کہا۔

www.taemeernews.com

"ابھی ابھی گرلینڈ کے لئے فون آیا تھا۔ وہ خود ڈاکر کے ایک ہوٹل کی طرف گیا ہے۔ میں نے ٹیکسی بلالی ہے۔ تم اور بھی بیر پیو گے؟"

شوارز نے نفی میں سر ہلا دیا۔

بورگ بے چینی سے منتظر رہا یہاں تک کہ ویٹر اس کے لئے ٹیکسی لے آیا۔ بورگ نے بل ادا کیا۔ پھر ایک ہی گھونٹ میں جام خالی کرنے کے بعد وہ اٹھا اور ہوٹل کی طرف چلا۔ شوارز اس کے پیچھے تھا۔

وہ دونوں زینے پر کھڑے ٹیکسی کا انتظار کرنے لگے یہاں تک کہ ٹیکسی آگئی۔ دربان کو ٹپ دینے کے بعد بورگ ٹیکسی میں بیٹھ گیا۔ شوارز اس کے پیچھے تھا۔ اس نے ڈرائیور کو بتایا کہ انھیں کہاں جانا تھا۔ اور پھر وہ سیٹ پر پھیل کر بیٹھ گیا۔ اور اپنے چہرے پر سے پسینہ پونچھنے لگا۔

جب گرلینڈ لاکر وکس ڈی سودد کے بار میں داخل ہوا تو ایک افریقی ویٹر پکار رہا تھا۔

"مسٹر گلکرسٹ۔ فون ہے آپ کے لئے۔"

"میرا نام گلکرسٹ ہے۔" گرلینڈ نے جلدی سے آگے بڑھ کر ویٹر سے کہا۔ اس نے ویٹر کے ہاتھ میں ایک فرانک تھما دیا

"بائیں طرف پہلا بوتھ صاحب۔" ویٹر نے کہا اور بائیں طرف اشارہ کیا۔

گرلینڈ نے بوتھ میں بند ہو کر ریسیور اٹھایا۔

"ہیلو۔ میں گلکرسٹ بول رہا ہوں۔"

"مسٹر گلکرسٹ؟" گرلینڈ نے انرنیکو کی بھنچی ہوئی آواز پہچان لی۔ "میں تو سمجھ رہا تھا کہ آپ کو نہ پا سکوں گا۔ مسٹر گلکرسٹ اگر ہم دونوں میں مزید گفتگو ہو جائے تو یہ بات

www.taemeernews.com

بڑی دلچسپ ہوگی۔ کار ہے آپ کے پاس؟"

"ہاں"

"آپ ڈیرد بل آسکتے ہیں؟"

"ہاں"

"بہت عمدہ۔ لیکن آپ بے حد احتیاط سے کام لیں گے۔ غالباً آپ میرا مطلب سمجھ گئے ہوں گے۔ جب آپ بستی میں داخل ہوں گے تو آپ کو بائیں طرف ایک وسیع و عریض کھلی جگہ نظر آئے گی جس میں درخت کھڑے ہیں۔ وہاں ایک پیلے رنگ کی فیاٹ آپ کا انتظار کر رہی ہوگی۔ نو بجے وہاں پہونچ جائیں گے آپ مسٹر گلکرسٹ؟"

"پہونچ جاؤں گا"

"بس تو ٹھیک ہے۔ تب تک خدا حافظ مسٹر گلکرسٹ"

گرلینڈ واپس بار میں آگیا۔ اس نے اپنی کلائی پر بندھی گھڑی کی طرف دیکھا اتنا وقت تھا کہ وہ جلدی سے رات کا کھانا کھا سکتا اور تھوڑی سی شراب پی سکتا تھا۔

وہ بار کے کاؤنٹر پر بیٹھا وہسکی پی رہا تھا کہ ایک جانی پہچانی آواز نے کہا۔

"ہیلو برادر! بڑی بھاگ دوڑ کے بعد ملے ہو"

گرلینڈ نے تیزی سے گھوم کر دیکھا۔ پیچھے بورگ کھڑا مسکرا رہا تھا۔ اس کے پیچھے شوارز کھڑا ہوا تھا۔

جب کارسن انگور ہوٹل سے نکل کر اپنی کار کی طرف جا رہا تھا تو اس نے کالی کیڈلک لاک کار کو آکر ہوٹل کے دروازے کے سامنے رکتے دیکھا۔

کارسن رکے بغیر چلتا رہا۔ اپنی کار کے قریب پہنچ کر ایک نظر پیچھے دیکھا، کار کا دروازہ کھولا اور اندر بیٹھ گیا۔ اس نے کھڑکی کا شیشہ گرا دیا۔ سگریٹ سلگائی

www.taemeernews.com

اور منتظر رہا۔ اس کی نظریں کیڈی لاک پر جمی ہوئی تھیں۔

اسے زیادہ انتظار نہ کرنا پڑا۔ اس نے جینی کو ہوٹل سے باہر آتے دیکھا سورج غروب ہو چکا تھا چنانچہ کارسن اسے ٹھیک سے تو نہ دیکھ سکتا تھا تاہم اس کا تو اسے یقین تھا کہ وہ جینی ہی تھی۔ ڈرائیور نے کار کا دروازہ کھول دیا اور وہ ڈرائیور کی طرف سر ہلا کر کیڈی لاک میں بیٹھ گئی۔ ڈرائیور نے اسٹیرنگ وھیل کے پیچھے بیٹھ کر کار اسٹارٹ کردی۔ کارسن نے بھی اپنی کار کا انجن چلا دیا اور وہ کیڈی لاک کا تعاقب کرتا رہا یہاں تک کہ وہ شاہراہ چھوڑ کر ایک پہلو کی کچی سڑک پر آ گئی۔

اس خیال سے کہ جینی کو تعاقب کا شک نہ ہو۔ کارسن نے اپنی کار شاہراہ پر ہی رکھی اور جب کیڈی لاک نظروں سے اوجھل ہو گئی تو اس نے اپنی کار گھمائی اور ایک بار پھر اس کے تعاقب میں روانہ ہو گیا۔

کیڈی لاک کا تعاقب کرتے وقت وہ سوچ رہا تھا کہ کیا جینی مالک کو بتا دے گی کہ اسے پیرس لوٹ جانے کا حکم ملا ہے اور یہ کہ اگر اس نے مالک کو بتا دیا تو اس کا ردعمل کیا ہوگا۔

آخر کار وہ اس خاک آلود کچی سڑک پر پہونچ گیا جو امیابر نے اسے نقشہ پر دکھائی تھی۔ اس کے آگے سڑک پر اڑتی ہوئی دھول نے اسے بتا دیا کہ کیڈی لاک اسی راستے سے گئی تھی۔ اس نے کار روک لی اور آس پاس کے منظر کا جائزہ لیا۔ وہ کوئی خطرہ مول نہیں لے سکتا۔ اس نے اپنے آپ سے کہا۔ وہ بنگلے کے قریب سے نہ گزرے گا بلکہ وہ انتظار کرے گا۔ اس نے کار کو بیک میں لیا اور راستے پر سے ہٹا کر درختوں اور جھاڑیوں میں لے آیا۔ تھوڑی ہی دیر میں اندھیرا اتر آئے گا۔ اور پھر اس سڑک پر سے گزرنے والے کو، بشرطیکہ اس سڑک پر

www.taemeernews.com

سے کوئی گزرا، اس کی کار نہ کھائی نہ دے گی۔ کارمن کار سے باہر آیا
اور ایک درخت کے تنے سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔ وہ طویل انتظار کیلئے تیار تھا۔

ڈرائیور نے بنگلے کے سامنے کار روک لی تو جینی باہر آئی۔ وہ پورے راستے
سوچتی آئی تھی کہ مالک نے اسے کیوں بلایا تھا۔ کیا اسے جینی پر شک ہو گیا
تھا؟ کیا وہ گرلینڈ سے بہت زیادہ ملنے لگی تھی۔ جس نے مالک کو اس کی
طرف سے شکوک کر دیا تھا؟ کیا مالک کو کسی طرح سے معلوم ہو گیا تھا کہ وہ کل
ڈاکر سے چلے جانے کا ارادہ کر چکی ہے؟ اس نے یہ کہہ کر اپنی ڈھارس بندھائی
کہ شاید مالک اس کے سپرد کوئی کام کرنا چاہتا ہے۔ وہ ہال میں اندر اسے عبور
کر کے دیسٹ دعرلیش اڈرنج میں آگئی۔

کمرے میں مالک کے علاوہ اور کوئی نہ تھا۔ وہ آرام کرسی میں بیٹھا ہوا تھا۔
اس نے کھلے گلے کی سفید قمیص اور ہلکے بھورے رنگ کا استوائی سوٹ پہن رکھا
تھا۔ اس کے سامنے میز پر تاروں کا انبار تھا اور اس وقت وہ ایک تار کی خفیہ
تحریر سلجھا رہا تھا۔ اس نے جینی کی طرف دیکھ کر سر ہلایا اور ایک کرسی کی طرف
ہاتھ ہلا کر اسے بیٹھنے کو کہا۔

"میں ابھی بات کرتا ہوں تم سے" وہ بولا۔

جینی اپنی ہینڈ بیگ گود میں رکھ کر بیٹھ گئی۔ منٹ رینگتے رہے۔ جینی منتظر رہی
مالک تار کی خفیہ تحریر سلجھاتا رہا۔ آخر کار مالک نے تار رکھ دیا اور سر اٹھا کر جینی کی
طرف دیکھا۔ اس کی نیلی آنکھوں سے اور بشرے سے بھی کسی قسم کے جذبات کا اظہار
نہ ہو رہا تھا۔

"تو تم نے گرلینڈ سے کہا اور اس نے آج رات تمھارے ساتھ آنے سے انکار

www.taemeernews.com

کر دیا" وہ بولا" اس نے انکار کیوں کر دیا؟"

"یہ میں بتا چکی ہوں۔ اسے بزنس کے سلسلے میں کسی سے ملنا ہے۔"

"اور تم جانتی ہو اسے بزنس کے سلسلے میں کس سے ملنا ہے؟"

"انڈریکھنا مشانذ؟"

"بالکل وہ کل رات بھی یہاں نہ آئے گا کیونکہ اسے امید ہے کہ تب تک وہ کیری کے پاس ہوگا"

جینی نے کوئی جواب نہ دیا۔

"لیکن وہ کیری کے پاس نہ جا سکے گا" مالک نے کہا" کیونکہ ہمارے چار آدمی اس پر نظر رکھے ہوئے ہیں اور موقع ملتے ہی اسے قتل کر دیں گے"

جینی اندر ہی اندر کانپ گئی لیکن وہ اپنے جذبات پر قابو رکھنا جانتی تھی چنانچہ اس نے اپنے بشرے سے کسی قسم کے جذبات کا اظہار نہ ہونے دیا۔

"تمہیں غم ہوگا اس کا؟" مالک نے پوچھا۔ وہ جینی کو گھور رہا تھا۔

"غم؟ مجھے غم کیوں ہونے لگا؟"

مالک کی آنکھوں میں دفعتہ شیطنیت آگئی جس نے جینی کو خوفزدہ کر دیا۔

"یونہی بس خیال تھا میرا کہ تمھیں گرلینڈ کے مرنے کا اگر غم نہیں تو افسوس ضرور ہوگا۔"

وہ اٹھ کر اس جگہ پہونچا جہاں الماری تھی۔ اس نے الماری کھول کر اس میں سے ٹیپ ریکارڈر نکالا۔ اس نے ریکارڈر کا پلگ لگا کر سوئچ جلا دی۔

"مجھے تو یہ ٹیپ بے حد دلچسپ لگی ہے" وہ بولا" اور یقین ہے کہ تم بھی اس سے لطف اندوز ہوگی۔"

اس نے سوئچ دبا کر اپنی نظریں جینی کے چہرے پہ گاڑ دیں۔

www.taemeernews.com

ریکارڈر کے اسپیکر میں سے جینی نے خود اپنی آواز سنی۔

"میں جانتی ہوں کہ تم کون ہو"

"اچھا!" یہ گرلینڈ کی آواز تھی۔

"تم مارک گرلینڈ ہو" یہ اس کی اپنی آواز تھی۔

جینی نے اپنی آنکھیں بند کرلیں۔

"بس۔ بند کر دو ریکارڈر۔" وہ بولی۔

ریکارڈر کا اسپیکر کہہ رہا تھا۔

"کہے جاؤ۔ اس سے پہلے کہ میں کچھ کہوں تم سے سب کچھ سن لینا چاہتا ہوں"

"نہیں۔ ہم آخر تک سنیں گے۔" مالک نے کہا "آخر میں کراہیں اور انبساط کی جو آوازیں ہیں وہ بے حد دلچسپ ہیں۔

تو یہ اس کا خاتمہ تھا جینی نے سوچا ـــ وہ اتنی احمق کیسے بن گئی کہ اس نے یہ دیکھنے کے لئے اپنا کمرہ چیک نہ کیا کہ اس میں کوئی خفیہ مائیکروفون یا ریکارڈر رکھا ہوا ہے کہ جیسی ؟ ٹیپ ریکارڈر کے اسپیکر میں سے آوازیں آ رہی تھیں۔ انھیں نہ سننے کے لئے جینی نے دونوں ہاتھوں سے اپنے کان بند کر دیئے۔ وہ مرنا نہ چاہتی تھی۔ مرنے سے وہ ڈرتی تھی لیکن وہ یہ بھی جانتی تھی کہ مالک سے کسی بھی قسم کے رحم کی امید رکھنا فضول تھا۔ جینی نے مکمل طور سے اس شخص سے غداری کی تھی۔

آخرکار اسے احساس ہوا کہ ریکارڈر خاموش ہوگیا تھا۔ جینی نے اپنے کانوں پر سے ہاتھ ہٹائے اور مالک کی طرف دیکھا جو اس کے سامنے کھڑا ہوا

مجھے حیرت اس بات پر ہے" وہ بولا "کہ تم اس شخص کی محبت میں پھنس گئیں

www.taemeernews.com

جو محبت کرنا جانتا ہی نہیں۔" اس نے شانے اچکائے۔" بہر حال یہاں آکر تمہاری کہانی ختم ہو جاتی ہے۔ کسی طرح سے تم ہمارے لئے بے حد کارآمد اور مفید ثابت ہوئی تھیں لیکن ہم نے کبھی تم پر اعتبار کیا ہی نہیں۔ تمہارا دماغ رنڈی کا ہے۔ تم جتنے بھی مردوں کے ساتھ سوئی ہو ان سب کے حالات سے ہم واقف ہیں چنانچہ ہمیں یقین تھا کہ جلد یا بدیر تمہیں ایسا مرد ضرور مل جائے گا جو تمہیں اتو بنا دے گا"

اس نے اپنی گھڑی کی طرف دیکھا" میرے ساتھ آؤ۔"

جینی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"تم کیا کرنے والے ہو؟" اس نے کانپتی ہوئی آواز میں پوچھا۔

"یہ خود تم دیکھ لوگی۔ آؤ میرے ساتھ"

اور وہ پلٹ کر دروازے کی طرف بڑھا۔

جینی بے حد خوفزدہ تھی اور اس خوف کے عالم میں اسے یہ خیال آیا کہ وہ مالک کو ایک طرف دھکیل کر ہال میں اور وہاں سے بھاگتی ہوئی سیدھی باہر پہنچ جائے لیکن وہ جانتی تھی کہ باہر پہنچنا تو دور کی بات تھی وہ دروازے تک بھی نہ پہنچ پائے گی۔ وہ اس دیو کی گرفت میں بے بس ہوگی۔ اگر اسے مرنا ہی ہے تو وہ شان سے مرے گی۔

اس نے اپنا دل مضبوط کیا۔ ایک جھرجھری سی لی اور مالک کے پیچھے چلتی ہوئی وہ کمرے سے باہر آئی اور پھر ہال عبور کر کے ایک خوابگاہ میں پہنچ گئی۔ مالک نے ایک طرف ہٹ کر اسے اندر آنے کا راستہ دیا۔

کمرے کے عین بیچ میں صرف ایک پلنگ تھا اور دیوار سے لگی ایک کرسی دھری تھی۔ جینی اپنے دونوں ہاتھ پشت کی طرف رکھے ہوئے تھی تاکہ مالک یہ نہ دیکھ سکے کہ وہ کانپ رہے تھے۔

www.taemeernews.com

کمرے کی تمام کھڑکیاں بند تھیں۔ جینی پلنگ کے قریب کھڑی ہوئی تھی اور اپنے دل کی دھڑکنوں کو قابو میں کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

مالک نے دروازہ بند کیا اور اس سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا۔

"اپنے کپڑے اتار دو" مالک نے بے حد نرم اور شائستہ آواز میں کہا۔

جینی چونکی۔ اس کی رگیں تن گئیں۔

"نہیں"

"سنو۔ میرے پانچ عرب ملازم باہر باغ میں کام کر رہے ہیں" مالک نے بیزاری سے کہا" اگر تم نے میرے حکم کی تعمیل نہ کی تو مجھے ان لوگوں کو بلانا پڑے گا اور تم جانو وہ لوگ تمہیں برہنہ کرنے میں ایک خاص لطف حاصل کریں گے براہ کرم اپنے کپڑے اتار دو"

جینی کی زبان نے اس کے منہ میں چھپی ہوئی بوتل کو چھو لیا اور جینی کو پھریری آگئی۔ کیا وہ اسی وقت اس بوتل کو دانتوں تلے کچل دے؟ اس وقت بھی اسے زندگی عزیز معلوم ہو رہی تھی۔ کیا کرے؟ وہ کوئی فیصلہ نہ کر سکی۔

کانپتی انگلیوں سے وہ اپنے کپڑے اتارنے لگی۔ وہ بار بار مالک کی طرف دیکھ رہی تھی اور اس کی بے تعلقی دیکھ کر کانپ اٹھتی تھی۔ وہ اس ڈاکٹر کی طرح غیر جذباتی نظر آ رہا تھا جو اپنی کسی مریضہ کا معائنہ کرنے والا ہو۔ کیا کرنیوالا تھا وہ؟

اب وہ مالک کے سامنے بالکل برہنہ کھڑی تھی۔

"اس پلنگ پر لیٹ جاؤ" مالک نے کہا

وہ پلنگ پر بیٹھ گئی۔ اس کے دونوں ہاتھوں نے اس کے سینہ کو ڈھک رکھا تھا اور وہ خود ملتجی نظروں سے مالک کی طرف دیکھ رہی تھی۔

تم — تم مجھے گولی کیوں نہیں مار دیتے؟ میرے ساتھ یہ — یہ —

www.taemeernews.com

کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ میں نے بڑے کام کئے ہیں تمہارے۔ تم۔۔۔۔"

"چت لیٹ جاؤ"

اور جب اس نے چت لیٹ کر تکئے پر سر رکھا ہے تو مالک نے ایسی تیزی کا ثبوت دیا کہ جینی اس وقت تک، جب تک کہ وہ کام ختم نہ کر چکا، یہ سمجھ ہی نہ سکی کہ وہ کیا کرنا چاہتا تھا۔ چشم زدن میں اس کے پیروں میں وہ بیڑیاں پڑی ہوئی تھیں جن کے دوسرے سرے پلنگ کے پایوں سے بندھے تھے۔ جینی چیختی ہوئی اٹھنے لگی تو مالک نے اسے پچھاڑ کر اس کی کلائیوں میں بھی ہتھکڑیاں ڈال دیں۔ مالک پیچھے ہٹ گیا اور پلنگ پر دو ٹانگیں پھیلا کر چت پڑی ہوئی جینی کی طرف دیکھنے لگا۔

"اچھا تو اب میں جا رہا ہوں" مالک نے کہا "مجھے ایک جگہ پہنچنا ہے۔ میں نے اپنے ملازموں سے کہہ دیا ہے کہ وہ جس طرح چاہیں تم سے اپنی آرزو پوری کرلیں۔ میں تو یہاں ہوں گا نہیں۔ چنانچہ میرے ملازم میری غیر موجودگی میں جس طرح چاہیں گے تمھیں استعمال کریں گے۔ تم ایک رنڈی کی طرح زندہ رہی ہو چنانچہ تمہیں رنڈی ہی کی طرح مرنا ہے۔"

جینی نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ اس چیخ کو روکنے کی کوشش کر رہی تھی جو اس کے حلق میں پھڑپھڑا رہی تھی۔

"کل سات ملازم ہیں میرے اور سب کے سب بے حد گندے ہیں" مالک نے کہا "وہ جانتے ہیں کہ وہ صبح تک واپس نہ آؤں گا۔ بعد میں وہ اپنے دوستوں سے اپنے اس کارنامے کا ذکر بڑے فخر سے کریں گے کیونکہ ان میں کسی ایک نے بھی کسی سفید فام عورت کا لطف نہ اٹھایا ہوگا۔ آج کی رات تمھاری بے حد مصروف گزرے گی۔ میں سمجھتا ہوں تمھاری محبت بھری زندگی ختم کرنے کا یہ بہترین

www.taemeernews.com

طریقہ ہے۔ یا اگر اس سے بہتر تجویز کوئی ہو تمھارے ذہن میں تو کہو۔"
جینی نے آنکھیں بند کر لیں۔

خاموشی کا طویل وقفہ رہا اور پھر اس نے دروازہ بند ہونے کی آواز سنی۔
اس نے ہتھکڑیوں میں سے نکلنے کی ایک دیوانہ وار کوشش کی لیکن ٹھنڈا فولاد اس کے گوشت میں اتر گیا۔ اس نے دبی دبی آوازیں اور پھر کمیٹری کی لاک کی غراہٹ سنی اور پھر خاموشی چھا گئی۔

خوابگاہ کا دروازہ آہستہ سے کھلا۔ ایک سیاہ فام چہرہ نظر آیا۔
اس کی چمکتی پھیلی آنکھیں اس کے ننگے بدن کا جائزہ لے رہی تھیں اور سرخ زبان ہوسناکی سے موٹے اور کالے ہونٹ چاٹ رہی تھی۔
جینی کے منہ سے ایک ہچکی نکل گئی اور پھر فوراً ہی اس نے وہ چھوٹی سی بوتل اپنے دانتوں کے درمیان دبا کر توڑ دی۔

دسواں باب

اپنی مایوسی اور جھنجلاہٹ کو خوشی اور حیرت کی مسکراہٹ چھپا کر گرلینڈ نے بورگ سے مصافحہ کیا۔ وہ دل ہی دل میں حیران ہو رہا تھا کہ ان دونوں نے کیسے معلوم کر لیا کہ وہ اس ہوٹل میں آیا ہوا ہے!
اس نے کہا: "کہاں سے ٹپک پڑے تم دونوں؟" اس نے شیدارز کی گھورتی ہوئی نظروں سے بچنے کی کوشش کی۔ "ابھی ابھی پہونچے ہو یہاں؟"
بورگ نے گرلینڈ کے قریب اسٹول پر بیٹھ کر بارمین کو اشارہ کیا۔

www.taemeernews.com

"میرے لئے ایک ڈبل وہسکی بلاؤ" اس نے آرڈر دیا اور پھر گرلینڈ سے کہا دیکھو یار۔ بوس یوں بے چین ہے جیسے اس کے بدن پر چیونٹیاں رینگ رہی ہوں وہ معلوم کرنا چاہتا ہے کہ تم یہاں کیا جھک مار رہے ہو" اس نے اپنا جام اٹھایا اور سر ہلا کر پوچھا" بتاؤ دوست تم یہاں کیا کر رہے ہو؟"

گرلینڈ نے کہا۔ "تمھارے خیال میں ایسی باتیں کرنے کے لئے یہ جگہ مناسب ہے کیا؟"

بورگ نے بار پر نظریں دوڑائیں اور پھر ایک کونے میں خالی میز کی طرف اشارہ کر کے بولا۔

گرلینڈ اسٹول پر سے اتر آیا۔ وہ دونوں اپنا اپنا مشروب لے کر اس کونے کی میز پر جا بیٹھے۔ شوارز بھی ان کے پیچھے ہی پیچھے آیا اور ایک کرسی گھسیٹ کر ان کے سامنے بیٹھ گیا۔

"ظاہر ہے کہ میں ڑڈ نیز کو ساری باتیں تار سے نہ بتا سکتا تھا اور ٹیلیفون کرنا بھی خطرے سے خالی نہ تھا" گرلینڈ نے کہا اور پھر آواز دبا کر بولا "روسی بھی اسے تلاش کر رہے ہیں۔ ان کے دو ایجنٹ یہاں ڈاکہ میں موجود ہیں اور میری ایک ایک حرکت پر نظر رکھے ہوئے ہیں۔ اور انھوں نے میرے متعلق بہت سی باتیں معلوم کر لی ہیں"

بورگ کی آنکھیں پھیل گئیں

"تمھارا مطلب ہے کہ وہ جانتے ہیں کہ تم کون ہو؟" اس نے پوچھا۔

"ہاں۔ اور وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ میں ڑڈ نیز کے لئے کام کر رہا ہوں۔ اور۔ اور دوسری بات بھی سن لو۔ ڈوری کا بھی ایک آدمی یہاں پہنچ گیا ہے اور وہ بھی میرے پیچھے لگا ہوا ہے"

www.taemeernews.com

"تو مزے ہیں تمہارے۔ ایں ؟"

"تم کہتے ہو تو یونہی سہی۔ لیکن یہ معاملہ ہے ذرا ٹیڑھا۔ میں نے اس شخص کو تلاش کر لیا ہے جس سے کیری کا رابطہ قائم ہے۔ ایک پرتگالی ہے وہ یہ سمجھے ہوئے ہے کہ میں ڈوریکی کے لئے کام کر رہا ہوں۔ آج رات میں اس سے ملنے والا ہوں اور میرا خیال ہے کہ وہ مجھے کیری کے پاس لے جائے گا۔"

"ہاں یہ بات ہوئی" بورگ نے کہا۔ "بوس بھی تو یہی چاہتا ہے"

"لیکن بورگ مجھے تنہا ہی اس معاملے کو نپٹانا ہے۔ اگر انریکو نے تم دونوں کو میرے ساتھ دیکھ لیا تو پھر وہ کچھ نہ بکے گا۔ اسے یوں بھی مجھ پر شک ہے۔ کیری سے ملاقات کر کے وہ باتیں معلوم کرنے کے فوراً بعد، جو ڈونیز معلوم کرنا چاہتا ہے، میں تم دونوں سے ملوں گا۔"

بورگ نے قدرے ہچکچاہٹ کے بعد کہا :۔

"اب یہ تو میں نہیں جانتا۔ بوس نے کہا تھا کہ ۔۔۔۔۔"

"ہم تمہارے ساتھ رہیں گے" شوارز بولا۔ "بوس نے کہا تھا کہ اب ہم تمہارے ساتھ رہیں گے اور تمہارے ساتھ ہی کام کریں گے"

"ہاں بھئی ۔ یہی کہا تھا بوس نے" بورگ نے کہا۔ "ہم نظروں سے دور رہیں گے لیکن رہیں گے تمہارے ساتھ ہی ۔"

"یہ تم کیسے کر سکتے ہو کہ نظروں سے دور بھی رہو اور ساتھ بھی رہو" گرلینڈ نے بے چینی سے پوچھا۔ "اگر انریکو نے تمہیں دیکھ لیا تو پھر سارے کئے کرائے پر پانی پھر جائے گا۔"

"اگر ایسا ہوا تو پھر میں اس انریکو کو ہمارا ساتھ دینے پر مجبور کر دوں گا" شوارز نے کہا۔

www.taemeernews.com

گرلینڈ نے شانے اچکائے اور ایک سوچ میں پڑ گیا۔ یہ دونوں شاید کارآمد ثابت ہو سکتے تھے۔ اس نے اپنے آپ سے کہا۔ اگر مالک بیچ میں ٹپک پڑا تو پھر تنہا گرلینڈ اس سے نہ نپٹ سکے گا۔ اس صورت میں بورگ شواروز کا ساتھ نتائج پیدا کر سکتا تھا۔

"ٹھیک ہے" وہ بولا "مجھے آج نو بجے انریکو سے ڈیرڈ بل میں ملنا ہے۔ کار میں وہاں تک ایک گھنٹے کا سفر ہے۔ اب اگر تم میرے ساتھ چل رہے ہو تو یہ سن لو کہ جب میں اس سے ملاقات کروں تو تمھیں کسی جگہ چھپا ہونا چاہئے، جہاں انریکو تمھیں دیکھ نہ سکے۔ سمجھ گئے؟"

بورگ نے سر ہلا دیا۔

"اچھا بھئی۔ اب مجھے بھوک لگ رہی ہے زوروں کی" گرلینڈ نے کہا "طعام خانہ یہاں سے ذرا دور نکڑ پر ہی ہے۔"

وہ تینوں ہوٹل سے نکل کر کیفے بار میں پہونچے۔

ایک دبلا پتلا افریقی، جس نے پرانا اور مست میلا سوٹ پہن رکھا تھا، ان تینوں کو کیفے میں داخل ہوتے دیکھتا رہا۔ پھر وہ تنگ سڑک پر چل پڑا اور وہاں پہونچا جہاں ایک دھول میں اٹی ہوئی بیوک کھڑی تھی۔

اپنے موٹے ہونٹوں میں سگریٹ دبائے اسٹیرنگ وہیل کے پیچھے ساما با ڈنگ بیٹھا ہوا تھا۔ کار کی پچھلی سیٹ پر دو دوسرے افریقی، جنھوں نے یورپی سوٹ پہن رکھے تھے، بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ دونوں بھی سگریٹ پھونک رہے تھے۔ ان سب نے اس دبلے پتلے افریقی کی طرف دیکھنا شروع کیا جو کیفے کی طرف سے لمبے لمبے ڈگ بھرتا آرہا تھا۔ اس نے اپنا سر کار کی کھڑکی میں ڈالا اور ساما با سے جلدی جلدی کچھ کہا:۔۔

www.taemeernews.com

"ایں۔ تین ہیں؟" ساما ذرا پریشان ہوگیا اور گھوم کر پچھلی سیٹ پر بیٹھے ہوئے افریقیوں سے کہا۔ "اس کے ساتھ دو دوسرے آدمی بھی ہیں"

"تو کیا ہوا؟" ان دو میں سے اس افریقی نے کہا جس کے ایک گال پر زخم کا گہرا اور لمبا نشان تھا اور جس کی کالی آنکھوں سے بے رحمی ٹپک رہی تھی۔ "ہم ان سے نمٹ سکتے ہیں۔"

اور اس کا ایک ہاتھ اس مشین گن پر ٹک گیا جو اس کے گھٹنوں پر دھری ہوئی تھی۔

"چلو۔ بیٹھ جاؤ" ساما نے دبلے پتلے افریقی سے کہا اور کار اسٹارٹ کردی دبلے پتلے افریقی نے کار میں بیٹھ کر دھڑ سے دروازہ بند کردیا۔ ساما کار کو دروازے کے سامنے سے آگے کی طرف لے گیا اور اسے گرلینڈ کی ایک جھلک دکھائی دی جو کاؤنٹر پر جھکا سینڈوچ کھا رہا تھا۔ اس کے ساتھ دو آدمی تھے یہ بھی ساما نے دیکھا لیکن انھیں ٹھیک سے دیکھنے یا ان کا سرسری سا بھی جائزہ لینے کا وقت ساما کے پاس نہ تھا۔

سڑک پر آگے بڑھنے کے بعد اسے پارک کرنے کی جگہ مل گئی تو اس نے کار روک لی۔ دبلا پتلا افریقی کار سے باہر آیا اور واپس چل کر کیفے کے سامنے پہنچ گیا۔ وہ ایک دیوار سے ٹیک لگا کر منتظر کھڑا ہوگیا۔

سوا آٹھ بجے گرلینڈ نے بل ادا کیا اور اپنے دونوں ساتھیوں سے کہا:۔

"چلو۔ میرے پاس کار ہے"

وہ تینوں کیفے سے نکل کر گرلینڈ کی سیٹرن کار کی طرف بڑھے تو دبلا پتلا افریقی اپنی جگہ سے ہٹ کر وہاں پہنچا جہاں بیوک پارک تھی۔ وہ اندر بیٹھ گیا تو ساما نے انجن اسٹارٹ کردیا۔ اس نے سیٹرن کو سڑک پر آتے اور پھر

www.taemeernews.com

موڑ مڑتے دیکھا۔ اس وقت سڑک پر ٹریفک کچھ زیادہ تھی چنانچہ سامبا کو یہ تو خوف ہی نہ تھا کہ گرلینڈ اور اس کے ساتھیوں کو یہ شک ہو جائے گا کہ ان کا تعاقب کیا جارہا ہے۔ البتہ جب وہ کھلے میدان میں آجائیں گے تب یہ خطرہ ضرور لاحق ہوگا۔

گرلینڈ خاموشی سے ڈرائیو کررہا تھا اور جب وہ شاہراہ پر آگئے تو بولا۔

"پیچھے دیکھتے رہو۔ کہیں ہمارا تعاقب نہ کیا جا رہا ہو"

بورگ نے اپنی سیٹ میں گھوم کر پیچھے دیکھا۔

"پیچھے تین کاریں اور ایک ٹرک آرہی ہے" وہ بولا۔

گرلینڈ نے کار کی رفتار کم کردی۔

"مناسب ہوگا کہ ہم کاروں کو آگے نکل جانے دیں"

چند منٹ بعد دو کاریں ان کی کار کے قریب سے گزر کر آگے بڑھ گئیں۔

بورگ نے کہا "اب ایک ٹرک اور ایک کار پیچھے ہے۔ کار ٹرک کے پیچھے ہی پیچھے آرہی ہے۔ اسے اوورٹیک نہیں کررہی"

"اس پر نظر رکھنا" گرلینڈ نے کہا اور رفتار بڑھادی۔

"اب کار ٹرک کو اوورٹیک کررہی ہے وہ ہمارے پیچھے آرہی ہے"

دس منٹ تک گرلینڈ اپنی کار کو تیز بھگاتا رہا اور پھر ایک بار پھر اس نے رفتار کم کردی۔

"ایک موڑ ہے۔ اس نے اپنے ساتھیوں کو مطلع کیا اور کار کو گھما کر دو فٹ ڈیرو بل سڑک پر لے آیا۔

ایک منٹ کے بعد بورگ نے کہا۔

"بھیا! یہ تو تعاقب ہی دکھائی پڑتا ہے۔ وہ کار اب بھی ہمارے پیچھے ہے"

www.taemeernews.com

گرلینڈ نے رفتار کم کر دی۔

کار کی رفتار بھی کم ہو گئی" بورگ نے کہا۔

"ہم رونق میں کار روک دیں گے۔ دیکھیں پھر پیچھے آنے والے کیا کرتے ہیں" گرلینڈ نے کہا اور ایک بار پھر رفتار بڑھا دی۔

جب وہ رونق کی عام سڑک پر پہونچ گئے، جہاں اس وقت خاصی بھیڑ تھی، تو گرلینڈ نے کار روک لی، باہر آیا اور بڑے اطمینان سے سگریٹوں کی ایک دکان کی طرف بڑھا۔ اس نے دھول آلود بیوک کو "نون" سے اس کی کار کے قریب سے گزر کر آگے بڑھتے دیکھا۔ اس سے پہلے کہ کار آگے بڑھ کر اندھیرے میں غائب ہو جاتی اسے اس میں بیٹھے ہوئے چار آدمیوں کی جھلک نظر آگئی۔

"وہی کار تھی؟" اس نے واپس آکر بورگ سے پوچھا۔

"ہاں۔ وہی" بورگ نے جواب دیا۔

"ہمارے پاس ابھی کچھ تھوڑا سا وقت ہے" گرلینڈ نے کہا "ہم پانچ منٹ تک یہیں ٹھہرتے ہیں۔ جہاں تک میں دیکھ سکا ہوں اس کار میں سارے کے سارے افریقی ہی تھے۔ ممکن ہے وہ ہمارا تعاقب نہ کر رہے ہوں۔"

وہ کار کے قریب کھڑا رات کی خنک ہوا پھیپھڑوں میں پہنچا تا رہا شواند اور بورگ کار میں ہی بیٹھے رہے۔

بورگ نے کہا "یار یہ جگہ تو میرے اعصاب پر سوار ہونے لگی ہے یہ سارے سیاہ سب کے سب کیا چبا رہے ہیں؟"

"بانس کی کھپچیاں" گرلینڈ نے کہا "اسی وجہ سے ان کے دانت اتنے سفید اور صاف ہوتے ہیں۔"

www.taemeernews.com

گرلینڈ کار میں بیٹھ گیا۔

"پیچھے دھیان رکھنا"

وہ کار کو بستی سے باہر نکال لایا۔

"اس کے بعد ایک بستی اور ہے تامیئس اور ایک لبوڈیر وبل ہے" اس نے کہا۔

جب تامیئس پیچھے چھٹ گیا تو بورگ نے کہا:۔

"لو بھائی۔ وہ سالی کار پھر پیچھے لگ گئی ہے"

گرلینڈ نے کار کے آئینے میں ایک نظر پیچھے آتی ہوئی کار کو دیکھا اور پھر اپنی کار کو سڑک کے کنارے پر لے آیا۔

بیوک ان کی کار کے قریب سے گذر کر آگے بڑھ گئی۔ کار میں بیٹھے ہوئے چار آدمی بورگ کو دکھائی دیئے۔ ان میں سے کسی ایک نے بھی ان کی طرف نہ دیکھا۔ بیوک ایک سو کیلو میٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے آگے بڑھتی اور اس کی دم کی سرخ روشنی مدھم ہو کر اندھیرے میں ڈوب گئی۔

"اب اس سے کیا سمجھا جائے؟" بورگ نے کہا اور پستول واپس خول میں رکھ لیا" ہم خواہ مخواہ ہی گھبرا رہے تھے؟"

"شاید" گرلینڈ نے کار کی ہیڈ لائٹس پھر جلا دیں" لیکن تم بے فکر ہو کر نہ بیٹھ جانا۔ چند کیلو میٹر تک سڑک تنگ اور سیدھی ہے چنانچہ ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ آگے گھات لگانے گئے ہوں"۔

"تو پھر کار کی رفتار زیادہ تیز نہ کرنا" بورگ نے کہا اور ایک بار پھر اپنا پستول نکال کر ہاتھ میں لے لیا" کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم ان کے جال میں پھنس جائیں"۔

www.taemeernews.com

دس منٹ گذر گئے۔ گرلینڈ دس کیلو میٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے کار ڈرائیو کرتا رہا۔ دفعتہً کار کی ہیڈ لائٹس کی روشنی میں اسے سڑک پر کوئی چیز دکھائی دی۔

اور گرلینڈ کی تیز نظروں نے دیکھ لیا کہ وہ ایک کار تھی جسے سڑک پر راستہ روکنے کے لئے ترچھا پارک کیا گیا تھا۔

"باہر نکل آؤ" گرلینڈ نے چیخ کر کہا۔ اور پھر فوراً ہی وہ دروازہ کھول کر باہر لڑھک گیا۔ اس کے شانے سڑک کے کنارے سے ٹکرائے اور پھر وہ لوٹتا ہوا دور تک چلا گیا۔ اس کے ایک ہاتھ نے کوٹ کے گریبان میں داخل ہو کر پستول گھسیٹ لیا۔

بورگ اور شوارز نے بھی اپنے آپ کو کار سے باہر پھینک دیا اور پھر وہ دونوں ہی کہیں پناہ لینے کے لئے آگے بھاگے۔

ابھی وہ ریت میں چت لیٹے ہی تھے کہ کہیں اندھیرے میں مشین گن تڑتڑانے لگی۔ ان کی کار کے ونڈ اسکرین کے ٹکڑے اڑ گئے اور مشین گن کی گولیاں ان نشستوں کے پیچھے، جن میں وہ تینوں ایک سکنڈ پہلے بیٹھے ہوئے تھے پیوست ہوئیں تو کار ذرا اوپر کی طرف اٹھ گئی۔

شوارز کا پستول گرج گرج کر گولیاں اگلنے لگا۔ دفعتہً ایک چیخ سنائی دی اور فوراً ہی ایک انسانی سایہ بیوک کے بونٹ کے پیچھے سے اٹھا چکرایا اور پھر منھ کے بل گر پڑا۔

گرلینڈ نے مشین گن کے سڑک پر گرنے کی آواز سنی۔ وہ آگے کی طرف رینگنے لگا۔ چاند کی زرد اور اندھی چاندنی میں اس نے سڑک پر ایک سائے کو رینگتے دیکھا۔ گرلینڈ نے بلا جھجک اس پر گولی چلادی۔ تکلیف کی ایک چیخ

www.taemeernews.com

رات کی خاموش فضا میں بلند ہوئی اور ٹرک پر رینگتا ہوا سایہ دوسرے ہاتھ سے اپنا ایک بازو پکڑ کر اٹھ کھڑا ہوا اور بھاگنے لگا۔ گرلینڈ کا پستول دوبارہ گرجا اور بھاگتا ہوا شخص لڑکھڑا کر اوندھے منہ گرا۔

بقیہ دو پر خوف طاری ہو گیا چنانچہ وہ پلٹ کر اس طرح بھاگے کہ گولیوں سے بچنے کے لئے کمر میں سے جھکے ہوئے تھے گرلینڈ ان کے بھاگتے ہوئے قدموں کی چاپ سنتا رہا اور پھر اس نے سرسراہٹ کی آواز سنی۔ وہ دونوں اندھا دھند جھاڑیوں اور درختوں میں گھس گئے تھے۔

گرلینڈ آہستہ سے اٹھا اور رشوارز کو ساتھ لے کر کار کی طرف بڑھا۔ بورگ بدستور زمین پر اوندھے منہ پڑا ہوا تھا۔ وہ پسینے میں شرابور تھا اور اس کی سانس تیز تیز چل رہی تھی۔

بیوک کے قریب پڑی ہوئی مشین گن گرلینڈ کے پیر سے ٹکرائی۔ اس نے جھک کر مشین گن اٹھالی۔ گرلینڈ آگے بڑھ کر زمین پر پڑے ہوئے آدمیوں پر جھک گیا پھر وہ غرا کر سیدھا کھڑا ہو گیا۔ گرلینڈ اسکے قریب پہنچا "ان لوگوں نے ہماری کار تو بیکار کر دی ہے" وہ بولا' ہم ان کی کار لئے چلتے ہیں۔ چلو اب"

یہ اطمینان کر کے کہ اب خطرہ ٹل گیا تھا بورگ اٹھا اور بھاگ کر اپنے دونوں ساتھیوں کے قریب آیا۔

"باپ رے۔ زندگی تھی جو بچ گئے" وہ بولا" اب کیا کیا جائے؟"

گرلینڈ بیوک میں بیٹھ گیا۔

"چلو اب جلدی کرو' ہو سکتا ہے وہ لوگ واپس آجائیں" اس نے کہا بورگ اتنی جلدی اور بدحواسی سے کار میں گھسا کہ اس کا سر کار کی

www.taemeernews.com

چھت سے ٹکرا گیا اور وہ خود بیہوش ہوتے ہوتے بچا۔

شوارز کار کی پچھلی سیٹ پر بیٹھ چکا تھا، پستول اس کے ہاتھ میں تھا اور وہ کھڑکی سے باہر اندھیرے میں دیکھ رہا تھا۔

گرلینڈ نے کار گھما کر سیدھی کی اور پھر چلا دی۔

"چلو بھائی۔ وہ لوگ اپنی سی کوشش کر چکے" اس نے کہا "اب وہ ہمارا تعاقب نہیں کر سکتے"۔ اس نے اپنی گھڑی کی طرف دیکھا۔ اب اسے صرف دس منٹ میں ڈیرہ ول پہنچنا تھا اس نے کار کی رفتار تیز کر دی۔

ایک ہاتھ سے اپنے سر پر کی چوٹ سہلاتے ہوئے بورگ نے کہا:۔
"تمہارے خیال میں ہمیں پھر مقابلہ کرنا پڑے گا؟ لعنت ہے یار وہ مشین گن چھوٹ گئی پیچھے"۔

"اس کا خیال تو تمہیں پہلے سے آنا چاہئے تھا" شوارز نے کہا "میں پوچھتا ہوں تم نے ہمارے لئے ایک مشین گن حاصل کیوں نہ کر لی؟
"تم تو نرے گدھے ہو۔ مشین گن لے کر ہم کسٹم سے بچ سکتے تھے؟"

گرلینڈ ان دونوں کی باتیں نہ سن رہا تھا بلکہ سوچ رہا تھا کہ وہ دونوں آدمی جو بچ گئے تھے کم سے کم کئی گھنٹوں تو مالک کے پاس نہ پہونچ سکتے تھے اور اسے یہ خبر نہ دے سکتے تھے کہ وہ ناکام رہے تھے۔ چنانچہ اب اگر قسمت نے یاوری کی تو وہ بغیر کسی مخالفت اور مقابلے کے آسانی سے کیری کے پاس پہنچ سکتا تھا۔
عین سامنے ڈیرہ ول کی روشنیاں نظر آئیں تو اس نے کار کی رفتار کم کر دی۔

"تم دونوں کار میں ہی ٹھہرو" اس نے کہا "یہ معاملہ میں اکیلا ہی نپٹا لوں گا"

"اچھا۔ اچھا" بورگ نے کہا "لیکن تم جانو میں تو سمجھتا ہوں کوئی تمہارے جسم میں پستول کی بے شمار گولیاں پیوست کر دے گا"

www.taemeernews.com

غوارز نے کہا" دیکھو گرلینڈ۔ اگر تم نے ہمیں دھوکا دینے کی کوشش کی تو میں تمھیں زندہ نہ چھوڑوں گا۔

"تمھارا جو جی چاہے کرو" گرلینڈ نے سڑک کے کنارے پر اور بجلی کی بتیوں کے دو کھمبوں کے درمیان کار روک لی اور دروازہ کھول کر باہر آگیا "لیکن یہ یاد رکھو کہ اگر تم نے معاملہ گڑبڑا دیا تو پھر رڈینبز تمھیں نہ بخشے گا"

گرلینڈ کار کے قریب سے ہٹ آیا اور سڑک پر چل پڑا۔ یہاں تک کہ وہ اس میدان میں پہونچ گیا جس کا ذکر انریکو نے کیا تھا۔ چاندنی میں اسے وہاں ایک کار کھڑی دکھائی دی۔

اس کا ہاتھ کوٹ کے گریبان میں داخل ہو گیا اور اس کی انگلیوں نے پستول کے دستے کو اپنی گرفت میں لے لیا۔ وہ آہستہ آہستہ کار کی طرف بڑھا۔ ہر طرف سے ہوشیار اور چوکنا۔

کار میں جو بھی تھا، اس نے گرلینڈ کو دیکھ لیا۔ فوراً ہی کار کا دروازہ کھلا اور ایک شخص باہر آیا۔ یہ شخص پست قامت اور چھریرے بدن کا تھا اور نوجوان معلوم ہوتا تھا۔ یہ انریکو نہ تھا۔ وہ گرلینڈ کی طرف آیا اور وہ دونوں درختوں سے دور، کھلے میدان میں ایک دوسرے سے ملے۔

اب گرلینڈ نے دیکھا کہ اس شخص کی رنگت گہری اور بال کالے اور گھنگریالے تھے اس کی عمر بیس سال سے زیادہ نہ تھی۔

وہ گرلینڈ کی طرف دیکھ کر مسکرایا۔

" میرے چچا نے آپ کو لینے کے لئے مجھے بھیجا ہے" اس نے اپنا ہاتھ مصافحہ کے لئے بڑھا دیا" میرا نام گوہنبز ہے" گرلینڈ نے اس سے مصافحہ کر کے اطمینان کا سانس لیا۔

www.taemeernews.com

شہر میں سحرا

"میں ذرا دیر سے پہونچا ہوں۔ راستے میں ذرا گڑبڑ ہوگئی تھی"

"گڑبڑ"

"آپ کے چچا سے کہوں گا۔ کہاں ہیں وہ؟"

گومیز نے چاروں طرف دیکھا

"معاف کیجئے میں آپ کی کار نہیں دیکھ رہا۔ آپ اکیلے ہیں؟"

"خوش قسمتی سے نہیں" گرلینڈ نے کہا" اگر اکیلا ہوتا تو اس وقت یہاں نہ ہوتا۔ میرے ساتھ دو آدمی ہیں جو ٹرک کے اُس طرف ہیں"

گومیز اتنی دیر تک خاموش کھڑا گرلینڈ کی طرف دیکھتا رہا کہ آخر کار اس نے بے چین ہوکر پوچھا۔

"کیوں گومیز ۔ شش و پنج میں کیوں پڑ گئے؟"

"میرے چچا نے کہا تھا کہ آپ اکیلے ہوں گے"

"اور تم دیکھ رہے ہو کہ میں اکیلا ہی ہوں"

"لیکن آپ کے دو آدمی؟"

"میں انھیں یہاں چھوڑ رہا ہوں"

گرلینڈ دل ہی دل میں دعا کر رہا تھا کہ کہیں شوارز حماقت کر کے سامنے نہ آجائے بشرطیکہ وہ اور بورگ اس کا تعاقب کر رہے ہوں۔

"بہت اچھا۔ آیئے میرے ساتھ"

اور گومیز ملٹ کر پیلے رنگ کی فیاٹ کار کی طرف چل دیا۔

"بہت دور جانا ہے کہیں؟" گرلینڈ نے گومیز کے ساتھ قدم اٹھاتے ہوئے کہا۔

"زیادہ دور نہیں"

وہ کار میں سوار ہو گئے تو گومیز اسے اسٹارٹ کر کے شاہراہ پر لے آیا اور پھر اس نے

www.taemeernews.com

کار بھگا دی۔ گرلینڈ چاہتا تھا کہ وہ کھڑکی سے باہر سر نکال کر پیچھے دیکھ لے یوک پیچھے آ رہی تھی یا نہیں لیکن اس نے بڑی کوششوں سے اپنے آپ کو روکا۔

"یہاں تو ڈاکر سے بھی زیادہ گرمی ہے" وہ بولا۔

"یہ ملک کا اندرونی حصہ ہے نا اس لئے" گومیز نے تشریح کی۔

وہ بڑے اطمینان اور مناسب رفتار سے ڈرائیو کر رہا تھا۔ سڑک پر افریقیوں کی بھیڑ تھی جو بے مقصد و مراد مرگھوم رہے اور آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ سڑک کے کنارے پر کے طعام خانوں میں باجی بجا رہے ان گیس بتیوں پر بے شمار پتنگے منڈلا رہے تھے اور طعام خانوں میں بھیڑ لگی تھی۔ اور لوگ کھانوں کے ساتھ پتنگے بھی کھا رہے تھے۔

دو منٹ تک آگے بڑھتے رہنے کے بعد گومیز کار کو گھما کر ایک کچی سڑک پر لے آیا اور پھر اسے ایک سفید مکان کے سامنے روک لیا۔ مکان کے چاروں طرف "تارون" کی باڑ تھی جو گنجان بیلوں سے ڈھکی ہوئی تھی۔

گومیز کار سے باہر آ گیا اور اس وقت گرلینڈ نے پیچھے کی طرف نظر کی تو اسے بیوک نظر آئی جو مکان کے پھاٹک کے سامنے سے گذرتی ہوئی آگے بڑھ گئی۔

وہ گومیز کے پیچھے پائیں باغ عبور کر کے مکان کا زینہ چڑھ گیا۔ گومیز نے اپنی جیب سے کنجی نکال کر دروازہ کھولا۔ وہ دونوں دروازے میں سے گزر کر نیم روشن کمرے میں آ گئے۔ گومیز نے دائیں طرف کا دروازہ کھولا اور پھر گرلینڈ کو اندر جانے کا اشارہ کیا۔

گرلینڈ جس کمرے میں داخل ہوا وہ کافی وسیع و عریض تھا۔ کمرے کے بیچ میں میز پر صرف ایک بتی جل رہی تھی۔ یہ بجلی کی بتی تھی اور قمقمے پر شیڈ چڑھا ہوا تھا۔ کمرے کے انتہائی سرے پر گھور اندھیرا تھا۔

میز کے قریب ایک کرسی میں انریکو فاشا زبیٹھا سگار پھونک رہا تھا۔ گرلینڈ میز کے قریب پہنچا تو دفعتہً اسے احساس ہوا کہ کمرے میں کوئی اور بھی تھا لیکن وہ اسے

www.taemeernews.com

دیکھ نہ سکتا تھا کیونکہ وہ کمرے کے اندھیرے حصے میں تھا۔
"لو بھائی میں آگیا" گرلینڈ نے کہا "تم تک پہونچنے میں مجھے ذرا دقتوں کا سامنا کرنا پڑا۔"

کمرے کے اندھیرے حصے میں سے کپڑوں کی سرسراہٹ سنائی دی اور پھر ایک لڑکی اندھیرے میں سے نکل کر روشنی میں آگئی۔ یہ لڑکی بلند قامت تھی، اس کے بال سنہری تھے اور اس نے پتلون پر بش شرٹ پہن رکھا تھا اور اس کے دائیں ہاتھ میں پوائنٹ تھرٹی ایٹ کا پستول تھا جس کی نال گرلینڈ کے سینے کی طرف اٹھی ہوئی تھی۔

"الو کے پٹھے۔ بیوقوف۔ اس نے انریکو سے کہا۔ یہ گرلینڈ نہیں ہے"

گرلینڈ نے اس لڑکی کی طرف دیکھا، دیکھتا رہا اور پھر اسے پہچان کر حیرت سے اچھل پڑا۔ یہ وہی لڑکی تھی جسے گرلینڈ پیرس کے اپنے کمرے میں لے آیا تھا، جس کے سوئٹر پر اس وقت "نیویارک ہیرالڈ ٹریبیون" کڑھا ہوا تھا اور جس نے اپنا نام ٹیسا بتایا تھا۔

گومیز نے تیزی سے پستول نکال لیا اور وہ آگے بڑھا تاکہ گرلینڈ کو، جو لڑکی کی طرف دیکھ کر مسکرا رہا تھا، کور کر سکے۔

"ہیلو بے بی" گرلینڈ نے لڑکی سے کہا "میرے کمرے سے چوروں کی طرح بھاگ کر تم نے مجھے غصہ بھی دلا دیا تھا اور مایوس بھی کر دیا تھا۔ میں نے تو بڑی پر لطف توقعات وابستہ کی تھیں تم سے۔ اب یہاں تم کہاں سے ٹپک پڑیں۔"

لڑکی غور سے گرلینڈ کی طرف دیکھنے لگی۔ اس کے بشرے سے الجھن عیاں تھی۔

"قابل تعریف بہروپ ہے نا؟" گرلینڈ نے کہا اور اپنے گالوں میں سے پیڈ نکال لئے "اب مجھے مونچھوں کے بغیر دیکھو، میرے بالوں کا بھورا رنگ بھول جاؤ

www.taemeernews.com

اور دیکھو میں تمھارا وہی پرانا دوست ہوں"

لڑکی نے آہستہ آہستہ پستول جھکا لیا۔

"ہاں۔ اب تمہیں پہچانا ہے" وہ بولی حالانکہ اس کے لہجے میں اب بھی شک کی جھلک تھی۔" بھیس بدلنے کی کیا ضرورت تھی؟"

گرلینڈ آگے بڑھ کر ایک کرسی میں بیٹھ گیا۔

"دوری کا خیال تھا کہ اس طرح میں محفوظ رہوں گا" وہ بولا۔" تم جانور دوسی میرے حسین چہرے کو پہچانتے ہیں" اس نے سگریٹ سلگائی اور آگے کی طرف جھک گیا۔" اپنے شوق تجسس کی معافی چاہتا ہوں لیکن اس معاملے میں تم کہاں فٹ ہوتی ہو؟"

لڑکی اور آگے بڑھی۔ اب وہ پوری طرح روشنی میں آگئی اور وہاں، بیڈ کے قریب، وہ ایک کرسی میں بیٹھ گئی۔ اس نے انریکو کی طرف دیکھا۔ موخرالذکر نے اپنے موٹے شانے اچکائے۔

"میں ٹیسا کیری ہوں" وہ بولی" رابرٹ ہنری کیری کی بیٹی۔"

گرلینڈ کے منھ سے حیرت کی سیٹی نکل گئی۔

"تو پھر یہ بات تم نے وہاں، پیرس میں، ہماری پہلی ملاقات کے وقت کیوں نہ بتادی؟"

"چند وجوہات تھیں اور اس وقت میں تمہیں بتانے کے لئے تیار بھی نہ تھی"

"اور تم نے میرے کمرے کی تلاشی کیوں لی تھی؟"

"میں اپنا اطمینان کرنا چاہتی تھی کہ واقعی تم گرلینڈ ہو۔ اور جب مجھے یقین ہوگیا کہ تم حقیقت میں وہی شخص ہو جس سے ملنے کو ابانے کہا تھا تو عین اسی وقت مجھے پیرس سے رخصت ہونا پڑا۔ مجھے انریکو کا تار ملا انھوں نے مجھے فوراً یہاں طلب کیا تھا۔

www.taemeernews.com

گرلینڈ چکرا گیا۔

"تمھارے والد نے تجھ سے ملنے کو کہا تھا؟"

"ہاں"

"کیوں؟"

"انھیں شک تھا کہ ڈوری تعاون نہ کرے گا چنانچہ اس طرف سے انکار ہو جانے کے بعد وہ تم سے رابطہ قائم کرنا چاہتے تھے۔"

گرلینڈ کو مالک یاد آگیا۔

"روسی جانتے ہیں کہ تم یہاں ہو؟" اس نے پوچھا۔

"پتہ نہیں۔ شاید نہیں جانتے۔"

"لیکن تمھیں یہاں کیوں آنا پڑا؟"

"میں ابا کی تیمارداری کر رہی ہوں"

"یہاں جو روسی ایجنٹ ہے ان میں کے ایک کا نام مالک ہے۔" گرلینڈ نے کہا "اس شخص سے بچنا بہت ضروری ہے۔ اگر اسے پتہ چل گیا کہ تم کون ہو اور اگر تم اس کے ہتھے بھی چڑھ گئیں تو پھر یہ تمھارے اور تمھارے والد کے حق میں بہت برا ہو گا"

"کسی کو تو ابا کے پاس ہونا اور ان کی خبرگیری کرنی چاہئے" ٹیسا نے کہا۔

"کیا ہوا ہے انھیں؟"

"وہ بیمار ہیں، وہ دوسری طرف دیکھنے لگی۔ اسکے ہونٹ کانپ رہے تھے۔

گرلینڈ انریکو کی طرف گھوم گیا۔

"کیا ہوا ہے کیسری کو؟"

"یہ تو معلوم نہیں لیکن بہت بری بیماری ہے" انریکو نے جواب دیا۔

www.taemeernews.com

وہ بس دبلے اور کمزور ہی ہوتے جا رہے ہیں۔ ہم ڈاکٹر کو بھی ان کے پاس نہیں لے جاتے کیونکہ وہ اس کے لئے کسی صورت تیار ہی نہیں ہوتے۔"

"اور پھر وہ ایک چھوٹی بستی اور دیہات جھونپڑی میں پناہ گزیں ہیں۔ وہ وہاں سے نکل ہی نہیں سکتے۔" ٹیسا نے کہا۔ "روسیوں کے کئی آدمی، جو عرب ہیں اور روسیوں سے اجرت حاصل کرتے ہیں، ابا کی تلاش میں مصروف ہیں اور یہ لوگ اس جگہ کے زیادہ سے زیادہ قریب ہوتے جا رہے ہیں جہاں ابا ہیں"

گرلینڈ اپنی گردن رگڑنے لگا۔ اس کے ماتھے پر سلوٹیں ابھر آئی تھیں۔

"تم مجھے ان کے پاس کیوں نہیں لے جاتیں؟ ہم ایک دوسرے سے واقف ہیں، اچھی طرح سے نہیں لیکن ہم ایک دوسرے کو پسند کرتے تھے۔"

"لیکن تم اس بہروپ میں تو ان کے پاس نہیں جا سکتے" ٹیسا نے کہا۔ "میں خود تمہیں نہیں پہچان سکی تو پھر وہ کیسے پہچانیں گے؟"

"میرے لئے کہیں سے ہیر ڈائی کا انتظام کر دو اور میں پہلے کا سا گرلینڈ بن جاؤں گا بالوں کے رنگ کی وجہ سے ہی تو گڑبڑ پیدا ہو سکتی ہے۔"

"بالوں کے لئے ہیر ڈائی ہم کل ہی لا سکتے ہیں"

"لیکن میں کل تک انتظار نہیں کر سکتا۔ مجھے ہیٹ اور کارک کو جلا کر اس کی راکھ فی الحال اسی سے کام چلا لوں گا۔"

گومیز کمرے سے باہر چلا گیا۔ کچھ دیر بعد وہ واپس آیا تو تنکوں کی ایک ہیٹ، کسی بوتل کا ایک کارک، ایک موم بتی اور دیا سلائی کی ڈبیہ لئے ہوئے تھا۔

"پہلے میں اپنی مونچھوں سے چھٹکارا حاصل کر لوں" گرلینڈ نے کہا۔ "باتھ روم کہاں ہے؟"

دس منٹ بعد تنکوں کی ہیٹ سر پر رکھے ہوئے گرلینڈ کو ہر کوئی پہچان سکتا تھا۔

www.taemeernews.com

"اب ٹھیک ہے؟" اس نے پوچھا۔
ٹیسا نے کمرے کی ساری بتیاں جلا دی تھیں۔ اس نے گرلینڈ کی طرف دیکھ کر سر ہلایا۔
"ہاں اب ابا تمہیں دیکھ کر پہچان لیں گے۔"
"یہاں آتے وقت راستے میں ہم ذرا مصیبت میں پھنس گئے تھے" گرلینڈ نے کہا
ٹیسا چونکی۔
"ہم؟ تو تم اکیلے نہیں ہو؟"
"کل ڈوری نے اپنے دو آدمی یہاں بھیج دئیے ہیں۔ وہ جلد از جلد اس کام سے فرصت پالینا چاہتا ہے۔ لیکن تم ان کی فکر نہ کرو۔ وہ پس منظر میں رہیں گے۔ اگر وہ نہ ہوتے تو میں یہاں نہ پہنچ سکتا"
اور گرلینڈ نے اسے مختصر لفظوں میں بتا دیا کہ راستے میں کیا ہوا تھا۔
اور گرلینڈ نے دیکھا کہ انریکو کا رنگ فق ہو گیا تھا اور جب وہ اپنی داستان کا آخری حصہ بیان کر رہا تھا تو انریکو پسینے میں شرابور تھا۔
"یہ معاملہ مجھے پسند نہیں آیا" انریکو نے کہا "مجھے تمہیں یہاں نہ لانا چاہئے تھا ٹیسا۔ میں ان روسیوں کو جانتا ہوں"
"ہم محض بیکار ہی وقت ضائع کر رہے ہیں۔ تمہارے ابا تک ہم کتنی دیر میں پہنچ سکتے ہیں؟" گرلینڈ نے پوچھا۔
"کار میں یہاں سے تین گھنٹوں کا سفر ہے" ٹیسا نے جواب دیا۔
"تو پھر اب کس کا انتظار ہے" گرلینڈ اٹھ کھڑا ہوا "چلو۔ چلا جائے" اس نے انریکو کی طرف دیکھا "تم بھی چل رہے ہو؟"
انریکو نے نفی میں سر ہلایا۔

www.taemeernews.com

"نہیں میں یہیں ٹھہر رہا ہوں" وہ بولا اور پھر گوبنر کی طرف دیکھ کر کہا "تم بھی میرے پاس ہی رہو"
گوبنر شش و پنج میں پڑ گیا۔
"میرے خیال میں تو میرا ان کے ساتھ ہی جانا مناسب ہوگا" وہ بولا "اگر راستے میں کوئی چیتا پڑ گئی تو دو سے تین بھلے"
"لیکن میرا کیا؟" انریکو نے کہا "میں یہاں اکیلا نہیں رہ سکتا۔ میرے ساتھ رہنا تمہارا فرض ہے۔ میں اب تک بہت سے خطرات مول لے چکا ہوں اور مزید خطرات سے بھڑنے کی مجھ میں اب سکت نہیں ہے"
"تم اپنے چچا کے پاس ہی ٹھہرو" گرلینڈ نے کہا اور پھر ٹیسا کی طرف گھوم گیا "کار ہے تمہارے پاس؟"
"مکان کے پچھواڑے ہے اور اس کے ساتھ ایک افریقی راہبر بھی ہمارا انتظار کر رہا ہے"
"اسے ساتھ لے چلنا ضروری ہے؟"
"اس کے بغیر ہم پانچ ہی منٹ میں بھٹک جائیں گے اور پھر عمر بھر بھٹکتے رہیں گے۔ یہ راہبر کبھی ابا کا ملازم تھا۔ اب ابا اسی کی جھونپڑی میں پناہ گزیں ہیں"
"ٹھیک ہے۔ چلو پھر"
"لیکن تمہارے ان دو آدمیوں کا کیا؟"
"وہ شاہراہ پر نظر رکھے ہوتے ہیں اور میرے خیال میں انہیں یہیں چھوڑ دینا مناسب ہوگا۔ اگر تمہارے والد اتنے ہی بیمار رہیں جتنا کہ تم کہہ رہی ہو تو پھر میں سمجھتا ہوں وہ زیادہ آدمیوں کو اپنے قریب برداشت نہ کر سکیں گے۔ چلو"
ٹیسا پلٹ کر چل دی۔ گرلینڈ اس کے پیچھے پیچھے باورچی خانے میں داخل ہوا

www.taemeernews.com

سے پچھواڑے کے گرم اور اندھیرے صحن میں آ گیا پھر وہ آگے بڑھ کر پھاٹک سے باہر آئے اور وہاں ایک ڈیلوکس شاوکس کار کھڑی تھی۔
ایک افریقی کار میں سے باہر آیا جو کمر میں سے جھکا ہوا تھا۔
"یہ موبار ہے" ٹیسا نے کہا۔ موبار! یہ مسٹر گرلینڈ ہیں۔ مسٹر گرلینڈ یہاں لبا کی مدد کرنے آئے ہیں"
موبار نے گرلینڈ کو سر سے پیر تک دیکھا اور پھر کچھ کہے بغیر چھوٹی سی کار کی پچھلی سیٹ پر بیٹھ گیا۔
جب ٹیسا کار میں سوار ہو رہی تھی تو ایک پھٹی ہوئی آواز نے پوچھا:۔
"اے! یعنی تم کہاں بھاگ رہے ہو یار؟"
ٹیسا ایک دم سے گھوم گئی۔ اندھیرے میں سے ایک شخص نکل کر سامنے آیا یہ بورگ تھا جو حیرت سے ٹیسا کی طرف دیکھ رہا تھا۔
"کون ہے یہ؟" بورگ نے پوچھا "یہ گھپلا کیا ہے؟"
"شوارز کہاں ہے؟" گرلینڈ نے بورگ کی طرف بڑھتے ہوئے پوچھا اس نے بورگ کا ہاتھ پکڑ لیا اور اسے کار کے قریب سے دور گھسیٹنے لگا۔
"شوارز دوسری طرف ہے" بورگ نے کہا "ایک منٹ۔ یہ تم مجھے گھسیٹ کیوں رہے ہو؟ میں پوچھتا ہوں یہ کیا گڑبڑ ہے؟"
"آہستہ بولو" گرلینڈ بورگ کو اندھیرے کی طرف دھکیل لے گیا "میں کہہ چکا ہوں کہ اگر تم نے میرا معاملہ گڑبڑ کرنا چاہا تو میں رڈنیز سے شکایت کر دوں گا"
"تو یوں کہو کہ تم ہمیں دھوکا دے کر بھاگ رہے ہو" بورگ نے کہا "دیکھو یار تم مجھے پسند ہو لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ مجھے تم پر اعتبار بھی ہے۔ ہم ساتھ رہیں گے۔ سمجھے؟ یہ لڑکی کون ہے؟"

www.taemeernews.com

گرلینڈ ایک قدم پیچھے ہٹ گیا اور اس سے پہلے کہ بورگ کچھ سمجھ سکتا گرلینڈ کا گھونسہ اس کے جبڑے پر پڑا۔

بورگ کے منہ سے ہلکی سی آواز نکلی اور وہ آگے کی طرف گرنے لگا۔ گرلینڈ نے دوسرا گھونسہ بھی رسید کر دیا اور دونوں ہاتھوں میں اسے پکڑ کر زمین پر لٹا دیا اور پلٹ کر کار کی طرف بھاگا۔

"چلو۔" اس نے کہا "جلدی کرو۔"

ٹیسا نے کار کا انجن اسٹارٹ کر دیا۔

"کیا ہوا؟ کون ہے وہ آدمی؟ کیا کیا تم نے اسے؟"

"تم فکر نہ کرو اور کار ڈرائیو کرو۔"

کار اچھل کر آگے بڑھی۔ راستہ ناہموار تھا۔ وہ اچھلتی کودتی رہی اور ساتھ ہی اس کی رفتار بڑھنے لگی۔ اس طرف کوئی راستہ، کوئی سڑک نہ تھی۔ بس جھاڑیاں تھیں اور ریت تھی۔ ٹیسا نے کار کی ہیڈ لائٹس جلانے کے لئے سوئچ کی طرف ہاتھ بڑھایا لیکن گرلینڈ نے جلدی سے اس کا ہاتھ جھٹک دیا۔

"نہیں۔ لائٹس نہیں۔" وہ بولا اور گھوم کر پیچھے دیکھا۔ پیچھے اندھیرے کے علاوہ اور کچھ نہ تھا۔

"اندھیرے میں کچھ دکھائی نہیں دیتا۔" ٹیسا نے کہا "کار کسی درخت یا کسی چیز سے ٹکرا جائے گی۔"

"ڈرائیو کرتی رہو" گرلینڈ نے کہا "کار کسی چیز سے نہ ٹکرائے گی۔"

ٹیسا آگے کی طرف جھک کر ونڈ اسکرین میں سے باہر کی طرف، اندھیرے میں دیکھنے کی کوشش کرنے لگی۔ اس نے کار کی رفتار کم کر دی۔ وہ اسے بلند اور گنجان جھاڑیوں میں سے لے جا رہی تھی اور ان درختوں سے بچا رہی تھی جو دفعتہ

www.taemeernews.com

اندھیرے میں سے جیسے بھوتوں کی طرح نکل آتے تھے۔ دس منٹ کے پاگل کر دینے والے سفر کے بعد وہ کار کو سڑک پر لے آنے میں کامیاب ہو گئی۔

"بہت عمدہ" گرلینڈ نے بشاشت سے کہا۔ "ایک درخت کو بھی نقصان نہیں پہنچا۔ اب تم لائٹس جلا سکتی ہو۔"

ٹیسا کار روک کر گرلینڈ کی طرف گھوم گئی۔

"کون تھا وہ آدمی؟ میں نے اسے پہلے بھی کہیں دیکھا ہے۔ کون ہے وہ؟"

"ڈوری کا آدمی ہے اور بہت کام کا آدمی ہے۔ لیکن بھول جاؤ اسے۔"

"لیکن میں نے پہلے بھی اسے دیکھا ہے ـــ پیرس میں"

"تو اس میں حیرت کی کون سی بات ہے۔ وہ پیرس میں ہی رہتا ہے۔ اب چلو بھی"

ٹیسا کے بشرے سے اب بھی الجھن عیاں تھی لیکن اس نے کار چلا دی۔ کار اب ریتیلے راستے پر بھاگ رہی تھی اور ریگستانی جنگل میں گھستی جا رہی تھی۔

کار کے انجن کی آواز سن کر شوارز، جو مکان کے اگلی طرف تھا، اس طرف گھوم گیا جس طرف سے آواز آئی تھی۔ وہ چند ثانیوں تک چکر کے عالم میں کھڑا رہا اور پھر بھاگ کر پچھواڑے پہنچا اور اس نے بغیر لائٹس کی ایک کار کو اندھیرے میں غائب ہوتے دیکھا۔ اس نے پستول نکال لیا اور غائب ہوتی ہوئی کار کی طرف گولی چلانے ہی والا تھا کہ پھر کچھ سوچ کر پستول جھکا لیا۔ شاید وہ کسی ازتقی کی کار تھی جو واپس اپنے گھر جا رہا تھا لیکن بورگ کہاں گیا؟

کسی کے کراہنے کی آواز سن کر وہ گھوم گیا۔ اسے کوئی شخص زمین پر پڑا ہوا دکھائی دیا۔ وہ دوڑ کر وہاں پہنچا تو دیکھا کہ یہ بورگ تھا جو رفتہ رفتہ ہوش میں آ رہا تھا

www.taemeernews.com

ہیک گالی دے کر شوارز نے بورگ کے ایک ٹھوکر ماری۔
"اٹھو" وہ گرجا۔ "سالے۔ حرامی۔ کیا ہوا؟"
"سئور نے میرا جبڑا تقریباً توڑ ہی دیا" بورگ کراہ کراٹھ بیٹھا "سالے نے مجھے بچاؤ کا موقع ہی نہ دیا"
شوارز نے اسے ایک اور لات رسید کر دی اور بورگ ایک دم سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔
"لاتیں تو نہ مارو یار" وہ غرایا "گرلینڈ نے میرا جبڑا توڑ دیا ہے کر کیا"
شوارز ایک دم سے گھوم کر اندھیرے میں دیکھنے لگا۔ وہ کار کی آواز تو اب تک سن رہا تھا لیکن وہ اسے نظر نہ آرہی تھی۔
"کہاں گیا ہے وہ؟" شوارز نے بورگ کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر جھنجھوڑ دیا
"کیا پتہ۔ گرلینڈ کے ساتھ ایک لڑکی تھی۔ میں نے انھیں کار میں سوار ہوتے پکڑ لیا اور پھر گرلینڈ نے بے خبری میں میرے جبڑے پر یکے بعد دیگرے دو گھونسے رسید کر دئیے"
"لڑکی؟"
"ہاں۔ میں اسے ٹھیک سے تو نہ دیکھ سکا لیکن وہ لڑکی ہی تھی"
"گدھے" شوارز نے دانت پیسے "وہ کیری کے پاس گیا ہے اور ہمیں الو بنا کر گیا ہے۔ اب اس ریگستانی جنگل میں ہم اس کا تعاقب بھی نہ کر سکیں گے"
"قصور میرا تو نہیں"
"تم نے اسے گولی کیوں نہ ماردی؟"
بورگ ایک درخت سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا۔ اس کا جبڑا درد کر رہا تھا اور اس کے حواس پوری طرح سے بجا نہ ہوئے تھے۔
شوارز نے گھوم کر سفید مکان کی طرف دیکھا۔ کھڑکیوں کے کواڑ بند تھے

www.taemeernews.com

لیکن ایک کھڑکی کے کواڑ کی ایک درز روشن تھی۔

"کوئی ہے اس مکان میں" اس نے آواز دبا کر کہا "دیکھتے ہیں چل کر کون ہے"
بورگ کے جواب کا انتظار کئے بغیر وہ چکر کاٹ کر مکان کے سامنے آگیا۔
بائیں باغ عبور کیا اور زینہ چڑھ کر مکان کے دروازے کے سامنے پہنچ گیا۔
بورگ اس کے پیچھے تھا اور اپنے ایک ہاتھ میں پستول لئے ہوئے تھا۔
شوارز نے دستہ پکڑ کر گھمایا اور پھر اسے دھکیلا تو دروازہ کھل گیا۔
وہ کان لگا کر سننے لگا۔ کہیں سے دو آدمیوں کے باتیں کرنے کی آواز آرہی تھی
اس نے گردن گھما کر بورگ کی طرف دیکھا، سر ہلایا اور پھر نیم روشن کمرے میں آگیا
بورگ بھی اندر آگیا تو شوارز نے آہستہ سے دروازہ بند کر دیا۔

اس نے کسی کو کہتے سنا "چچا! ان کا یوں اکیلے جانا مجھے ذرا پسند نہیں۔ مجھے ان کے ساتھ جانا چاہئے تھا"

"میں نے کیری کے لئے بہت کچھ کیا ہے" ایک میٹھی ہوئی آواز نے جواب دیا۔
اول تو اس کی مدد کر کے ہی میں نے حماقت کی تھی۔ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ اس راہ میں کتنے خطرات ہیں تو خدا کی قسم میں کیری کو اس کے حال پر چھوڑ دیتا۔ اب چونکہ اس کی بیٹی اس کی خبر گیری کرنے یہاں آگئی ہے اس لئے ہم اس معاملے سے اب کوئی تعلق نہ رکھیں گے"

شوارز نے بورگ کی پسلیوں میں کہنی سے ٹھوکا دیا، سر ہلایا اور نیم وا دروازے سے دوسرے کمرے میں داخل ہو گیا۔ اس کے پستول کی نالی ان دو آدمیوں کی طرف اٹھی ہوئی تھی جن کا رخ اسی کی طرف تھا۔

ارنیکو کرسی میں بیٹھا ہوا تھا اور اس وقت اپنے سگار کی گردن ایش ٹرے میں دبا رہا تھا۔ گوئیز میز کے کنارے پر بیٹھا ہوا تھا۔

www.taemeernews.com

شوارز اور بورگ پر نظر پڑی تو انریکو کے ہاتھ سے سگار چھوٹ کر فرش پر گرا۔ اس کا منہ لٹک گیا اور اس کے موٹے چہرے کا رنگ ہلدی ہو گیا۔ گومیز تن گیا اور اس کی نظریں اپنے اسی پستول کی طرف اٹھ گئیں جو میز پر دھرا ہوا تھا۔

"خبردار ذرا بھی حرکت کی ہے۔" تو شوارز نے کہا اور پھر بورگ سے بولا:۔
"پستول قبضے میں کر لو۔" بورگ نے آگے بڑھ کر میز پر سے پستول اٹھایا اور اپنی پتلون کی کولہے پر کی جیب میں رکھ لیا۔

"ہاں۔ اب ٹھیک ہے۔" شوارز نے کہا "اب یہ بتاؤ کہ وہ لڑکی کون ہے جو ابھی ابھی گرلینڈ کے ساتھ گئی ہے؟"

نہ تو انریکو نے کوئی جواب دیا اور نہ گومیز نے۔ وہ دونوں بے حرکت بیٹھے شوارز کی طرف دیکھتے رہے۔

"تم یوں نہ بکو گے۔ کیوں؟" شوارز نے کہا۔ اس نے پستول کو گھما کر نالی سے پکڑا اور انریکو کی طرف بڑھا۔

موخر الذکر خوفزدہ نظروں سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔

"ٹھہرو۔ میں بتاتا ہوں" انریکو نے جلدی سے کہا "وہ۔ وہ۔ کیری کی بیٹی ہے۔"

شوارز اس کے قریب کھڑا رہا۔

"کیری کی بیٹی؟ تو وہ لوگ کیری کے پاس گئے ہیں؟"

"ہاں"

"کہاں ہے وہ؟"

"ریگستانی جنگل میں"

"یہ تو میں بھی جانتا ہوں موٹے سور" شوارز نے پستول کا دستہ کھٹاک سے انریکو

www.taemeernews.com

کے گھٹنے پسارا۔ ازریکو کے منہ سے سسکی نکل گئی۔ "لیکن کہاں؟"

"یہ میں جانتا ہوں" گوبیزر نے کہا۔ "میرے چچا کو ان کے حال پر چھوڑ دو اور میں تمہیں کیری کے پاس لے جاؤں گا۔ اگر تم اکیلے گئے تو عمر بھر بھٹکتے رہو تب بھی وہاں تک نہ پہونچ پاؤ گے۔ یہاں سے کار میں تین گھنٹے کا سفر ہے۔"

شوارز اور بورگ نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور پھر شوارز نے سر ہلایا۔

"ٹھیک ہے۔ تم چلو ہمارے ساتھ" شوارز نے کہا اور ازریکو کی طرف گھوم گیا جو اپنا درد کرتا ہوا گھٹنا سہلا رہا تھا۔ "تم یہیں ٹھہرو اگر تم اپنے بھتیجے کو زندہ دیکھنا چاہتے ہو تو کوئی ایسی ویسی حرکت نہ کرنا۔ سمجھ گئے؟"

ازریکو نے اثبات میں سر ہلا کر گوبیزر کی طرف دیکھا مگر گوبیزر کے بشرے سے کسی قسم کے جذبات کا اظہار نہ ہو رہا تھا۔

بورگ نے گوبیزر کو آگے ڈھکیلا۔

"چلو" وہ بولا "کار ہے تمہارے پاس؟"

"ہاں۔ لیکن اس میں پٹرول بہت کم ہے" گوبیزر بے حد پرسکون اور بے پرواہ معلوم ہوتا تھا۔ "یہاں آس پاس کوئی ایسی جگہ ہے نہیں جہاں سے ہم پٹرول حاصل کر سکیں۔ ہمیں پٹرول کل ہی مل سکتا ہے۔"

"تو پھر ہم اپنی بوئیک ہی میں جائیں گے" شوارز نے بورگ سے کہا۔ "اپنی کار لے آؤ جاکر۔"

بورگ سر ہلا کر باہر چلا گیا۔

شوارز ان دونوں کے قریب سے ہٹ کر اور دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا وہ تینوں خاموشی سے منتظر رہے یہاں تک کہ انھوں نے کار کے دروازے بند کئے جانے کی آواز سنی۔ پھر شوارز نے گوبیزر کی طرف دیکھ کر سر ہلایا، موخرالذکر نے ازریکو کی طرف

www.taemeernews.com

دیکھا، مسکرایا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔
"خیال رہے" شوارز نے انریکو سے کہا "اگر تم نے کوئی شرارت کی تو تمہارا یہ بھتیجہ زندہ نہ رہے گا"
وہ باہر آکر بورگ اور گومیز کے پاس پہنچا جو اس کا انتظار کر رہے تھے شوارز کار کی پچھلی سیٹ پر بیٹھ گیا اور گومیز کو اگلی سیٹ پر بورگ کے ساتھ بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ کار بورگ ہی ڈرائیو کرنے والا تھا۔
"کس طرف؟" بورگ نے انجن چلا کر پوچھا۔
"شاہراہ پر تین کیلومیٹر تک کار ڈرائیو کرتے رہو اور پھر بائیں طرف کے پہلے موڑ پر مڑ جاؤ" گومیز نے سیٹ میں دھنس کر جواب دیا۔
بورگ نے مشکوک نظروں سے گومیز کی طرف دیکھا۔
"وہ لوگ اس طرف تو نہیں گئے" وہ بولا۔
ہمیں جنگل کا راستہ لینا ہے۔ یہ کار ہلکی ہے۔ اگر ہم ان لوگوں کی طرح ریگستانی راستے سے گئے تو کار ریت میں پھنس جائے گی"
گومیز کی یہ بات بورگ کی سمجھ میں آگئی۔ اس نے کار ریورس میں لی اور پھر شاہراہ پر لے آیا۔
شوارز نے اپنے پستول کی نالی گومیز کی گدی پر رکھ دی۔
"دیکھو دوست" وہ بولا "اگر تم نے ہمیں الو بنانے کی کوشش کی تو میں تمہاری کھوپڑی میں سوراخ کر دوں گا"
بورگ بڑے اطمینان سے کار ڈرائیو کرتا رہا۔ سڑک پر افریقی گردو در گرد بھٹک رہے تھے۔ ان میں سے کئی ایک نے انگوٹھا دکھا کر رسد لینے کی کوشش کی لیکن بورگ ان کی طرف متوجہ نہ ہوا —— یہاں تک کہ وہ لوگ ذیر نہ ہل

سے نکل کر صاف اور سیدھی شاہراہ پر آ گئے۔

"بس۔ آگے بڑھ کر بائیں طرف" گومیز نے کہا "تمہیں بڑی تیز ڈرائیو کرنی ہوگی۔ اس کی رفتار ساٹھ میل فی گھنٹہ سے ذرا بھی کم ہوئی تو پھر کار ریت میں پھنس جائے گی۔"

بورگ نے جواب دیئے بغیر سر ہلا دیا۔

کار کی ہیڈ لائٹس میں ایک تنگ سڑک سی دکھائی دی جو بورگ کو ایک پتلی پگڈنڈی سی معلوم ہوئی۔ راستے کے دونوں طرف جھاڑیاں تھیں اور ریگستان تھا۔

بورگ ڈرائیو کرتا رہا۔ وہ کار کے پچھلے پہیوں کو ریت میں کبھی دھنستے اور پھسلتے محسوس کر رہا تھا۔ رات بہت زیادہ گرم تھی، فضا میں امس تھی اور بورگ کی ہتھیلیاں پسینے سے گیلی ہو کر اسٹیرنگ وہیل پر پھسل رہی تھیں۔ وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑا رہا تھا۔

ایک کے بعد ایک کیلومیٹر کار کے پیچھے اندھیرے میں غائب ہوتے رہے اور بورگ کو یہ عجیب سا اور بے چین کر دینے والا احساس ہوا کہ حالانکہ وہ کار کو خطرناک رفتار سے بھگا رہا تھا اس کے باوجود وہ آگے نہ بڑھ رہے تھے۔ راستہ، اس کے کنارے پر کی جھاڑیاں، درخت اور پورا منظر یکساں تھا۔ منظر بالکل بھی نہ بدل رہے تھے اور بورگ کی بے چینی میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔

ایک گھنٹے کے بے چین کر دینے والے سفر کے بعد گومیز نے کہا:۔

"اب ہمیں راستہ چھوڑنا ہے اور اب آپ کو بڑی احتیاط سے کار ڈرائیو کرنی ہوگی۔ ایک دم سے رفتار نہ تو بڑھانا اور نہ کم کرنا۔ بس ایک ہی رفتار سے ڈرائیو کرنا ورنہ کار ریت میں پھنس جائے گی" اس نے آگے کی طرف جھک کر ونڈ اسکرین میں سے باہر اندھیرے میں دیکھا "بس یہیں سے گھماؤ اس طرف۔ کار کی رفتار

www.taemeernews.com

کم نہ ہوئے۔

منہ ہی منہ میں بڑبڑا کر بورگ نے اسٹیرنگ گھمایا اور کار راستہ چھوڑ کر جھاڑیوں اور ریگستان میں آگئی۔ کار ذرا کانپ کر دھیمی پڑ گئی اور اس کے پہیے ریت میں دھنس گئے لیکن کچھ دیر بعد اس نے پھر رفتار پکڑ لی۔ اب وہ گھاس اور جھاڑیوں کو کچلتی اور اچھلتی ہوئی آگے بڑھی۔

دفعتہً ایک عظیم الشان درخت، جس کے ٹہنے ہر چہار طرف پھیلے ہوئے تھے، اندھیرے میں سے نکل کر ہیڈ لائٹس کی زد میں آگیا۔ بورگ نے چونک کر اسٹیرنگ وہیل ایک دم سے گھما دیا اور اس کے ایک پیر نے خود بخود بریک پیڈل دبا دیا۔ کار کی رفتار کم ہوگئی، انجن غرا کر خاموش ہوگیا اور کار رک گئی۔

بورگ کے منہ سے ایک گالی نکل گئی۔

"چلو۔ آگے بڑھاؤ" شوارز چیخا۔

بورگ نے انجن اسٹارٹ کیا، گیر بدلا، کلچ دبایا اور پھر ایکسیلیٹر۔ کار کے پچھلے پہیے ریت میں گھوم گئے لیکن کار جہاں تھی وہیں رہی۔ ایک انچ بھی آگے نہ بڑھی۔

شوارز نے دروازہ کھولا۔

"تم دونوں اندر ہی رہو" وہ بولا "میں کار کو دھکیلتا ہوں"۔

وہ گھوم کر پیچھے پہونچا، دونوں ہاتھوں سے کار کو دھکیلنے لگا اور بھنچی ہوئی آواز میں بولا۔

"ہاں۔ اب"

بورگ نے پھر کلچ دبایا، شوارز نے ایک بار پھر پوری قوت سے کار کو دھکیلا لیکن اس کے پہیے اور بھی زیادہ ریت میں دھنس گئے۔ حتیٰ کہ خود شوارز

www.taemeernews.com

کے پیر بھی ٹخنوں تک ریت میں اتر گئے۔

"جاؤ۔ مدد کرو اس کی" بورگ نے گومیز سے کہا

گومیز کار سے باہر آکر ہانپتے ہوئے شوارز کے پاس پہونچا۔

لیکن گومیز اور شوارز کے مل کر زور لگانے کے باوجود کار ایک انچ بھی آگے نہ بڑھ سکی۔ اس کے پہیے اب نصف سے زیادہ ریت میں دھنس گئے تھے۔ شوارز پیچھے ہٹ گیا اور اپنی قمیص کی آستین سے چہرے پر سے پسینہ پونچھنے لگا

"درخت کی ٹہنیوں اور پتوں کے بغیر اب کام نہ چلے گا" گومیز نے کہا "پہیوں کے دونوں طرف اور آگے پیچھے ٹہنیاں اور پتے رکھ کر ہم کھڈ کو ذرا ہموار کریں گے اور اس کے بعد ہی کار کو آگے دھکیل سکیں گے"

بورگ بھی اب ان دونوں کے قریب آکھڑا ہوا تھا۔ اس نے ریت میں دھنسے ہوئے پہیوں کی طرف دیکھا تو کانپ گیا۔ ایسا معلوم ہوتا کہ یہ پہیے اب ریت میں سے کبھی نہ نکل سکیں گے۔

"اس نے کیا کہا سنا نہیں تم نے؟" شوارز نے بورگ سے کہا۔

اور آس پاس سے چھوٹی چھوٹی جھاڑیاں گھسیٹ کر کار کے قریب ڈالنے لگا۔ بورگ ذرا آگے بڑھ کر ریت پر پڑی ہوئی خشک ٹہنیاں جمع کرنے لگا۔ گومیز آگے بڑھ کر بڑے درخت کے قریب پہنچا اور اس کی ان ٹہنیوں پر سے، جو نیچے لٹکتیں، پتے توڑنے لگا۔

وہ کوئی دس منٹ تک کام کرتے رہے۔ پھر شوارز کام چھوڑ کر سیدھا کھڑا ہوگیا۔ اور ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ اندھیرے میں اسے اپنے ساتھیوں میں سے ایک بھی نظر نہ آرہا تھا۔ وہ چونکا۔ وہ اپنے کام میں اس قدر مشغول رہا تھا کہ بورگ اور گومیز کو بھول ہی گیا تھا "بورگ" اس نے آواز دی۔

www.taemeernews.com

بورگ اندھیرے میں سے نکل کر سامنے آگیا۔ وہ دونوں ہاتھوں پر ٹہنیوں کا انبار اٹھائے ہوئے تھا۔

"وہ لونڈا کہاں ہے؟" شوارز نے پوچھا۔

بورگ اس کی طرف آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے لگا۔

"وہ تو تمہارے ساتھ تھا، نہیں؟" اس نے کہا۔

"گدھے وہ تیرے ساتھ تھا" شوارز نے دانت پیسے۔ وہ اس عظیم الشان درخت کی طرف دیکھنے لگا جو اس کے دائیں طرف اور کوئی بیس گز دور تھا۔ وہ وہاں تھا۔ ٹہنیاں پھینک کر بورگ درخت کی طرف بھاگا لیکن گومیز کہیں دکھائی نہ دیا۔

"ابے او" وہ چیخا "کہاں ہے بے؟ آجاؤ۔ اب بہت سی جھاڑیاں وغیرہ اکٹھی کر لی ہیں ہم نے۔"

شوارز بھی بورگ کے قریب پہونچا۔ اس کے ہاتھ میں پستول تھا۔

"وہ کہیں دور نہ گیا ہوگا۔ آؤ۔"

اور شوارز بھاگ پڑا۔ اس کے پیر ریت میں دھنس رہے تھے اور وہ تیز بھاگ نہ سکتا تھا۔

"وہ سور ہاتھ میں آجائے۔ اس کا بھرتا نہ بنا دیا ہو تو میرا نام شوارز نہیں" وہ بولا۔

بورگ اس کے ساتھ ساتھ بھاگ رہا تھا۔ اب اس کا سانس پھول رہا تھا اس کے بدن سے پسینہ ٹپک رہا تھا اور پورا جسم تپ رہا تھا اور وہ یوں محسوس کر رہا تھا جیسے کسی نے اسے سر سے پاؤں تک گرم اور گیلے کمبل میں لپیٹ دیا ہو۔

آخر کار وہ رک گیا اور لمبے لمبے سانس لینے لگا۔ شوارز چند میٹر تک بھاگتا

www.taemeernews.com

رہا۔ پھر وہ بھی رُک گیا۔ اس کی حالت بھی بورگ سے بہتر نہ تھی۔
وہ دونوں کان لگا کر سننے لگے لیکن اپنے دل کی دھڑکنوں کے علاوہ انہیں کوئی دوسری آواز سنائی نہ دی۔

"بھاگ گیا وہ" شوارز نے دونوں گھونسے ہوا میں ہلائے "ہم واپس اس کے گھر جاتے ہیں۔ میں اس موٹے سور کے ٹکڑے اڑا دوں گا۔ چلو" کالی بھجنگ گھپ اندھیرا بورگ کو خوفزدہ کر رہا تھا۔ وہ ایک میٹر سے آگے نہ دیکھ سکتا تھا۔ اور ہر چند قدم کے بعد وہ کانٹے دار جھاڑیوں میں گھس پڑتا تھا جو جیسے اچانک ریت میں سے نکل آئی تھیں۔

وہ لوگ عظیم الشان درخت کے قریب سے گزرے۔ لیکن چند گز آگے بڑھنے کے بعد شوارز رک گیا۔

"کار کہاں ہے؟" اس نے آنکھیں پھاڑ کر اندھیرے میں دیکھتے ہوئے کہا

"اسے بس یہیں ہونا چاہئے" بورگ نے کہا۔

"ہونا تو چاہئے لیکن ہے نہیں" شوارز نے درخت کی طرف اور پھر اس طرف دیکھا جہاں کار کو ہونا چاہئے تھا "تمہارے خیال میں وہ واپس آ کر کار لے تو نہیں گیا؟"

"یہ کیسے ہو سکتا ہے؟" بورگ کی آواز کانپ رہی تھی "اس کے پہئے تو ریت میں دھنسے ہوئے تھے"

"بہر حال کار اب یہاں نہیں ہے" شوارز نے پستول خول میں رکھ کر ایک بار پھر درخت کی طرف دیکھا۔ بورگ! یہ وہی جگہ ہے جہاں کار رکی تھی؟"

"پتہ نہیں۔ یہ جگہ تو معلوم ہوتا ہے ایک ہی طرح کے درختوں سے بھری ہوئی ہے۔"

www.taemeernews.com

"مجھے تو پورا منظر یکساں ہی معلوم ہوتا ہے" شوارز بڑبڑایا "یہاں آتے وقت یہ بات نوٹ کی تھی تم نے؟"

"ہاں۔ تمھارے خیال میں ہم راستہ بھٹک گئے ہیں؟" بورگ نے اپنے خشک ہونٹوں پر زبان پھیری۔ شوارز پیچھے ہٹا اور درخت کے تنے سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔

"اس وقت تو گھپ اندھیرا ہے اور کچھ دکھائی نہیں دیتا" وہ بولا۔ "چنانچہ ہم صبح کا انتظار کرتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ روشنی پھیلتے ہی آئی ہیں منظر آجائے گی۔ پھر ہم واپس جائیں گے اور میں اس کے موٹے چچا کو ایسا سبق دوں گا کہ دوسروں کے لئے باعث عبرت ہوگا۔"

بورگ بھی اس کے قریب دھپ سے بیٹھ گیا۔

"اگر ہم کار کو ریت میں سے نکالنے میں کامیاب بھی ہو گئے تو کیا ہم راستہ تلاش کر سکیں گے؟" بورگ نے پوچھا۔

"بے شک تلاش کرلیں گے۔ اتنی سی بات تمھاری سمجھ میں نہیں آتی کہ ریت پر کار کے پہیوں کے نشانات ہوں گے۔ ہمیں لوٹتے وقت بس اسی طرف جانا ہے جس طرف یہ نشانات جاتے ہیں"

"واقعی یہ تو مجھے خیال آیا ہی نہ تھا" بورگ نے کہا اور پھر چند ثانیوں کے توقف کے بعد بولا "کاش کہ تھوڑی سی ہی نہ سکی مل جاتی اس وقت"

"بکواس مت" شوارز غرایا۔

صبح کے کوئی تین بجے گرم ہوا چلنے لگی اور پورے دو گھنٹوں تک چلتی رہی اور ریت کو ادھر سے ادھر اڑاتی رہی چنانچہ اسی ہوا نے کار کے پہیوں کے نشانات پوری طرح سے مٹا دیئے۔

www.taemeernews.com

گیارھواں باب

سڑک کے کنارے پر پارک کی ہوئی ایک کار اور اس کے قریب بے بس سے کھڑے ہوئے دو افریقی، جو یورپین لباس میں ملبوس تھے، تیز بھاگتی ہوئی کیڈی لاک کار کی روشنیوں کی زد میں آگئے۔

ان دو میں سے ایک کچھ جانا پہچانا سا معلوم ہوا چنانچہ کیڈی لاک میں بیٹھے ہوئے مالک نے ڈرائیور کو ایک حکم دیا، دفعتہً کیڈی لاک کی رفتار کم ہوگئی اور پھر وہ پارک کی ہوئی کار سے کچھ آگے بڑھ کر رک گئی۔ مالک کار سے باہر آیا۔

کار کے قریب سے ایک افریقی تیزی سے چلتا ہوا اس کے قریب آیا اور مالک نے اسے پہچان لیا۔ یہ ساموبا ڈینگ تھا۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو؟" مالک نے پوچھا

ساموبا نے، جس کے بشرے سے خوف ہراس عیاں تھا، اپنی ناکامیابی کی تفصیلات بیان کردیں۔

مالک بڑی کوششوں کے بعد اپنے غصے کو دبا سکا۔

"کتنی دیر ہوئی انھیں یہاں سے گئے؟" اس نے پوچھا۔

"کچھ زیادہ ہی دیر ہوئی ہے۔ شاید ایک گھنٹہ ساموبا نے جواب دیا۔

"گرلینڈ کے دونوں ساتھی کیسے تھے؟"

ساموبا نے بودرگ اور شواہزر کا حلیہ بیان کردیا۔

"اگر وہ لوگ نہ ہوتے تو فتح ہماری ہوتی" ساموبا نے کہا۔ اسے احساس تھا کہ مالک

www.taemeernews.com

کے دل میں شدید غصے کا لاوا ابل رہا تھا، قصور ہمارا نہیں ہے صاحب۔"

"چلو۔ کار میں بیٹھو۔"

دوسرا فریقی، جس کے رخسار پہ زخم کا گہرا نشان تھا اور جس کا نام دلوڈہ تھا، ان سے آملا اور وہ دونوں کیڈی لاک کی اگلی سیٹ پر ڈرائیور کے قریب بیٹھ گئے ڈرائیور نے ان کی طرف دیکھ کر اپنی ناک اچکائی۔

مالک پچھلی سیٹ پر بیٹھ گیا۔

"ڈیر وبل چلو۔ اور تیز چلاؤ کار کو۔"

کیڈی لاک بھاگ پڑی اور مالک صورت حال پر غور کرنے لگا۔ انریکو کہیں غائب ہو گیا تھا۔ اسے ایوان نے فون کر کے بتایا تھا کہ انریکو اپنے ولا میں واپس نہ آیا تھا۔ مالک نے ایوان سے کہا تھا کہ وہ بہت جلد واپس آجائے اور مالک سے ڈیر وبل میں ملے۔ گرلینڈ شاید بلکہ یقیناً کیری سے ملنے گیا تھا۔ جب گرلینڈ انریکو سے کیفے میں ملا تھا تو شاید اسی وقت اس نے گرلینڈ کو کیری کا پتہ بتا دیا تھا اور ان بے وقوف افریقیوں نے گرلینڈ کو نکل جانے دیا۔ صورت حال نازک تھی لیکن بہت زیادہ نازک بھی نہ تھی۔ گرلینڈ ریگستانی جنگل کی طرف گیا ہوگا اور وہاں مالک کے پورے تیس آدمی، جو ریگستانی جنگل سے واقف تھے، موجود تھے اور کیری کو تلاش کر رہے تھے۔ اب اگر گرلینڈ کیری تک پہنچ گیا تو اس کے بعد بھی وہ اسے لے کر ریگستانی جنگل سے نکل نہ سکتا تھا۔ اگر اس نے ایسا کیا تو وہ اور کیری، دونوں ہی مالک کے آدمیوں کے ہاتھوں میں ہوں گے۔

بورش، شوارز اور گوینز جب ریگستانی جنگل میں داخل ہوئے تھے اس کے ٹھیک دس منٹ بعد مالک کی کار ڈیر وبل میں داخل ہوئی۔ شاہراہ سے ذرا ہٹ کر ایک چھوٹا سا بنگلہ تھا جو مالک نے پہلے ہی سے کرائے پر حاصل

www.taemeernews.com

گرایا تھا چنانچہ کیڈی لاک اسی بنگلے کے سامنے پہنچ کر رک گئی۔

پہلے مالک اور پھر دو افریقی کار سے باہر آئے۔ مالک نے آگے بڑھ کر بنگلے کے دروازے پر دستک دی۔ کواڑ میں کی چوبی کھڑکی کھل گئی اور دو آنکھیں مالک کی طرف۔

"سامر نولف موجود ہے؟" مالک نے دروازہ کھولنے والے دیو ہیکل افریقی سے پوچھا۔

"جی ہاں۔ اندر آ جائیے"

سامبا اور زانڈو کو وہیں رکے رہنے کا اشارہ کر کے مالک دوسرے کمرے میں پہنچا۔ وہاں ایک شخص اپنے کانوں پر ہیڈ فون لگائے ایک میز کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی انگلیاں ایک وائرلیس کا ڈائل گھما رہی تھیں اور اس کے بشرے سے غور و خوض کے آثار عیاں تھے۔ یہ شخص بورس سامر نولف تھا۔ عمر پینتالیس سال، قد قدرے ٹھنگنا، بدن گٹھا ہوا اور یہی وہ شخص تھا جو روس کے محکمہ جاسوسی میں "قاتل کا سب سے بڑا اشتہاری" اور "بے حد سخت ڈاکٹر بورس" کے نام سے مشہور تھا۔

سامر نولف نے نظریں اٹھا کر مالک کی طرف دیکھا، سر ہلایا اور پھر ڈائل گھمانے لگا۔

مالک ایک کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔ اس نے میز پر سے وڈکا کی بوتل اٹھا کر قریب رکھا ہوا جام بھرا۔ اس نے جام اٹھا کر ہونٹوں سے لگایا اور سامر نولف کی طرف دیکھنے لگا جو اب اپنے سامنے پھیلے ہوئے نقشے پر نظریں دوڑا رہا تھا۔

"نہیں۔ تم دوسرے حکم کا انتظار کرو گے۔" اس نے کہا۔ وائرلیس کا سوئچ آف کیا اور مالک کی طرف گھوم گیا۔ "ہم اپنا جال تنگ کر رہے ہیں۔ ہمارے قریبی بیابان

www.taemeernews.com

سے کوئی دس میل دور کار کی روشنیاں دیکھی گئی ہیں۔ ہمارا یہ شخص اگر درخت پر بیٹھا ہوا نہ ہوتا تو اسے روشنیاں نظر نہ آتیں۔ کار مشرق کی طرف جا رہی ہے۔ یہ کار غالباً کیری کے لئے اشیائے خورد و نوش کا ذخیرہ لے کر جا رہی ہے۔"

"جی نہیں۔ بلکہ یہ کار گرلینڈ کو کیری کے پاس لے جا رہی ہے" مالک اٹھ کر سامرنوف کے پیچھے جا کھڑا ہوا اور اس کے شانوں پر سے نقشے کی طرف دیکھنے لگا۔ "کار کہاں دیکھی گئی ہے؟"

"یہاں" سامرنوف نے ایک جگہ انگلی رکھ دی اور پھر پنسل اٹھا کر نقشے پر نشانات بنانے لگا۔

"اس جگہ، اس جگہ اور اس جگہ ہمارے آدمی موجود ہیں۔ کار اس سمت جا رہی ہے" اس نے پنسل سے ایک لمبی لکیر بنائی "ہمارے آدمی اس لکیر کے ادھر نیم دائرے میں متعین ہیں۔ اس جگہ کہیں، اس نے ایک جگہ پنسل بجائی "کیری روپوش ہے۔"

مالک نے نقشے کا مطالعہ کرنے کے بعد سر ہلایا۔

"اتنے آدمی ہیں کہ اس نیم دائرے کو مکمل دائرہ بنا سکیں؟" اس نے پوچھا۔

"اگر انہیں پھیلا دیا جائے تو دائرہ مکمل ہو سکتا ہے۔ لیکن اگر کیری رات کے اندھیرے میں اپنی پناہ گاہ سے نکلا تو وہ بچ نکلنے میں کامیاب ہو جائے گا۔"

"ہمیں زیادہ آدمی مل سکتے ہیں؟"

"اس کا انتظام میں نے کر لیا ہے۔ کل صبح تک وہ مقررہ جگہ پر پہنچ جائیں گے۔"

مالک نے واپس کرسی میں بیٹھ کر پہلا جام خالی کیا اور دوسرا بھرا۔

"تو گرلینڈ جانتا ہے کہ کیری کہاں ہے؟" سامرنوف نے کہا۔ "تم جانو گرلینڈ خطرناک آدمی ہے۔۔ وہ لڑ بھڑ کر اپنے لئے راستہ صاف کر سکتا ہے۔۔ ہمارے آدمی

www.taemeernews.com

اتنے بہادر نہیں کہ گرلینڈ کا مقابلہ کر سکیں۔"

"میں ایوان کا انتظار کر رہا ہوں۔ وہ آجائے تو ہم اسی وقت ریگستانی جنگل میں گھس پڑیں گے۔ تم بھی ہمارے ساتھ چلو گے۔ اب ہم قسمت کا بھروسہ نہیں کر سکتے۔"

دفعتہ وائرلیس "ٹیٹ۔ ٹیٹ" کرنے لگا۔ سامرفلٹ نے ہیڈ فون کانوں سے لگائے اور سننے لگا۔ اس کے ماتھے پر سلوٹیں ابھر آئیں۔

"ایک منٹ" اس نے مائیکروفون میں کہا اور پھر مالک کی طرف گھوم گیا: "دوسری کار بھی دیکھی گئی ہے"۔ اس نے نقشے کی طرف دیکھا "وہ جنوب مشرق کی طرف جا رہی ہے وہ ہمارے ایک دیدبان کے عین قریب سے کوئی دس منٹ پہلے گزری ہے۔ یہ ایک پرانی بیوک ہے اور اس میں تین آدمی ہیں۔"

"یہ گرلینڈ ہی ہے" مالک اچھل کر اٹھ کھڑا ہوا "وہ سامبا کی بیوک لے کر بھاگا ہے۔"

"اگر اس بیوک میں گرلینڈ ہی ہے تو وہ غلط راستے پہ جا رہا ہے۔ اور اس کار میں کون ہے جو سیدھے راستے پر گئی ہے؟"

"اس کے متعلق شاید تمہارا کہنا صحیح ہو۔ یعنی ہو سکتا ہے وہ کار کیمپ کے لئے اشیائے خورد و نوش کا ذخیرہ لے کر جا رہی ہو۔"

"تو پھر گرلینڈ کا کیا ہو؟"

"اسے اس کے حال پر چھوڑ دیتے ہیں۔ اگر اس کے ساتھ کوئی راہبر نہیں ہے تو وہ راستہ بھٹک جائے گا اور کل شام تک ریگستان کے گدھ اس کی لاش ہضم کر چکے ہوں گے۔"

عین اس وقت دروازہ کھلا اور ایوان اندر آ گیا۔

"ٹھیک وقت پر آئے ہو ایوان" مالک نے کہا "ہم ریگستانی جنگل میں جا رہے ہیں۔"

www.taemeernews.com

"اور اناریکو؟"

"بھول جاؤ اسے، اب ہمیں تقریباً معلوم ہو چکا ہے کہ کرسی کہاں ہے۔"

"تقریباً؟"

"مطلب یہ کہ اسے اس علاقے میں دس میل کے اندر اندر کہیں ہونا چاہئے۔ چنانچہ کل صبح تک ہم اسے جالیں گے"

سامرنوف نے وائرلیس کا سیٹ بند کیا اور اسے اٹھا کر اس جیپ میں رکھ دیا جو باہر کھڑی ہوئی تھی۔

مالک اور ایوان اس کے پیچھے تھے۔

"تم دونوں ہمارے ساتھ چلو گے" مالک نے سامبا سے کہا۔

سامبا اور داؤدہ، جن کی آنکھوں سے خوف عیاں تھا، مالک اور ایوان کے پیچھے ہو لئے۔

ٹیسا پچھلے دو گھنٹوں سے کار ڈرائیو کر رہی تھی۔ ریت میں کھڈ تھے اور ٹیلے تھے اور کار ان کھڈوں اور ٹیلوں پر سے اچھلتی کودتی بھاگی جا رہی تھی۔

گرلینڈ اس قسم کے سفر کا عادی نہ تھا چنانچہ یہ سفر اس کے لئے ایک خواب پریشاں سے کم نہ تھا۔ حالانکہ وہ دونوں ہاتھوں سے کھڑکی کا کنارہ پکڑے ہوئے تھا لیکن چھوٹی سی کار طوفانی دریا میں پھنسی ہوئی کشتی کی طرح اس بری طرح سے اوپر نیچے پھدک رہی تھی کہ گرلینڈ کبھی ایک طرف جھک جاتا تھا اور کبھی دوسری طرف اور کبھی وہ مینڈک کی طرح پھدک کر پھر دھپ سے اپنی جگہ پر آ بیٹھتا تھا۔ اب اسکی ہڈیاں درد کرنے لگی تھیں اور ہاتھوں پر خراشیں پڑ گئی تھیں۔

کئی دفعہ ان کی کار کے پہیئے ریت میں پھنس گئے اور گرلینڈ اور سمبا کو کار میں

www.taemeernews.com

سے نکل کر اسے ڈھکیلنا پڑا۔ اس گرمی میں کار کو ڈھکیلنے کا عمل کم سے کم گرلینڈ کے لئے بڑا ہی آزمائشی تھا۔

"اور کتنی دور جانا ہے" ایک بار پھر کار کے پہیئے ریت میں دھنس گئے تو گرلینڈ نے عاجز آکر پوچھا۔

"یہی کوئی اسی کیلومیٹر۔ یعنی ایک گھنٹے کا اور سفر ہے" ٹیسا نے کہا اور کار سے باہر آگئی کیونکہ بیٹھے بیٹھے اس کی ٹانگیں سو گئی تھیں۔

مومار کی مدد سے گرلینڈ نے کار کو ریت میں سے نکالا اور گھوم کر ٹیسا کے قریب پہونچا۔

"ہماری کار کی ہیڈ لائٹس نے مجھے فکر میں ڈال رکھا ہے" وہ بولا "اگر ایک کے آدمی اتنے قریب ہیں جتنے کہ تم بتا رہی ہو اور وہ چوکنے بھی ہیں تو پھر ایک کیلومیٹر دور سے بھی وہ ہماری کار کی روشنیاں دیکھ سکتے ہیں۔ میرے خیال میں تو بس ہمیں یہیں رک جانا چاہیئے۔ جب رات کا اندھیرا اتنا کم ہو جائے گا کہ ہم روشنیوں کے بغیر سفر کر سکیں تو پھر اس وقت ہم آگے روانہ ہوں گے۔

"لیکن میں رات بھر ابا کو اکیلا نہیں چھوڑ سکتی" ٹیسا نے کہا۔

"ابا کو رات بھر کے لئے اکیلا چھوڑنا بہتر ہے بہ نسبت اس کے کہ تم دشمنوں کو ان تک پہنچا دو۔ اور اس وقت ہم یہی کر رہے ہیں۔ کسی بلند درخت پر بیٹھا ہوا دیوں کا کوئی آدمی میلوں دور تک دیکھ سکتا ہے کہ ریگستان حد نظر تک ہموار ہے۔

ٹیسا چند ثانیوں تک کچھ سوچتی رہی۔ پھر اس نے سر ہلایا:۔

"واقعی یہ تو میں نے سوچا ہی نہ تھا" اس نے اپنی کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی کی طرف دیکھا "چھ گھنٹوں سے پہلے تو اجالا ہونے کا نہیں۔"

www.taemeernews.com

"تو پھر ہم چھ گھنٹے انتظار کریں گے" گرلینڈ ریت پر بیٹھ گیا۔ "اوہ! کاش کہ کچھ پینے کو مل جائے اس وقت۔"

ٹیسا نے سوار سے کچھ کہا۔ اسنے کار میں سے ایک تھرموس اور دو جام نکالے۔ یہ چیزیں وہ گرلینڈ اور ٹیسا کے سامنے رکھ کر کار کے دوسری طرف چلا گیا۔ وہاں پہونچ کر وہ ریت پر لیٹ گیا اور فوراً ہی سو گیا۔ ٹیسا گرلینڈ کے قریب بیٹھ گئی۔ تھرموس کا کارک کھولا اور نارنگی کے ٹھنڈے رس سے دونوں جام بھر لئے۔

"بڑے افسوس کی بات یہ ہے کہ اس رس میں جن ملی ہوئی نہیں ہے" گرلینڈ نے چند چسکیاں لینے کے بعد کہا" لیکن کچھ نہ ہونے سے کچھ ہونا بہتر ہے" وہ نیم دراز ہو کر ٹیسا کی طرف دیکھنے لگا" ٹیسا! تم نے اس طرح کار چلانا کہاں سے سیکھا۔"

ٹیسا اس تعریف سے محظوظ ہو کر مسکرائی۔

"بچپن سے لے کر اٹھارہ برس کی عمر تک میں ڈیریہ بل میں ہی رہی اور اس وقت میں بھائی کے ساتھ ہمیشہ ریگستان میں کار ڈرائیو کیا کرتی تھی۔ اگر تم ایسا کرو تو تم بھی ریگستان میں کار ڈرائیونگ کی تکنیک سے واقف ہو سکتے ہو۔"

"تم یہاں اپنے والد کے ساتھ رہتی تھیں؟"

"نہیں تو۔ میری پیدائش سے کوئی تین مہینے پہلے ابا واپس فرانس چلے گئے تھے اور میری والدہ کو یہاں چھوڑ گئے تھے۔ جنگ شروع ہو چکی تھی اور ابا جنگ میں شریک ہونا چاہتے تھے۔ سچ تو یہ ہے کہ میں پچھلے کچھ ہی عرصے سے اپنے ابا کو جاننے لگی ہوں۔ اس سے پہلے نہ تو انھیں دیکھا تھا اور نہ ہی انھیں پہچانتی تھی۔ جنگ کے بعد وہ امریکہ چلے گئے تھے" اس نے مٹھی بھر ریت اٹھائی اور اپنی انگلیوں کے درمیان سے اسے آبشار کی طرح گرانے لگی" ہمارے پاس زیادہ

www.taemeernews.com

روپیہ نہ تھا۔ ابا کے کاروبار کی دیکھ بھال ازریکو کیا کرتا تھا لیکن ابا کے بغیر کاروبار کچھ نہ چلا۔ ابا کے متعلق ایک عرصے کے بعد ہمیں جو اطلاع ملی وہ یہ تھی کہ وہ جاسوس ہیں اور انھیں روس بھیج دیا گیا ہے۔ یہ اطلاع بڑی خوفناک تھی کم سے کم ہمارے لئے۔ میری والدہ کے دل کو ایسا صدمہ پہونچا کہ کچھ ہی عرصہ بعد وہ انتقال کر گئیں چنانچہ میں پیرس چلی گئی لیکن میں نے ازریکو سے خط وکتابت جاری رکھی چنانچہ وہ جانتا تھا کہ پیرس میں میں کہاں رہتی ہوں۔ میرے پاس روپیہ نہ تھا چنانچہ میں ہر وہ کام کرتی رہی جو مل جاتا تھا چنانچہ اسی سلسلے میں اخبار ٹریبون بھی بیچتی تھی۔ زندگی بڑے مزے سے گزر رہی تھی کہ ایک دن دفعتہ روزہ ازابیلا میرے کمرے میں جیسے آسمان سے ٹپک پڑی۔ ہم دونوں ساتھ ساتھ اسکول جایا کرتی تھیں۔ میں جانتی تھی کہ روزہ ازریکو کی داشتہ ہے۔ اس نے مجھے ابا کا ایک خط دیا۔ میری پیدائش کے بعد یہ پہلا موقعہ تھا کہ ابا کا کوئی خط میرے نام آیا تھا۔ روزہ بڑی پراسرار بنی رہی۔ اس نے مجھے کچھ نہ بتایا۔ بس ابا کا خط دیا اور چلی گئی۔"

گرلینڈ نے سگریٹ سلگائی۔

"تمھارے ابا کا ہی خط تھا وہ؟"

"ہاں۔ ساتھ میں ایک خط ازریکو کا بھی تھا۔ ابا نے لکھا تھا کہ وہ روس سے فرار ہوئے ہیں اور یہ کہ ان کے پاس نہایت ہی اہم اطلاعات ہیں جنھیں وہ ڈوری کو دینا چاہتے تھے۔ میں جانتی تھی کہ ڈوری کون ہے۔ ابا نے لکھا تھا کہ ممکن ہے ڈوری ان پر اعتبار نہ کرے چنانچہ انھوں نے کہا کہ میں اس آدمی سے ملاقات کروں جس سے ابا برسوں پہلے ملے تھے اور جس پر انھیں بھروسہ تھا۔ انھوں نے لکھا تھا کہ اس شخص کا نام گرلینڈ ہے اور یہ کہ اس شخص کا پہلا نام انھیں یاد نہ

www.taemeernews.com

تھا۔ گرلینڈ پیرس میں ہی رہتا ہے اور یہ کہ مجھے بڑی احتیاط سے کام لینا چاہئے تاکہ میں کسی غلط آدمی سے ملاقات نہ کرلوں۔ انریکو نے مجھے اپنے خط میں مطلع کیا تھا کہ ابا سخت بیمار ہیں۔ اب میں جانتی نہ تھی کہ کیا لکھوں۔ بہر حال ٹیلیفون ڈائریکٹری میں مجھے تمھارا نام اور پتہ مل گیا۔ ایک رات میں تمھارے ساتھ ہولی اور...... بعد کے واقعات سے تو تم واقف ہی ہو"

وہ گرلینڈ کی طرف دیکھ کر مسکرائی۔

"تمھارے والد نے کچھ اور نہیں لکھا؟"

"انھوں نے اپنے خط میں کسی ہرمن رڈنیز کا ذکر کیا تھا کہ میں اس سے ہوشیار رہوں۔ ہمارا اخبار بیچنے والا ایک لڑکا اکثر اس رڈنیز کا ذکر کیا کرتا تھا چنانچہ اسی سے مجھے معلوم ہوا کہ رڈنیز جارج پنجم ہوٹل میں رہتا ہے۔ چنانچہ ایک شام اس ہوٹل کے سامنے پہنچی اور اس امید میں رات گئے تک وہاں کھڑی رہی کہ رڈنیز باہر آئے تو اسے دیکھ اور پہچان لوں لیکن وہ باہر نہ آیا۔ میں ــــــ"

دفعتہً اس کی آنکھیں پھیل گئیں اور اس نے کہا" اب یاد آیا کہ میں نے اس موٹے شخص کو، جسے انریکو کے گھر کے پیچھے تم نے پیٹا تھا، کہاں دیکھا تھا وہ گردن گھما کر گرلینڈ کی طرف دیکھنے لگی" اسے میں نے جارج پنجم ہوٹل کے باہر دیکھا تھا اور اس کے ساتھ ایک دوسرا بھی، بڑا ہی خوفناک قسم کا آدمی تھا جو بالکل ہی پتھر دل معلوم ہوتا تھا۔"

"دیکھا ہوگا۔ میرا مطلب ہے اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں،" گرلینڈ نے بڑے سکون سے جواب دیا۔

"ڈوری نے اپنے آدمی رڈنیز کے پیچھے لگا رکھے ہیں۔ اب یہ نہ پوچھو کہ

www.taemeernews.com

کیوں ؟ اب تو ڈنیز کے متعلق کوئی قابلِ گرفت بات معلوم نہیں ہوئی لیکن ڈوری کو امید ہے کہ جلد یا بدیر وہ ڈنیز کو گرفت میں لینے میں کامیاب ہو جائے گا۔ ہاں ایک تیسرا آدمی بھی تھا جس کی چگی ڈاڑھی تھی۔ اب مجھے سب کچھ یاد آ رہا ہے۔ کون ہیں وہ لوگ ؟"

"وہ سب کے سب ڈوری کے آدمی ہیں" گرلینڈ نے جواب دیا اور پھر موضوع بدلنے کی غرض سے پوچھا "تمھارے والد نے تمھیں بتایا نہیں کہ وہ ڈوری کو کون سی اطلاع دینا چاہتے ہیں ؟"

"نہیں۔"

"تم نے انھیں بتایا کہ تم ان سے ملی تھیں ؟"

"ہاں۔"

"انھوں نے کیا کہا ؟"

"انھوں نے کہا کہ ڈوری کے آدمیوں میں تنہا تم ہی ایک وہ آدمی ہو جس پر انھیں اعتبار ہے۔"

گرلینڈ کے ابرو پر بل پڑ گئے۔

"حیران ہوں کہ یہ بات انھوں نے کیوں کہی !"

"کیا مطلب ؟ ابا تم پر اعتبار کر سکتے ہیں نا ؟"

گرلینڈ دل پر جبر کر کے مسکرایا۔

"بے شک کر سکتے ہیں۔"

چند لمحوں تک خاموشی کا وقفہ رہا۔ پھر ٹیسا نے کہا :۔

"مارک ! اب تم اپنے متعلق بتاؤ۔"

گرلینڈ نے ٹیسا کی طرف دیکھ کر سر ہلا دیا۔

www.taemeernews.com

"کیا بتاؤں؟ بتانے کو کچھ ہے ہی نہیں"

"واہ۔ نہیں کیوں ہے"

"مثلاً؟"

"مثلاً میں یہ معلوم کرنا چاہتی ہوں کہ تم ایجنٹ کس طرح بنے۔ شادی شدہ ہو؟"

"کون میں؟ نہیں بھی۔ میرا پیشہ اور شادی ـــ یہ دونوں باتیں کبھی ایک جا ہو ہی نہیں سکتیں۔"

"میں نے تو اپنے متعلق سب کچھ بتا دیا۔ پھر تم اپنی ذات کو ایک راز کیوں بنائے ہوئے ہو؟"

وہ ہنسا۔

"صرف اس لئے کہ میری سرگزشت بالکل پھیکی ہے۔ اچھا سنو۔ اپنے خاندان کا سب سے بڑا فرد تھا۔ میری ماں فرانسیسی تھی اور باپ ایک عالم فاضل امریکی تیج تھا۔ جب میں گھر چھوڑنے کے قابل ہوا تو میں نے فوراً اپنا گھر چھوڑ دیا۔ اس وقت ہم میانی کے ایک ڈھنڈار گھر میں رہتے تھے جو غلیظ اور کاہل نوکروں سے بھرا ہوا تھا۔ میں شروع سے ہی پیرس میں رہنے کے خواب دیکھ رہا تھا چنانچہ جب میری عمر اٹھارہ سال کی ہوئی تو میں نے اپنا بوریا بستر سنبھالا، ایک تجارتی جہاز میں سوار ہوا اور آخرکار پیرس پہنچ گیا۔ وہاں پہونچ کر میں ہمنگوے کے سٹائل میں الٹے سیدھے افسانے اور ناول لکھتا اور فاقے کرتا رہا۔ میرے والد کا انتقال ہو گیا اور وہ میرے نام تیس ہزار ڈالر چھوڑ گئے۔ یہ رقم میں نے دو برس میں اڑا دی اور ایک بار پھر فاقے کرنے لگا۔ پھر ایک روز ٹھیڈ میرے پاس آیا اور اس نے مجھے اپنے لئے کام کرنے پر رضامند کر لیا۔ یہ چھ سال پہلے کی بات ہے

www.taemeernews.com

بس تب سے میں ایجنٹ ہوں"

"یہ کام پسند ہے تمھیں ؟"

گرلینڈ نے شانے اچکائے۔

"ٹھیک ہی ہے۔ زیادہ روپیہ تو نہیں ملتا لیکن کام بہرحال چل جاتا ہے۔"

"اپنے اس پیرس کے اپارٹمنٹ میں تمھیں اکیلا رہنا پسند ہے؟ میرا تو خیال تھا کہ تم شدت سے تنہائی محسوس کرتے ہو گے؟"

اسے وہ وقت یاد آگیا جب وہ واقعی تنہائی محسوس کرتا تھا لیکن وہ عرصہ بہت مختصر تھا اور اب بہت دور، ماضی بعید میں نظر آتا تھا۔ بہت سی لڑکیاں تھیں جو اس کے ساتھ ایک رات، ایک ہفتہ اور کئی ایک تو ایک مہینہ اس کے ساتھ گزارنے کے لئے تیار ہو جاتی تھیں۔ لیکن ایک مہینے سے زیادہ نہیں کیونکہ ایک ہی مہینے میں وہ ان سے اکتا جاتا تھا۔

"دراصل میں اس قدر مصروف رہتا ہوں کہ کبھی تنہائی کا احساس ہی نہیں ہوتا" اس نے کہا اور ریت پر لیٹ گیا۔ مناسب ہوگا کہ تھوڑی سی نیند نکال لی جائے۔ کیونکہ کل کا دن، میں سمجھتا ہوں، بے حد مصروف ثابت ہوگا اور ہمیں آرام کرنے کا وقت شاید نہ ملے گا۔"

ٹیسا لیٹ گئی۔

"کیا ہوگا کل؟" اس نے پوچھا "تمھارے خیال میں تم ابا کو اس واہیات جگہ سے نکال کر اپنے ساتھ چلنے پر مجبور کر سکو گے؟"

"ابھی یہاں سے ان کا نکلنا شاید مناسب نہ ہوگا"

"لیکن ہمیشہ تو وہاں نہیں رہ سکتے۔ وہ بیمار ہیں۔"

"جب مجھے وہ اطلاع دے دیں گے جو ڈوری تک پہنچانی ہے تو پھر وہ خطرے

www.taemeernews.com

سے باہر ہوں گے کیونکہ اس کے بعد روسیا اور رڈونیز کے نزدیک ان کی کوئی خاص اہمیت نہ ہوگی۔ اس کے بعد وہ اپنی پناہ گاہ سے نکل سکتے ہیں۔ اب تم سو جاؤ۔

اور اس نے آنکھیں بند کر لیں لیکن اس کے دماغ میں خیالات کا ایسا ہجوم تھا کہ بہت دیر تک نیند اس کے قریب بھی نہ آسکی۔ وہ سوچ رہا تھا کہ بورگ اور شوارز کیا کر رہے ہوں گے۔ پھر وہ مالک کے متعلق سوچنے لگا اور پھر جینی کے متعلق کتنا بہت سا مواد تھا سوچنے کے لئے۔ سونے سے پہلے اسے آخری خیال کیری کا آیا اور وہ بات یاد آئی جو ٹیسا نے کہی تھی۔

"ابا نے لکھا تھا کہ ڈوری کے آدمیوں میں تنہا تم ہی وہ آدمی ہو جس پر ابا کو بھروسہ ہے"

افق مشرق پر پھیلتی ہوئی روشنی گرلینڈ کے بند پپوٹوں میں سے گزر کر اس کی آنکھوں میں چبھنے لگی تو وہ بیدار ہو گیا۔ ہوا کے جھونکے چل رہے تھے اور وہ اپنے پورے بدن پر ریت محسوس کر رہا تھا۔

غالباً اسے بیدار ہوتے محسوس کر کے اس کے قریب گٹھری بن کر پڑی ہوئی ٹیسا نے آنکھیں کھول دیں، اپنا سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا اور پھر اٹھ کر بیٹھ گئی۔

"روانگی کا وقت آگیا ہے" گرلینڈ نے کہا۔

اس نے اپنی کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی کی طرف دیکھا۔ چار بج کر چند منٹ ہو چکے تھے۔ اس نے ایک طویل جمائی لی اور اٹھ کھڑا ہوا

"اوہ! منہ کا مزہ تک بگڑا ہوا ہے" وہ بولا۔

چولھا بنا کر اور اس میں خشک ٹہنیاں جلا کر وہ مارکسا فی تیار کر رہا تھا جب کافی تیار ہو گئی تو وہ دو گرم پیالے بھر کر ان دونوں کے لئے لے آیا۔ دونوں اپنا اپنا پیالہ خالی کر گئے۔

www.taemeernews.com

"ہا۔ آ۔ اب بستی کچھ دور ہوئی ہے۔" ٹیسا نے کہا "اب ایک سگریٹ پی لوں تو پھر میں چاق و چوبند ہو جاؤں گی۔ یہ ریگستان تو کمبخت مجھے پاگل کر دے گا"

ان دونوں نے سگریٹ سلگائے اور ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر مسکرانے لگے۔ اس کے بال پریشان اور لباس بھی سلوٹوں والا اور بے ترتیب تھا اس کے باوجود وہ گرلینڈ کو بے چین کر دینے والی حد تک پرکشش معلوم ہو رہی تھی۔

اس نے اپنی ٹھوڑی کھجلائی جس پر ڈاڑھی کے سخت بال اُگ آئے تھے۔

"یہ تو خیر ٹھیک لیکن دانت مانجھنے کا سامان بھی غنقا" وہ بولا "خیر۔ چلو"

موسار کار کی پچھلی سیٹ پر پہلے ہی بیٹھ چکا تھا۔ ٹیسا نے اسٹیرنگ وہیل سنبھال کر بوڑھے موسار سے راستہ پوچھا اور موسار نے اس طرف اشارہ کیا جس طرف انھیں جانا تھا۔ ٹیسا نے انجن اسٹارٹ کیا اور ایک بار پھر کار کھڈوں اور ٹیلوں پر اچھلتی کودتی اور ریت اڑاتی بھاگ پڑی۔

چند کیلومیٹر کے سفر کے بعد انھیں اپنے عین سامنے ایک کافی بڑا گاؤں دکھائی دیا جو گھاس پھوس اور بانسوں کی بنی ہوئی چہار دیواری کی آغوش میں تھا۔ سبز لباس میں ملبوس ایک افریقی چہار دیواری میں بنے ہوئے پھاٹک کے قریب پالتی مارے بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے قریب سے گذرتی ہوئی کار اور ان میں بیٹھنے والوں کو بڑی بے تعلقی سے دیکھا۔

"تم اس طرف سے اکثر آتی رہتی ہو؟" گرلینڈ نے ٹیسا سے پوچھا۔

"نہیں۔ ہم ایک راستے سے کبھی نہیں آتے۔ یہاں آنے کے بعد میں صرف دو دفعہ یہ دیکھ گئی ہوں۔ غالباً تم سمجھ رہے ہو گے کہ گاؤں والے ہمارے متعلق کسی کو بتا دیں گے؟"

"ہاں۔ بتا سکتے ہیں نا؟"

www.taemeernews.com

"انھیں اس سے کوئی دلچسپی نہیں کہ ہم کس طرف سے آئے ہیں اور کہاں جا رہے ہیں۔ یہ راستہ میرے خیال میں تو محفوظ ہے۔ بات یہ ہے کہ مجھے ڈیرڈبل میں ایک یا دوسرے کام سے جانا ہی پڑتا تھا۔"

ان کی کار آگے ہی آگے بڑھتی چلی گئی۔ اور وہ اس ریگستانی جنگل میں بس اندر ہی اندر گھستے چلے گئے کار کی غراہٹ سے گھبرا کر جھاڑیوں میں سے رنگ برنگے پرندے پھڑپھڑا کر اڑ رہے اور گرم فضا میں چکر کاٹنے لگتے۔ ایسے خوبصورت پرندے گرلینڈ نے پہلے کبھی نہ دیکھے تھے۔

آئندہ کے پچاس کیلومیٹر کے سفر میں ان کی کار چار دفعہ ریت میں پھنس گئی۔ اور اب سورج طلوع ہو چکا تھا اور اس گرمی اور دھوپ میں کار کو دھکیل دھکیل کر گرلینڈ تقریباً نڈھال ہو چکا تھا۔ اس نے دل ہی دل میں خدا کا شکر ادا کیا ٹیسا نے دور اندیشی سے کام لیا تھا اور اپنے ساتھ ٹھنڈے مشروب کے دو تھرموس لے آئی تھی۔

"اب وہ جگہ کتنی دور ہے؟" چوتھی دفعہ کار کو نکالنے اور ٹیسا کے قریب بیٹھنے کے بعد گرلینڈ نے پوچھا۔

"پانچ کیلومیٹر اور رہیں" ٹیسا نے جواب دیا۔

دفعتاً انھیں سامنے تین جھونپڑیاں نظر آئیں جن کے چاروں طرف بانسوں اور پھوس کی باڑ تھی۔ یہ باڑ ان جھونپڑیوں کو ہوا اور اڑتی ہوئی ریت سے بچا رہی تھی۔ جھونپڑیوں کے دائیں طرف پھوس اور جھاڑیوں کا ایک بلند انبار سا تھا۔

"لو بھئی پہنچ گئے" ٹیسا نے کہا" ہم کار کو اس انبار میں چھپا دیتے ہیں۔ یہ موسار کا گھر ہے"

جب کار وہاں پہنچ کر رکی ہے تو باڑ کے پھاٹک میں سے تین مسکراتے ہوئے

www.taemeernews.com

افریقی باہر آئے۔ ان کے پیچھے خوشی سے تالیاں بجاتے ہوئے بچوں کا غول تھا
ٹیسا نے ان سب سے معانقہ کیا۔ اس طرف سے فرصت پا کر وہ سب
کے سب گرلینڈ کی طرف گھوم گئے۔ انھوں نے سر ہلا ہلا کر گرلینڈ سے بھی ہاتھ ملائے
موماسا نے قدرے تحکمانہ لہجے میں ان لوگوں سے کہا کہ کار سے سامان نکال کر
اسے، یعنی کار کو چھپا دیں۔

"میں ابا کو خبردار کر دوں کہ تم آگئے ہو" ٹیسا نے کہا "سائے میں بیٹھ کر کچھ
پی لو۔ مجھے خوف ہے کہ یہ جگہ تمھیں غلیظ اور بدبودار معلوم ہوگی لیکن اصلی افریقہ
یہی ہے۔"

"کوئی بات نہیں" گرلینڈ نے کہا "اگر یہاں تم زندہ رہ سکتی ہو تو پھر میں بھی
رہ سکتا ہوں۔"

یہ دیکھ کر اسے پھریری آگئی کہ ٹیسا کی قمیص کی پشت پر مکھیوں کا پورا بادل کا بادل
بیٹھا ہوا تھا۔ یہاں ہر طرف مکھیاں ہی مکھیاں تھیں اور جب اس نے خود اپنی پیٹھ
پر ہاتھ پھیرا تو بے شمار مکھیاں بھنبھنا کر اڑیں اور اس کے سر پر منڈلانے لگیں
اور چند ثانیوں بعد ایک بار پھر اس کی پیٹھ پر بیٹھ گئیں۔

وہ ٹیسا کے پیچھے باڑ کے پھاٹک میں سے گزر کر احاطے میں پہنچا۔ دو جھونپڑیاں
احاطے کے بائیں طرف تھیں ۔ اور زنگ آلود خالی ڈبوں اور دوسری الابلا
کے ڈھیر پڑے تھے۔ دائیں طرف اور ذرا آگے بڑھ کر تیسری اور بڑی جھونپڑی تھی۔
ایک موٹی اور بشاش نظر آتی ہوئی عورت، جس کے چہرے پر بہت سی جھریاں
تھیں، ایک موٹی بلی سے مکئی کے بھٹے کوٹ رہی اور ان سے مکئی کے دانے
الگ کر رہی تھی۔ گرلینڈ نے سوچا کہ یہ موماسا کی بیوی ہوگی۔ دو جوان افریقی عورتوں
نے چھوٹی جھونپڑیوں کے پیچھے سے جھانک کر اس کی طرف دیکھا اور پھر فوراً ہی پیچھے

www.taemeernews.com

ہٹ کر ہنسنے لگیں۔

وہ ایک سائے کی جگہ تلاش کر کے بیٹھ گیا اور ٹیسا کو بڑی جھونپڑی کی طرف جاتے دیکھتا رہا۔ موجار اس کے لیے نارنگی کے ٹھنڈے رس کا جام لبالب بھر کر لے آیا۔ گرلینڈ نے جب جام ہونٹوں سے لگایا ہے تو اس وقت ٹیسا بڑی جھونپڑی میں داخل ہو رہی تھی۔ گرلینڈ بیٹھا مکھیاں اڑاتا اور سوچتا رہا کہ جہنم کے اس کھڈ میں اسے خدا جانے کب تک ٹھہرنا پڑے گا۔

دس منٹ بعد ٹیسا جھونپڑی کے دروازے میں نمودار ہوئی اور اس نے وہیں سے گرلینڈ کو آنے کا اشارہ کیا۔ وہ اٹھ کر ٹیسا کی طرف بڑھا اب اس کا دل قدرے تیزی سے دھڑک رہا تھا۔ اب وہ آخرکار رابرٹ ہنری کیری سے ملنے والا تھا۔

"اندر جاؤ" ٹیسا نے کہا" ابا تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔"

وہ ٹیسا کے قریب سے گزر کر گرم اور بے ہوا جھونپڑی میں داخل ہوا۔ جھونپڑی نیم تاریک تھی چنانچہ چند منٹوں کے بعد ہی اس کی آنکھیں اندھیرے میں دیکھنے کی عادی ہو سکیں اور تب اس نے دیکھا کہ ایک شخص ایک انگھڑ قسم کے سفری پلنگ پر بیٹھا ہوا تھا اور اس کے سامنے ایک صندوق اوندھا رکھا ہوا تھا جو میز کا کام دے رہا تھا۔

گرلینڈ نے دروازے کے قریب رک کر اس شخص کا جائزہ لیا۔ وہ پیوند لگا بش شرٹ پہنے ہوئے تھے جو اس کے دبلے پتلے اور استخوانی بدن پر بہت بڑا معلوم ہوتا تھا۔ اس کی خاکی اور پرانی پتلون بھی اس کے بدن سے جیسے جھول رہی تھی اس کی آنکھیں سرخ اور بخار زدہ سی تھیں اور سختی سے بھنچا ہوا منہ ایک لکیر کی طرح معلوم ہوتا تھا اور اس کا زرد چہرہ اتنا خشک تھا کہ کھوپڑی سی معلوم ہوتا تھا

www.taemeernews.com

لیکن گرلینڈ نے اس کے باوجود اسے پہچان لیا۔ یہ شخص واقعی کیری تھا۔ اسے وہ وہ فوٹو یاد آگیا جو روزنہ نے اسے دکھایا تھا۔ جب وہ فوٹو کھینچا گیا تھا تب سے اب تک کے مختصر عرصے میں کیری اور بھی دبلا اور اور بھی زیادہ بیمار ہو گیا تھا۔

"گرلینڈ؟" آواز دھیمی اور کمزور تھی۔

"جی ہاں" گرلینڈ نے آگے بڑھ کر مصافحہ کے لئے اپنا ہاتھ بڑھا دیا "میں جتنا جلد ممکن تھا اتنے جلد آیا ہوں"

خشک استخوانی انگلیوں نے گھڑی بھر کے لئے اس کے ہاتھ کو چھوا اور پھر کیری کا ہاتھ بے جانی سے واپس گود میں گر گیا۔

"بیٹھو"

گرلینڈ نے ادھر ادھر نظریں دوڑائیں تو انھوں نے ایک چھوٹا سا چوبی اسٹول تلاش کر لیا۔ گرلینڈ اس پر بیٹھ گیا۔

"میرا خیال تھا کہ روزلینڈ آئے گا" کیری کی بخار زدہ آنکھیں گرلینڈ کا جائزہ لینے لگیں۔

"روزلینڈ اس دنیا میں نہیں رہا" گرلینڈ نے کہا "اس کی جگہ میں نے لے لی ہے"

"تو روزلینڈ مر گیا" اس نے اپنی استخوانی انگلیاں ماتھے پر پھیریں "ہم سب کو ایک دن مرنا ہے۔ کیسے مرا وہ"

گرلینڈ رڈنیز کا نام لینا نہ چاہتا تھا چنانچہ اس نے کہا۔

"اس کی لاش اس طرح ملی تھی کہ کسی نے اس کا گلا گھونٹ دیا تھا۔ کوئی نہیں جانتا کہ یہ کام کس کا ہے"

کیری نے اپنے شانے اچکائے۔

www.taemeernews.com

روزلینڈ مجھے پسند تھا۔ وہ ہوشیار نہ تھا اور میں نے کبھی اس پر اعتبار نہیں کیا۔ تاہم اس کی ذات میں کوئی خاص بات تھی جس کی وجہ سے ہر کوئی اسے پسند کرنے لگتا تھا۔" اس نے نظریں اٹھا کر گرلینڈ کی طرف دیکھا۔" روزلینڈ نے کہا تھا کہ تم اس کے بہترین آدمی ہو اور یہ کہ تم پر اعتبار کیا جاسکتا ہے۔ جب تم سے میری پہلی ملاقات ہوئی تھی تو مجھے روزلینڈ کی یہ بات یاد آگئی تھی اور تمھارے بشرے سے میں نے یہ اندازہ لگایا تھا کہ تم واقعی قابل اعتبار ہو۔"

گرلینڈ نے بے چینی سے پہلو بدلا، اس نے کوئی جواب نہ دیا۔

" جب روزہ نے ڈوری کو میرے متعلق بتایا تو اس کا ردّعمل کیا تھا؟" کیری نے پوچھا۔

" انھوں نے مجھے فوراً یہاں پہونچ کر آپ سے ملاقات کرنے کا حکم دیا"

" ڈوری نے روزہ کو رقم دے دی؟ میں نے ان سے کہا تھا کہ وہ دس ہزار ڈالر دیگا ڈوری کے لئے خطیر رقم تھی اور ہے۔ کیا واقعی اس نے روزہ کو رقم دی تھی؟"

" یہ تو میں نہیں جانتا" گرلینڈ بہت زیادہ جھوٹ بولنا نہ چاہتا تھا۔

" بڑی ضدی لڑکی تھی روزہ۔ یقیناً اس نے رقم دی ہوگی اسے ورنہ وہ ڈوری کو ایک بات بھی نہ بتاتی"

" شاید ایسا ہی ہو

" تم روزہ کے ساتھ یہاں آئے ہو؟"

" میں اسی کے ساتھ آرہا تھا لیکن ایرپورٹ پر اسے گولی مار کر ہلاک کردیا گیا"

کیری نے سر جھکا لیا۔ خاموشی کا طویل وقفہ رہا۔

" پہلے روزلینڈ اور پھر روزہ؟" آخرکار اس نے کہا" تو پھر یہ کیا بات ہوئی

www.taemeernews.com

کہ رڈنیز نے تم سے کوئی تعرض نہ کیا اور یہاں آنے دیا؟"

"رڈنیز؟ اسے آپ بیچ میں کیوں لا رہے ہیں؟" گرلینڈ نے پوچھا اسکی آواز میں قدرے کرختگی آگئی۔

"کیونکہ رڈنیز کے علاوہ کوئی اور اس طرح سے خون نہیں کر سکتا۔ حتیٰ کہ روسی بھی نہیں۔ میں یقین سے کہتا ہوں کہ روزلینڈ اور روزہ کا خون رڈنیز یا اس کے آدمیوں نے کیا ہے۔ میں پوچھتا ہوں کیا ڈوری اس شخص سے واقف نہیں ہے؟ تم بھی واقف نہیں ہو؟"

"سچ تو یہ ہے کہ دو ہفتوں پہلے میں نے رڈنیز کا نام بھی نہ سنا تھا۔ روزلینڈ نے اس کا نام ضرور لیا تھا لیکن تفصیلات نہ بتائی تھیں مجھے۔"

"روزلینڈ نے اس کا ذکر کیوں کیا تھا؟" کیری نے پوچھا تو گرلینڈ نے اس کی طرف دیکھا۔ اس کے بڑے کھلے سے خشک چہرے سے عجیب طرح کے جذبات عیاں تھے۔

"اس نے مجھ سے یہ ذکر کیا تھا کہ رڈنیز کو بھی آپ کی تلاش ہے" گرلینڈ نے بڑی احتیاط سے جواب دیا" اس وقت ہم کار میں بیٹھے ہوئے تھے اور میں ڈرائیو کر رہا تھا چنانچہ میرا دھیان روزلینڈ کی باتوں کی طرف نہ تھا" گرلینڈ اس خیال سے بے چین تھا کہ وہ کب تک جھوٹ بول اور اسے نبھا سکے گا۔ "رڈنیز کو کیوں تلاش ہے آپ کی؟"

"کبھی رڈنیز کے ساتھ میں نے ایک سودا کیا تھا۔ رڈنیز نے کبھی کسی پر اعتبار نہیں کیا۔ اب اسے خوف ہے کہ میں اسے بلیک میل کروں گا۔"

گرلینڈ کو اپنے اس سودے کا خیال آیا جو خود اس نے رڈنیز سے کیا تھا۔

"آپ تفصیلات بیان کر سکتے ہیں؟" اس نے پوچھا "یا یہ آپ کا ذاتی

www.taemeernews.com

معاملہ ہے؟"

سارا معاملہ تمہیں سمجھانے کی غرض سے مجھے اس کی تفصیلات بیان کرنی ہوں گی۔ آج سے پانچ سال پہلے میں ایک کامیاب ایجنٹ تھا اور امریکی حکومت کے لئے کام کر رہا تھا۔ کسی اوپر والے کو خیال آیا کہ مجھے روس بھیج دیا جائے۔ وہاں میں روسیوں کے تمام راز معلوم کر لوں اور اس کے بعد پھر مجھے واپس امریکہ بلا لیا جائے اور اس طرح میں روس کے سارے راز بھی اپنے ساتھ لیتا آؤں۔ ہر ایک کو یہ خیال پسند آیا۔ بہر حال آخر کار مجھے اس کے لئے تیار کر لیا گیا۔ خدا جانے کس طرح رڈنیز کو حکومت کے ارادوں کا پتہ چل گیا۔ رڈنیز وہ آدمی ہے جو حکومت کے چوٹی کے راز کے بغیر کسی دقت کے معلوم کر لیتا ہے۔ جس دن میں ماسکو کے لئے روانہ ہونے والا تھا اس سے ایک رات پہلے وہ میرے اپارٹمنٹ میں آیا" کیری لمحہ بھر کے لئے خاموش ہو گیا۔ جب وہ دوبارہ بولا ہے تو اس کی آواز اتنی نیچی تھی کہ بخوبی سننے کے لئے گرلیٹڈ کو آگے کی طرف جھکنا پڑا۔ "رڈنیز چند کاغذات حاصل کرنا چاہتا تھا۔ یہ کاغذات ہنریخ کوزمی نام کے کسی شخص کے متعلق تھے اور سوویٹ سکریٹ سروس کے قبضے میں تھے۔ اس کا خیال تھا کہ ایک دفعہ میں ماسکو پہنچ جاؤں پھر میں ان کاغذات کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاؤں گا۔ اس نے کہا کہ اگر میں نے یہ کاغذات لا کر اسے دے دیئے تو ان کے عوض وہ مجھے تیس لاکھ ڈالر دے گا۔ رقم ظاہر ہے کہ زبردست تھی۔ چنانچہ میں نے سوچا کہ اگر میں یہ کاغذات حاصل کر کے ان کے عوض یہ رقم رڈنیز سے لے لوں تو اس میں کیا حرج ہے۔ یہ گویا ایک پنتھ اور دو کاج والا معاملہ تھا۔ چنانچہ میں نے اس سے یہ سودا کر لیا۔ اور اس نے میرے بینک میں اور میرے

www.taemeernews.com

نام پر دس ہزار ڈالر بینکی جمع کروا دیئے ۔ بقیہ رقم مجھے اس وقت دینے کا وعدہ کیا جب میں کاغذات اس کے حوالے کر دوں گا ۔ ان کاغذات کو حاصل کرنے میں مجھے چار سال لگ گئے اور جب وہ کاغذات میرے ہاتھ میں آ گئے تو مجھے پتہ چلا کہ میں نے کس قسم کے آدمی سے سودا کیا تھا ۔ معلوم ہوا کہ ہرنیخ گونزمی اور رڈ نیز ایک ہی آدمی تھا یعنی رڈ نیز ہی ہرنیخ گونزمی تھا اور یہ کہ اس کا سا شیطان روئے زمین پر اور کوئی نہیں ہے ۔"

"کتنا شیطان ؟" گرلینڈ نے پوچھا ۔

"وہ کاغذات در اصل وہ عہد نامے تھے جو اس کے اور نازیوں اور جاپانیوں کے درمیان ہوئے تھے ۔ یہ در اصل صابن، کھاد اور بارود بنانے کے کنٹریکٹ تھے ۔ بظاہر یہ کنٹریکٹ بے ضرر معلوم ہوتے ہیں ۔ ہے نا ؟ لیکن کنٹریکٹ میں جاپانیوں اور نازیوں نے ان چیزوں کے لئے خام مواد دینے کا وعدہ کیا تھا ۔ اور جانتے ہو یہ خام مواد کیا تھا ؟ انسانوں کی ہڈیاں، بال، چربی اور دانت ۔ اور یہ چیزیں کہاں سے آنے والی تھیں ؟ یہ ہڈیاں، بال، چربی اور دانت ان لوگوں کے تھے جو جنگی قیدی تھے اور جنھیں کانسنٹریشن کیمپ میں قتل کر دیا جاتا تھا ۔ چنانچہ رڈ نیز نے اپنی دولت کے انبار ان یہودیوں اور جنگی قیدیوں کی لاشوں پر لگائے جو نازیوں اور جاپانیوں کی قید میں تھے ۔ ان بے گناہوں کی ہڈیوں وغیرہ کو اس نے اپنے لئے سونے میں تبدیل کر دیا ۔ روسیوں کے ہتھے یہ عہد نامے چڑھ گئے اور انہوں نے ان کاغذات کو اپنے قبضے میں رکھا اور منتظر ہے کہ جب وقت آئے تو وہ انھیں رڈ نیز کے خلاف استعمال کر کے اسے بلیک میل کریں ۔ انہی کاغذات میں رڈ نیز کا ڈوسیر یعنی چال چلن کی یاد داشت بھی تھی ۔ گونزمی عرف رڈ نیز ہی وہ شخص ہے جس نے آزاد دنیا کو نقصان پہنچانے کے لئے اپنی بے پناہ دولت

www.taemeernews.com

استعمال کی۔ یہی وہ شخص ہے جس نے وہ ہتھیار فروخت کئے جن کی وجہ سے جنوبی ویٹ نام میں گڑبڑ کی ابتدا ہوئی۔ یہی وہ شخص ہے جس نے کانگو میں بغاوت کی آگ بھڑکائی۔ اس نے ہنگری والوں کو روسیوں کا جوا اتار پھینکنے کے لئے اکسایا۔ ان کی شرارتوں اور جرائم کی فہرست بڑی طویل ہے۔ اس کے کنٹریکٹ اور کارناموں کی داستان میرے پاس مائیکروفلم کی صورت میں موجود ہے۔ جب میں ماسکو سے نکلا ہوں تو اصل کاغذات میں نے روسیوں کے پاس ہی چھوڑ دئے۔ اب میں یہ مائیکروفلم ڈوری کے پاس پہنچانا چاہتا ہوں تاکہ اس شیطان کے چہرے پر سے نقاب اٹھ جائے۔ اور اس شیطان کا، جس کا نام رڈنیز ہے، اصلی روپ لوگوں کو نظر آجائے اور اسے وہ سزا مل جائے جس کا وہ مستحق ہے۔"

گرلنیڈ کا حلق خشک ہو رہا تھا۔ اس کے ماتھے سے ٹپکتا ہوا پسینہ اس کی آنکھوں میں گھس کر جلن پیدا کر رہا تھا اور وہ بالکل ہی خالی الذہن تھا۔ اگر جو کچھ کیری نے کہا تھا وہ سچ تھا، اس کے جھوٹ یا غلط ہونے کی کوئی وجہ نہ تھی تو پھر کیری کی طرح وہ خود بھی رڈنیز سے روپیہ نہ لے سکتا تھا۔ رڈنیز بنی نوع انسان کا سب سے بڑا دشمن تھا۔

"ڈوری کے لئے میں بہت سی مائیکروفلمیں لے کر آیا ہوں" کیری نے کہا "جب تک میں ماسکو میں رہا میں نے ایک منٹ بھی ضائع نہیں کیا۔ دوسری اہم چیزوں کے علاوہ میرے پاس پینتیس ان روسی ایجنٹوں کی فہرست بھی ہے جو امریکہ اور فرانس میں کام کر رہے ہیں۔ ان ایجنٹوں میں ڈوری کی پسندیدہ اور پیاری ایجنٹ جینی ڈولان بھی ہے۔"

"آپ نے یہ چیزیں رڈنیز کو کیوں نہ دے دیں؟ وہ انھیں ڈوری تک پہنچا دیتا"

"روسیوں کی طرح رڈنیز بھی جانتا ہے کہ میں سینٹ کال میں کسی جگہ روپوش ہوں

www.taemeernews.com

اور میں روزہ پر اعتبار نہ کرسکتا تھا۔ رڈنیز اگر اسے خطیر رقم کی پیش کش کرتا تو وہ اس کے ساتھ سودا کرلیتی۔ اب مجھے اطمینان ہوگیا گرلینڈ کہ تم میرے پاس آئے ہو کیونکہ میں جانتا ہوں کہ تم رڈنیز سے کسی قسم کا سودا نہ کرو گے۔"

گرلینڈ نے شانے اچکائے۔ اس نے شروع سے ہی رڈنیز کو ڈبل کراس کرنے کا ارادہ کرلیا تھا اس کے باوجود اسے اُمید تھی کہ وہ رڈنیز سے وہ پچاس ہزار ڈالر اینٹھ لے گا جس کا اس نے وعدہ کیا تھا۔ لیکن اب ایسا نہ ہوسکتا تھا۔ اب اس کے پیش نظر صرف ایک کام تھا کسی طرح۔ سینے گال سے نکل جائے لونڈوری تک پہنچ جائے۔ اور یہ کام آسان نہ تھا۔ اس کے علاوہ وہ یہ بھی نہ جانتا تھا کہ ڈوری کا ردعمل کیا ہوگا۔

"آپ جانئے یہ کام آسان نہیں ہے" وہ بولا" رڈنیز کے علاوہ روسی بھی جانتے ہیں کہ آپ اس ریگستانی جنگل میں کہیں روپوش ہیں"

کیری نے سر ہلایا۔

"ہاں میں جانتا ہوں اور یہ بھی جانتا ہوں کہ روسی دن بہ دن اس جگہ کے زیادہ سے زیادہ قریب ہوتے جارہے ہیں۔ اب تم یہاں سے جتنا جلد نکل جاؤ گے اتنا ہی اچھا ہوگا۔ میں نے سارے انتظامات کرلئے ہیں۔ موماہانکا راہبری میں تمھیں ریگستان سے باہر پہنچادے گا۔ اگر تم امریکی سفارت خانے تک پہونچ گئے تو پھر وہ لوگ تمہیں بہ حفاظت پیرس پہنچادینے کا انتظام کردیں گے۔ میں چاہتا ہوں کہ تم ٹیسا کو اپنے ساتھ لے جاؤ۔ اسے یہاں نہ آنا چاہیئے تھا۔ یہ اس ازریکو کی حماقت تھی کہ اس نے ٹیسا کو یہاں بلالیا۔"

"اور آپ بھی چل رہے ہیں نا ہمارے ساتھ؟"

"میں تو یہیں رہوں گا۔ میں طویل سفر کے قابل رہا ہی نہیں۔"

www.taemeernews.com

گرلینڈ نے اس کی طرف غور سے دیکھا۔

"آپ سمجھتے ہیں کہ ٹیسا آپ کو یہاں اکیلا چھوڑ کر میرے ساتھ چلنے کو تیار ہو جائے گی؟ میں تو سمجھتا ہوں کہ وہ ایسا نہ کرے گی۔"

"وہ چلی جائے گی تمہارے ساتھ" کیری نے تھکن کا ایک لمبا سانس لیا "اس بات کا خیال رکھنا کہ وہ رڈنیز یا ردسیوں کے ہاتھ میں نہ پڑ جائے۔ اس سے پہلے تم اسے گولی مار دینا۔ سمجھ گئے؟"

گرلینڈ کے ابرو پر بل پڑ گئے۔

"آپ بڑی ذمہ داری میرے سپرد کر رہے ہیں" وہ بولا "میں تو اکیلا ہی جانا چاہتا ہوں۔"

"تو پھر ٹیسا کہاں جائے گی؟ گرلینڈ میری ساری امیدوں کا سہارا تنہا تم ہو" بڑی کوشش کر کے وہ اٹھا اور بڑی دقتوں سے قدم اٹھا کر چلتا ہوا وہ جھونپڑی کے انتہائی سرے پر پہنچا "میرا ہاتھ بٹاؤ۔ فلمیں یہاں دفن ہیں ــــ بالکل غیر محفوظ جگہ ہے۔ لیکن انھیں حاصل کرنے میں مجھے جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ہے اس کے بعد ظاہر ہے کہ میں ان فلموں کو کسی ایسی جگہ نہ چھپا سکتا تھا جہاں وہ میری نظروں سے دور ہوں۔"

گرلینڈ کیری کے قریب پہنچا۔ موخرالذکر نے ایک جگہ، جھونپڑی کے فرش پر انگلی سے اشارہ کیا تو وہ گھٹنوں کے بل بیٹھ کر دونوں ہاتھوں سے وہاں سے مٹی ہٹانے لگا۔ چند سکنڈ بعد ہی وہ اس کھڈ میں سے ٹین کا ایک چھوٹا سا ڈبہ نکال چکا تھا۔

"برسوں کے خطرناک کام کا پھل ہے یہ جو بظاہر اہم نہیں معلوم ہوتا" کیری نے کہا "لیکن بظاہر یہ مختصر اور چھوٹا سا ڈبہ اپنے اندر بڑی خصوصیات رکھتا ہے گرلینڈ اب ایک ایک لمحہ قیمتی ہے۔ اگر تم ٹیسا کو تیار کر لو تو یہ مجھ پر تمہارا احسان ہوگا

www.taemeernews.com

اس سے کہو جاکر کہ میں چاہتا ہوں کہ وہ تمہارے ساتھ چلی جائے۔ وہ ہوشیار لڑکی ہے سمجھ جائے گی" ایک لمحہ تک خاموش رہنے کے بعد اس نے پھر کہا "اب میں زیادہ زندہ رہنا نہیں چاہتا۔ زیادہ سے زیادہ ایک یا دو ہفتے۔ یہاں "اس نے اپنے پہلو پر ہاتھ رکھ دیا" میرے پاس وہ چیز ہے جو رڈنیر سے سوگنا زیادہ اور یقینی جان لیوا ہے۔ یہ ٹلیسا سے کہہ دینا وہ سمجھ جائے گی"

"یہ باتیں خود آپ کو ہی اس سے کہنی ہونگی" گرلینڈ نے کہا "اگر وہ راضی ہو گئی تو بے شک میں اسے اپنے ساتھ لے جاؤں گا لیکن میں اسے مجبور نہ کروں گا۔ اسے رضامند کرنا آپ کا کام ہے۔ میں دس منٹ بعد یہاں سے روانہ ہو جاؤں گا"

"غالباً تم ٹھیک کہتے ہو۔ بہت اچھا۔ میں ہی اسے رضامند کرلونگا" کیری نے اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھا دیا "خدا حافظ گرلینڈ"

گرلینڈ نے کیری سے مصافحہ کیا۔

"میں بھی رڈنیر سے ایک سودا تریب کر چکا تھا" اس نے کہا "اس کی تفصیلات میں بیان نہ کروں گا لیکن یہ میں نے اس لئے کہا ہے کہ اس خیال سے آپ کو قدرے تسلی ہو جائے کہ رڈنیر کے سنہری جال میں اکیلے آپ ہی نہیں پھنسے ہیں۔

کیری نے سر ہلایا

"ہاں یہ میں جانتا تھا گرلینڈ اور اسی لئے میں نے اس قدر صاف گوئی سے کام لیا ہے۔ انریکو کا بھتیجہ آج علی الصبح یہاں آیا تھا اور اسی نے مجھے ان دو آدمیوں کے متعلق بتایا تھا۔ شوارنز کئی برسوں سے رڈنیر کے لئے کام کرتا ہے۔ گڈ مینر نے جو اس کا حلیہ بیان کیا تھا اسی سے میں نے اسے پہچان لیا۔ گرلینڈ!

www.taemeernews.com

رڈیئنز کا یہ سنہرا اجالا اچھے اچھوں کے دل پگھلا دیتا ہے ۔ ہے نا؟"
کیری مسکرایا۔

"جی ہاں" گرلینڈ نے جواب دیا "لیکن آپ مجھ پر بھروسہ کر سکتے ہیں۔"

"جانتا ہوں خدا حافظ گرلینڈ۔"

گرلینڈ جھونپڑی کے اندھیرے میں سے نکل کر باہر تیز دھوپ میں آیا تو اس کی آنکھیں چوندھیا گئیں اور مکھیوں کے دل بادل نے اس پر حملہ کر دیا۔ پھر اس نے ٹیسا کو ایک درخت کی چھاؤں میں بیٹھے دیکھا تو اس کی طرف بڑھا۔

"میں جو کچھ لینے آیا تھا وہ مجھے مل گیا" اس نے قریب پہونچ کر ٹیسا سے کہا ہم دس منٹ میں یہاں سے روانہ ہو رہے ہیں اس عرصے میں تمھارے والد تم سے کچھ کہنا چاہتے ہیں۔"

اور ٹیسا ابھی چند قدم ہی اس بڑی جھونپڑی کی طرف بڑھی تھی کہ جھونپڑی میں سے پستول کے دھماکے کی آواز آئی جو خاموش فضا میں دور تک لڑھکتی چلی گئی۔ ٹیسا کے آگے بڑھتے ہوئے قدم رک گئے اور پھٹی پھٹی آنکھوں سے اس بارودی دھوئیں کی طرف دیکھنے لگی جو جھونپڑی کے کھلے ہوئے دروازے میں سے بہہ کر باہر آرہا تھا۔

بارھواں باب

گاؤں سے روانہ ہوئے انھیں آدھا گھنٹہ ہو چکا تھا۔ گرلینڈ بار بار ٹیسا کی طرف دیکھ رہا تھا اس کے بشرے سے اداسی اور آنکھوں سے شدید غم

www.taemeernews.com

کے جذبات عیاں تھے چنانچہ گرلینڈ کو فی الحال رہنا ہی مناسب معلوم ہوا۔ چنانچہ وہ خاموش تھا۔

دھماکے کی آواز سن کر جب ٹیسا جھونپڑی کی طرف بھاگنے لگی تھی تو اسی وقت گرلینڈ نے سمجھ لیا تھا کہ اندر کیا ہو گیا تھا چنانچہ اس نے تیزی سے آگے بڑھ کر ٹیسا کا ہاتھ پکڑ لیا تھا۔

"تم اندر نہ جاؤ" اس نے کہا تھا "تمھارے والد اپنی زندگی کا سفر ختم کر چکے اور ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مرنے کی بہ نسبت انھوں نے اچھا ہی کیا۔ تم یہیں ٹھہرو میں جھونپڑی میں جاتا ہوں"

ٹیسا نے گھوم کر گرلینڈ کی طرف دیکھا تھا۔ اس کی آنکھوں میں خوف تھا۔

"تمھارا مطلب ہے کہ ــــ کہ ــــ ابا نے اپنے آپ کو گولی مار دی؟"

"تم یہیں ٹھہرو"

اور ٹیسا کو وہیں سخت دھوپ میں کھڑی چھوڑ کر جھونپڑی میں چلا گیا تھا۔ چند سکنڈ بعد ہی وہ جھونپڑی میں سے باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں وہ آٹو میٹک پسٹول تھا جو اس نے کیری کے قریب سے اٹھایا تھا۔ کیری کی زندگی بڑی بیکار اور اکتا دینے والی رہی تھی اور اس کی موت بھی ایسی ہی ہوئی تھی۔ مرنے میں بھی اس نے کوئی غلطی نہ کی تھی۔ پستول کی گولی نے فوراً ہی اس کی جان نکال دی تھی۔

گرلینڈ نے ٹیسا کی طرف دیکھ کر اثبات میں سر ہلایا تو وہ دونوں ہاتھوں سے اپنا چہرہ ڈھانک کر دوسری طرف گھوم گئی۔

افریقی اپنی جھونپڑیوں کے دروازوں میں بے چین سے کھڑے تھے اور گرلینڈ کی طرف دیکھ رہے تھے۔ بوڑھا سو مار سردار قدموں سے جھونپڑی کے دروازے کے سامنے پہونچا اور جھانک کر اندر دیکھا پھر وہ پلٹ کر اس جگہ

www.taemeernews.com

پہنچا جہاں اس کے بیٹے کھڑے ہوئے تھے اور ان سے کچھ کہنے لگا۔
گرلینڈ منتظر رہا، نہ رجب اپنے بیٹوں سے گفتگو کر چکا تو گرلینڈ کے قریب پہنچا۔
"اب ہمیں فوراً یہاں سے روانہ ہو جانا چاہیے" گرلینڈ نے کہا "ماداما زیل کے اب یہاں ٹھہرنا خطرے سے خالی نہیں۔ کار لے آؤ۔ ہم پانچ منٹ میں روانہ ہو رہے ہیں"
موہار نے سر ہلایا اور باڑے کے پھاٹک میں سے نکل کر اس طرف چلا گیا جہاں کار تھی۔
گرلینڈ ٹیسا کے قریب پہنچا جو ایک سکتے کے عالم میں کھڑی جھونپڑی کی طرف دیکھ رہی تھی۔
"ہم اسی وقت روانہ ہو رہے ہیں" اس نے نرمی سے کہا "تمہارے والد چاہتے تھے کہ تم بھی میرے ساتھ چلی چلو۔ موہار کے خاندان والے ان کے کفن دفن کا انتظام کر لیں گے" گرلینڈ جانتا تھا کہ کیری نے اس لئے خودکشی کر لی کہ ٹیسا اس کے ساتھ چلی جائے۔ لیکن اس نے ٹیسا کو یہ بات بتانا مناسب نہ سمجھا۔ "ٹیسا۔ چلو"
موہار کی بیوی پانی سے بھری ہوئی چرمی تھیلی اور کھانے کی چیزیں بھری ہوئی تھیلی لے کر آگئی۔ بڑھیا رو رہی تھی۔ کسی نے کچھ نہ کہا۔ گرلینڈ نے اس سے یہ چیزیں لے کر ٹیسا کا ہاتھ پکڑ لیا اور اسے تقریباً گھسیٹتا ہوا پھاٹک کی طرف لے چلا۔
ٹیسا نے اس کی گرفت سے اپنا ہاتھ چھڑا لیا لیکن وہ بڑی فرمانبرداری سے اور سر جھکا کر اس کے ساتھ چلتی رہی۔
موہار کے بیٹے ایک درخت کے سائے میں کیری کی قبر کھود رہے تھے۔

www.taemeernews.com

—ٹیشا کار میں بیٹھ گئی۔ موبار پہلے ہی سے کار میں بیٹھا ہوا تھا۔ گرلینڈ نے خوراک اور پانی کی تھیلیاں اسے پکڑا دیں اور خود ٹیشا کے قریب بیٹھ گیا۔

اور اب پورے آدھے گھنٹے کے سفر کے بعد، وہ پانی کے ایک کھڈ کے قریب پہنچ گئے، جس پر دو سو کے قریب بھیڑیں اور مویشی جمع تھے۔

موبار نے آگے کی طرف جھک کر کہا۔

"میں ان لوگوں سے ذرا گفتگو کر لوں۔"

کار رک ہی گئی۔ گرلینڈ نے کار سے باہر اتر کر موبار کو باہر آنے کا راستہ دیا موبار ان تین چرواہوں کی طرف چلا جو ریوڑ سے ذرا دور کھڑے تھے۔ موبار نے قریب پہنچ کر انھیں سلام کیا اور پھر وہ باتیں کرنے لگا۔ چرواہوں میں کا ایک معمر افریقی بار بار مشرق کی طرف اشارے کر رہا تھا۔ وہ بے چین معلوم ہو رہا تھا۔

موبار واپس آیا تو اس کے چہرے پر کے جذبات دیکھ کر گرلینڈ چونکا۔

"کیا بات ہے موبار؟"

"چرواہے کہہ رہے ہیں کہ انھوں نے تین عربوں کو مشرق کی طرف دیکھا ہے۔ ان عربوں کو یہاں پہلے کبھی نہیں دیکھا گیا۔ تینوں کے پاس رائفلیں ہیں۔ اور صاحب ہمیں مشرق کی طرف ہی جانا ہے۔"

"ان لوگوں کو یقین ہے کہ ان کے پاس رائفلیں ہی تھیں؟"

"جی ہاں۔"

"چنانچہ ان تینوں سے بچ کر ہمیں نکلنا ہے۔ اس کی کیا صورت ہو سکتی ہے؟"

"مشرق کی طرف کا راستہ مختصر اور نسبتاً آسان ہے۔ ہم یہ کر سکتے ہیں کہ

www.taemeernews.com

شمال کی طرف جائیں اور پھر چکر کاٹ کر مشرق کی طرف آجائیں ۔ لیکن یہ راستہ لمبا اور دشوار گذار ہے کیونکہ اس طرف کی زمین بہت خراب ہے ۔"

"کچھ بھی ہو ہمیں ان تین آدمیوں سے بچ کر نکلنا ہے" گرلینڈ نے کہا ۔ وہ کوئی خطرہ مول لینے کے لئے تیار نہ تھا ۔ کیونکہ اس کے پاس صرف ایک پستول تھا اور ان تینوں کے پاس رائفلیں چنانچہ مقابلہ برابر کا نہ تھا ۔

وہ کار میں سوار ہو گئے ۔

ٹیسا نے پوچھا "یہ عرب روسیوں کے آدمی ہیں ؟"

"شاید ۔ بہر حال ہمارے لئے احتیاط لازمی ہے ۔ چلو"

ٹیسا نے کار اسٹارٹ کر دی ۔ موما ر نے اسے راستہ بتایا اور ایک بار پھر وہ چھوٹی سی کار ناہموار ریگستان میں اچھلتی کودتی اور ریت اڑاتی بھاگ پڑی ۔

کچھ ہی دیر بعد انھیں معلوم ہو گیا کہ موما ر نے یہ غلط نہ کہا تھا کہ اس طرف کی زمین بہت خراب ہے ۔ ابھی انھوں نے دس کیلو میٹر سے زیادہ کا راستہ طے نہ کیا تھا کہ سخت زمین پیچھے چھوٹ گئی اور اب یہاں ریت اتنی زیادہ تھی کہ کار کے پچھلے پہیئے پھسلنے اور دھنسنے لگے اور ٹیسا کو اسٹیرنگ گھمانے میں بڑا زور لگانا اور کار کو سنبھالنے میں بڑی دقتوں کا سامنا کرنا پڑا ۔

"لاؤ ۔ میں ڈرائیو کرتا ہوں" گرلینڈ نے کہا ۔

"نہیں ابھی نہیں" ٹیسا نے کہا اور اسٹیرنگ وھیل سے کشتی لڑنے لگی ۔ دفعتہً کار کا انجن غرایا اور کار رک گئی ۔

"لعنت ہے" ٹیسا کے منہ سے بے اختیار نکلا ۔

گرلینڈ اور موما ر کار سے باہر آئے تو دیکھا کہ اس کے پچھلے پہیئے نصف سے زیادہ ریت میں دھنس گئے تھے ۔ ان دونوں نے بڑی کوششوں کے بعد اور

www.taemeernews.com

پسینے میں تربتر ہوکر پھنسی ہوئی کار کو نکالا اور اسے ڈھکیلنے لگے یہاں تک کہ ایک بار وہ پھر اسٹارٹ ہوگئی۔ لیکن ٹیبا اب کار کو روکتے ڈرتی تھی کہ وہ کہیں پھر بند نہ ہوجائے چنانچہ گرلینڈ اور موبار کو بھاگتی ہوئی کار کے پیچھے بھاگنا پڑتا۔

سو میٹر آگے زمین سخت تھی چنانچہ وہاں ٹیبا نے کار روک لی۔ جب گرلینڈ کار کے قریب پہونچا تو کوئی چیز غصے میں بھری ہوئی مکھی کی طرح زوں سے اس کے سر پر سے گزر گئی۔ اس کے فوراً بعد ہی بندوق کا دھماکا سنائی دیا۔ یہ آواز کافی دور سے آئی تھی۔ گرلینڈ اس طرف گھوم گیا جس طرف سے گولی آئی تھی اور اس کا ایک ہاتھ پستول کی طرف لپکا۔ دائیں طرف اور نصف میل دور درختوں کا ایک جھنڈ تھا۔ اس جھنڈ میں کوئی سفید چیز حرکت کر رہی تھی۔ درختوں میں چھپے ہوئے اس بندوقچی نے چلائی تو گرلینڈ کو بندوق کی نالی میں سے لپکتا ہوا نیلا شعلہ بھی نظر آگیا۔ اس دفعہ گرلینڈ نے گولی کا زناٹا نہ سنا۔ اس نے اپنا پستول اٹھایا اور پھر جھکا لیا۔ فاصلہ بہت زیادہ تھا۔

دفعتہً گرلینڈ نے ایک چیخ کی آواز سنی۔ اس نے گھوم کر دیکھا ٹیبا کار سے نکل کر بھاگتی ہوئی ان کی طرف آرہی تھی۔

"موبار" ٹیبا نے چیخ کر کہا" دیکھو"

موبار گرلینڈ کے پیچھے اور قدرے بائیں طرف ریت پر اوندھے منہ پڑا ہوا تھا۔ گرلینڈ اور ٹیبا بہ یک وقت اس کے قریب پہونچے۔ گرلینڈ نے جھک کر موبار کو چت کیا۔ بوڑھا افریقی مرچکا تھا۔ ایک بار پھر رائفل کا دھماکا سنائی دیا اور ٹیبا سے صرف ایک میٹر دور گولی نے ریت اٹھا کر انھیں خبردار کر دیا کہ یہ گولی چلانے والا اناڑی نہ تھا۔

گرلینڈ نے ٹیبا کا بازو پکڑا اور اسے واپس کار کی طرف بھگانے لگا۔

www.taemeernews.com

"نہیں۔ نہیں۔ ہم مو مار کو یہاں نہیں چھوڑ سکتے" ٹیسا نے رندھی ہوئی آواز میں کہا۔

گرلینڈ نے اسے کار میں دھکیل دیا وہ خود اسٹیئرنگ وھیل کے پیچھے جا بیٹھا انجن چلایا اور کار کو بڑی احتیاط سے آگے بڑھانے لگا۔ اس نے کلچ دبایا تو کار کے پہئے ریت پر پھسلنے لگے لیکن شکر ہے کہ وہ ریت میں دھنسے نہیں۔ گرلینڈ نے آہستہ آہستہ اس کی رفتار بڑھائی یہاں تک کہ ایک بار پھر کار اچھلتی کودتی بھاگی جا رہی تھی۔

ایک بار پھر اس نے بندوق کا دھماکا سنا لیکن وہ کار ڈرائیو کرتا رہا۔ ٹیسا دونوں ہاتھوں سے اپنا چہرہ ڈھانکے رو رہی تھی۔

کاش کہ یہ ریگستانی جنگل اتنا چٹیل نہ ہوتا۔۔ اس نے سوچا۔۔ درختوں میں چھپا ہوا وہ بندوقچی کئی کیلو میٹر تک ہمیں دیکھ اور معلوم کر سکتا ہے کہ ہم کس طرف جا رہے ہیں۔

دفعتہً گرلینڈ کی ہڈی میں ٹھنڈک کی لہر دوڑ گئی۔۔۔ وہ واقعی کس طرف جا رہے تھے وہ؟ اب تک تو مومار ٹیسا کو راستہ بتا رہا تھا اور گرلینڈ مطمئن تھا لیکن اب اسے احساس ہوا کہ اس لعنتی ریگستان کی ایک ایک جھاڑی اور ایک ایک درخت ہر دوسرے درخت جیسا ہی تھا۔ اور پھر یہاں کوئی سڑک، کوئی نمایاں راستہ نہ تھا چنانچہ ہو سکتا تھا کہ وہ ایک دائرے میں سفر کر رہے ہوں۔ بار بار ایک ہی طرف سے گزر رہے ہوں اور وہیں ہوں جہاں تھے۔

"ٹیسا"۔ اس نے کرخت لہجے میں کہا۔ "خدا کے لئے اپنے حواس بجا کرو۔ خدا کے لئے۔۔۔ تمہیں میری مدد کرنی ہے"۔

وہ سیدھی ہو بیٹھی۔۔۔ اس نے اپنے ہاتھ کی پشت سے آنسو پونچھ لئے۔

www.taemeernews.com

"ہائے۔ مو مار بہت اچھا آدمی تھا۔ بے حد مخلص اور رحم دل۔" اس نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ "خدا سمجھے ان شیطانوں سے۔"
"اگر ہم نے ہوشیاری سے کام نہ لیا تو وہ شیطان خود ہمارا بھی یہی حال کریں گے"
گرلینڈ نے تلخی سے کہا۔ "تم جانتی ہو کہ ہم کہاں ہیں؟"
"نہیں ۔ لیکن ہمیں ہر دم اس طرح آگے بڑھنا ہے کہ سورج ہمارے دائیں طرف رہے۔ اگر ہم نے ذرا بھی غلطی کی تو پھر بس ایک ہی دائرے میں اس وقت تک چکر کاٹتے رہیں گے جب تک کہ ہم مر نہیں جاتے۔"
گرلینڈ نے پٹرول گیج کی طرف دیکھا۔ ٹنکی تین چوتھائی بھری ہوئی تھی۔
"یہ تو کم سے کم اطمینان ہے کہ ٹنکی بھری ہوئی ہے اور اشیائے خوردونوش کا ذخیرہ بھی موجود ہے۔" اس نے سوچا "چنانچہ اب بھی اس جہنم زار سے نکلنے کی امید تو ہے۔"
"اچھا تو سورج پر نظر رکھو۔" وہ بولا۔ "لیکن ہم شمال کی طرف بڑھ رہے ہیں اور ہمیں جانا ہے مشرق کی طرف چنانچہ اب ہم کار کو مشرق کی طرف نہ گھما دیں؟"
"آگے ۔۔۔ کوئی دس کیلومیٹر آگے ۔ سڑک ہے۔ مومار ہمیں اسی سڑک کی طرف لئے جا رہا تھا۔ اگر ہمیں وہ سڑک مل گئی تو پھر وہ ہمیں ایک گاؤں یا پہنچا دے گی اور وہاں سے ہمیں راہبر مل جائے گا۔"
پھر چند منٹ تک ڈرائیو کرنے کے بعد گرلینڈ نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ سڑک کہیں ادھر ادھر چھوٹ گئی تھی۔ اس نے ایک درخت کے سائے میں کار روک لی۔
"اب کیا کہتی ہو؟ ۔ الٹیں گھما دوں کار کو؟" اس نے پوچھا۔
ٹیما کار سے باہر نکل کر ریگستانی ویرانے میں نظریں دوڑانے لگی۔
"اب کہا نہیں جا سکتا کہ سڑک ایک کیلومیٹر دور چھوٹ گئی ہے یا بیس کیلومیٹر"

www.taemeernews.com

وہ بولی۔ "اگر ہم واپس گئے تو شاید اس بند وچی کے سامنے ہوں گے"

گرلینڈ نے اپنی گھڑی کی طرف دیکھا۔ ساڑھے دس بج رہے تھے۔ اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ اتنے کم وقت میں اتنے بہت سے واقعات ہو گئے تھے۔

"یہاں آس پاس کوئی دوسرا گاؤں نہیں ہے؟" اس نے پوچھا۔

"اس پورے ویرانے میں گاؤں بکھرے پڑے ہیں" ٹیسا نے جواب دیا "اگر قسمت سیدھی ہے تو ہم ایک نہ ایک گاؤں میں پہنچ جائیں گے

"بہت اچھا۔ تو ہم آگے ہی بڑھتے ہیں۔ لیکن پہلے تھوڑا سا پانی پی لیا جائے۔

اس نے پانی کا چرمی تھیلا اٹھا کر تھرموس کے کپ میں تھوڑا سا پانی انڈیلا ان دونوں نے اپنے خشک حلق تر کئے۔

"میرے خدا! یہ تو جہنم ہے بالکل" وہ بڑبڑایا۔

وہ ایک بار پھر اسٹیرنگ وھیل سنبھال کر بیٹھ گیا۔ ٹیسا اس کے قریب آبیٹھی ایک بار پھر کار اونچے نیچے میدان میں بھاگ رہی تھی۔

دس منٹ بعد وہ بوباب درختوں کے ایک جھنڈ کے سامنے تھے۔ یہ جھنڈ ایک دائرے میں تھا۔

"ان درختوں کو دیکھا۔ یہاں کبھی کالے جادو کی مجلسیں ہوا کرتی تھیں" ٹیسا نے کہا "جب بھی بوباب درخت ایک دائرے میں ہوں تو سمجھ جانا چاہئے کہ انھیں کسی مقصد کے لئے استعمال کیا جاتا تھا اور اب بھی کبھی کبھی استعمال کیا جاتا ہے۔ ان درختوں کے تنے کھوکھلے ہوتے ہیں۔ جب کوئی وچ ڈاکٹر مرجاتا ہے تو اس کی لاش کھوکھلے تنے میں رکھ دی جاتی ہے۔ کہتے ہیں کہ اس طرح وچ ڈاکٹر کی روح زندوں کو پریشان نہیں کرتی اور اسکا جسم زمین کو ناپاک نہیں کرتا۔

www.taemeernews.com

"خدا کرے کہ میں کسی کھوکھلے تنے میں دفن نہ ہو جاؤں" گرلینڈ نے کہا۔

اس نے پٹرول گیج کی طرف نظر کی تو دم بخود رہ گیا اور پھر خوف سے اس کا جسم سرد ہو گیا۔ گیج کی سوئی بتا رہی تھی کہ ٹنکی اب پاؤ کے قریب ہی بھری ہوئی تھی۔

"اس سوئی کی طرف دیکھا ٹیسا" وہ بولا "یہ کیسے ہو سکتا ہے ۱۹ اتنے کم وقت میں اتنا بہت سا پٹرول استعمال نہیں ہو سکتا"

وہ کار روک کر باہر آیا، چکر کاٹ کر کار کے پیچھے پہونچا تو اس کے منہ سے ایک گالی نکل گئی۔ پٹرول کی ٹنکی کے نچلے حصے میں ایک سوراخ تھا جس میں سے پٹرول بہہ رہا تھا اس بند وقچی کی آخری گولی کا یہ کارنامہ تھا۔

ٹیسا بھی اس کے قریب آگئی

"یہ ایک نئی مصیبت" گرلینڈ نے کہا "صرف پاؤ ٹنکی پٹرول ہے۔ تمہارے خیال میں اتنا پٹرول کتنی دور تک چلے گا؟"

"تیس کیلو میٹر" ٹیسا نے کہا اور گرلینڈ کو دیکھنے لگی جو پوائنٹ فارٹی فائیو کی گولی پر رومال لپیٹ کر ٹنکی کا سوراخ بند کر رہا تھا۔

"اتنی دور تک کے سفر میں ہمیں ایک نہ ایک گاؤں مل جائے گا" ٹیسا نے پھر کہا۔

گرلینڈ نے اسے گھور کر دیکھا۔

"تم خوفزدہ نہیں ہو؟"

وہ مسکرائی۔

"خوفزدہ ہونے سے کیا فائدہ؟ ہمارے پاس پانی ہے اور کھانا بھی۔ جب پٹرول ختم ہو جائے گا تو ہم کسی درخت کی چھاؤں میں جا کر بیٹھ جائیں گے اور سورج غروب ہونے کے بعد پیدل چل پڑیں گے۔ اتنی دھوپ میں تو پیدل سفر کرنا

www.taemeernews.com

ممکن نہ ہوگا۔"

گرلینڈ نے سر ہلایا۔

"ٹھیک ہے تو چلا جائے اب؟"

چنانچہ وہ کار میں سوار ہوئے اور وہ ایک بار پھر اس دہکتے ہوئے ریگستان میں سفر کر رہے تھے جس کا کوئی کنارہ معلوم ہوتا تھا کہ نہ تھا۔

اپنے گھٹنوں پر نقشہ بچھائے مالک سامر نوف کے قریب بیٹھا ہوا تھا جو وائرلیس کے کان مروڑ رہا تھا۔ سامبا جیپ ڈرائیو کر رہا تھا اور اس کے قریب ایوان بیٹھا ہوا تھا وہ ایک رائفل اپنے گھٹنوں پر رکھے ہوئے تھا۔

اور اب وائرلیس میں سے آوازیں آنے لگیں۔

سامر نوف اس بے چین آواز کو سن رہا تھا جو ہیڈ فون میں بھری ہوئی بھڑ کی مانند بھنبھنا رہی تھی۔ وائرلیس میں جو بھی بول رہا تھا اس کی باتیں کسی ضرورت ختم ہونے ہی میں نہ آتی تھیں اور مالک بے تابی سے سامر نوف کی طرف دیکھ رہا تھا۔ آخر کار وہ آواز خاموش ہو گئی اور سامر نوف نے کہا:۔

"پوسٹ نمبر تین۔ ہوشیار"

اور پھر اس نے اپنے کانوں پر سے ہیڈ فون ہٹا لئے۔

"ایک لڑکی، ایک مرد اور ایک افریقی، جو ڈیوکس شیو اکس کار ڈرائیو کر رہے ہیں تمہارے نقشے کے نمبر دس کے نشان کے قریب دیکھے گئے ہیں" سامر نوف نے آگے جھک کر نقشے پر ایک جگہ انگلی رکھ دی" یہ جگہ یہاں سے تقریباً دس کیلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ ان لوگوں پر ہمارے آدمیوں نے گولیاں چلائیں اور افریقی مارا گیا چنانچہ اب میں نہیں سمجھتا کہ وہ آدمی اور لڑکی راہبر کے بغیر اس ویرانے میں سے

www.taemeernews.com

نکل سکیں ۔ یہ افریقی اس چھوٹے سے گاؤں کا ہے جس کا نقشے پر نشان نمبر ۹ ہے ۔ کیری ابھی گاؤں میں روپوش ہو سکتا ہے ۔ یہ مرد اور لڑکی اس طرف جا رہے ہیں جہاں ہمارے تین بہترین نشانے باز موجود ہیں ۔ ان آدمیوں کو ہوشیار کر دیا گیا ہے اب یہ بتاؤ کہ ہمیں کیا کرنا ہے ؟" ان لوگوں کا تعاقب کیا جائے ؟"

" لڑکی کون ہے ؟" مالک نے پوچھا " اور مرد کون ہو سکتا ہے ؟ کیری ؟"

سامرنوف نے کوئی جواب نہ دیا ۔ فیصلے کرنا مالک کا کام تھا ۔

" ہم اس گاؤں میں چلتے ہیں " مالک نے کہا " پہلے یہ اطمینان کر لینا ہے کہ کیری اب اس گاؤں میں نہیں ہے ۔"

اور اس نے آگے کی طرف جھک کر سامبا کو بتایا کہ انھیں کس طرف جانا تھا ۔ ایک بار پھر جیپ کی رفتار تیز ہو گئی ۔

" پوسٹ نمبر تین کو فوراً خبر کر دو " مالک نے سامرنوف سے کہا " کہ کار میں جو آدمی ہے اسے قتل نہ کیا جائے ۔ اگر وہ کیری ہے تو پھر میں اس سے گفتگو کرنا چاہوں گا "

سامرنوف نے وائرلیس کے کان مروڑے اور پوسٹ نمبر تین سے رابطہ کرنے میں کامیاب ہو گیا ۔ اور انھیں مالک کی ہدایت دے کر ان پر سختی سے عمل کرنے کی تاکید کر دی ۔

" کار بیکار کر کے ان لوگوں کو زندہ گرفتار کر لو " اس نے آخر میں کہا " کچھ بھی کرو ۔ لیکن ہم انھیں زندہ چاہتے ہیں "

دس منٹ کے سفر کے بعد وہ ان تین جھونپڑیوں کے سامنے تھے جن کے چاروں طرف بانسوں اور پھوس کا حصار تھا ۔ جیپ حصار کے پھاٹک کے سامنے پہونچ کر رک گئی ۔ مالک پستول ہاتھ میں لے کر کار سے باہر آیا اور احاطے میں پہونچا ۔ ایوان اس کے پیچھے تھا ۔

www.taemeernews.com

"ہم ایک سفید فام کو تلاش کر رہے ہیں" مالک نے موما رکے بڑے لڑکے چک سے پوچھا "کہاں ہے وہ؟"

مالک کی نیلی آنکھیں چک کو خوفزدہ کیے دے رہی تھیں یوسیو کیری اب ان لوگوں کی دسترس سے باہر تھا۔ چنانچہ ان لوگوں کو دھوکا دینے کی کوئی وجہ نہ تھی۔

"وہ مر چکا ہے یوسیو۔ ہم نے ابھی ابھی اسے دفن کیا ہے؟" اس نے جواب دیا

مالک کے ہونٹ بھنچ گئے۔

"کہاں؟" اس نے پوچھا

چک نے آگے بڑھ کر پھاٹک سے باہر کی طرف اشارہ کیا۔

"اس درخت کے نیچے" اس نے کہا۔

مالک نے سامبا کو کچھ حکم دیا۔ وہ سر ہلا کر درخت کی چھاؤں میں پہنچا، اس کے تنے کے قریب پڑا ہوا بیلچہ اٹھایا اور بڑے اطمینان سے قبر کھودنے لگا

ایوان بڑی جھونپڑی میں گھس گیا تھا اب وہ باہر آکر مالک کے پاس پہنچا۔

"کیری اسی جھونپڑی میں روپوش تھا" وہ بولا "جھونپڑی کے فرش میں ایک سوراخ ہے جہاں یقیناً کوئی چیز چھپائی گئی تھی۔ اب وہ چیز وہاں نہیں ہے"

مالک کوئی جواب دیے بغیر درخت تلے پہنچا جہاں سامبا نے دائرہ کی مدد سے، کیری کی قبر کھول دی تھی۔ قبر میں کیری کی لاش موجود تھی۔ مالک نے اس کی طرف ایک نظر دیکھا۔ ایوان بھی اب وہاں آگیا تھا۔

"اپنے آپ کو گولی مار دی۔ سور کہیں کا" مالک نے کہا "کمبخت ہر دفعہ ہم سے ایک قدم آگے ہی رہا ہے۔ لعنت ہے اس پر"

اور اس نے آگے کی طرف جھک کر لاش کے منہ پر تھوک دیا۔

www.taemeernews.com

ایوان نے کہا "ان دونوں کے پاس مائیکرو فلمیں ہوں گی"

"سامرنوف سے کہو کہ وہ ایک بار پھر پوسٹ نمبر تین کو خبردار کر دے۔ پوسٹ نمبر تین والوں کو بہرحال اس مرد اور لڑکی کو روکنا ہے" مالک نے کہا "اگر وہ کار روک کر انھیں پکڑ نہیں سکتے تو ان دونوں کو گولی مار دیں۔ جاؤ جلدی کرو"

اور ایوان جیپ کی طرف بھاگا۔ مالک واپس احاطے میں آ گیا۔

"وہ سفید فام لڑکی کون تھی جو یہاں آئی تھی؟" اس نے چک سے پوچھا

چک نے اپنے بدن کا بوجھ ایک سے دوسری ٹانگ پر منتقل کر لیا۔

"یہ تو میں نہیں جانتا موسیو"

مالک نے اپنے پستول کے دستے سے اس کے جبڑے پر ضرب لگائی۔

چک لڑکھڑا کر کئی قدم پیچھے ہٹا اور گرتے گرتے بچا۔

"کون ہے وہ لڑکی؟" اس نے دانت پیس کر دوبارہ پوچھا۔

"میں نہیں جانتا موسیو" چک نے جواب دیا۔

مالک ساماہا کے قریب پہونچا۔

"جھونپڑی میں سے ایک بچے کو پکڑ کر باہر لاؤ" اس نے کہا "اگر یہ آدمی پھر بھی نہ بتائے تو اس بچے کو اس کی نظروں کے سامنے ذبح کر دو"

جھونپڑی میں عورتیں چیخنے اور رونے لگیں۔ ساماہا کو ان عورتوں کو دھکیلنا پڑا اور تب وہ ایک بچے کو پکڑنے میں کامیاب ہوا۔ یہ بچہ معمار کے سب سے چھوٹے بیٹے کا تھا چنانچہ وہ اپنے گھونسے ہلاتا ساماہا کی طرف لپکا۔ مالک نے فوراً پستول اٹھا کر اسے گولی مار دی۔

چند لمحوں تک سناٹا طاری رہا اور پھر عورتیں چیخنے اور سینہ کوبی کرنے اور اپنے بال نوچنے لگیں۔ ایک عورت نے مرتے ہوئے افریقی پر اپنے آپ کو

www.taemeernews.com

ڈال دیا اور اس کے ماتھے سے اپنا سر پھوڑنے لگی۔

مالک نے اس روتی اور سر پھوڑتی ہوئی عورت کی طرف دھیان دیئے بغیر چک سے پوچھا:۔

"کون ہے وہ لڑکی؟"

ساماا ایک ہاتھ میں روتے اور تڑپتے ہوئے بچے کو لٹکائے ہوئے تھا اور اس کے دوسرے ہاتھ میں کھلا چاقو تھا۔

چک نے قدرے توقف کے بعد کہا:۔

"وہ — وہ — موسیو کیری کی بیٹی ہے"

"اور وہ مرد جو اس کے ساتھ ہے؟"

"وہ لوگ اسے گرلینڈ کہہ کر پکارتے تھے"

مالک نے ساما کو اشارہ کیا کہ بچے کو چھوڑ دے۔ پھر وہ احاطے سے باہر آیا۔ اور بھاگ کر جیپ کے قریب پہونچا۔

"اس کار میں گرلینڈ اور کیری کی بیٹی ہے" اس نے سامرنوف سے کہا" پوسٹ نمبر ۳ سے کوئی خبر آئی؟"

سامرنوف ڈائل گھما رہا تھا۔ اس نے سر اٹھا کر مالک کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا اور ہیڈ فون کانوں پر رکھ کر غور سے سننے لگا۔ پھر مائیکروفون میں بولا

"گولی مار دو انھیں۔ انھیں روکنا بہت ضروری ہے"

کانوں پر سے ہیڈ فون ہٹا کر اس نے مالک سے کہا:۔

"وہ لوگ دیکھے گئے ہیں۔ وہ پوسٹ نمبر تین سے صرف دو کیلومیٹر دور ہیں اور سیدھے ہماری پوسٹ کی طرف ہی آرہے ہیں"

مالک نے اپنا نقشہ گھسیٹ لیا۔

www.taemeernews.com

"کہاں ہیں وہ لوگ؟"

"نشان نمبر گیارہ ۔ یہاں سے کوئی تیرہ کیلومیٹر دور ہے یہ جگہ"
مالک نے حصار کے پھاٹک کی طرف دیکھا ۔

"ہم پولیس کے لفڑے میں پھنسنا نہیں چاہتے" اس نے کہا اور اس جگہ پہنچا جہاں ایوان کھڑا ہوا تھا ۔

"ایوان! ان لوگوں کو ٹھکانے لگا دو ۔ یہ سور پولیس کو ہمارے پیچھے لگا سکتے ہیں ۔ جلدی کرو"

ایوان مسکرایا ۔ یہ حکم اس کو پسند تھا جس کی تعمیل وہ بڑی خوشی سے کرسکتا تھا ۔ اس نے اپنا پستول نکال کر ہاتھ میں لیا اور احاطے میں پہنچا ۔
مالک واپس جیپ میں جا بیٹھا ۔ سامیا پہلے سے ہی اسٹیرنگ وہیل کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا اور داؤد جیپ کی چھت پر بیٹھا تھا ۔
شوٹنگ شروع ہوئی تو دونوں افریقی ذرا گھبرا گئے ۔ ایک دبلا پتلا بچہ، جس کی آنکھیں خوف سے پھٹ گئی تھیں، بے تحاشہ بھاگا اور جیپ سے دور ہونے لگا ۔

مالک نے اس کی طرف پستول اٹھا کر لبلبی دبا دی ۔

"عمدہ نشانہ تھا" وہ بچہ اچھل کر ریت میں لوٹ گیا تو سام نوف نے کہا، "لیکن تمہارا یہ پستول ذرا بائیں طرف دھکا کھا جاتا ہے چلتے وقت"

"اور یہی اس کی خوبی ہے" مالک نے پستول ہولسٹر میں اڑستے ہوئے کہا ۔
دھواں اگلتا ہوا پستول ہاتھ میں لئے ایوان پھاٹک سے باہر آیا اور جیپ میں سوار ہو گیا ۔ اس کے موٹے اور سرخ چہرے سے وجدھیاں تھا اور وہ اپنے خونی کام سے مطمئن اور خوش تھا ۔

www.taemeernews.com

جب ایک جھٹکے کے ساتھ آگے بڑھی اور دم بہ دم اس کی رفتار تیز ہونے لگی ایک تنہا گدھ آسمان کی نیلاہٹوں میں نمودار ہوا، تیز دھوپ میں چکر کاٹنے کے بعد نیچے اترا اور اپنے بھاری جسم کو سنبھال کر درخت کے ایک ٹہنے پر بیٹھ گیا اور حصار میں بچھے ہوئے اپنے مرغوب دسترخوان کی طرف دیکھنے لگا۔ پھر دوسرے گدھ نمودار ہو کر گرم فضا میں چکر کاٹنے لگے۔ پھر وہ یکے بعد دیگرے زمین پر اترے اور بے ڈھنگی چال چلتے ہوئے حصار کی طرف بڑھے جہاں محمار کے پورے خاندان کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔

ٹیسا کار ڈرائیو کر رہی تھی اور راستہ بڑا ہی واہیات تھا۔ کار کو ڈرائیو کرنے کے لیے وہ اپنی ساری مہارت اور تجربے کو بروئے کار لا رہی تھی۔ اس کے قریب بیٹھا ہوا اگرلینڈ خاک آلود ونڈ اسکرین سے باہر دیکھ رہا تھا۔ کبھی کبھی وہ پٹرول گیج کی طرف دیکھ لیتا تھا گیج کی سوئی "خالی" کے بہت قریب کانپ رہی تھی۔ اسے یقین تھا کہ کوئی دم میں انجن کھانس کر خاموش ہو جائے گا۔ اس میں تو اب ذرا بھی اسے شک نہ رہا تھا کہ اس ریگستانی ویرانے میں وہ پوری طرح بھٹک رہا تھا لیکن ساتھ ہی ساتھ اسے یہ بھی یقین تھا کہ وہ ایک ہی چکر نہ کاٹ رہے تھے۔ حالانکہ وہ اپنا رخ بدل چکے تھے اور اب شرق کی طرف جا رہے تھے لیکن وہ جانتا تھا کہ وہ ڈیرنڈبل سے میلوں دور تھے مایوس حد تک دور۔

چلچلاتی فضا میں چکر کاٹتے ہوئے باز اسے متفکر کئے ہوئے تھے کیونکہ یہ باز شاید جانتے تھے کہ جلد یا بدیر یہاں ان کی غذا کا انتظام ہو جائے گا جسے وہ گدھوں کے ساتھ مل کر اڑائیں گے چنانچہ وہ کار کے ساتھ ساتھ پرواز کر رہے

www.taemeernews.com

تھے اور بڑے صبر و سکون سے اس مبارک گھڑی کا انتظار کر رہے تھے۔

کار میں بیٹھنے والوں نے ایک دھکا محسوس کیا۔ کار کے پچھلے پہیے ریت میں گھومے اور انجن خاموش ہو گیا۔ یہ ساتویں دفعہ انھیں کار کو ریت میں سے نکال کر آگے ڈھکیلنا تھا۔

انھوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا پھر کچھ کہے بغیر وہ دونوں کار سے باہر آئے اور چکر کاٹ کر اس کے پیچھے پہنچے۔ گرلینڈ نے ذرا دیر رک کر فضا میں منڈلاتے ہوئے بازوں کی طرف دیکھا اور پھر جھک کر کار کا پچھلا بمپر پکڑ لیا اور ٹیسا کی مدد سے اسے اٹھا کر دھنسے ہوئے پہیوں کو ریت سے نکالنے میں کامیاب ہو گیا۔

"کہو تو اب میں ڈرائیو کروں" گرلینڈ نے کہا اور اپنے خشک ہونٹوں پر اور بھی زیادہ خشک زبان پھیری۔

"ٹھیک ہے۔ بہر حال کچھ دیر بعد ہم پیدل ہی سفر کر رہے ہوں گے۔

"کچھ پی لیا جائے کیا خیال ہے"

"ابھی نہیں۔ اس گرمی میں پانی بھاپ بن جائے گا۔ اور اس ریگستانی جہنم میں سے نکلنے سے پہلے ہمیں پانی کے ایک ایک قطرے کی ضرورت ہو گی"

ٹیسا کی آواز میں ناامیدی کی جھلک محسوس کر کے وہ جبراً مسکرایا۔

"اس جہنم میں سے نکلنے کی امید ہے گویا" وہ بولا۔

"بشرطیکہ ہمیں کوئی گاؤں مل جائے اور۔۔۔۔" دفعتہً وہ خاموش ہو کر دور دیکھنے لگی" میرے خیال میں وہاں میں نے کسی چیز کو حرکت کرتے دیکھا ہے"

گرلینڈ بھی اس طرف دیکھنے لگا جس طرف ٹیسا دیکھ رہی تھی۔ حدِ نظر

www.taemeernews.com

تک پھیلا ہوا چپٹا ریگستان اور اس میں اگی ہوئی جھاڑیاں اور درخت چلچلاتی دھوپ میں کانپتے معلوم ہو رہے تھے۔

"نہیں تو — یہ سب دھوپ کا کرشمہ ہے" گرلینڈ نے کار کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔

" نہیں، وہاں کچھ ہے" ٹیسا نے اپنی آنکھوں پر ہتھیلی کا چھجہ رکھتے ہوئے کہا" وہاں — اس درخت کے دائیں طرف۔"

گرلینڈ نے اس طرف دیکھا اور اس دفعہ اسے بھی کوئی سفید چیز نظر آکر غائب ہو گئی۔

"کار کے پیچھے جھک جاؤ" گرلینڈ نے کہا۔

ٹیسا ایک دم سے پیچھے ہٹ کر کار کی اوٹ میں ہو گئی۔ اب اس کے اور اس درخت کے درمیان کار حائل تھی۔ گرلینڈ اس طرح بیٹھ گیا کہ وہ کار کے بونٹ کے اوپر سے دیکھ سکتا تھا۔ اس نے اپنا پستول نکال لیا۔

ناقابل برداشت دھوپ انھیں جھلسانے لگی۔ ایک بار پھر گرلینڈ کو کوئی چیز حرکت کرتی دکھائی دی۔ اس دفعہ اسے یقین ہو گیا کہ ایک شخص جیسے ریت میں سے چند قدم آگے بڑھا اور پھر ریت پر لیٹ گیا۔

" بائیں طرف دوسرا بھی ہے" ٹیسا نے اسے مطلع کیا وہ کار کے پیچھے سے جھانک رہی تھی" اور اسی طرف ذرا دور تیسرا بھی ہے۔"

گرلینڈ نے بھی اب ان تینوں دو غلے عربوں کو دیکھ لیا تھا۔ ان کے پاس رائفلیں تھیں اور وہ تینوں ہر چند منٹ کے بعد ریت پر سے اٹھ کر چند قدم دوڑتے اور پھر ریت پر لیٹ جاتے تھے۔ بہر حال وہ ان کے قریب آتے جا رہے تھے۔ وہ لوگ پانچ سو میٹر سے زیادہ دور نہ تھے۔

www.taemeernews.com

گرلینڈ نے پتلون کی پچھلی جیب میں سے کیری کا پستول لیا۔

"تم استعمال کر سکتی ہو اسے؟" گرلینڈ نے کہا اور پیچھے کی طرف ہٹ کر کیری کا پستول ٹیسا کی طرف بڑھا دیا۔

"ہاں" ٹیسا نے کہا اور پستول لے کر اس کا گھوڑا چڑھا یا۔

گرلینڈ نے یہ دیکھ کر اطمینان کا سانس لیا کہ ٹیسا کا ہاتھ نہ کانپ رہا تھا۔

گرلینڈ واپس اپنی جگہ پر آ گیا اور ایسا کرتے وقت اس کا سر اور شانے بونیٹ کی سطح سے ذرا اوپر ابھر آئے۔

فوراً ہی رائفل کے دھماکے کی آواز ویرانے میں گونج گئی اور ایک گرم گولی گرلینڈ کے رخسار کو چاٹتی ہوئی گزر گئی۔ تکلیف کی وجہ سے گرلینڈ کے منھ سے کراہ نکل گئی اور وہ فوراً ہی اپنے دونوں ہاتھ اوپر اٹھا کر بونیٹ کے پیچھے بیٹھ گیا۔

فوراً ہی اس نے ٹیسا کو چیختے سنا۔

"فکر مت کرو۔ مجھے کچھ نہیں ہوا ہے" وہ بولا۔ ذرا بھی جنبش نہ کرنا۔

ریت پر سے دو عرب اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ جلتے ہوئے افق کے پس منظر میں وہ بے حد عمدہ اور آسان نشانہ تھے۔

"بائیں طرف والا تمہارا شکار ہے" گرلینڈ نے کہا

چند لمحوں کے توقف کے بعد اس نے گولی چلائی۔ فوراً بعد ہی اس نے ٹیسا کے پستول کی گرج سنی۔ دونوں عرب اچھل کر اوندھے منھ گرے عین اسی وقت بچے ہوئے عرب نے، جو جھاڑی کے پیچھے تھا، گولی چلائی گرلینڈ نے اپنے بائیں بازو میں جلتا ہوا درد محسوس کیا اور لڑکھڑا کر پیچھے ہٹ گیا۔ خون اس کے بازو سے ٹپک کر ریت میں جذب ہو رہا تھا۔ جھاڑیوں کے پیچھے سے ایک شخص نکل کر رینگتا ہوا ان کی طرف بڑھنے

www.taemeernews.com

لگا۔ اس سے پہلے کہ گرلینڈ اپنا پستول اٹھاتا تانیشا کا پستول گرجا۔

ایک موٹا کھا مارا آدمی، جس نے غلیظ جبہ پہن رکھا تھا، اچھل کر اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے ہاتھ سے رائفل چھوٹ گئی تھی اور وہ اسی ہاتھ سے اپنا دوسرا شانہ دبائے ہوئے تھا۔ وہ زخمی بھینسے کی طرح بھاگتا ہوا ان کی طرف آنے لگا۔ گرلینڈ نے پستول اٹھا کر لبلبی دبا دی۔ بھاگ کر ان کی طرف آتا ہوا آدمی اوندھے منہ گرا۔ گولی اس کے ماتھے میں لگی تھی۔

ٹیسا کار کے پیچھے سے نکل کر گرلینڈ کے قریب آئی۔ اس کا چہرہ سفید ہو رہا تھا اور وہ خود کانپ رہی تھی۔ لیکن جب اس کی نظر گرلینڈ کے زخمی بازو پر پڑی تو وہ سنبھلی۔

"گہرا زخم ہے؟" اس نے پوچھا

"نہیں تو۔ معمولی سی خراش ہے۔"

"میں پٹی کس دیتی ہوں"

وہ بھاگ کر کار میں سے فوری علاج کا بکس لے آئی۔ پانی کے چرمی تھیلے میں سے تھوڑا سا پانی چلو میں لے کر اس نے گرلینڈ کا زخم دھویا اور مرہم لگا کر پٹی کس دی۔

گرلینڈ نے آگے بڑھ کر مردہ عربوں کی رائفلیں اٹھا لیں۔ ہر لاش کی کمر سے کارتوسوں کی پیٹی بندھی ہوئی تھی۔ اس نے ٹیسا کی مدد سے تینوں لاشوں پر سے پیٹیاں بھی کھول لیں۔

"اب ہم برابر کا مقابلہ کر سکتے ہیں" وہ بولا "آؤ۔ اب چلا جائے۔"

وہ دونوں کار میں سوار ہوئے اور ایک بار پھر ان کی کار دہکتے ہوئے ریگستان میں بھاگی جا رہی تھی۔

www.taemeernews.com

"حیران ہوں کہ مالک کے اور کتنے آدمیوں سے ہمیں مقابلہ کرنا ہوگا" گرلینڈ نے کہا۔

اس نے اپنی گھڑی کی طرف دیکھا۔ تین بج کر بیس منٹ ہو رہے تھے۔ اور اب اسے احساس ہوا کہ صبح سے اب تک ان دونوں نے کچھ نہ کھایا تھا لیکن حیرت کی بات تھی کہ وہ بھوک محسوس نہ کر رہا تھا۔ البتہ اس کا حلق اور زبان خشک تھی اور وہ کسی ٹھنڈے مشروب کی ضرورت شدت سے محسوس کر رہا تھا۔

"پٹرول تقریباً ختم ہو چکا ہے" اس نے گیج کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

"تمھارے بازو کا کیا حال ہے؟"

"زخم خشک ہو کر کھنچنے لگا ہے ویسے ٹھیک ہے۔ تمھیں تو کوئی زخم وغیرہ نہیں آیا؟"

"نہیں"

"کمال کی لڑکی ہو تم۔ جب ہم اس مصیبت سے نکل جائیں گے تو ہم دونوں جشن منائیں گے۔ میں تمھیں بہت قریب سے اور بہتر طور پر جاننا چاہتا ہوں"

"تمھارے خیال میں ہم نکل سکیں گے اس عذاب سے؟"

"مایوسی کفر ہے۔"

ٹیسا بہت دیر تک خاموش رہی پھر پوچھا۔

"اور ہم جشن کیسے منائیں گے؟"

"پہلے تو ہم پلازا امپیئمی بار میں جائیں گے اور بے حد ٹھنڈی شراب کے کئی جام چڑھا جائیں گے۔ پھر وہاں سے ٹیکسی میں سوار ہو کر گرانڈ ولیغور میں جائیں گے اور شکم سیر ہو کر تلی ہوئی کستورا مچھلی اور بھنا ہوا مرغ کھائیں گے وہاں سے میں تمھیں اپنے اپارٹمنٹ میں لے جاؤں گا اور تمھیں اپنا البم اور

www.taemeernews.com

وہ نوادرات دکھاؤں گا جو میں نے جمع کر رکھے ہیں۔ یادگار شام ہوگی وہ"

"میں گئی تھی تمھارے اپارٹمنٹ میں۔ بھول گئے؟ تمھارے پاس نہ تو کوئی البم ہے اور نہ ہی نوادرات کا ذخیرہ"

"ٹھیک ہے۔ لیکن اس سے کیا فرق پڑجائے گا۔ بہرحال تم بھی تو ایک نادر چیز ہو۔ چنانچہ میں تمھیں دیکھتا رہوں گا۔

"لیکن پہلے ہمیں اس جہنم زار سے نکلنا ہے"۔

"یہ تو ٹھیک ہے" گرلینیڈ نے کہا اور آگے کی طرف جھک کر سامنے دیکھا میرے خدا! یہ ہم کہاں آگئے؟"

ان کی کار ایک ایسے ویرانے کے کنارے پر تھی جو کسی دوسری دنیا کا معلوم ہوتا تھا۔ جھاڑیاں اور درخت بھی جیسے خوفزدہ ہوکر پیچھے رہ گئے تھے اور اب ان کے سامنے نیلے افق تک ایک سخت اور جلتا ہوا چٹیل میدان پھیلا ہوا تھا جو انسان کی ہتھیلی کی طرح صاف تھا جس میں جھاڑیاں اور درخت تو ایک طرف رہے کہیں گھاس کی ایک پتی تک نہ اُگ رہی تھی۔

"یہ تو منجمد بحیریت سا معلوم ہوتا ہے" گرلینیڈ نے کہا" اسے تو ہم کبھی عبور نہ کرسکیں گے۔

"مومار نے اس جگہ کے متعلق مجھے بتایا تھا" ٹیسا نے کہا اس کی آواز خوشی سے کانپ رہی تھی۔

"کیا بتایا تھا؟"

"اس میدان کے انتہائی سرے پر سولشیوں کے پانی پینے کی جگہ ہے اگر ہم وہاں تک پہونچ گئے تو ہمیں یقیناً کوئی راہبر مل جائے گا وہاں سے لیکن پیٹرول تو ختم ہے"

www.taemeernews.com

"بہر حال ہمیں پانی کے اس کھڈ تک پہنچنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ چاہے ہمیں پیدل ہی کیوں نہ چلنا پڑے۔"

قدرے شش و پنج کے بعد گرلینڈ نے کار اس ویرانے میں ڈال دی۔ میدان میں ڈھیلی ریت نہ تھی۔ چنانچہ کار اس سخت اور ٹھوس زمین پر تیز رفتاری سے بھاگنے لگی اور چونکہ میدان سپاٹ تھا اس لئے اب نہ وہ اچھل کود بھی نہ کر رہی تھی۔

"تمہیں یہ معلوم نہیں کہ پانی کا وہ کھڈ کتنے دور ہے؟" گرلینڈ نے پوچھا۔ "مجھے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ میدان افق تک چلا گیا ہے۔"

"یہ تو میں نہیں جانتی۔ صرف اتنا جانتی ہوں کہ دوسری طرف پانی کا کھڈ ہے"

گرلینڈ ایک بار پھر گیج کی سوئی کی طرف دیکھا اور سوچنے لگا کہ کہیں سوئی میں کوئی خرابی تو نہ تھی؟ کیا ان کے پاس اتنا پٹرول تھا کہ وہ انہیں اس میدان کے دوسری طرف پہنچا دے؟ میدان بری طرح سے تپ رہا تھا اور یہ تپش ان دونوں مسافروں کی کھال کو جھلس اور جھنجھا رہی تھی۔ شدید خوف اس کے دل میں پھڑ پھڑانے لگا۔ وہ اس تپتے ہوئے ویرانے میں مرنا نہ چاہتا تھا اسے بہر حال اس ویرانے سے نکلنا تھا۔ اور اس نے کار کی رفتار ایک دم سے بڑھا دی۔

"اسی تیز ڈرائیو نہ کرو" ملیسا نے کہا۔ "کار جتنی زیادہ تیز بھگاؤ گے پٹرول اتنا ہی زیادہ صرف ہو گا اور ...."

وہ ایک دم سے خاموش ہو گئی کیونکہ انجن غرانے لگا تھا۔ گرلینڈ نے گیس پیڈل پر اپنے پیر کا پورا بوجھ ڈال دیا۔ انجن ایک دفعہ غرایا اور پھر خاموش ہو گیا۔ کار خاموشی سے چند میٹر تک چلتی رہی اور پھر وہ

www.taemeernews.com

بھی رُک گئی۔

آسمان کی نیلاہٹوں میں منڈلاتے ہوئے باز ایک دم سے غوطہ مار کر نیچے اتر آئے اور اب عین ان کی کار پر منڈلانے لگے اور ان کے بڑے بڑے سائے تپتے ہوئے میدان پر رینگنے لگے۔

گرلینڈ نے اسٹیرنگ وھیل پر سے اپنے ہاتھ اٹھا لئے۔

"لو بھائی۔ قصہ ختم ہوا" گرلینڈ نے کہا "سورج غروب ہونے میں ابھی تین گھنٹے باقی ہیں۔ تب تک ہم کار میں ہی بیٹھتے ہیں۔ پھر ہم پیدل آگے چلیں گے"

ٹیسا نے زمین پر منڈلاتے ہوئے بازوں کے سائے کی طرف دیکھا۔

"شکر ہے کہ تم میرے ساتھ ہو" وہ بولی "میں اکیلی ہوتی تو ہمت ہار بیٹھتی۔"

"اور میں بھی اکیلا ہوتا تو جی چھوڑ دیتا" گرلینڈ نے کہا اور اپنا ہاتھ ٹیسا کے ہاتھ پر رکھ دیا۔

سامرنوف پچھلے چند منٹ سے وائرلیس کے کان مروڑ رہا تھا۔ مالک اس کی بڑھتی ہوئی بے چینی اور گھبراہٹ کو غور سے دیکھ رہا تھا۔

"پوسٹ نمبر تین سے کوئی جواب نہیں مل رہا" آخر کار سامرنوف نے کہا "وہاں کچھ گڑبڑ معلوم ہوتی ہے"

"پوسٹ نمبر چار سے رابطہ قائم کرنے کی کوشش کرو"

"وہ شمال کی طرف اور اتنے دور ہیں ــــ کہ انھیں کچھ معلوم نہ ہوگا۔ پوسٹ نمبر تین سے اطلاع آئی تھی کہ گرلینڈ اور اس کی ساتھی لڑکی

www.taemeernews.com

اِنہی کی طرف بڑھ رہے ہیں چنانچہ اب تک ان کی مڈبھیڑ ہو چکی ہو گی۔"
"ہم ان سے دس کیلومیٹر سے زیادہ دور نہ ہوں گے" مالک نے نقشہ دیکھتے ہوئے کہا اور پھر جیپ ڈرائیو کرتے ہوئے سامبا سے بولا "رفتار تیز کردو۔"

جیپ کی رفتار ایک دم سے بڑھ گئی اور اس میں بیٹھنے والوں کو گرنے سے بچنے کے لئے ایک یا دوسری چیز کا سہارا لینا پڑا اور چھت پر بیٹھا داؤد گرتے گرتے بچا چنانچہ وہ خوف کی ایک چیخ کے ساتھ چھت سے چھپکلی کی طرح چپک گیا۔

جیپ اسی طرح دس منٹ تک بھاگتی رہی۔ پھر ایوان نے کہا:۔
"کچھ ہے اس طرف ـــــ تمھارے دائیں طرف"

سامبا نے جیپ کی رفتار کم کردی۔ مالک نے باہر گردن نکال کر دائیں طرف دیکھا۔ ریت پر کوئی سفید سفید چیز دکھائی دے رہی تھی۔ جیپ اسی چیز کی طرف بڑھی اور پھر قریب پہونچ کر رک گئی۔

وہ سب کے سب جیپ سے اتر کر وہاں پہونچے جہاں تین لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔

خاموشی کا طویل وقفہ رہا پھر سامرنوف نے کہا:۔
"میں نے کہا نہیں تھا کہ گرلینڈ خطرناک آدمی ہے۔"
"گرلینڈ ان کی رائفلیں بھی لے گیا" ایوان نے کہا۔

مالک گھوم کر حدِ نظر تک پھیلے ہوئے ویرانے کی طرف دیکھنے لگا۔ نرم ریت میں اس کی نظر نے کار کے ٹائروں کے دھندلے دھندلے نشانات تلاش کر لیے۔

www.taemeernews.com

"اس طرف گئے ہیں وہ لوگ" مالک نے کہا:۔
وہ لاشوں کے قریب سے ہٹ کر جیپ میں بیٹھ گیا اور نقشہ دیکھنے لگا۔ اس کی نیلی آنکھوں میں غیر قدرتی سی چمک تھی۔ اس کے دل میں ابلتے ہوئے غصّے کی علامت بس یہی چمک تھی۔ سامرنوف بھی اس کے قریب آ گیا۔
"پوسٹ نمبر چار۔ اس جگہ ہے۔ کیوں؟" مالک نے نقشے پر ایک جگہ انگلی رکھ کر کہا۔

"ہاں"

۔ تو پھر گرلینڈ ہمارے دائرے سے نکل گیا۔ اب ہمیں ان دونوں کا تعاقب کرنا ہوگا وہ لوگ ریگستان سے باہر نکلنے کے بجائے اسکے بطن میں جا رہے ہیں لیکن ہماری کسی بھی چوکی سے اب انکی مڈبھیڑ نہیں ہو سکتی ہمیں ان کا پیچھا کرنا چاہیئے۔ اس وقت تک کرنا ہے جب تک کہ انکی کار کا پٹرول ختم نہیں ہو جاتا ہمارے پاس کتنا پٹرول ہے۔ آدھی ٹنکی بھری ہوئی ہے اور مزید ڈبے دو ڈبے ہیں، مطلب یہ کہ کافی پٹرول ہے ہمارے پاس؟

"اور پانی؟"

ایوان کے ہونٹ بھنچ گئے۔

"پانی زیادہ نہیں ہے۔ اس لعنتی گرمی میں وہ بھاپ بنتا رہا ہے چنانچہ پانی کی طرف سے ہمیں احتیاط برتنی ہوگی"

مالک نے اپنی گھڑی کی طرف دیکھا۔

"چار گھنٹوں میں اندھیرا ہو جائے گا" وہ بولا" اور اندھیرا اترنے سے پہلے ہمیں انھیں جالینا ہے۔ اس طرف سے بھی ہمیں احتیاط برتنی ہے کہ ہم ان کی طرف کس طرح بڑھتے ہیں۔ ایوان۔ مناسب ہوگا کہ رائفل تم اپنے پاس رکھو کیونکہ تم بہترین نشانے باز ہو"

www.taemeernews.com

ایوان داؤدہ کی طرف گھوم گیا۔

"لاؤ۔ رائفل مجھے دو۔"

طویل القامت افریقی نے بے چینی سے اپنے بدن کا بوجھ ایک سے دوسری ٹانگ پر منتقل کر لیا۔

"وہ ۔۔ وہ ۔۔ تو میرے ہاتھ سے چھوٹ کر گر گئی ۔۔ یعنی اس وقت جب ساسا نے جیپ ایک دم سے بھگا دی تھی" وہ بولا "اگر میں سنبھل نہ گیا ہوتا تو میں بھی نیچے گر پڑتا"

ایوان کا چہرہ لال بھبھوکا ہو گیا۔

"تمہارا مطلب ہے ۔۔ تم نے رائفل گنوا دی؟" وہ چیخا۔

"وہ چھت پر سے گر گئی"

ایوان نے افریقی کو مارنے کے لئے ہاتھ اٹھایا تو مالک نے آگے بڑھ کر اس کی کلائی پکڑ لی۔

"ٹھہرو۔ کتنی دور گرائی ہے تم نے رائفل؟"

"وہاں" داؤدہ نے پیچھے کی طرف اشارہ کیا۔

"مناسب ہوگا کہ ہم واپس جا کر رائفل تلاش کریں" سامزنوف نے روسی زبان میں کہا۔

"ہم اسے کبھی تلاش نہ کر سکیں گے" مالک نے بھی روسی میں جواب دیا" ہم اس سے صرف ایک میٹر دور سے نکلے چلے جائیں گے اور وہ ہمیں نظر نہ آئے گی۔ ہمارے لئے ایک ایک منٹ قیمتی ہے۔ ہم جتنی دیر کریں گے وہ لوگ اتنی ہی دور ہوتے جائیں گے" وہ داؤدہ کی طرف گھوم گیا" تم جا کر رائفل لے آؤ۔ ہم یہاں تمہارا انتظار کرتے ہیں"

www.taemeernews.com

ذلاؤدہ نے نفی میں سر ہلایا۔

"بہت دور گری ہے وہ۔ میں راستہ بھٹک جاؤں گا"

"لے آؤ جاکر" مالک نے اپنا پستول نکال لیا۔

سامبا آگے بڑھ کر مالک کے سامنے جا کھڑا ہوا۔

"بیچ میں ٹپکنے کی معافی چاہتا ہوں صاحب" وہ بولا "لیکن یہ ذاؤدہ میرا دوست ہے۔ اگر یہ رائفل تلاش کرنے گیا تو اس ریگستان میں نہ صرف بھٹک جائے گا بلکہ مر جائے گا"

"تو پھر تم بھی اس کے ساتھ جاؤ" مالک کے پستول کی نالی سامبا کی طرف گھوم گئی "جاؤ"

سامبا نے مالک کی چمکتی ہوئی آنکھوں کی طرف دیکھا اور اس کے ماتھے پر پسینے کے قطرے نمودار ہو گئے۔

"میں نے تو کچھ نہیں کہا صاحب" وہ بولا "میں تو آپ کے ساتھ ہی رہتا ہوں ڈاؤدہ رائفل تلاش کرنے جائے گا"

"تم دونوں جاؤ" مالک نے پستول کا گھوڑا چڑھا دیا۔

دونوں افریقی ایک دم سے پلٹ کر اس طرف بھاگنے لگے جس طرف سے وہ لوگ آئے تھے۔ مالک نے ہوا میں پستول کا دھماکا کیا تو ان دونوں نے اپنی رفتار تیز کر دی۔

"ہمارے پاس پانی چونکہ کم ہے" مالک نے جیپ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا "اس لئے ہمارے ساتھ جتنے آدمی کم ہوں اتنا ہی اچھا ہے"

وہ تینوں جیپ میں سوار ہو گئے۔ مالک نے اسٹیئرنگ وھیل سنبھال کر جیپ اسٹارٹ کر دی۔

www.taemeernews.com

"مجھے یہ صورت حال ذرا پسند نہیں" ایوان نے بے چینی سے کہا" اب گرلینڈ کے پاس چونکہ رائفل ہے اس لئے وہ کافی فاصلے سے ہم پر گولی چلا سکتا ہے"
سامرنوف ونڈ اسکرین میں سے سامنے پھیلے ہوئے ریگستان کی طرف دیکھنے لگا
"ہم شاید اسے کبھی نہ پا سکیں گے" وہ بولا" ہوا تیز ہو رہی ہے اور ریت ان کی کار کے ٹائروں کے نشانات مٹا رہی ہے۔"
"نہیں۔ ہم انھیں پالیں گے" مالک کی آواز میں سنجیدگی تھی، فضا میں منڈلاتے ہوئے باز دیکھ رہے ہو؟ بس تو وہ دونوں ٹھیک اسی جگہ ہیں جہاں باز منڈلا رہے ہیں۔"
ایوان اور سامرنوف نے جلتے ہوئے آسمان کی طرف دیکھا۔ بہت دور فضا میں چند کالے داغ سے نظر آرہے تھے وہ گرم فضا میں منڈلاتے پھر غوطہ مار جاتے اور پھر ابھر کر منڈلانے لگتے۔
"ساری باتوں کا انحصار اس بات پر ہے کہ بزدل ہمارا ساتھ کہاں تک دے سکتا ہے" مالک نوے کیلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے جیپ بھگا رہا تھا۔
دفعتہً وائرلیس "ٹٹ۔ ٹٹ" کرنے لگا اور سامرنوف نے جلدی سے ہیڈ فون اپنے کانوں پر رکھ لیا۔ وہ سنتا رہا پھر مائیکروفون میں کہا:۔
"ہم لوگ اسکویر سات کی طرف جا رہے ہیں۔ آدمیوں کو پانی لیکر وہاں بھیجدو۔ یہ حکم ہے۔"
اور اس نے سوئچ آف کر دی۔
"کون تھا؟" مالک نے اسٹیرنگ وھیل سے کشتی لڑتے ہوئے کہا۔
"پوسٹ نمبر پانچ۔ انھیں دو لاشیں اور ایک بیوک کار ملی ہے۔ لاشوں کو نصف کے قریب گدھوں نے کھا لیا ہے۔ ان میں سے ایک پست قامت اور ایک طویل القامت

www.taemeernews.com

آدمی کی لاش ہے"

"شوارز اور بورگ" مالک نے کہا "چلو دو دشمن تو کم ہوئے۔ وہ لوگ پانی بجھا دیں گے ہمارے لئے؟"

"نہیں" سامرنوف نے جواب دیا "پوسٹ نمبر ۵ اس وقت ہم سے چالیس کیلومیٹر دور ہے اور ان کے پاس کار نہیں ہے۔ اس کے علاوہ ہم چاہے پیاسے مرجائیں ان سے ۔۔۔ بولو کیا؟"

"لاؤ بھئی اب حلق ذرا تر کر لیں" ایوان نے اپنے ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے کہا "کم سے کم اتنا پانی تو ہوگا ہمارے پاس"

سامرنوف نے پانی کی چھاگل پر ہاتھ رکھ دیا۔

"گرلینڈ کو پکڑنے کے بعد بھی ہمیں اس ریگستان سے نکلنا ہے" وہ بولا۔

"پانی کا کافی ذخیرہ لئے بغیر ہم ریگستان میں گھستے چلے آئے یہ ہمارا پاگل پن نہیں تو اور کیا ہے۔"

ایوان نے کہا "راستے میں پانی کا کوئی گڑھا نہیں پڑتا؟"

"لو ۔۔ دیکھ کر بتاؤ" مالک نے سامرنوف سے کہا۔

نقشہ دیکھنے کے بعد سامرنوف بولا۔

"یہاں سے ساٹھ کیلومیٹر اور پانی کا ایک گڑھا ہے لیکن وہاں تک پہنچنے کے لئے ہمیں ایک بالکل ہی ویران ریگزار کو عبور کرنا ہوگا جس میں نہ تو کوئی درخت ہے اور نہ کوئی سایہ۔ بالکل ہی ویرانہ ہے۔ تمھارے خیال میں گرلینڈ اس طرف جا سکتا ہے؟"

"ان کا انحصار اس بات پر ہے کہ خود اس کے پاس کتنا پٹرول ہے۔"

"پانی کے گڑھے کی طرف چلو" ایوان نے کہا "ہمیں پانی حاصل کرلینا چاہئے

www.taemeernews.com

یہ بے حد ضروری ہے"

مالک خاموش رہا۔ بہت ممکن تھا کہ گرلینڈ کے پاس زائد پٹرول ہو۔ اگر ہوا تو پھر یقیناً وہ بھی پانی کے اس کھڈ کی طرف جا رہا ہوگا بشرطیکہ وہ اس کے وجود سے واقف ہو۔

"ٹھیک ہے" آخر کار اس نے کہا اور جیپ کو مشرق کی طرف موڑ دیا۔

اور اس طرح وہ لوگ ریگستان کو پیچھے چھوڑ کر ویرانے کے کنارے پر آ گئے اور تب انھوں نے ویرانے میں ذرا آگے گرلینڈ اور ٹیسا کی کار بے کار پڑی ہوئی دیکھی۔

گرلینڈ اور ٹیسا اس چھوٹی سی کار میں پچھلے آدھے گھنٹے سے بیٹھے ہوئے تھے، کار بری طرح سے تپ رہی تھی اور گرلینڈ یوں محسوس کر رہا تھا۔ جیسے ان کا خون کھول رہا ہو کار کا ایک ایک حصہ اس بری طرح سے تپ گیا تھا کہ حقیقت میں دہک رہا تھا۔ اتفاقاً گرلینڈ کی کہنی ونڈ اسکرین کی فریم سے چھو گئی تھی اور اب اس میں اس کی کہنی میں سخت جلن ہو رہی تھی۔

"اب میں برداشت نہیں کر سکتا" وہ بولا "اس طرح تو ہم زندہ ہی بھن جائیں گے۔"

"باہر کا حال اور بھی خراب ہے" ٹیسا نے کہا "سورج جھکنے لگا ہے اس گھنٹے بعد کار کا سایہ پڑنے لگے گا چنانچہ اس وقت ہم باہر نکل کر اس سائے میں بیٹھ جائیں گے"

"ایک گھنٹہ! تب تک تو میں کباب ہو جاؤں گا۔"

"ایسی کوئی بات نہ ہوگی۔ تھوڑا سا پانی پی لیتے ہیں۔ طبیعت کو سکون ہو جائے گا۔"

www.taemeernews.com

گرلینڈ نے فوراً گھوم کر پانی کی چرمی تھیلی اٹھالی۔ اتفاقاً اس کی نظر کار کی پچھلی کھڑکی کی طرف اٹھ گئی اور اس میں سے اس نے جو کچھ دیکھا اس نے اس کی پیاس اور گرمی کو بھی بھلا دیا۔

دور پر جو ریت کا ایک بادل سا اٹھ رہا تھا جو بڑی تیزی سے ان کی طرف بڑھ رہا تھا۔ اس بادل کا صرف ایک ہی مطلب ہو سکتا تھا کوئی کار خطرناک تیزی سے ان کی طرف بڑھ رہی تھی۔

"ٹیسا ـــ وہ دیکھو"

ٹیسا نے ایک جھٹکے کے ساتھ گھوم کر پیچھے دیکھا۔

"کار ہے۔ اسی طرف آرہی ہے" گرلینڈ نے کہا اور ایک رائفل اٹھالی۔

"ہو سکتا ہے وہ لوگ نہ ہوں" ٹیسا نے کہا "ذرا احتیاط سے کام لینا"

"ان کے علاوہ اس ویرانے میں اور اتنی دور تک اور کون آسکتا ہے۔ گرلینڈ نے کہا اور رائفل کی ہتھی سے دروازے کا دستہ گھما کر اور دروازہ کھول کر جلتی ہوئی دھوپ میں نکل آیا" تم اندر ہی بیٹھو" اس نے ٹیسا سے کہا میں انھیں خبردار کرنے کے لئے ایک فیر کرتا ہوں"۔

اور اس نے بندوق اٹھا کر آگے بڑھتی ہوئی جیپ کی طرف گولی چلادی جیپ کی رفتار ایک دم سے کم ہوگئی اور چند گز آگے بڑھنے کے بعد وہ رک گئی۔

اس میں سے تین آدمی باہر آئے۔ حالانکہ نصف کیلو میٹر کا گرم فاصلہ تھا اس کے باوجود گرلینڈ نے ان میں سے ایک کو پہچان لیا۔ یہ مالک تھا۔

"وہی ہیں" اس نے ٹیسا کو مطلع کیا اور جیپ کو زد میں لے کر یکے بعد دیگرے تین گولیاں چلائیں۔

www.taemeernews.com

وہ تینوں بھاگ کر جھاڑیوں کے پیچھے دبک گئے۔

"ہمارے پاس کارتوس کافی سے زیادہ ہیں" گرلینڈ نے کہا "ہم ان کی جیپ بیکار کئے دیتے ہیں۔ اگر ہم اس دوزخ میں سے زندہ نہیں نکل سکتے تو پھر وہ بھی نہ نکل سکیں گے"

اب ان دونوں نے جیپ کو نشانہ بنا کر گولیاں چلائیں۔ ٹائر پھٹنے کا دھماکہ ریگزار کی گرم اور خاموش فضا میں گونج گیا تو گرلینڈ مسکرایا۔

"شاباش" گرلینڈ نے کہا۔

پھر اس نے دیکھا کہ ایک موٹے بدن والا جھاڑی کے پیچھے سے نکلا۔ اور اپنے ہاتھ میں آٹومیٹک پستول تانے ان کی طرف آ رہا تھا۔ گرلینڈ نے اس کی طرف گولی چلادی۔

ایوان نے، جو اندھا دھند بھاگ رہا تھا، رائفل کی گولی کو اپنی قمیص کی لہراتی ہوئی آستین سے الجھتے محسوس کیا۔

"واپس آجاؤ۔ بیوقوف" مالک چیخا" واپس آجاؤ"

ایوان رک کر مالک کی طرف دیکھنے لگا۔ گرلینڈ نے لبلبی دبادی۔ ایوان کے پسینے سے بھیگی ہوئی قمیص کے سینے پر خون کا داغ نمودار ہوا اور وہ تڑپ کر اوندھے منہ گرا۔

"بیوقوف ـــ گدھا" مالک نے دانت پیس کر کہا۔

"لعنت بھیجو اس پر" مالک کے قریب لیٹے ہوئے سامرنوف نے کہا۔

"اب سوال یہ ہے کہ ہم کیا کریں؟ آڑ کے بغیر ہم گرلینڈ کے قریب کسی طرح نہیں پہونچ سکتے"

"اندھیرا اتر جائے تو اس کے بعد ہی ہم رینگ کر اس کے سر پر پہونچ

www.taemeernews.com

جائیں گے۔ ہمیں ذرا صبر سے کام لینا ہے۔ جا کر جیپ کو چیک کرو اور پانی لے آؤ"
سامرنوف جیپ کی طرف رینگنے لگا۔ وہ جیپ کے قریب پہنچ چکا تھا کہ گرلینڈ نے پھر فیر کیا۔ جیپ کے ونڈ اسکرین کا شیشہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر بکھر گیا۔ سامرنوف کے منہ سے گالی نکل گئی۔ فوراً ہی اس کے منہ سے دوسری گالی نکلی کیونکہ اس کی آنکھوں نے ریت پر پڑا سا نم داغ دیکھا اور اس کی ناک نے پٹرول کی تیز بو محسوس کی۔ ایک ہی نظر میں اس نے معلوم کر لیا کہ ٹنکی میں تین گولیاں لگی تھیں اور تینوں سوراخوں میں سے ٹنکی میں بھرے ہوئے پٹرول کے آخری قطرے ٹپک کر ریت میں جذب ہو رہے تھے۔ اس نے جیپ کے پیچھے جا کر پٹرول کے دو زائد ڈبے گھسیٹ لئے اور جب اس نے پانی کی چھاگل اٹھائی ہے تو خوف سے کانپ گیا۔ وہ خالی تھی۔ چھاگل میں بھی رائفل کی گولی کا سوراخ تھا۔ گرلینڈ نے پھر گولی چلائی جو جیپ کے بونیٹ میں پیوست ہو گئی۔

سامرنوف رینگ کر واپس مالک کے پاس پہونچا۔
"ایک قطرہ پانی نہیں ہے" اس نے کہا۔ "اور وہ جیپ کو بیکار کر رہا ہے"
مالک کے ہونٹ دانتوں پر کھنچ گئے۔
"تو پانی نہیں۔ خیر کوئی بات نہیں۔ اب وہ دونوں نہ بچ سکیں گے" وہ بولا۔ "ان کے پاس یقیناً پانی ہوگا اور ہم ان کی کار بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ پٹرول کے یہ زائد ڈبے تو سالم ہیں؟

"ہاں"
"بس تو ٹھیک ہے۔ اب ان دونوں کو ٹھکانے لگانا اور بھی ضروری ہو گیا ہے کیونکہ اس کے بغیر ہم یہاں سے نہ نکل سکیں گے" مالک جھاڑی میں اور بھی

www.taemeernews.com

زیادہ دیک گیا۔ دبک جاؤ۔ ہمیں زیادہ انتظار نہ کرنا پڑے گا۔"

"پیاس سے میرے حلق میں کانٹے پڑ گئے ہیں" سامر توف نے کراہ کر کہا۔

"تو جاؤ گرلینڈ سے پانی مانگو جاکر" مالک غرایا۔

تیز دھوپ میں گرلینڈ اور ٹیسا سخت تکلیف محسوس کر رہے ہے۔ وہ کار میں واپس جانے کی جرأت ہی نہ کر سکتا تھا۔ اگر روسیوں نے اسے دیکھ لیا اور وہ موقع غنیمت جان کر تیزی سے آگے کی طرف لپکے تو پھر وہ پستول کی رینج میں ہو گا۔ چنانچہ انھیں وہیں رہنا تھا جہاں وہ تھے۔

"ٹیسا۔ اب ذرا حلق تر کر لئے جائیں" اس نے اپنے چہرے پر سے ریت اور پسینہ پونچھتے ہوئے کہا

وہ لڑکھڑاتی ٹانگوں سے کار تک گئی اور دو گلاس پانی کے بھر کر واپس آئی۔

"یہ پانی تو سچ مچ کھول رہا ہے" گرلینڈ نے ایک گھونٹ پانی پینے کے بعد کہا۔ اندھیرا اترنے کے بعد ہمیں ہوشیار رہنا ہے۔ وہ لوگ اندھیرے میں یقیناً ہم پر آپڑنے کی کوشش کریں گے" اس نے آنکھیں بھینچ کر سامنے دیکھا۔ روسی کہیں دکھائی نہ دیئے۔ "تم دشمن پر نظر رکھو۔ میں کار کی مرمت کرنے جا رہا ہوں"۔

اس نے ٹیسا کی طرف دیکھا۔

"ٹیسا! ہم اپنے آپ کو دھوکا نہیں دے سکتے۔ یہاں سے ہمارے زندہ نکل جانے کی بہت کم اُمید ہے۔ پٹرول کے بغیر ہم یہاں پھنس گئے ہیں۔ اگر ہم ان دو روسیوں کو ٹھکانے لگانے میں کامیاب ہو بھی گئے تب بھی ہمارے ڈیسدبل پہنچنے کی اُمید نہ ہونے کے برابر ہے۔ میں غالباً اپنا آخری کارنامہ یہ انجام دے رہا ہوں کہ ہمارے بعد روسی ہماری کار استعمال نہ کر سکیں۔

اس نے کار کے قریب پہنچ کر ڈالفن کی نالی سے کار کا بونیٹ کھولا اور پٹرول

www.taemeernews.com

سے وائر کھینچ لئے پھر اس نے رائفل کا دستہ مار مار کر پٹرول کا پائپ توڑ دیا۔ یہ اطمینان کر کے کہ انجن بالکل ہی بیکار ہو چکا ہے وہ واپس آکر ٹیسا کے قریب اوندھے منہ لیٹ گیا۔

"اب میں نظر رکھتا ہوں۔ تم واپس کار میں جاؤ"

"نہیں۔ میں تمہارے پاس ہی ٹھہر رہی ہوں"

چند منٹوں تک خاموشی کا وقفہ رہا پھر گرلینڈ نے پوچھا:۔

"فرض کرو ٹیسا کہ تم یہاں سے نکلنے میں کامیاب ہو گئیں تو پھر تم کیا کرو گی؟"

"پیرس چلی جاؤں گی۔ وہاں مجھے کچھ نہ کچھ کام مل جائے گا۔ لیکن یہ باتیں کرنے سے کیا فائدہ؟"

گرلینڈ نے تاریک ہوتے ہوئے آسمان کی طرف دیکھا۔ باز اب بھی ان کے سروں پر منڈلا رہے تھے :۔ اندھیرا ہوتے ہی ہم کار سے حتی الامکان دور ہٹ جائیں گے۔ مالک ہم پر اچانک آپڑنے کی کوشش کرے گا۔ اس وقت اگر ممکن ہوا تو میں اسے جہنم واصل کر دینا چاہتا ہوں"

"آدھے گھنٹے میں اندھیرا اتر آئے گا"

وہ دونوں پاس پاس لیٹے انتظار کرتے رہے۔ رینگتے ہوئے دس منٹ گذر گئے۔ روشنی آہستہ آہستہ بجھ گئی۔ سرخ افق مغرب نارنجی ہو گیا اور تاروں نے آنکھیں کھول دیں۔ دفعتہً ٹیسا نے سر اٹھایا، کان لگا کر چند ثانیوں تک سنتی رہی پھر ایک دم سے اچھل کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

"کچھ سن رہے ہو تم؟" اس نے کانپتی ہوئی آواز میں پوچھا "سنو"

"ہوائی جہاز کی آواز معلوم ہوتی ہے" گرلینڈ بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

"ہوائی جہاز ہی ہے" گرلینڈ نے آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے پھر کہا "ہیلی کوپٹر

www.taemeernews.com

ہے۔ تو وہ دیکھو ـــــ امریکی بناوٹ کا ہے۔"

وہ اپنے دونوں ہاتھ ہلانے لگا۔

بہت نیچے پرواز کرتے ہیلی کوپٹر کی خوفناک آواز سے خوفزدہ ہوکر باز ادھر ادھر بھاگ گئے۔

گرلنیڈ اور ٹیسا نے ہیلی کوپٹر کی کھڑکی میں سے پائیلٹ کو نیچے جھکتے دیکھا۔ اس نے ان دونوں کی طرف ہاتھ ہلایا اور ہیلی کوپٹر کو ریت پر اتار دیا۔

گرلنیڈ نے پانی کی چرمی تھیلی اٹھا کر اوندھا دی۔ پھر وہ دوڑ کر کار کے قریب پہونچا، اس میں سے ٹین کا وہ بکس اٹھایا جو اسے کیری نے دیا تھا، واپس آکر ٹیسا کا ہاتھ پکڑا اور اسے دوڑاتا ہوا ہیلی کوپٹر کی طرف بھاگا۔

مسکراتے ہوئے پائیلٹ نے ان کے لئے ہیلی کوپٹر کا دروازہ کھول دیا تو دور سے پستول کا دھماکا سنائی دیا۔ گرلنیڈ نے ٹیسا کو ہیلی کوپٹر میں سوار کرا کے گردن گھما کر پیچھے دیکھا۔

مالک اندھا دھند گولیاں چلاتا ہوا ان کی طرف بھاگا آرہا تھا۔ اس کے پیچھے سام لیفٹ تھا۔

"نکلو اس دوزخ سے" گرلنیڈ نے ہیلی کوپٹر میں گھس کر ٹیسا کے قریب بیٹھتے اور دروازہ بند کرتے ہوئے کہا۔

ہیلی کوپٹر ایک دم سے اوپر اٹھا اور اٹھتا چلا گیا۔

"کیوں!! اپنے دوستوں کا انتظار نہیں کر رہے؟"

گرلنیڈ نے گھوم کر یہ سوال پوچھنے والے کی طرف دیکھا۔ وہ جس شخص کے ساتھ ہیلی کوپٹر کے پچھلے حصے میں بیٹھا ہوا تھا اس نے امریکی فوجی افسر کی وردی پہن رکھی تھی

"مجھے جیک کارمن کہتے ہیں" اسی شخص نے پھر کہا "تم نے میرا نام تو ضرور سنا

www.taemeernews.com

یہ تھا جب لفٹنٹ ایبلر ہیں یہ تو بھی فلموں کا سا انجام ہوا کہ عین وقت پر ہیرو اور ہیروئن کو بچانے کے لئے آسمان سے کوئی ٹپک پڑتا ہے۔ تم لوگ واقعی خوش قسمت ہو۔
گرلینڈ نے جھانک کر نیچے دیکھا۔ ریگستانی ویران میں دو سفید داغ سے نظر آرہے تھے۔ سامرنوٹ اور مالک۔ بے شک موت کے اس ریگستان سے نکلنا ناممکن تھا۔ ریگزار افق تا افق پھیلا ہوا تھا اور وہ دونوں روسی، جواب بے حرکت کھڑے تھے۔
ریت کے عظیم الشان سمندر میں چیونٹیوں کی طرح دکھائی دے رہے تھے۔
گرلینڈ نے اطمینان کا ایک لمبا سانس لینے کے بعد کہا۔
"میں واقعی خوش قسمت ہوں۔ آپ کے پاس پینے کے لئے کوئی ٹھنڈی چیز تو ہوگی۔"
کارمن نے مسکرا کر بڑا سا تھرموس اس کی طرف بڑھا دیا۔
"جن اور نارنگی کا رس" وہ بولا "لیکن بے تحاشہ مت پینا ورنہ......"
کانپتے ہاتھوں سے گرلینڈ نے دو جام بھرے۔ ایک ٹینا کو دے دیا اور دوسرا جام اپنے ہونٹوں سے لگا لیا۔
"شکریہ" وہ بولا "لیکن تم ہم تک پہونچے کس طرح؟ کس نے بتایا تمھیں؟"
"قسمت نے یاوری کی اور کیا کہوں" کارمن نے جواب دیا "جینی ڈولان کے بعد......"
گرلینڈ چونکا۔
"وہ مر گئی؟"
"ہاں۔ مالک کے ساتھ کھیل میں وہ ذرا آگے بڑھ گئی چنانچہ مالک سمجھ گیا۔ بہرحال اس نے گولی چبا کر اپنا خاتمہ کر لیا۔ ورنہ خدا جانے اس بچاری پر کیا

www.taemeernews.com

کچھ گزر جاتی ۔ میں نے مالک کا تعاقب کیا، تمھاری ٹوٹی ہوئی کار تلاش کرلی سید حافظ ہیرو بل پہنچا، وہاں امیلر کو فون کیا اور۔ وہ یہ خوبصورت ہیلی کوپٹر لے کر آ گئے ۔ خیر تو جب میں امیلر کی آمد کا انتظار کر رہا تھا تو بیکار نہ بیٹھے ہاتھ شہر میں ادھر ادھر گھومنے لگا اور ایک بوڑھی افریقی نے بتایا کہ اس نے تمھیں ایک قریبی ویلا کی طرف جاتے دیکھا تھا چنانچہ میں وہاں پہنچا تو وہاں تمھارا دوست انریکو فانشازموجود تھا ۔ مجھے اس بیچارے سے پرتشدد سختی کرنی پڑی لیکن آخر کار اس نے مجھے سب کچھ بتا دیا ۔ اس وقت تک امیلر آ گئے تھے ۔ ہم منتظر رہے اور جب کافی روشنی پھیل گئی تو ہیلی کوپٹر میں ریگزار کی طرف چل دیئے اور تب سے اب تک تمھیں تلاش کرتے رہے ۔ ہمیں تمھارے مددگاروں، شوارز اور بورگ کی لاشیں بھی مل گئیں ۔ ہم نے وہ جگہ بھی تلاش کر لی جہاں کیری کو روپوش تھا ۔ اس بستی کے سارے لوگ، عورتوں اور بچوں سمیت، مر چکے ہیں ۔ بدوسیوں نے سب کو گولی مار دی ۔ اور ہم نے تمھیں تلاش کر لیا اور ...... آپ مس کیری ہیں شاید؟"

"ہاں" گرلینڈ نے جواب دیا "تم نے تو اپنی ہوشیاری اور مصروفیت میں شہد کی مکھی کو بھی مات کر دیا"

اور اب امیلر نے پہلی دفعہ زبان کھولی۔

"گرلینڈ! تم حراست میں ہو۔ مجھے حکم ملا ہے کہ آج ہی رات کے ہوائی جہاز سے تمھیں پیرس پہنچا دیا جائے۔ مسٹر ڈوری نے تمھیں طلب کیا ہے"

گرلینڈ نے شانے اچکائے۔

"مس کیری کا کیا؟ اب یہ یہاں ڈاکر میں نہیں رہ سکتیں"

"ہم نے تمھارے لئے ایک اسپیشل ہوائی جہاز کا انتظام کیا ہے یہ کارمین

www.taemeernews.com

نے کہا "مسٹر ڈی یقیناً اس کیمرے کا ہے بھی گفتگو کرنا چاہیں گے چنانچہ یہ بھی ہمارے ساتھ ہی چلیں گی"۔

گرلینڈ اپنی سیٹ پر پھیل کر بیٹھ گیا۔ حالانکہ وہ بے حد تھکا ہوا اور نڈھال تھا لیکن اس کا دماغ تیزی سے سوچ رہا تھا۔ اسے ڈوری کی فکر نہ تھی۔ مائیکرو فلم دیکھتے ہی وہ موم ہو جائے گا۔ رڈ نیز کو شکنجے میں لینے کے خیال سے ہی وہ جھوم اٹھے گا کیونکہ اس کی زندگی کی سب سے بڑی آرزو یہی تھی اور گرلینڈ اسے اجازت دے دے گا کہ وہ اس کامیابی کا سہرا اپنے سر باندھ لے۔ اسے یہ معلوم کر کے بھی خوشی ہوگی کہ مالک بھی اب اس دنیا میں نہیں رہا۔ بہر حال اگر اس نے ٹیڑھی چال چلنے کی کوشش کی تو گرلینڈ اسے ایک منٹ میں سیدھا کر سکتا تھا۔ وہ سی۔ آئی۔ اے سے رابطہ قائم کر کے یہ انکشاف کر دے گا کہ چینی روسیوں کی ایجنٹ تھی اور آخر تک ڈوری کو بے وقوف بناتی رہی تھی اور وہ خود بیوقوف بنتا رہا تھا۔

"لیکن میرا کیا؟" گرلینڈ نے سوچا "اب میں کیا کروں گا؟"

اور پھر اسے یاد آیا کہ رڈ نیز کے دئیے ہوئے پانچ ہزار ڈالر اس کے بنک میں جمع تھے اور روپیہ زیادہ تر مسائل حل کر دیتا ہے۔ اس نے سوچا "میں امریکہ چلا جاؤں گا" وہ دل میں بولا "وہاں مجھے ایک نہ ایک کام تو مل ہی جائے گا"۔

اور دفعتہً اس نے مسکرا کر اپنا ایک ہاتھ ٹیسا کے ہاتھ پر رکھ دیا۔

"بہر حال ہم اپنی کامیابی کا جشن تو منا ہی سکتے ہیں" وہ بولا "اور میں تمہیں اپنے نوادرات دکھاؤں گا"۔

وہ اس کی طرف دیکھ کر مسکرائی۔

www.taemeernews.com

"اچھا!" وہ بولی۔ "خیر۔ دیکھا جائے گا۔ اس وقت تو میرا کوئی ارادہ نہیں کر رہی۔"

اور ہیلی کوپٹر ویران ریگستان کو عبور کرتا ہوا اڑ کر کے ہوائی اڈے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کی آواز دور پہنچ کر ڈوب گئی اور ریگستانی ویرانے پر موت کی خاموشی مسلط ہو گئی۔

ختم شد